شرح

جاوید نامہ

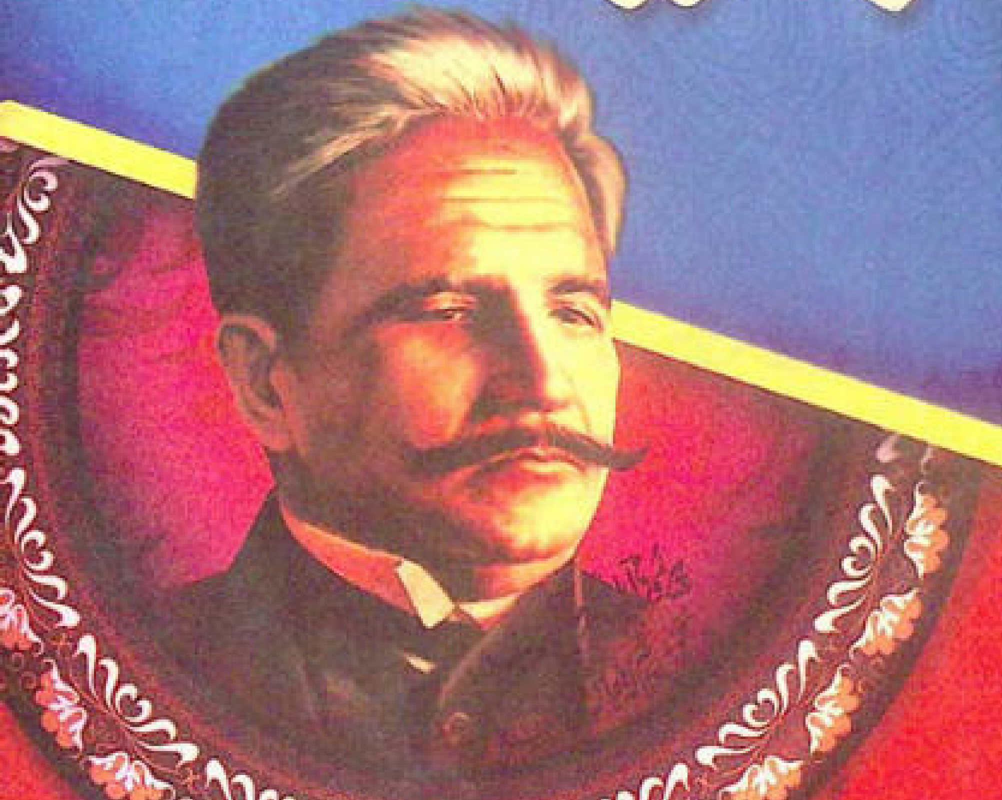

شاعرِ مشرق

علامہ محمد اقبالؒ

فرہنگ و شرح

پروفیسر وقاص شریف

فاذکرونی اذکرکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

''جاوید نامہ'' کی کہانی ــــ علامہ اقبال کی اپنی زبانی

دوسری گول میز کانفرنس کے موقع پر لندن میں انڈیا سوسائٹی کی طرف سے 4 نومبر 1931ء کو ایک تقریب منعقد کی گئی جس میں علامہ نے تقریر کرتے ہوئے اپنی فارسی کتب کا تعارف حاضرین سے کروایا، آخر میں ''جاوید نامہ'' کے متعلق فرماتے ہیں:

''میری تازہ تصنیف جاوید نامہ مطبع میں جا چکی ہے اور غالباً ایک دو مہینے میں چھپ جائے گی۔ یہ حقیقت میں ایشیا کی ڈیوائن کامیڈی ہے جیسے دانتے کی تصنیف یورپ کی ڈیوائن کامیڈی ہے۔ اس کا اسلوب یہ ہے کہ شاعر مختلف ستاروں کی سیر کرتا ہے، مختلف مشاہیر کی رُوحوں سے مل کر باتیں کرتا ہے، پھر جنت میں جاتا ہے اور آخر میں خدا کے سامنے پہنچتا ہے۔ اس تصنیف میں دورِ حاضر کے تمام جماعتی، اقتصادی، سیاسی، مذہبی، اخلاقی اور اصلاحی مسائل زیرِ بحث آ گئے ہیں۔ اس میں صرف دو شخصیتیں یورپ کی آئی ہیں۔ اوّل کچنز دوئم نطشے باقی تمام شخصیتیں ایشیا کی ہیں۔ دانتے نے اپنا رفیقِ سفر یا خضرِ طریق ورجل کو بنایا تھا، میرے رفیقِ سفر یا خضرِ طریق مولانائے رُوم ہیں۔ میں اس تصنیف میں سے صرف ایک دو مثالیں ہی پیش کر سکتا ہوں۔ مثلاً چاند میں ہندوستان کے مشہور ہندو صوفی وشوامتر سے ملاقات ہوئی ہے۔ جس کا نام میں نے جاوید نامہ میں جہاں دوست رکھا ہے۔ وشوامتر سے جو دو باتیں ہوئیں اُنہیں میں نے ''نُہ تا سخن از عارفِ ہندی'' کے عنوان سے پیش کیا ہے:

گفت مرگِ عقل؟ گفتم ترکِ فکر　　گفت مرگِ قلب؟ گفتم ترکِ ذکر
گفت دینِ عامیاں؟ گفتم شنید　　گفت دینِ عارفاں؟ گفتم که دید

آپ حیران ہوں گے کہ کچنز اس ضمن میں کیسے آ گیا۔ جاوید نامہ میں کچنز اور فرعون آپس میں باتیں کرتے ہیں۔ فرعون کچنز کو طعنہ دیتا ہے کہ یورپ کے لوگ بڑے بے رحم ہیں اور بے درد ہیں انہوں نے ہماری قبریں تک کھود ڈالیں۔ کچنز جواب دیتا ہے کہ ہمارا مقصد سائنس کی خدمت اور علم الآثار کی خدمت ہے، قبریں اس لیے کھودی ہیں کہ معلوم ہو آج سے تین چار ہزار سال قبل دُنیا کی حالت کیا تھی؟ فرعون اس تشریح کے جواب میں کہتا ہے

قبرِ ما را علم و حکمت بر کشود　　لیکن اندر تربتِ مہدی چه بود؟

ایک مقام پر میں نے چار الواح لکھے ہیں۔ لوحِ بدھ، لوحِ مسیح، لوحِ زرتشت اور لوحِ محمد ﷺ۔ لوحِ مسیح میں ٹالسٹائی کا ایک خواب ہے۔ لوحِ زرتشت میں اسلامی تصوف کے مشہور مسئلہ فضیلتِ نبوت بر ولایت یا ولایت بر نبوت کے متعلق بحث ہے۔ لوحِ محمد ﷺ کا مضمون یہ ہے کہ کعبہ میں بت ٹوٹے پڑے ہیں، ابوجہل کی روح گریہ و زاری کر رہی ہے اور رسول اللہ ﷺ سے کہہ رہی ہے کہ انہوں نے ہمارے دین کو برباد کر دیا، ہماری خاندانی بلند پائگی زائل کر ڈالی اور مساوات کی تعلیم دینی شروع کر دی جو مزدکیوں سے حاصل کی گئی ہے۔''

(گفتارِ اقبال بحوالہ انقلاب 22 نومبر 1931ء)

شرح

جاوید نامہ

شاعر مشرق

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

فرہنگ و شرح

پروفیسر وقاص شریف

ناشران

بک کارنر

شوروم: بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم پاکستان

فون نمبر 0544-614977 موبائل 0323-5777931

پرنٹرز۔ پبلشرز۔ کمپوزرز۔ ڈیزائنرز۔ بکنگ سیلرز۔ ہول سیلرز اینڈ لائبریری آرڈر سپلائیرز

Sharah Javed Nama
by Prof. Waqas Sharif
Jhelum: Book Corner. 2014
576p.
1. Iqbaliat - Poetry
ISBN: 978-969-9396-9 2-2

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

قانونی مشیر: عبدالجبار بٹ (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

اشاعت : 15 اکتوبر 2014ء
(ڈاکٹر جاوید اقبال کے یوم ولادت کے موقع پر خصوصی ایڈیشن)

نام کتاب : شرح جاوید نامہ

تصنیف : علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

فرہنگ و شرح : پروفیسر وقاص شریف

نظر ثانی : پروفیسر سید امیر کھوکھر

تزئین و اہتمام : شاہد حمید، ولی اللہ

معاونین : گگن شاہد، امر شاہد

سرورق : محمد شکیل طلعت

مطبع : مکتبہ جدید پریس، لاہور

التماس: اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتاب کے ترجمے، پروف ریڈنگ، ایڈیٹنگ، طباعت، تصحیح اور جلد بندی میں انتہائی احتیاط کی گئی ہے۔ تاہم غلطی کا احتمال بہرحال باقی رہتا ہے۔ بشر ہونے کے ناطے اگر سہواً غلطی رہ گئی ہو یا صفحات درست نہ ہوں تو ناشر، پروف ریڈرز اور طابع ہر قسم کے سہو پر اللہ غفور الرحیم سے عفو و کرم کے خواستگار ہیں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ کتاب میں اگر کہیں بھی غلطی یا خامی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں درستگی عمل میں لائی جا سکے۔ ادارہ "بک کارنر جہلم" کے منتظمین اپنے کرم فرماؤں کے تعاون کیلئے بے حد شکر گزار ہیں۔ (ناشر)

DISPLAY CENTER
BOOK CORNER SHOWROOM
Opposite Iqbal Library, Book Street, Jhelum, Pakistan
Ph: +92 (0544) 614977, 621953 - Mob: 0323-5779 31, 0321-5440882
http://www.bookcorner.com.pk - email: bookcornershowroom@gmail.com

انتساب

مخلِ تمنائے اقبال کے ثمر، فکرِ اقبال کے امین،
عظمتِ اقبال کے وارث، ماہر قانون دان، عظیم والد کے عظیم فرزند

جسٹس (ر) جاوید اقبال

کے نام

اقبال نے اپنے منفرد روحانی سفر کو جن کے نام سے معنون کیا

جس گھر کا مگر چراغ ہے تُو
ہے اُس کا مذاق عارفانہ
جوہر میں ہو لاَ اِلٰہ تو کیا خوف
تعلیم ہو گو فرنگیانہ
شاخِ گل پر چہک ولیکن
کر اپنی خودی میں آشیانہ!

(اقبال، ضربِ کلیم)

پروفیسر وقاص شریف

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

کی اُردو اور فارسی کتابوں کا ترجمہ

- شرح بانگِ درا
- شرح بالِ جبریل
- شرح ضربِ کلیم
- شرح شکوہ جوابِ شکوہ
- شرح اسرارِ خودی
- شرح رموزِ بے خودی
- شرح پیامِ مشرق
- شرح زبورِ عجم
- شرح جاوید نامہ
- شرح مثنوی پس چہ باید کرد مع مسافر
- شرح ارمغانِ حجاز
- شرح انتخاب کلامِ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

ناشرین

بُک کارنر

شوروم: بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم پاکستان

فون نمبر 0544-614977 موبائل 0323-5777931

پرنٹرز۔ پبلشرز۔ کمپوزرز۔ ڈیزائنرز۔ بکنگ سیلرز۔ ہول سیلرز اینڈ لائبریری آرڈر سپلائرز

فہرست جاوید نامہ

(فارسی)

مناجات 20

تمہید آسمانی (نخستین روز آفرینش نکوہش می کند آسمان زمیں را) 38

نغمۂ ملائک 44

تمہید زمینی (آشکار می شود روح حضرت رومی وشرح می دہد اسرارِ معراج را) 46

زروان کہ روح زمان و مکان است مسافر را بسیاحت عالمِ علوی می برد 68

زمزمۂ انجم 74

○ فلکِ قمر 79

عارف ہندی کہ بہ یکے از غارہائے قمر خلوت گرفتہ واہلِ ہند اورا

"جہاں دوست" می گویند 88

نُہ تا سخن از عارف ہندی 100

جلوۂ سروش 104

نوائے سروش 110

حرکت بہ وادیٔ یرغمید کہ ملائکہ اورا وادیٔ طواسین می نامند 112

طاسینِ گوتم (توبہ آوردن زنِ رقاصۂ عشوہ فروش) 120

طاسینِ زرتشت (آزمایش کردن اہرمن زرتشت را) 126

طاسینِ مسیح (رویائے حکیم طالسطائی) 136

طاسینِ محمد ﷺ (نوحہ روحِ ابوجہل درحرمِ کعبہ) 142

○ فلکِ عطارد 149

زیاراتِ ارواحِ جمال الدین افغانی وسعید حلیم پاشا 150

دین ووطن 158

اشتراکیت وملوکیت 162

شرق وغرب 166

محکماتِ عالمِ قرآنی 172

ا۔ خلافتِ آدم 172

۲۔ حکومتِ الٰہی 180

۳۔ ارض ملکِ خداست 186

۴۔ حکمت خیر کثیر است 190

پیغامِ افغانی بامِلّتِ روسیہ 202

غزل زندہ رود 218

○ فلکِ زہرہ 221

مجلسِ خدایانِ اقوامِ قدیم 230

نغمۂ بعل 236

فرورفتن بدریائے زہرہ ودیدن ارواحِ فرعون وکشنر را 240

نمودار شدن درویش سودانی 252

○ فلکِ مریخ 259

اہلِ مریخ 260

برآمدن انجم شناس مریخی از رصدگاہ 266

گردش در شہرِ مرغدین 276

احوالِ دوشیزہ مریخ کہ دعوائے رسالت کردہ 290

تذکیرِ نبیۂ مریخ 294

○ فلکِ مشتری 303

ارواحِ جلیلۂ حلاج وغالب وقرۃ العین طاہرہ کہ بہ نشیمن

بہشتی نگرویدند وبگردشِ جاوداں گرائیدند 304

نوائے حلاج 310

نوائے غالب 314

نوائے طاہرہ 316

زندہ رود مشکلاتِ خود را پیشِ ارواحِ بزرگ میگوید 318

نمودار شدن خواجہ اہلِ فراق ابلیس 358

نالۂ ابلیس 366

○ فلکِ زحل 371

ارواحِ رذیلہ کہ با ملک وملت غداری کردہ ودوزخ ایشاں را قبول نکردہ 372

قلزمِ خونیں 376

آشکارا می شود روحِ ہندوستاں 378

روحِ ہندوستان نالہ وفریادی کند 380

فریاد یکے از زورق نشینانِ قلزمِ خونیں 386

○ آں سوے افلاک 393
مقام حکیم المانوی نطشہ 394
حرکت بجنت الفردوس 402
قصرِ شرف النساء 408
زیارت امیر کبیر حضرت سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ وملا طاہر غنی کشمیری 414
در حضورِ شاہِ ہمدان 418
صحبت باشاعرِ ہندی برتری ہری 452
حرکت بہ کاخ سلاطینِ شرق (نادر، ابدالی، سلطان شہید) 460
نمودار می شود روح ناصر خسرو علوی و غزلے مستانہ سرائیدہ غائب می شود 472
پیغام سلطان شہید بہ رود کاویری (حقیقت حیات و مرگ و شہادت) 500
زندہ رود رخصت می شود از فردوسِ بریں و تقاضاے حورانِ بہشتی 510
غزل زندہ رود 514
حضور 518
○ خطاب بہ جاوید (سخنے بہ نژادِ نو) 543

maablib.org

فہرست جاوید نامہ

(اُردو)

○ حرفِ چند (پروفیسر وقاص شریف) 15

○ دیباچہ (علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ) 19

مناجات 21

تمہید آسمانی (پیدائش کے پہلے دن آسماں کا زمیں کو برا بھلا کہنا) 39

فرشتوں کا گیت 45

تمہید زمینی (مولانا رومؒ کی روح ظاہر ہوتی ہے اور معراج کے
رازوں کی شرح بیان کرتی ہے) 47

زروان جو کہ زمان و مکاں کی روح ہے مسافر (علامہ اقبال)
کو عالم بالا کی سیر کے لیے ساتھ لے جاتی ہے 69

ستاروں کا گیت 75

○ فلکِ قمر 79

ہندی عارف کہ جس نے چاند کے غاروں میں سے ایک غار میں
تنہائی اختیار کی ہے اور ہندوستان والے اُسے "جہاں دوست" کہتے ہیں 89

عارفِ ہندی کی نَو باتیں 101

فرشتے کا ظاہر ہونا 105

نغمۂ سروش 111

وادی یرغمید کی طرف جانا جسے فرشتے وادئ طواسین کا نام دیتے ہیں 113

طاسینِ گوتم (ایک ناز وادا دکھانے والی رقاصہ کا توبہ کرنا) 120

طاسینِ زرتشت (اہرمن (شیطان) کا زرتشت کی آزمائش کرنا) 127

طاسینِ مسیح (حکیم طالسطائی کا خواب) 137

طاسینِ محمد ﷺ (کعبے کے حرم میں ابوجہل کی روح کا نوحہ) 143

○ فلکِ عطارد 149

جمال الدین افغانی اور سعید حلیم پاشا کی روحوں کی زیارت 151

دین ووطن 158

اشتراکیت وملوکیت 163

مشرق ومغرب 167

محکماتِ عالمِ قرآنی 173

۱۔ خلافتِ آدم 173

۲۔ حکومتِ الٰہی 181

۳۔ زمین خدا کی ملکیت ہے 187

۴۔ حکمت خیرِ کثیر ہے 191

روسی قوم کے نام افغانی کا پیغام 203

غزل زندہ رود 219

○ فلکِ زہرہ 221

پرانی قوموں کے خداؤں کی مجلس 231

بعل کا گیت	237
دریائے زہرہ کے اندر جانا اور فرعون و کچنر کی ارواح دیکھنا	241
سوڈانی درویش کا ظاہر ہونا	253
○ فلکِ مریخ	259
اہلِ مریخ	261
مریخی نجومی کا رصدگاہ سے باہر آنا	267
مرغدین (مریخ کے) شہر میں سیر	277
مریخ کی اِس دوشیزہ کے حالات جس نے رسالت کا دعویٰ کیا	291
مریخ کی نبیہ کی نصیحت	295
○ فلکِ مُشتری	303
حلاج اور غالب اور قرۃ العین طاہرہ کی عظیم روحیں جو بہشتی نشیمن کی طرف مائل نہ ہوئیں اور ہمیشہ رہنے والی گردش کی طرف راغب ہیں	305
نوائے حلاج	311
نوائے غالب	315
نوائے طاہرہ	317
زندہ رود اپنی مشکلات بزرگ روحوں کے سامنے بیان کرتا ہے	319
خواجہ اہلِ فراق ابلیس کا ظاہر ہونا	359
ابلیس کی فریاد	367
○ فلکِ زحل	371
رذیل روحیں جنھوں نے ملک وملت سے غداری کی اور انہیں دوزخ نے بھی قبول نہ کیا	373

خونی سمندر 377

روح ہندوستاں ظاہر ہوتی ہے 379

روح ہندوستان نالہ وفریاد کرتی ہے 381

خونی سمندر میں کشتی میں بیٹھنے والوں میں سے ایک کی فریاد 387

○ آں سوے افلاک (افلاک کے اُس طرف) 393

جرمن فلسفی نطشے کا مقام 395

جنت الفردوس کی طرف روانگی 403

قصرِ شرف النساء 409

امیر کبیر حضرت سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ اور ملا طاہر غنی کشمیری کی زیارت 415

شاہ ہمدان کے حضور میں 419

ہندی شاعر برتری ہری سے ملاقات 453

مشرق کے بادشاہوں کے محل کی طرف روانگی (نادر، ابدالی، سلطان شہید) 461

ناصر خسرو علوی کی روح ظاہر ہوتی ہے اور ایک مستانہ غزل گا کر غائب ہو جاتی ہے 473

سلطان شہید کا دریائے کاویری کو پیغام (زندگی، موت اور شہادت کی حقیقت) 501

زندہ رود کا فردوس بریں سے رخصت ہونا اور بہشت کی حوروں کا تقاضا 511

زندہ رود کی غزل 515

حضور 519

خطاب بہ جاوید (سخنے بہ نژادِ نو)، جاوید سے خطاب (نئی نسل سے چند باتیں) 543

حرفِ چند

شعر فہمی اور اقبال فہمی میری زندگی میں کب اور کیسے داخل ہوئے، یاد نہیں۔ شعر نے شعور یا شعور نے شعر کا دامن کب تھاما، یہ بھی یاد نہیں۔ یاد ہے تو فقط اتنا کہ ہر جماعت میں اُردو کا منظوم کلام سکول جانے سے پہلے پڑھ لیا کرتا تھا۔ پھر گردشِ دوراں نے معلم بنا دیا اور کتاب سے تعلق اور مضبوط ہو گیا۔

اقبال فہمی کا باقاعدہ آغاز اُس وقت ہوا جب علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، ایم فل اقبالیات میں میرا داخلہ ہوا۔ یہاں میری دلچسپی، شوق اور شوق، جنون میں بدل گیا۔ ڈاکٹر شاہد اقبال کامران (صدر شعبہ اقبالیات، اللہ تعالیٰ انہیں دو جہاں میں آسانیاں عطا فرمائے آمین!) کا ایک جُملہ آج بھی میرے دل و دماغ میں سرایت کیے ہوئے ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے کس حسرت سے کہا تھا:

''کاش کہ اقبال آج ہمارا ماضی ہوتا!''

مراد آج بھی ہم اُسی جگہ کھڑے ہیں جہاں دورِ اقبال میں کھڑے تھے۔

ایم فل اقبالیات میں میرے تحقیقی مقالے کا موضوع ''اقبال کی اُردو بیاضوں میں زبان و بیاں کی ترامیم کا جائزہ'' تھا۔ کلامِ اقبال کے پہلے ناقد اقبال خود ہیں۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی یہ تنقید بیاضوں میں کی گئی ترامیم کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے فکر و فن کی تفہیم میں یہ بیاضیں اور اُن میں کی گئی ترامیم بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہیں۔ مثلاً ''بانگِ درا'' کی مشہور طویل نظم ''شمع اور شاعر'' کا ایک شعر ہے:

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

اس شعر کی ابتدائی شکل یہ تھی:

رہزنِ دانا متاعِ کارواں بھی لے گیا
کارواں کے دِل سے احساسِ زیاں بھی لے گیا

اِسی طرح ''ضربِ کلیم'' کی ایک نظم ''عورت'' کا پہلا شعر ہے:

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ
اِسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں

شعر کی ابتدائی شکل یہ تھی:

چراغ ہے حرمِ کائنات کا عورت
اِسی کے سوز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں

پہلا مصرعہ کاٹ کر اِس کے اُوپر پہلے مصرعہ کی دوسری ابتدائی شکل درج ہے:

وجودِ زن ہے شبستانِ زندگی کا چراغ

دوسری ابتدائی شکل کاٹ کر نظم کی ایک جانب یہ تیسری ابتدائی شکل درج ہے:

وجودِ زن سے دِل کائنات ہے پُرسوز

تیسری ابتدائی شکل میں ''دل کائنات ہے پُرسوز'' کاٹ کر اس سے پہلے ''ہے'' اور آخر میں ''تصویرِ کائنات میں رنگ'' لکھا گیا ہے۔

الغرض یہ ترامیم کہیں عنوانات میں ہیں۔ کہیں مصرعوں میں جزوی طور پر

ہیں............ تو کہیں پورا مصرعہ تبدیل کر دیا گیا ہے............ تو کہیں پورے کا پورا شعر ہی بدل گیا۔

میں نے ”جاوید نامہ“ کے ترجمے کا آغاز منظوم شکل میں کیا تھا۔ پھر میری ملاقات بک کارنر جہلم کے ڈائریکٹر امر شاہد صاحب سے ہو گئی۔ میں نے انہیں چند منظوم اشعار دکھائے۔ انہوں نے کہا کہ منظوم ترجمے کی بجائے آسان ترین ترجمے کی زیادہ ضرورت ہے تاکہ ہر خاص و عام کی علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے فارسی کلام تک رسائی آسان ہو جائے۔

”جاوید نامہ“ بحر رمل مسدس محذوف/مقصور، فاعلاتن، فاعلاتن فاعلن/فاعلان، میں ہے۔ مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بحر میں ہے۔ اگرچہ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف عنوانات کے تحت دوسری بحور کا استعمال بھی کیا ہے لیکن نمایاں غلبہ اسی بحر کو حاصل ہے۔

”جاوید نامہ“ کے منظوم ترجمہ کے چند اشعار پیش خدمت ہیں:

اس کی جلوت رونقِ نورِ صفات — اِس کی خلوت میں ہے تاباں نورِ ذات
عقل اس کو سوئے جلوت کھینچ لے — عشق اِس کو سوئے خلوت کھینچ لے
عقل کیسے پھڑپھڑاتی زور سے — کہ طلسم آب و گل یہ توڑ دے
بن گیا ہر سنگِ رہ اِس کا ادیب — ہو گئے برق و سحاب اِس کے خطیب
آنکھ میں ذوقِ نگہ موجود ہے — جرأت رندانہ ہی مفقود ہے

”جاوید نامہ“ درحقیقت ایک روحانی سفرنامہ ہے۔ جس میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ، مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی رہنمائی میں، مختلف افلاک کی سیر کرتے ہوئے، اللہ کے حضور پہنچ جاتے ہیں۔ سوز و تب و تاب اِس سفر کا آغاز ہے اور سوز و تب و تاب ہی اِس سفر کی انتہا ہے۔ جہاں قرآن و حدیث کی روشنی میں متنوع موضوعات چراغ راہ کا کام دیتے ہیں۔ ایک فلک سے دوسرے فلک پر پہنچنے کے بدلتے انداز اور بدلتی کیفیات، مختلف افلاک کے

مختلف طبعی خدوخال، عقل وفکر کے ساتھ ساتھ دِل ونظر کے لیے طرب وحیرت کا ساماں ہیں۔

دورانِ سفر مختلف ہستیوں سے ملاقاتیں، ملاقاتیں ہیں یا حکمت و دانش کے محلات، اِس فیصلے میں فکرِ رسا کیف وسرور کی وہ منازل طے کرتی ہے کہ واپسی کا راستہ بھول جاتی ہے۔ موضوعات، موضوعات ہیں یا صداقتوں کے وہ لامحدود نورانی جہاں، جہاں دِلوں کی بصارت بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ اِن محلات کی شان وشوکت، عظمت وجلالت اور اِن جہانوں کی وسعتوں کا اندازہ فقط فکرِ رسا اور دلِ بینا کے سنگ سیر سے ہوتا ہے۔

اِس سیر کو یقینی بنانے کے لیے اِس فارسی کتاب کا آسان ترین اُردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ مشکل اشعار کو آساں فہم بنانے کے لیے مترجم کی طرف سے کیے گئے اضافے قوسین ( ) میں دیے گئے ہیں۔ کتاب کے ایک صفحہ پر فارسی متن مع فرہنگ جبکہ اُس کے سامنے صفحے پر ترجمہ درج ہے۔ فارسی متن میں ......☆......☆......☆......کی علامت نئے بند کے آغاز کو ظاہر کرتی ہے۔ قارئین کی سہولت کے لیے فارسی متن کے نیچے مفصل فرہنگ دی گئی ہے تاکہ قارئین اشعار کو سمجھتے وقت الفاظ کے دوسرے معانی کو بھی سامنے رکھ کر اپنے ادبی ذوق کی آبیاری کر سکیں۔

آخر میں بک کارنر جہلم کے رُوحِ رواں جناب گگن شاہد اور امر شاہد صاحب کا دِل کی گہرائیوں سے ممنون وشکر گزار ہوں، جن کی رہنمائی کتاب کے آغاز سے زیورِ طبع سے آراستہ ہونے تک ہر قدم میرے ساتھ رہی۔ جنہوں نے نہ صرف کتاب کے مستند فارسی نسخوں اور مختلف فارسی لغات تک رسائی میں مدد کی بلکہ ان کی فوری دستیابی کو بھی ممکن بنایا۔

پروفیسر وقاص شریف

ڈبل ایم اے، ایم فِل (اقبالیات)

دیباچہ*

خیالِ من بہ تماشاے آسماں بود است
بدوشِ ماہ و بآغوشِ کہکشاں بود است
گماں مبر کہ ہمیں خاکداں نشیمن ماست
کہ ہر ستارہ جہان است یا جہاں بود است

اقبال

۱۔ میرا خیال (فکر) آسماں (کی بلندیوں) کا نظارہ کرتا رہا، ایسے میں وہ (خیال) چاند کے کندھوں اور کہکشاں کی گود میں رہا (یعنی میرا عقابِ تخیل و فکر اس کتاب کی تصنیف میں انتہائی بلندیوں پر محوِ پرواز رہا)

۲۔ یہ مت سوچیے کہ یہ عالمِ خاکی (ہوا اور ہوس کی دُنیا) ہماری آماجگاہ اور ٹھکانہ ہے کیوں کہ ہر ستارہ ایک مکمل جہان ہے یا جہان رہا ہے (یعنی ہر ستارے میں معانی و معارف کے لاتعداد جہان چھپے ہوئے ہیں)

---

* "جاوید نامہ" کی تخلیق کے دوران علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ اس پر ایک دلچسپ دیباچہ لکھنے کا ارادہ رکھتے تھے جو غالباً مصروفیات کی بنا پر تحریر نہ ہو سکا۔ "جاوید نامہ" کی اوّلین اشاعت 1932ء کے موقع پر اقبال نے "زبورِ عجم" کے درج بالا دو اشعار کو دیباچہ کے طور پر شامل کر دیا۔ "جاوید نامہ" کی دوسری اشاعت اقبال کی وفات کے 9 برس بعد 1947ء میں چودھری محمد حسین کی زیرِ نگرانی ہوئی جس میں غالباً انہی کی ایما پر اقبال کا شامل کردہ دیباچہ حذف کر دیا گیا جس کی بظاہر کوئی قابلِ قبول توجیہہ نظر نہیں آتی۔ ہم اس اشاعت میں علامہ اقبال کا شامل کردہ "دیباچہ" پھر سے "جاوید نامہ" کا حصہ بناتے ہوئے فخر محسوس کر رہے ہیں۔ (ناشر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناجات

① آدمی اندر جہانِ ہفت رنگ — ہر زماں گرمِ فغاں مانندِ چنگ
② آرزوئے ہم نفس می سوزدش — نالہ ہائے دل نواز آموزدش
③ لیکن ایں عالم کہ از آب و گِل است — کے تواں گفتن کہ دارائے دل است
④ بحر و دشت و کوہ و کہ خاموش و کر — آسمان و مہر و مہ خاموش و کر

فرہنگ:

مناجات: سرگوشی کرنا، کان میں بات کہنا، اللہ کی بارگاہ میں اس طرح دُعا کرنا جیسے کسی کو حاضر خیال کر کے باتیں کی جاتی ہیں۔ ہفت: سات۔ جہان ہفت رنگ: سات رنگوں والا جہاں (روشنی کے سات رنگ ہوتے ہیں) زماں: زمانہ، وقت، عرصہ، عہد، فرصت، موت، جب یہ لفظ زمین کے مقابلے میں آتا ہے تو اس کے معنی آسماں کے ہوتے ہیں۔ فغاں: فریاد، نالہ، شوروغل۔ مانند: کی طرح۔ چنگ: چنگل، پنجہ، ایک ساز کا نام جس کا سَر جھکا ہوا ہوتا ہے اسے لبوں سے لگا کر پھونک مار کر بجاتے ہیں، مشہور مصور مانی کی کتاب کا نام "مانی کا نگارخانہ" ہم نفس: ہم کلام، دوست، رفیق۔ می سوزدش: اسے جلاتی ہے۔ نالہ ہا: فریادیں۔ دل نواز: مشفق، شفیق، دوست، پیارا، معشوق، دل کو نوازنے والا۔ آموزدش: اسے سکھاتی ہے۔ ایں: یہ۔ آب و گِل: پانی اور مٹی۔ است: ہے۔ کے: کب، کون، کس وقت، کیوں کر بلند قدر بادشاہ، شہنشاہ۔ تواں: سکنا۔ گفتن: کہنا، بولنا، لکھنا، گانا، کرنا۔ دارائے دل است: دل رکھتا ہے۔ بحر: سمندر۔ دشت: جنگل، بیابان۔ کہ: کاہ کا مخفف، خشک گھاس، تنکا۔ کر: کار کا مخفف، کام، بہرا، قوت، قدرت، ایک قسم کا سانپ جس پر منتر اثر نہیں کرتا، مقصد، مراد۔ مہر: سورج، آفتاب، محبت، الفت، پیار، ساتویں شمسی مہینے کا نام جو کاتک سے ملتا ہوا ہوتا ہے ہر شمسی مہینے کی سولہویں تاریخ۔ مہ: ماہ کا مخفف، چاند، قمر۔

مناجات

① اس سات رنگوں والی دُنیا میں آدمی ہر لحہ ستار (سارنگی) کی طرح آہ و فریاد کرتا رہتا ہے۔

② ہم دم کی آرزو اسے جلاتی ہے (اور) اسے دل کو نوازنے والے نالے سکھاتی ہے۔

③ لیکن یہ عالم جو کہ پانی اور مٹی سے بنا ہے کیسے کہیں کہ دِل رکھتا ہے۔

④ سمندر، بیابان، پہاڑ اور گھاس خاموش اور بہرے ہیں۔ آسمان، سورج اور چاند خاموش اور بہرے ہیں۔

maablib.org

⑤ گرچہ بر گردوں ہجومِ اختر است — ہر یکے از دیگرے تنہا تر است!

⑥ ہر یکے مانندِ ما بیچارہ ایست — در فضائے نیلگوں آوارہ ایست!

⑦ کارواں برگِ سفر ناکردہ ساز — بیکراں افلاک و شب ہا دیر یاز!

⑧ ایں جہاں صید است و صیّادیم ما — یا اسیر رفتہ از یادیم ما؟

⑨ زار نالیدم صدائے برنخاست — ہم نفس فرزندِ آدم را کجاست؟

☆☆☆

⑩ دیدہ ام روزِ جہانِ چار سُوے — آنکہ نورش بر فروزد کاخ و کوے

⑪ از رمِ سیّارۂ او را وجود — نیست اِلّا اینکہ گوئی رفت و بود

فرہنگ:

گردوں: آسمان، چرخی، گاڑی، رتھ، چھکڑا۔ اختر: ستارہ، شگون، مال، طالع، قسمت، جھنڈا، چاند کی ایک منزل کا نام، ایک فرشتے کا نام جو قرعہ زمین پر موکل خیال کیا جاتا ہے۔ یکے از دیگرے: ایک دوسرے سے۔ تنہاتر: زیادہ تنہا۔ ما: ہم۔ فضائے نیلگوں: نیلی فضا مراد آسمان۔ برگ: پتا، ورق، پات، ساز و سامان، جمعیت۔ ناکردہ ساز: تیار نہیں کیا، کے بغیر ہے۔ بیکراں: بے پایاں، بے نہایت، بے انتہا۔ دیریاز: مدت قدیم، زمانہ دراز، لمبی مدت۔ صید: شکار کرنا، وہ جانور جو شکار کیا جائے، شکار۔ صیاد: صید کرنے والا، شکاری، مجازاً معشوق۔ اسیر: قیدی۔ رفتہ: بے خود، حیران، عاشق، گزرا ہوا۔ زار نالیدم: میں بہت رویا، میں نے بہت فریاد کی، میں نے بہت نالہ کیا، میں بہت چیخا۔ برنخواست: بلند نہ ہوئی۔ کجا: کہاں، کس جگہ، ہر جگہ، جہاں کہیں۔ دیدہ ام: میں نے دیکھا ہے۔ نورش: اُس کا نور۔ فروزد: روشن کیا۔ کاخ: محل، بلند عمارت، قصر۔ کُو: کوچہ، گلی۔ رم: بھاگنا۔ رم سیارہ: سیارے کا بھاگنا، حرکت کرنا۔ اُو: اُس۔ را: کا۔ اورا: اُس کا۔ نیست: نہیں ہے، معدوم، نابود، ناچیز، عدم۔ اِلّا: مگر، سوا، ماسوا۔ گوئی: تو کہے۔ رفت: گیا، رفتار۔ بود: ہست ہستی، وجود، موجود، ہوا، تھا۔

⑤ اگرچہ آسماں پر ستاروں کا ہجوم ہے (لیکن) ہر ایک (ستارہ) دوسرے سے زیادہ تنہا ہے۔

⑥ ہر ایک ہماری طرح بے چارہ ہے (اور) نیلی فضا (آسمان) میں آوارہ ہے۔

⑦ قافلے نے سفر کا سامان تیار نہیں کیا (جبکہ) لامحدود آسماں اور لمبی راتیں ہیں۔

⑧ یہ جہاں شکار ہے اور ہم شکاری ہیں یا (ہم وہ) قیدی ہیں جنھیں بُھلا دیا گیا ہے۔

⑨ میں بہت رویا (جواب میں) کوئی آواز نہ آئی، اولادِ آدم کا ہم دم کہاں ہے؟

⑩ میں نے چار اطراف والی (اِس) دُنیا کا دِن دیکھا ہے، جس کا نور محل اور گلیاں روشن کرتا ہے۔

⑪ سیارے (زمین) کی حرکت سے اِس کا وجود ہے، یہ اِس کے سوا کچھ نہیں کہ تو کہے وہ گیا اور وہ تھا۔

madlib.org

⑫ اے خوش آں روزے کہ از ایام نیست — صبح او را نیمروز و شام نیست

⑬ روشن از نورش اگر گردد رواں — صوت را چوں رنگ دیدن می تواں

⑭ غیب ہا از تابِ او گردد حضور — نوبتِ او لایزال و بے مرور!

⑮ اے خدا روزی کُن آں روزے مرا — وارہاں زیں روزِ بے سوزے مرا

☆......☆......☆......

⑯ آیۂ تسخیر اندر شانِ کیست؟ — ایں سپہرِ نیلگوں حیران کیست؟

⑰ راز دانِ "عَلَّمَ الْاَسْمَا" کہ بود؟ — مستِ آں ساقی و آں صہبا کہ بود

⑱ بر گزیدی از ہمہ عالم کرا؟ — کردی از رازِ دروں محرم کرا؟

فرہنگ:

آں: وہ۔ نیمروز: دوپہر کا وقت، دوپہر، ملک سیستان۔ رواں: جاری، بہتا ہوا، جانے والا، فی الحال، فوراً، جلد، نفس ناطقہ، جان، روح، صوت، آواز۔ دیدن می تواں: دیکھا جا سکتا ہے۔ تاب: چمک، گرمی، روشنی، توانائی، طاقت، پیچ، پیچیدگی، قہر، غصہ، محنت، شفقت، غرور۔ گردد: ہو جائیں۔ نوبت: نقارہ، ڈھونسا، دمامہ، بارگاہ، بڑا خیمہ، فرصت، وقت، باری، مرتبہ، مصیبت۔ لایزال: دائم، ہمیشہ، بے زوال، زائل نہ ہو گا، اٹل۔ بے مرور: جو نہ گزرے، نہ گزرنے والا۔ روزی کن: مجھے عطا کر۔ وارہاں: رہا کرنے والا، رہائی والا، زیں: اس سے۔ آیۂ تسخیر: قرآنی تلمیح، وہ آیات جن میں کائنات کی تسخیر کا اشارہ ہے۔ سورہ الجاثیہ آیہ ۱۳۔ سورہ ابراہیم، آیہ ۳۲۔ کیست: کون ہے، کس کی ہے۔ سپہر: آسماں۔ نیلگوں: نیلا۔ رازدان: راز جاننے والا۔ عَلَّمَ الْاَسْمَاءَ: قرآنی تلمیح، اللہ تعالیٰ نے آدم کو کائنات کی اشیا کے نام سکھا دیے اور پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا (سورۃ البقرۃ، آیہ: ۳۱) صہبا: سفید انگوروں کی شراب۔ برگزیدی: تو نے چنا، انتخاب کیا۔ ہمہ: سب، تمام، کل۔ کرا: کسے، کس کو۔ کردی: تو نے کیا، دروں: بیچ، اندر، دل، باطن۔

⑫ مبارک ہے وہ دن جو (اِن) دنوں میں سے نہیں ہے: جس کی صبح، دوپہر اور شام تک نہیں پہنچتی۔

⑬ اگر اس کے نور سے روح روشن ہو جائے (تو) آواز کو رنگ کی طرح دیکھا جا سکتا ہے۔

⑭ سارے غیب اُس کی روشنی سے حضور ہو جاتے ہیں اس کے وقت کو زوال نہیں آتا اور نہ ہی وہ گزرتا ہے۔

⑮ اے خدا! مجھے وہ دن عطا کر، اِس بے سوز دن سے مجھے رہائی دے۔

⑯ آیۂ تسخیر کس کی شان میں ہے؟ یہ نیلا آسمان کس (کی عظمت) پر حیران ہے؟

⑰ عَلَّمَ الْاَسْمَاءَ کا رازدان کون ہوا؟ اُس ساقی اور اُس شراب نے کسے مست کیا؟

⑱ تو نے سارے عالم سے کسے منتخب کیا؟ تُو نے اندرونی رازوں سے کسے واقف کیا؟

maablib.org

⑲ اے ترا تیرے کہ مارا سینہ سفت — حرفِ "اُدْعُوْنِی" کہ گفت و با کہ گفت؟

⑳ روئے تو ایمانِ من قرآنِ من — جلوۂ داری دریغ از جانِ من؟

㉑ از زیانِ صد شعاعِ آفتاب — کم نمی گردد متاعِ آفتاب

☆☆☆

㉒ عصرِ حاضر را خرد زنجیرِ پاست — جانِ بے تابے کہ من دارم کجاست؟

㉓ عمرہا بر خویش می پیچد وجود — تا یکے بے تاب جاں آید فرود

㉔ گر نرنجی، ایں زمینِ شورہ زار — نیست تُخمِ آرزو را سازگار

㉕ از درونِ ایں گِل بے حاصلے — بس غنیمت داں اگر روید دلے!

㉖ تومہی، اندر شبستانم گذر — یک زماں بے نوریِ جانم نگر

فرہنگ:

مارا: ہمارا۔ سفت: سوراخ کیا، چھیدا، پرویا۔ ادعونی: مجھے پکارو، "میرے بندو! تم مجھے پکارو میں تمہیں اس کا جواب دوں گا" (سورۃ المومن آیہ ۶۰) کہ: کون، کس نے، جو، کیونکہ، اور۔ گفت: کہا۔ رُو: چہرہ، رُخ، منہ، وجہ، سبب، شرم۔ جلوہ داری دریغ: جلوہ روک رکھنا، جلوہ دور رکھنا۔ زیاں: نقصان، ہرج۔ کم نمی گردد: کم نہیں ہوتا۔ متاع: سرمایہ، پونجی، سوداگری کا اسباب، اصل زر جس سے نفع کمایا جائے، گھر کا اسباب۔ خرد: عقل، دانائی۔ زنجیرِ پا: پاؤں کی زنجیر۔ عمرہا: مدتوں۔ برخویش: اپنے آپ پر، اپنے آپ میں۔ می پیچد: بل کھاتا ہے، پیچ کھاتا ہے۔ فرود آید: نیچے آئی، ظاہر ہوئی۔ نرنجی: تُو برا نہ منا، تو ناراض نہ ہو۔ شورہ: نمک کی مانند ایک مشہور شے کا نام جو آتش بازی وغیرہ میں کام آتی ہے۔ زمین شور: کھاری زمین۔ زمین شورہ زار: سیم زدہ زمین، بنجر زمین۔ تخم: بیج، گری، اصل، مرض، بیضہ، نژاد، خاندان، منی، انڈا۔ سازگار: لائق، موافق۔ روید: اُگے، پیدا ہوا۔ تومہی: چاند ہے۔ شبستان: رات کے رہنے کا مکان، بادشاہوں کی خواب گاہ، حرم سرائے، مسجد میں رات کو عبادت کرنے کی جگہ۔ جانم: میری جان۔ نگر: دیکھ۔

⑲ تیرے تیر (ہجر) نے ہمارا سینہ چھید ڈالا، حرف "اُدْعُوْنِی" کسے؟ کس نے کہا؟

⑳ تیرا چہرہ میرا ایمان ہے میرا قرآن ہے (پھر کس لیے) تو میری جان کو اپنے دیدار سے محروم رکھتا ہے؟

㉑ سورج کی سینکڑوں شعاعوں کے نقصان سے سورج کا نور (متاعِ آفتاب) کم نہیں ہوتا۔

㉒ عقل موجودہ زمانے کے پاؤں کی زنجیر ہے، جانِ بے تاب جو میں رکھتا ہوں کہاں ہے؟ (کسی کے پاس نہیں ہے)

㉓ وجود مدتوں اپنے آپ پر پیچ وتاب کھاتا ہے تب کہیں ایک جانِ بے تاب نیچے اُترتی (ظہور میں آتی) ہے۔

㉔ اگر تُو ناراض نہ ہو (تو کہوں) یہ زمین بنجر ہے، آرزو کا بیج اس کے لیے موزوں نہیں ہے۔

㉕ یہ مٹی اندر سے بے حاصل ہے بس غنیمت سمجھ اگر ایک دِل اُگتا ہے۔

㉖ تو چاند ہے میری خواب گاہ (سونے کا کمرہ) سے گزر، ایک بار میری بے نور جان کو دیکھ۔

(27) شعلہ را پرہیز از خاشاک چیست — برق را از برفتادن باک چیست؟

☆......☆......☆......

(28) زیستم تا زیستم اندر فراق — وانما آنسوئے ایں نیلی رواق!

(29) بستہ درہا را بروئیم باز کن — خاک را با قدسیاں ہمراز کن!

(30) آتشے در سینۂ من برفروز — عود را بگذار و ہیزم را بسوز

(31) باز بر آتش بنہ عودِ مرا — درجہاں آشفتہ کن دُودِ مرا

(32) آتشِ پیمانۂ من تیز کن — با تغافل یک نگہ آمیز کن

فرہنگ:

پرہیز: بچاؤ، اجتناب، بچنا، احتیاط، احتراز، حذر، اندیشہ، حرام و ناجائز چیزوں سے دوری اختیار کرنا۔ خاشاک: کوڑا کرکٹ، گھاس پھوس۔ برق: بجلی۔ افتادن: گرنا، لائق و مناسب ہونا، تواضع کرنا، اتفاق پڑنا، باز رہنا، دور ہونا، خراب ہونا۔ باك: خوف، ڈر، اندیشہ۔ زیستم: میں جیا، میں زندہ رہا۔ تا: تک، تا کہ، اس تک، جب تک۔ وانما: نمایاں کر، ظاہر کر۔ نیلی رواق: نیلا آسمان، آسمان، نیلا چھت۔ بستہ درہا: بند دروازے۔ بروئیم: میرے سامنے۔ باز کن: کھول دے۔ قدسیان: قدسی کی جمع، پاک، پاکیزہ، فرشتہ، ولی اللہ، نیک بندہ۔ ہمراز: بھیدی، رازدان، جو اپنا بھید جانتا ہو۔ گذار: راہ گزر، گزرگاہ، ادا کر، ترک کر، چھوڑ دے، ادا کرنے والا، ترک کرنے والا۔ فروز: روشن کر۔ عود: بربط، جو ایک مشہور ساز ہے، اگر، جو ایک خوشبودار لکڑی ہے اور آگ میں جلانے سے خوشبو دیتی ہے۔ ہیزم: ایندھن۔ بسوز: جلادے۔ بنہ: تو رکھ دے۔ آشفتہ کن: پریشان کر، پھیلا دے۔ دُود: دھواں، غبار، سانس، رنج و غم، سپاہی، فوج، لشکر۔ پیمانہ: ناپنے کا برتن، ناپ، پیالہ۔ تغافل: دیدہ دانستہ کسی چیز سے غافل ہونا، چشم پوشی کرنا، غفلت۔ آمیز: آمیزش، ملاپ، اختلاط، دو چیزوں کا آپس میں ملنا، جماع، وصل۔

27 شعلے کا خشک تنکوں سے پرہیز کرنا کیسا؟ (اور) بجلی کو گرنے سے ڈر کیسا؟

28 میں جب تک جیا جدائی میں جیا، اس نیلے آسمان کے اُس طرف (پرے) کیا ہے (مجھے) دکھا دے۔

29 بند دروازے مجھ پر کھول دے، خاک کو فرشتوں کا ہم راز بنا دے (مجھ پر سارے راز کھول دے)

30 میرے سینے میں آگ روشن کر، عود کو چھوڑ دے اور ایندھن کو جلا ڈال (عود: وہ لکڑی ہے جو جلتے وقت خوشبودار دُھواں دیتی ہے)

31 پھر میری عود کو آگ پر رکھ (اور) جہاں میں میرا دھواں پھیلا دے۔

32 میرے پیمانے کی آگ تیز کر دے، تغافل (جان بوجھ کر کی جانے والی غفلت) کے ساتھ ایک نگاہ بھی ملا دے۔

maablib.org

33 ماترا جوئیم و تو از دیدہ دور | نے غلط، ما کور و تو اندر حضور!
34 یا کشا ایں پردۂ اسرار را | یا بگیر ایں جانِ بے دیدار را
35 نخلِ فکرم نا امید از برگ و بر | یا تبر بفرست یا بادِ سحر
36 عقل دادی، ہم جنونے دہ مرا | رہ بجذبِ اندرونے دہ مرا
37 علم در اندیشہ می گیرد مقام | عشق را کاشانۂ قلبِ لاینام
38 علم تا از عشق بر خوردار نیست | جز تماشا خانۂ افکار نیست
39 ایں تماشا خانہ سحر سامری است | علم بے رُوحُ القُدس افسوں گری است
40 بے تجلّی مردِ دانا رہ نبُرد | از لکد کوبِ خیالِ خویش مُرد

فرہنگ:

جوئیم: ہم ڈھونڈتے ہیں۔ غلط: خطا کرنا، حساب یا گفتگو میں غلطی کرنا، نادرست، جو صحیح نہ ہو۔ کور: اندھا، نابینا۔ کشا: کھول۔ اسرار: سِرّ کی جمع، راز، بھید، پوشیدگیاں۔ بگیر: تُو لے لے۔ نخل: کھجور کا درخت۔ فکرم: میری فکر۔ برگ: پتا، ورق، پات، سازوسامان، جمعیت۔ بر: اوپر، بغل، آغوش، سینہ، پھل، بلند، چوڑائی، نفع، طرف، یاد، حفظ، جوان عورت۔ تبر: ایک قسم کی کلہاڑی، فرست: بھیج۔ ہم: بھی، نیز، دیگر، ایضاً، سب، ایک جا، یک دگر۔ جنون: دیوانگی۔ اندیشہ: فکر، سوچ، بچار، غور، خوض، ڈر، خوف، تردد۔ می گیرد: حاصل کرتا ہے، لیتا ہے، پکڑتا ہے۔ کاشانہ: جھونپڑا، چھوٹا سا گھر، گھونسلہ، آشیانہ۔ قلب لاینام: نہ سونے والا دل، بیدار دل۔ برخوردار: خوش نصیب، پھلا پھولا، بیٹا، فرزند، صاحبزادہ، فیض پانے والا۔ تماشاخانہ: تماشا کی جگہ، وہ جگہ جہاں کوئی تماشا ہو۔ سحر: جادو، افسوں، جادو کرنا، جاننا، فریفتہ کرلینا، ہر لطیف شے جس کا جاننا مشکل ہو۔ روح القدس: وہ روح جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی، حضرت جبرئیل علیہ السلام۔ افسوں گری: جادوگری۔ تجلی: نورالٰہی، روشنی، چمک، جلوہ، روشن ہونا۔ رہ نبرد: راہ نہیں پاتا۔ لکدکوب: لات مارنا، دولتی۔ مُرد: مرجاتا ہے۔

(33) ہم تجھے ڈھونڈتے ہیں (اور) تو آنکھ سے دور ہے، نہیں (یہ بات) غلط ہے، ہم اندھے ہیں تُو تو سامنے ہے۔

(34) یا اِن رازوں سے یہ پردہ اٹھا دے یا یہ جانِ بے دیدار (واپس) لے لے۔

(35) میری فکر کا درخت پتوں اور پھل سے ناامید ہے یا (اس درخت پر) کلہاڑا چلا دے یا بادِ سحر۔

(36) تو نے (مجھے) عقل دی ہے مجھے جنوں بھی دے، مجھے راہِ جذبِ اندروں (اندرونی جذب کا رستہ) (بھی) دے۔

(37) علم کا مقام فکر میں ہوتا ہے، عشق کا گھر ایسے دِل میں ہوتا ہے جسے نیند نہیں آتی۔

(38) علم جب تک عشق کا بیٹا نہیں بنتا (یعنی اس سے فیض حاصل نہیں کرتا) (مختلف) افکار کے تماشے کی جگہ کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

(39) یہ تماشے کی جگہ (محض) سامری کا جادو ہے، علم پاک روح (حضرت جبرائیل علیہ السلام) کے بغیر جادوگری ہے۔

(40) عقل مند آدمی تجلی (انوار) کے بغیر راستوں سے لڑتا رہتا ہے (یعنی راہ نہیں پاتا) (اور) اپنے خیال کی دولتیوں سے مرجاتا ہے۔

41 بے تجلّی زندگی رنجوری است — عقل مہجوری و دیں مجبوری است
42 ایں جہانِ کوہ و دشت و بحر و بر! — ما "نظر" خواہیم و او گوید "خبر"
43 منزلے بخش ایں دلِ آوارہ را — باز دہ با ماہ ایں مہ پارہ را
44 گرچہ از خاکم نروید جز کلام — حرفِ مہجوری نمی گردد تمام
45 زیرِ گردوں خویش را یابم غریب — زآں سوئے گردوں بگو "اِنِّیْ قَرِیْبٌ"
46 تا مثالِ مہر و مہ گردد غروب — ایں جہات و ایں شمال و ایں جنوب
47 از طلسمِ دوش و فردا بگذرم — از مہ و مہر و ثریا بگذرم

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

رنجوری: دُکھ، غم، بیماری، مرض، ملال۔ مہجوری: جدائی، فراق، فرقت۔ خواہیم: ہم چاہتے ہیں۔ مہ پارہ: چاند کا ٹکڑا۔ خاکم: میری خاک۔ نروید: نہیں اُگا۔ کلام: بات، بات کرنا، مراد شاعری۔ حرف مہجوری: جدائی کی بات۔ نمی گردد تمام: پوری نہیں ہوتی۔ خویش: آپ، اپنا، خودکو، بھائی بند، رشتہ دار، اہل، خوب، نیک، وجود۔ یابم: میں پاتا ہوں۔ غریب: عجیب، نادر، اجنبی، بیگانہ، دور، مسافر محتاج، مفلس۔ بگو: کہہ دے۔ انی قریب: میں قریب ہوں تلمیح آیہ قرآنی (سورۂ البقرہ آیہ ۱۸۶) جہات: جہت کی جمع، طرفیں، سمتیں۔ طلسم: عجیب وغریب کھیل، نظر بندی، وہمی خیالات، جادو۔ دوش: کندھا، گذشتہ رات، ماضی۔ فردا: کل، آئندہ، آنے والا کل، مستقبل، قیامت کا دن۔ پروین: جھمکا، سات سہیلیوں کا جھمکا، وہ چھ سات یا زیادہ ستارے جو انگور کی شکل میں آسمان پر ہیں اور جاڑے کے موسم میں شام سے ہی دکھائی دیتے ہیں۔ بگذرم: میں گزروں۔

(41) بے تجلی زندگی بیماری (دکھ) ہے، عقل دوری ہے اور دین مجبوری ہے۔

(42) پہاڑ، جنگل، سمندر اور خشکی کا یہ جہان ہمیں "خبر" دیتا ہے اور ہم نظر (دیکھنا) چاہتے ہیں۔

(43) اِس آوارہ دل کو منزل دے دے، دوبارہ اِس چاند کے ٹکڑے کو چاند سے ملا دے۔

(44) اگرچہ میری خاک سے کلام (شاعری) کے سوا کچھ نہیں اُگا۔ (مگر پھر بھی) جدائی کی کہانی ختم نہیں ہوتی۔

(45) میں آسماں کے نیچے خود کو غریب (اجنبی) پاتا ہوں، آسماں کی اُس طرف سے کہہ دے میں قریب ہوں۔

(46) تاکہ چاند سورج کی طرح یہ سمتیں، یہ شمال اور یہ جنوب غروب ہو جائیں (میں زمان کی قید سے آزاد ہو جاؤں)

(47) ماضی اور مستقبل کے جادو سے آگے نکل جاؤں، چاند سورج اور ثریا (ستاروں کا ایک جھرمٹ) سے آگے نکل جاؤں۔

48 تو فروغ جاوداں ماچوں شرار — یک دو دم داریم و آں ہم مستعار!

49 اے تو نشناسی نزاع مرگ و زیست — رشک بر یزداں برد ایں بندہ کیست؟

50 بندۂ آفاق گیر و ناصبور — نے غیاب او را خوش آید نے حضور

51 آنیم من، جاودانی کن مرا — از زمینی، آسمانی کن مرا

52 ضبط در گفتار و کردارے بدہ — جادہ ہا پیداست، رفتارے بدہ

53 آنچہ گفتم از جہانے دیگر است — ایں کتاب از آسمانے دیگر است

فرہنگ:

فروغ: تابش، روشنی، شعاع۔ جاوداں: دائم، ہمیشہ رہنے والی۔ چوں: مانند، اگر، جب، ہرگاہ، کیونکہ۔ شرار: چنگاری۔ دم: نفس، سانس، غرور، گھمنڈ، دھوکا، فریب، دھونکنی، شعر کا وزن، منتر، افسوں، آہ، وقت، منہ، گھونٹ، تلوار کی دھار، برابر۔ مستعار: عاریتاً لیا گیا، چند روز کے لیے مانگا ہوا، اُدھار۔ تو نشناسی: تو نہیں جانتا۔ نزاع: آرزومندی، آرزومند ہونا، جھگڑا، تکرار، خصومت، دشمنی۔ مرگ: موت۔ زیست: جینا، زندگی، جیا۔ رشک: جلاپا، غیرت، حسد۔ آفاق گیر: دنیا کو لینے والا، دُنیا پر چھا جانے والا، بادشاہ۔ ناصبور: بے صبر، جس کو صبر نہ ہو۔ غیاب: غائب ہونا، غائب کی جمع، غائب ہونے والا۔ آنی: عارضی، وقتی۔ آنیم: میں عارضی ہوں، وقتی ہوں۔ جاودانی: ہمیشہ رہنے والا۔ کن مرا: مجھے کر۔ ضبط: انتظام، نگرانی، قابو، قبضہ، نظام۔ گفتار: گفتگو، بات چیت، کلام، تقریر۔ کردار: طرز، روش، رفتار، عمل، فعل، کام، اچھا کام، اخلاق۔ جادہ: بڑا راستہ، شارع عام۔ پیدا: ظاہر، عیاں آشکارا۔ آنچہ: جو کچھ۔ گفتم: میں نے کہا۔ دیگر: اور، دوسرا۔

48 تُو ہمیشہ رہنے والا نور ہے ہم چنگاری کی طرح (لمحاتی و عارضی) ... خلا کہنا
سانسیں جو رکھتے ہیں وہ بھی اُدھار کی ہیں۔

49 اے کہ تو زندگی اور موت کے جھگڑے سے بے خبر ہے اللہ تعالیٰ ...
ہے! یہ بندہ کون ہے؟

50 (یہ) بندہ دُنیا پر چھا جانے والا ہے اور (پھر بھی) بے صبر (بے ... ان کو پیدا کیا۔
... کہ) ایام کے
غیاب (دوری) اِسے اچھا لگتا ہے اور نہ ہی حضور۔

51 میں آنی (ایک لمحہ کی زندگی والا) ہوں مجھے ہمیشہ رہنے ...
... ں"، تو اور
آسانی کر دے۔

52 گفتگو (شاعری) اور کردار (عمل) میں زیر ... طاعت کر ...
راستے سامنے ہیں؛ چلنے کی توفیق دے۔

53 جو کچھ میں نے کہا کسی اور جہان سے ہے، یہ کتاب (...
سے ہے۔

maablib.org

54 بحرم و از من کم آشوبی خطاست | آں کہ در قعرم فرو آید، کجاست؟
55 یک جہاں بر ساحلِ من آرمید | از کراں غیر از رمِ موجے ندید
56 من کہ نومیدم ز پیرانِ کہن | دارم از روزے کہ می آید، سخن!
57 بر جواناں سہل کن حرفِ مرا | بہرِ شاں پایاب کن ژرفِ مرا

فرہنگ:

بحرم: میں سمندر ہوں۔ کم آشوبی: طوفان نہ ہونا۔ قعر: کنوئیں یا دریا کی تہہ، گہرائی، انتہا، نہایت۔ فرو آید: نیچے اُترے، نیچے آئے۔ آرمید: آرام کیا۔ کراں: کنارا، ساحل۔ رمِ موج: موجوں کی حرکت۔ ندید: نہ دیکھا۔ من نومیدم: میں ناامید ہوں۔ پیران: پیر کی جمع، بوڑھا، بڑی عمر کا آدمی، بزرگ، گرو، مرشد، ہادی، رہنما، ولی، معمر، شریروں کا استاد۔ کُہن: پرانا۔ سہل: آسان، ہموار۔ بہرشان: اُن کے لیے۔ پایاب: دریا کا تھوڑا پانی جس سے آدمی پیدل نکل جائے، ٹھہراؤ، تاب وطاقت، مقابلہ، گہرائی، پانی کی اتھاہ۔ ژرف: گہرا، عمیق، گہرائی۔

54 میں بحر ہوں اور مجھ میں طوفان نہیں (یہ سمجھنا) غلطی ہے وہ کہ جو میری گہرائی (میرے افکار کی گہرائی میں) اُترے، کہاں ہے؟ (ایسا کوئی شخص نہیں ہے)

55 ایک جہاں نے میرے ساحل پہ آرام کیا، انھوں نے کنارے سے موجوں کی حرکت کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔

56 میں کہ پرانے بوڑھوں سے نا اُمید ہوں میں آنے والے دن کی بات کہتا ہوں۔

57 میری بات (شاعری) نوجوانوں پر آسان کر دے، اُن کے لیے میری گہرائی پایاب (اتنا پانی جس میں پیدل چلا جا سکے) کر دے۔

maablib.org

تمہید آسمانی

نخستیں روز آفرینش نکوہش می کند آسمان زمیں را

1. زندگی از لذتِ غیب و حضور — بست نقشِ ایں جہانِ نزد و دور
2. آں چناں تارِ نفس از ہم گسیخت — رنگِ حیرت خانۂ ایام ریخت
3. ہر کجا از ذوق و شوقِ خودگری — نعرۂ 'من دیگرم، تو دیگری'
4. ماہ و اختر را خرام آموختند — صد چراغ اندر فضا افروختند!
5. بر سپہرِ نیلگوں زد آفتاب — خیمۂ زربفت با سیمیں طناب
6. از افقِ صبحِ نخستیں سرکشید — عالمِ نوزادہ را در برکشید
7. ملکِ آدم خاکدانے بود و بس — دشتِ او بے کاروانے بود و بس
8. نے بکوہے آبجوے در ستیز — نے بصحرائے سحابے ریز ریز

فرہنگ:

نقش بستن: پیدا کرنا، خیال باندھنا۔ نزد: نزدیک۔ از ہم گسیخت: ایک دوسرے سے توڑا۔ رنگ ریخت: بنیاد ڈالی۔ خودگری: اپنے آپ کو بنانا، اپنے آپ کا اظہار کرنا۔ خُرام: چال۔ آموختند: سکھایا۔ افروختند: روشن کیے۔ سپہر: آسماں۔ زربفت: چاندی اور سونے کے تاروں سے بنا کپڑا۔ سیمیں طناب: چاندی کی رسی۔ نخستیں: پہلی۔ سرکشید: سر اُٹھایا۔ دربر کشید: آغوش میں لیا، بغل میں لیا۔ خاکداں: مٹی کا ڈھیر، کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ۔ بس: صرف، فقط۔ ستیز: لڑائی۔ ریز ریز: ٹکڑے ٹکڑے۔ سحاب: بادل

تمہیدِ آسمانی

پیدائش کے پہلے دن آسماں کا زمیں کو بُرا بھلا کہنا

① زندگی نے غیب و حضور کی لذت سے نزدیکی اور دوری والے جہان کو پیدا کیا۔

② (زندگی نے) تارِ نفس کو اس طرح سے ایک دوسرے سے توڑا (کہ) ایام کے حیرت خانہ کی بنیاد رکھ دی۔

③ (قدرت نے) اپنے آپ کو بنانے کے شوق سے ہر جگہ "میں اور ہوں"، "تو اور ہے" کا نعرہ (بلند کیا)

④ (قدرت نے) چاند ستاروں کو چلنا سکھایا، فضا میں سینکڑوں چراغ روشن کیے۔

⑤ نیلے آسمان پر سورج نے سونے کے تاروں سے بنا ہوا (سنہری) خیمہ چاندی کی رسیوں کے ساتھ نصب کیا۔

⑥ اُفق سے پہلی صبح نے سر اُٹھایا (اور) نئے تخلیق شدہ عالم کو آغوش میں لے لیا۔

⑦ آدم کا ملک (اس وقت) فقط مٹی کا ڈھیر تھا اس کے بیابان میں قافلے نہیں تھے۔

⑧ نہ پہاڑ سے کوئی ندی اُترتی (نکلتی) تھی نہ صحرا میں ٹکڑے ٹکڑے بادل تھا۔

⑨ نے سرودِ طائراں در شاخسار — نے رمِ آہو میانِ مرغزار

⑩ بے تجلی ہائے جاں بحر و برش — دودِ پیچاں طیلسانِ پیکرش

⑪ سبزہ بادِ فرودیں نادیدہٗ — اندر اعماقِ زمیں خوابیدہٗ

⑫ طعنہٗ زد چرخِ نیلی بر زمیں — روزگار کس ندیدم ایں چنیں

⑬ چوں تو در پہنائے من کورے کجا — جز بقندیلم ترا نورے کجا

⑭ خاک اگر الوند شد جز خاک نیست — روشن و پایندہ چوں افلاک نیست

⑮ یا بزی با ساز و برگِ دلبری — یا بمیر از ننگ و عارِ کمتری

⑯ شد زمیں از طعنہٗ گردوں خجل — ناامید و دل گران و مضمحل

⑰ پیشِ حق از دردِ بے نوری تپید — تا ندائے ز آنسوئے گردوں رسید

☆ ☆ ☆

⑱ اے امینے از امانت بے خبر — غم مخور، اندر ضمیرِ خود نگر

فرہنگ:

سرود: گیت، نغمہ۔ شاخسار: بہت سی شاخیں۔ رم: بھاگنا۔ آہو: ہرن۔ مرغزار: سبزہ۔ دودپیچاں: بل کھاتا ہوا دھواں۔ طیلسان: چادر۔ پیکر: شکل، جسم۔ بادِفرودیں: موسم بہار کی ہوا۔ اعماق: عمق کی جمع گہرائیاں۔ چرخ نیلی: نیلا آسماں۔ روزگار: زمانہ، وقت، مہلت۔ کس: آدمی، کوئی، قاصد۔ چنیں: ایسی، ایسا۔ پہنا: چوڑائی، وسعت۔ کور: اندھا۔ قندیل: فانوس جس میں چراغ جلاتے ہیں۔ الوند: ایران کے شہر ہمدان کے اطراف میں ایک پہاڑ کا نام۔ پایندہ: قائم، استوار، ہمیشہ رہنے والا۔ زی: تُو جی، زندگی بسر کر۔ برگ و ساز: اسباب، سازوسامان۔ بمیر: مرجا۔ ننگ: شرم۔ گردوں: آسماں۔ خجل شد: شرمندہ ہوگئی۔ دل گراں: بھاری یا بوجھل دل والی۔ مضمحل: کمزور، اُداس۔ تپید: تڑپی۔ آں سوئے: اُس طرف۔ ندا رسید: آواز آئی، آواز پہنچی۔ غم مخور: غم نہ کھا۔ اندر ضمیرخود: اپنے ضمیر اندر۔ نگر: دیکھ۔

⑨ نہ شاخوں پر گیت گاتے پرندے تھے (اور) نہ سبزہ زار میں بھاگتے ہوئے ہرن تھے۔

⑩ اس (کائنات) کے سمندر اور خشکی میں جان کی تجلیاں نہیں تھیں۔ اِس کی (سات رنگوں والی) چادر کی شکل بل کھاتا ہوا دھواں تھی۔

⑪ سبزے نے موسمِ بہار کی ہوا نہیں دیکھی تھی (وہ) زمین کی گہرائیوں میں سویا ہوا تھا۔

⑫ نیلے آسماں نے زمیں کو طعنہ دیا (کہ) میں نے ایسا (خراب) وقت کسی کا نہیں دیکھا۔

⑬ میری وسعتوں میں تجھ جیسا اندھا کہاں ہے؟ میری قندیل (سورج، چاند وغیرہ) کے سوا تیری روشنی کہاں ہے؟

⑭ مٹی اگر الوند (پہاڑ) بن جائے پھر بھی مٹی کے سوا کچھ نہیں ہوتی، آسمان کی طرح روشن اور ہمیشہ رہنے والی نہیں بن سکتی۔

⑮ (اے زمین!) یا دلبری کے ساز و سامان کے ساتھ زندگی بسر کر، یا کم تر ہونے کی شرم سے مر جا۔

⑯ زمین آسمان کے طعنے سے شرمندہ ہو گئی، نا اُمید، بوجھل دِل والی اور کمزور (ہو گئی)

⑰ (زمین) حق کے سامنے اپنی بے نوری کے درد سے تڑپی، یہاں تک کہ آسمان کے اُس طرف سے آواز آئی۔

(یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے)

⑱ اے امانت سے بے خبر! میں! غم نہ کھا اپنے ضمیر کے اندر دیکھ۔

(19) روزہا روشن ز غوغائے حیات	نے ازاں نورے کہ بینی در جہات
(20) نورِ صبح از آفتاب داغ دار	نورِ جاں پاک از غبارِ روزگار
(21) نورِ جاں بے جادہ ہا اندر سفر	از شعاعِ مہر و مہ سیار تر
(22) شستۂ از لوحِ جاں نقشِ امید؟	نورِ جاں از خاکِ تو آید پدید!
(23) عقلِ آدم بر جہاں شبخوں زند	عشقِ او بر لامکاں شبخوں زند!
(24) راہ داں اندیشۂ او بے دلیل	چشمِ او بیدار تر از جبرئیل!
(25) خاک و در پرواز مانندِ ملک	یک رباطِ کہنہ در راہش فلک!
(26) می خلد اندر وجودِ آسماں	مثلِ نوکِ سوزن اندر پرنیاں!
(27) داغہا شوید ز دامانِ وجود	بے نگاہِ او جہاں کور و کبود
(28) گرچہ کم تسبیح و خونریز است او	روزگاراں راچو مہمیز است او
(29) چشمِ او روشن شود از کائنات	تا بہ بیند ذات را اندر صفات
(30) "ہر کہ عاشق شد جمالِ ذات را	اوست سیّد جملہ موجودات را"

فرہنگ:

غوغا: شور۔ بینی: تو دیکھتی ہے۔ روزہا: بہت زیادہ دن۔ غبارِ روزگار: زمانے کی گرد۔ بے جادہ ہا: بغیر راستوں کے۔ سیار تر: تیز تر۔ شستہ ای: تو نے دھویا ہے۔ لوح: تختی۔ آید پدید: ظاہر ہوگا، وجود میں آئے گا۔ شب خوں زند: شب خوں مارنا، رات کے وقت حملہ کرنا، چھپ کر حملہ کرنا۔ راہ داں: راستے جاننے والا۔ دلیل: حجت، ثبوت، شہادت۔ بیدار تر: زیادہ ہوشیار، زیادہ جاگتا ہوا۔ رباط: مسافر خانہ، سرائے۔ کہنہ: پرانا۔ می خلد: کھٹکتا ہے۔ نوکِ سوزن: سوئی کی نوک۔ پرنیاں: ریشمی کپڑا۔ داغ ہا: بہت زیادہ داغ۔ شوید: دھوئے گا۔ کور و کبود: نیست و نابود، ناقص، تاریک۔ خوں ریز: خوں بہانے والا۔ روزگاراں را: زمانوں کے لیے۔ مہمیز: وہ لوہے کا کانٹا؛ جو سواروں کے بوٹ کی پچھلی طرف گھوڑے کو ایڑ لگانے کے لیے ہوتا ہے۔ روشن شود: روشن ہوگی۔ بیند: دیکھے گا۔ عاشق شُد: عاشق ہوا۔ جمالِ ذات را: ذات کے حسن کا۔ جملہ: تمام۔ سیّد: سردار۔

⑲ (تیرے) دن زندگی کے شور سے روشن ہیں نہ کہ اُس روشنی سے جو تُو اپنے اطراف میں دیکھتی ہے۔

⑳ صبح کا نور داغ دار سورج سے ہے جب کہ جاں کا نور زمانے کی گرد سے پاک ہے۔

㉑ نورِ جاں بغیر راستوں کے سفر میں ہے (یہ) چاند سورج کی شعاعوں سے تیز تر ہے۔

㉒ کیا تو نے اپنی جاں کی تختی سے امید کا نقش دھو دیا ہے؟ نورِ جاں تیری خاک سے ہی ظاہر ہوگا۔

㉓ آدم کی عقل جہاں پر چھپ کر حملہ کرے گی، اُس کا عشق لامکاں پر چھپ کر حملہ کرے گا۔

㉔ اِس کی سوچ بغیر دلیل (ثبوت، شہادت) کے راستہ جاننے والی ہے، اس کی آنکھ جبرئیل سے زیادہ ہوشیار ہے۔

㉕ اِس کی خاک پرواز میں فرشتے کی طرح ہے، آسمان اس کی راہ میں ایک پرانا مسافر خانہ ہے۔

㉖ (آدم) آسماں کے وجود میں اِس طرح کھٹکتا ہے جس طرح سوئی کی نوک ریشمی کپڑے کے اندر (کھٹکتی ہے)

㉗ وجود کے دامن سے بہت سارے داغ دھوئے گا، اِس کی نگاہ کے بغیر جہان ناقص ہے۔

㉘ اگر چہ وہ کم تسبیح کرنے والا اور خوں بہانے والا ہے (مگر) زمانوں کے لیے وہ مہمیز کی طرح ہے۔

㉙ اس کی آنکھ کائنات سے روشن ہوگی یہاں تک کہ وہ صفات میں ذات کو دیکھے گا۔

㉚ جوکوئی (اللہ تعالٰی کی) ذات کے حسن کا عاشق ہوا، وہ ہر موجود چیز کا سردار ہے۔

نغمۂ ملائک

① فروغِ مشتِ خاک از نوریاں افزوں شود روزے | زمیں از کوکبِ تقدیرِ او گردوں شود روزے
② خیالِ او کہ از سیلِ حوادث پرورش گیرد | ز گردابِ سپہرِ نیلگوں بیروں شود روزے!
③ یکے در معنیٔ آدم نگر! از ما چہ می پرسی | ہنوز اندر طبیعت می خلد موزوں شود روزے!
④ چناں موزوں شود ایں پیش پا افتادہ مضمونے | کہ یزداں را دل از تاثیرِ او پُر خوں شود روزے!

فرہنگ:

فروغ: روشنی، نور۔ مشت خاک: خاک بھر مٹھی، آدم۔ نوریاں: فرشتے۔ افزوں شود: بڑھ جائے گا۔ کوکب: ستارہ۔ گردوں شود: آسماں بن جائے گا۔ روزے: ایک دن۔ سیل: سیلاب۔ حوادث: حادثہ کی جمع، حادثات۔ پرورش گیرد: پرورش پاتا ہے۔ گرداب: بھنور۔ بیروں شود: باہر نکل جائے گا۔ یکے: ایک دفعہ۔ نگر: دیکھ۔ ازما: ہم سے۔ چہ: کیا۔ پُرسی: تُو پوچھتا ہے۔ ہنوز: ابھی تک، اب تک۔ موزوں شود: مناسب ہو جائے گا، شعر کی طرح باوزن ہو جائے گا۔ چناں: اس طرح۔ پیش پا افتادہ: ظاہر، عیاں، نہایت نزدیک، پاؤں کے سامنے پڑا ہوا، پامال۔ دل خوں شود: دل خون ہو جائے۔ یزداں: اللہ تعالیٰ

فرشتوں کا گیت

① آدم کا نور ایک دن فرشتوں سے بڑھ جائے گا، زمین ایک دن اس کی تقدیر کے ستارے سے آسمان بن جائے گی۔

② اس کا خیال (سوچ) جو حادثات کے سیلاب سے پرورش پاتا ہے، ایک دن نیلے آسمان کے بھنور سے باہر نکل جائے گا۔

③ ایک دفعہ آدم کے معنی میں دیکھ (معنی پر غور کر) ہم سے کیا پوچھتا ہے؟ اب تک طبیعت میں کھٹکتا ہے (بے وزن شعر کی طرح) ایک دن موزوں (باوزن شعر) ہو جائے گا۔

④ یہ عیاں اور نہایت پامال مضمون اس طرح موزوں ہو گا کہ ایک دن اللہ تعالیٰ کے دل کا بھی اس کے اثر سے خوں ہو جائے گا۔ (خالق بھی اپنے اس شاہکار پر ناز کرے گا)

تمہیدِ زمینی

آشکاری شود رُوح حضرت رومی رحمۃ اللہ علیہ و شرح می دہد اسرارِ معراج را

1. عشقِ شور انگیز بے پروائے شہر — شعلۂ او میرد از غوغائے شہر
2. خلوتے جوید بدشت و کوہسار — یا لبِ دریائے ناپیدا کنار
3. من کہ در یاراں ندیدم محرمے — بر لبِ دریا بیا سودم دمے
4. بحر و ہنگامِ غروبِ آفتاب — نیلگوں آب از شفق لعلِ مذاب
5. کور را ذوقِ نظر بخشد غروب — شام را رنگِ سحر بخشد غروب!
6. با دلِ خود گفتگوہا داشتم — آرزوہا جستجوہا داشتم
7. آنی و از جاودانی بے نصیب! — زندہ و از زندگانی بے نصیب!
8. تشنہ و دُور از کنارِ چشمہ سار — می سرودم ایں غزل بے اختیار

فرہنگ:

شور: جنوں۔ انگیز: بلند کرنا، پیدا کرنا، بھڑکانا۔ شعلہ میرد: شعلہ بجھ جاتا ہے۔ جوید: ڈھونڈتا ہے۔ دریا: سمندر۔ ناپیدا کنار: جس کا کنارہ دکھائی نہ دے۔ در یاراں: یاروں میں۔ ندیدم: میں نے نہ دیکھا۔ بیا: آ گیا۔ سودم: میں فائدہ لوں، آرام کروں۔ دمے: ایک دم کے لیے، تھوڑی دیر کے لیے۔ ہنگام: وقت، ہنگامہ، مجمع۔ شفق: سرخی جو صبح اور شام کے وقت آسمان کے کناروں پر ظاہر ہوتی ہے۔ لعل: قیمتی پتھر، جوہر۔ لعل مذاب: پگھلا ہوا قیمتی پتھر یا جوہر، سرخ انگوری شراب۔ ذوق نظر: دیکھنے کا شوق۔ بخشد: عطا کرتا ہے۔ کور: اندھا۔ غروب: سورج ڈوبنے کا وقت۔ با دلِ خود: اپنے دل سے، اپنے آپ سے۔ گفتگوہا داشتم: بہت زیادہ باتیں کر رہا تھا۔ آنی: عارضی، وقتی، جس کی زندگی ایک لحہ کی ہو۔ جاودانی: ہمیشہ رہنے والا۔ تشنہ: پیاسا۔ چشمہ سار: وہ جگہ جہاں بہت سے چشمے ہوں۔ می سرودم: میں گانے لگا۔

تمہیدِ زمینی

مولانا رومؒ کی رُوح ظاہر ہوتی ہے اور معراج کے رازوں کی شرح بیان کرتی ہے

① جنوں پیدا کرنے والا عشق شہر سے بے پروا ہوتا ہے، اُس کا شعلہ شہر کے شور شرابے سے بجھ جاتا ہے۔

② بیابانوں اور پہاڑوں میں تنہائی ڈھونڈتا ہے یا ایسے سمندر کے کنارے پر جس کا دوسرا کنارا دکھائی نہیں دیتا۔

③ میں نے جب یاروں میں (راز) جاننے والا نہ دیکھا، میں سمندر کے کنارے تھوڑی دیر آرام کے لیے آ گیا۔

④ سمندر اور سورج ڈوبنے کا وقت (تھا)، نیلے رنگ کا پانی شام کی سرخی کی وجہ سے پگھلا ہوا قیمتی پتھر (جوہر) (نظر آتا تھا)

⑤ سورج ڈوبنے کا وقت (منظر) اندھے کو بھی دیکھنے کا شوق عطا کرتا ہے، سورج ڈوبنے کا وقت شام کو صبح (سحر) کے رنگ عطا کرتا ہے۔

⑥ میں اپنے دِل سے بہت زیادہ باتیں کر رہا تھا، میں (اپنے دل میں) بہت زیادہ آرزوئیں اور جستجوئیں رکھتا تھا۔

⑦ (میں) عارضی ہوں اور (مجھے) جاودانی (ہمیشگی) نصیب نہیں، زندہ ہوں اور (مجھے) زندگانی نصیب نہیں۔

⑧ (میں) پیاسا ہوں اور اس جگہ کے کنارے سے بھی دور ہوں جہاں بہت سے چشمے ہوتے ہیں، میں بے اختیار یہ غزل گانے لگا۔

غزل

① "بکشائے لب کہ قندِ فراوانم آرزوست | بنمائے رخ کہ باغ و گلستانم آرزوست
② یک دست جامِ بادہ و یک دست زلفِ یار | رقصِ چنیں میانۂ میدانم آرزوست
③ گفتی ز ناز بیش مرنجاں مرا، برو | آں گفتنت کہ بیش مرنجانم آرزوست
④ اے عقل تو ز شوق پراگندہ گوے شو | اے عشق نکتہ ہائے پریشانم آرزوست
⑤ ایں آب و نانِ چرخ چو سیل است بیوفا | من ماہیم نہنگم و عمانم آرزوست
⑥ جانم ملول گشت ز فرعون و ظلمِ او | آں نورِ جیبِ موسیٰ عمرانم آرزوست
⑦ دی شیخ با چراغ ہمی گشت گردِ شہر | کز دیو و دد ملولم و انسانم آرزوست
⑧ زیں ہمرہانِ سُست عناصر دلم گرفت | شیرِ خدا و رستمِ دستانم آرزوست

فرہنگ:

بکشا: تُو کھول۔ قند: شکر، چینی، مصری۔ بنما: دکھا۔ آرزوست: آرزو ہے۔ فراواں: بہت زیادہ۔ جامِ بادہ: شراب کا پیالہ۔ میانۂ میدان: میداں کے درمیاں۔ گفتی: تو نے کہا۔ بیش مرنجاں: زیادہ تنگ نہ کر۔ برو: چلا جا۔ گفتنت: تو نے کہا۔ پراگندہ: بکھری ہوئی۔ پراگندہ گو: بکھری باتیں کرنے والا، اُلٹی سیدھی باتیں کرنے والا۔ شو: ہو جا۔ آب و ناں: پانی اور روٹی، رزق۔ چرخ: آسماں۔ من ماہیم: میں مچھلی ہوں۔ نہنگ: مگرمچھ۔ عمان: ملک یمن میں سمندر کے کنارے شہر کا نام، یہاں کا سمندر بھی بحرِ عمان کہلاتا ہے۔ ملولم گشت: میں غمگین ہو گیا، میں اُداس ہو گیا۔ جیب: گریباں، لباس، سینہ۔ دی: ماضی، گزرا ہوا کل۔ ہمی گشت گردِ شہر: سارے شہر کے گرد گھوما (شہر میں گھوما)۔ دیو: جن، بھوت، شیطان۔ دَد: شیر، بھیڑیے، درندے۔ کز: کہ از کا مخفف۔ ہمرہان: ساتھیوں، دوستوں۔ سُست عناصر: کمزور فطرت۔ دِل گرفت: ناخوش، رنجیدہ، غمگین۔ دستان: رستم کا باپ، ہاتھ کی جمع، کہانی، گاؤں کا نام۔

غزل

① (اے محبوب!) تو لب کھول کہ مجھے بہت زیادہ شکر کی آرزو ہے، تو چہرہ دکھا کہ مجھے باغ و گلستاں کی آرزو ہے۔

② ایک ہاتھ میں شراب کا پیالہ ہو اور ایک ہاتھ میں یار کی زُلفیں ہوں مجھے ایسا رقص میدان کے درمیاں کرنے کی آرزو ہے۔

③ تو نے ناز سے کہا مجھے زیادہ تنگ نہ کر، چلا جا، جو تُو نے کہا کہ زیادہ تنگ نہ کر، مجھے (یہی سننے کی) آرزو ہے۔

④ اے عقل تو شوق سے بکھری باتیں کرنے والی ہو جا، اے عشق مجھے پریشان کر دینے والے بہت زیادہ نِکات کی آرزو ہے۔

⑤ یہ آسمان کا رزق سیلاب کی طرح بے وفا ہے، میں مچھلی ہوں، مجھے مگر مچھ اور سمندر کی آرزو ہے۔

⑥ فرعون اور اُس کے ظلم سے میری جان اُداس ہو گئی مجھے عمران کے بیٹے موسیٰ (حضرت موسیٰ علیہ السلام) کے لباس کے نور (ید بیضا) کی آرزو ہے۔

⑦ کل شیخ چراغ لیے سارے شہر میں گھوما کہ میں شیطان اور درندوں سے رنجیدہ ہوں مجھے انسان کی آرزو ہے۔

⑧ ان کمزور فطرت ساتھیوں سے میں رنجیدہ ہوں مجھے شیرِ خدا (حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ) اور دستاں کے بیٹے رُستم کی آرزو ہے۔

⑨ گفتم کہ یافت می نشود جستہ ایم ما — گفت آنکہ یافت می نشود آنم آرزوست" (رومی)

⑩ موجِ مضطر خفت بر سنجابِ آب — شد افق تار از زیانِ آفتاب

⑪ از متاعش پارۂ دُزدید شام — کوکبے چوں شاہدے بالاے بام

⑫ روحِ رومی پردہ ہا را بر درید — از پسِ کُہ پارۂ آمد پدید!

⑬ طلعتش رخشندہ مثلِ آفتاب — شیبِ او فرخندہ چوں عہدِ شباب

⑭ پیکرے روشن ز نورِ سرمدی — در سرا پایش سرورِ سرمدی!

⑮ بر لبِ او سرِّ پنہانِ وجود — بندہائے حرف و صوت از خود کشود

⑯ حرفِ او آئینۂ آویختہ — علم با سوزِ دروں آمیختہ!

فرہنگ:

یافت می شود: نہیں مل رہا۔ جستہ ایم ما: ہم نے تلاش کیا ہے۔ خفت: سو گئی۔ سنجاب: ایک چوہے سے بڑے جانور کا نام جس کی کھال کی پوستین (کوٹ) بنتی ہے، اس جانور کی کھال کو بھی سنجاب کہتے ہیں، نرم۔ تار شُد: تاریک ہو گیا۔ زیانِ آفتاب: سورج کا نقصان، سورج کا غروب ہونا۔ پارہ: ٹکڑا۔ دُزدید: چرالیا۔ شاہد: گواہ، حاضر، روزِ قیامت، حسین و جمیل محبوب۔ پردہ ہا: بہت سارے پردے۔ دَرید: پھاڑ دیے، چاک کر دیے۔ کُہ: پہاڑ۔ کُہ پارہ: پہاڑی۔ آمد پدید: ظاہر ہوئی، نمودار ہوئی۔ طلعت: چہرہ۔ طلعتش: اُس کا چہرہ۔ رخشندہ: روشن۔ شیب: بڑھاپا۔ فرخندہ: مبارک۔ پیکر: شکل، جسم۔ نورِ سرمدی: ہمیشہ رہنے والا نور۔ سراپا: سر سے لے کر پاؤں تک، اوّل سے آخر تک۔ سرورِ سرمدی: ہمیشہ رہنے والی خوشی۔ پنہاں: پوشیدہ۔ بند: بندھن، تدبیر، قول و قرار، رسی، گرہ۔ حرف و صوت: الفاظ اور آواز۔ از خود کشود: خود بخود کھلتی تھیں۔ آویختہ: لٹکایا ہوا۔ سوز: درد، جلن۔ دروں: باطن، اندرونی۔ آمیختہ: ملایا ہوا۔

⑨ میں نے کہا کہ (وہ) نہیں مل رہا ہے (جس کی) ہم نے تلاش کی ہے، اُس نے کہا وہ جو نہیں مل رہا مجھے اُسی کی آرزو ہے۔

⑩ بے چین موج زم پانی پر سو گئی، سورج غروب ہونے پر آسمان تاریک ہو گیا۔

⑪ شام نے اس (سورج) کے سامان سے ایک ٹکڑا چرالیا، ایک ستارہ جیسے حسین و جمیل محبوب بالا خانے (دوسری منزل) پر (کھڑا ہو)

⑫ روح رومی نے سارے پردے پھاڑ ڈالے (اور) ایک پہاڑی کے پیچھے سے ظاہر ہوئی۔

⑬ اس کا چہرہ سورج کی طرح روشن (تھا)، اُس کا بڑھاپا عہد جوانی کی طرح مبارک (تھا)

⑭ (اُن کا) جسم ہمیشہ رہنے والے نور سے روشن تھا۔ سر سے لے کر پاؤں تک اُن میں ہمیشہ رہنے والی خوشی تھی۔

⑮ ان کے لب پر وجود کا چھپا ہوا راز تھا، الفاظ اور آواز کی ساری گرہیں خود بخود کھلتی تھیں۔

⑯ ان کے الفاظ (باتیں) (سامنے) لٹکایا ہوا آئینہ تھے (جن میں) علم کے ساتھ باطن کا درد بھی ملا ہوا تھا۔

⑰ گفتمش "موجود و ناموجود چیست؟ — معنیِ محمود و نا محمود چیست"؟

⑱ گفت "موجود آنکہ می خواہد نمود — آشکارائی تقاضائے وجود

⑲ زندگی خود را بخویش آراستن — بر وجودِ خود شہادت خواستن

⑳ انجمن روزِ الست آراستند — بر وجودِ خود شہادت خواستند

⑳ زندۂ یا مردۂ یا جاں بلب — از سہ شاہد کن شہادت را طلب

㉑ شاہدِ اوّل شعورِ خویشتن — خویش را دیدن بنورِ خویشتن

㉒ شاہدِ ثانی شعورِ دیگرے — خویش را دیدن بنورِ دیگرے

㉓ شاہدِ ثالث شعورِ ذاتِ حق — خویش را دیدن بنورِ ذاتِ حق

㉔ پیشِ ایں نور ار بمانی استوار — حی و قائم چوں خدا خود را شمار!

㉕ بر مقامِ خود رسیدن زندگی است — ذات را بے پردہ دیدن زندگی است

㉖ مردِ مومن در نسازد با صفات — مصطفیٰ ﷺ راضی نشد اِلّا بذات

فرہنگ:

گفتمش: میں نے اُن سے کہا۔ چیست: کیا ہے۔ موجود: وجود رکھنے والا، پیدا کیا گیا۔ محمود: تعریف کیا گیا، جس کی تعریف کی گئی ہو۔ می خواہد: چاہتا ہے۔ نمود: ظاہر ہونا۔ آشکارائی: آشکارا ہونا، ظاہر ہونا، سامنے آنا۔ آراستن: سنوارنا، سجانا۔ روزِالست: وہ دِن جب اللہ تعالیٰ نے روحوں سے عہد لیا۔ انجمن: محفل۔ زندہ ای: تو زندہ ہے۔ مردہ ای: تو مردہ ہے۔ جاں بلب: مر رہا ہے، مرنے کے قریب، قریب الموت۔ شعور: جاننا، دریافت کرنا۔ خویشتن: خود، آپ۔ خویش: آپ، اپنا، رشتہ دار۔ ثانی: دوسرا۔ دیگر: دوسرا۔ ار: اگر۔ مانی: تو رہتا ہے۔ استوار: مضبوط، محکم، قائم۔ حیّ: زندہ۔ مقام خود: اپنا مقام۔ رسیدن: پہنچنا۔ بے پردہ دیدن: بغیر پردے کے دیکھنا۔ درنسازد: موافقت نہیں کرتا، اتفاق نہیں کرتا، مناسب نہیں سمجھتا۔ راضی نشد: راضی نہ ہوئے۔ الا: سوائے۔

⑰ میں نے اُن سے پوچھا موجود اور نا موجود کیا ہے؟ محمود اور نا محمود کے معانی کیا ہیں؟

⑱ انہوں نے کہا موجود وہ ہے جو ظاہر ہونا چاہتا ہے، اپنے آپ کو ظاہر کرنا وجود کا تقاضا ہے۔

⑲ زندگی اپنے آپ کو خود سنوارتی ہے، اپنے وجود پر (موجود ہونے پر) شہادت (گواہی) چاہتی ہے۔

⑳ روزِ الست محفل بھی، (اللہ تعالیٰ نے) اپنے وجود پر شہادت چاہی۔

⑳ تُو زندہ ہے یا تُو مردہ ہے یا مر رہا ہے، تین گواہوں سے گواہی مانگ۔

㉑ پہلا گواہ، اپنے آپ کو جاننا ہے اپنے آپ کو اپنے نور سے دیکھنا ہے۔

㉒ دوسرا گواہ، دوسروں کو جاننا ہے، اپنے آپ کو دوسروں کے نور سے دیکھنا ہے۔

㉓ تیسرا گواہ، اللہ تعالیٰ کو جاننا ہے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھنا ہے۔

㉔ اگر ان انوار کے سامنے تو قائم رہتا ہے (تو پھر) خدا کی طرح خود کو زندہ اور قائم سمجھ۔

㉕ اپنے مقام پر پہنچ جانا زندگی ہے، ذات (اللہ تعالیٰ) کو بے پردہ دیکھنا زندگی ہے۔

㉖ مردِ مومن، صفات (اللہ تعالیٰ کی صفات) کے ساتھ موافقت نہیں کرتا، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سوائے ذات کے (دیدار کے) راضی نہ ہوئے۔

(27) چیست معراج آرزوے شاہدے | امتحانے روبروے شاہدے
(28) شاہدِ عادل کہ بے تصدیق او | زندگی مارا چو گُل را رنگ و بو
(29) در حضورش کس نماند استوار | ور بماند ہست او کامل عیار
(30) ذرۂ از کف مدہ تابے کہ ہست | پختہ گیر اندر گرہ تابے کہ ہست
(31) تابِ خود را بر فزودن خوشتر است | پیشِ خورشید آزمودن خوشتر است
(32) پیکرِ فرسودہ را دیگر تراش | امتحانِ خویش کُن موجود باش
(33) ایں چنیں "موجود" محمود است و بس | ورنہ نارِ زندگی دُود است و بس"

☆......☆......☆

(34) باز گفتم "پیشِ حق رفتن چساں؟ | کوہِ خاک و آب را گفتن چساں؟
(35) آمر و خالق بروں از امر و خلق | ما ز شستِ روزگاراں خستہ حلق؟
(36) گفت "اگر "سلطاں" ترا آید بدست | می تواں افلاک را از ہم شکست

فرہنگ:

روبرو: سامنے۔ مارا: ہماری، ہمارا۔ کس: کوئی۔ نماند: نہیں رہتا۔ ور: اگر۔ ہست: ہے، موجود۔ کامل عیار: کھرا، معیار پر پورا اُترنے والا۔ ذرہ ای: تُو ذرہ ہے۔ کف: ہتھیلی، پاؤں کا تلوا، ہاتھ۔ مدہ: نہ دے۔ پختہ گیر: مضبوطی سے باندھ۔ برفزودن: بڑھانا، اضافہ کرنا۔ خوش تر: بہت خوش، خوشی کی بات۔ آزمودن: آزمانا۔ پیکرفرسودہ: پرانا جسم، پرانی شکل۔ دیگرتراش: دوبارہ تراش۔ باش: رہ، ٹھہر جا، بن۔ دُود: دھواں۔ رفتن: جانا۔ باز: دوبارہ، پھر۔ چساں: کیسے، کس طرح۔ گفتن: پھاڑنا، چیرنا، شق کرنا۔ آمر: حاکم، حکم دینے والا، صاحب امر، کُن کہنے والا۔ شست: تیر کا منہ، زلف کا حلقہ، مچھلی شکار کرنے کا کانٹا۔ خستہ: زخمی، گھائل، خراب، مفلس، عاشق۔ سلطاں: بادشاہ، والی، قدرت، غلبہ، دلیل، قرآنی تلمیح بھی ہے "الا بسلطان، سورۂ رحمٰن آیت ۳۳"۔ آیدبدست: ہاتھ آجائے۔ ازہم شکست: توڑنا، ٹیڑھا کرنا۔

(27) معراج کیا ہے؟ ایک گواہ کی آرزو ہے، ایک گواہ کے سامنے (اپنا) امتحان ہے۔

(28) عادل گواہ کی تصدیق کے بغیر، ہماری زندگی ایسی ہے جیسے پھول کے لیے رنگ اور خوشبو عارضی ہے۔

(29) اُس (اللہ تعالی) کے سامنے کوئی قائم نہیں رہتا، اگر رہتا ہے تو وہ کھرا ہے۔

(30) تو ذرہ ہے جو چمک (تُو) رکھتا ہے (اسے) ہاتھ سے نہ دے، جو چمک (تُو) رکھتا ہے اِسے مضبوطی سے گرہ میں باندھ۔

(31) اپنی چمک کو بڑھانا خوشی کی بات ہے، سورج کے سامنے (خود) کو آزمانا خوشی کی بات ہے۔

(32) پرانے جسم کو دوبارہ تراش، اپنا امتحان لے (اور) موجود رہ۔

(33) جو ایسے موجود ہے فقط وہی محمود ہے، ورنہ زندگی کی آگ فقط دھواں ہے۔

(34) میں نے دوبارہ پوچھا: اللہ تعالٰی کے سامنے جانا کیسے ہے؟ (کیسے جایا جا سکتا ہے) اس پانی اور مٹی کے پہاڑ (دنیا) کو پھاڑنا کیسے ہے؟ (کیسے پھاڑا یا توڑا جا سکتا ہے)

(35) آمر اور خالق امر (حکم) اور خلق (مخلوقات) سے باہر ہے، ہمارا حلق (گلا) زمانے کے تیر کے منہ سے زخمی ہے۔

(36) (رومی نے) کہا اگر تیرے ہاتھ "سلطان" آ جائے (تو) افلاک (آسمانوں) کو بھی توڑا جا سکتا ہے۔

(37) باش تا عریاں شود ایں کائنات	شوید از دامانِ خود گردِ جہات
(38) در وجود او نہ کم بینی نہ بیش	خویش را بینی ازو، او را ز خویش
(39) نکتۂ "اِلّا بسلطاں" یادگیر	ورنہ چوں مور و ملخ در گِل بمیر
(40) از طریقِ زادن اے مردِ نکوے	آمدی اندر جہانِ چار سوے
(41) ہم بروں جَستن بزادن می تواں	بندہا از خود کشادن می تواں
(42) لیکن ایں زادن نہ از آب و گل است	داند آں مردے کہ او صاحبدل است
(43) آں ز مجبوری است، ایں از اختیار	آں نہاں در پردہا ایں آشکار
(44) آں یکے باگریہ، ایں باخندہ ایست	یعنی آں جویندہ، ایں یابندہ ایست
(45) آں سکون و سیر اندر کائنات	ایں سراپا سیر بیروں از جہات
(46) آں یکے محتاجِ روز و شب است	واں دگر روز و شب اورا مرکب است

فرہنگ:

شوید: دھودے۔ کم بینی: تو کم دیکھے۔ ازو: اس سے۔ اورا: اُس کو۔ یادگیر: یاد رکھ۔ مور: چیونٹی۔ ملخ: ٹڈی۔ میر: مرجا۔ زادن: جننا، پیدا ہونا۔ نکو: بہتر، عمدہ، نیک۔ آمدی: تُو آیا۔ جستن: کودنا، رہا ہونا، چھوٹنا، نکلنا۔ بندہا: سارے بندھن۔ ہم: بھی، نیز، سب۔ داند: جانتا ہے۔ نہاں: چھپی ہوئی۔ باگریہ: روتے ہوئے۔ باخندہ: مسکراتے ہوئے۔ جویندہ: تلاش کرنے والا۔ یابندہ: پالینے والا۔ سکون: قیام کرنا، ٹھہرنا۔ واں: وہاں۔ دگر: اور، دوسرا۔ مَرکبُ: سواری، سوار ہونے کی کوئی شے۔

37 ٹھہر یہاں تک کہ یہ کائنات عریاں ہو جائے (اس کی ہر چیز سامنے آ جائے) (تُو) اپنے دامن سے اطراف (مشرق، مغرب، شمال، جنوب) کی گرد دھو دے۔

38 اُس کے وجود کو تُو نہ کم دیکھ، نہ زیادہ، اپنے آپ کو اس سے دیکھ اور اس کو اپنے آپ سے۔

39 "الا بسلطاں" والا نکتہ یاد رکھ، ورنہ چیونٹی اور ٹڈی کی طرح مٹی کے اندر مر جا۔

40 اے نیک مرد تُو پیدا ہونے کے طریقے سے اس چار اطراف رکھنے والے جہان میں آیا ہے۔

41 پیدائش کے ساتھ باہر بھی نکلا جا سکتا ہے، خود سارے بندھن توڑے جا سکتے ہیں۔

42 لیکن یہ پیدائش پانی اور مٹی سے نہیں ہے (اس پیدائش کو) وہ مرد جانتا ہے جو کہ صاحب دل ہے۔

43 وہ (پہلی پیدائش) مجبوری سے ہے، یہ (دوسری پیدائش) اختیار سے ہے، وہ بہت سارے پردوں میں چھپی ہوئی ہے یہ ظاہر ہے۔

44 وہ ایک (پیدائش) روتے ہوئے ہے یہ مسکراتے ہوئے ہے یعنی وہ تلاش کرنے والی ہے یہ (مقصد کو) پا لینے والی ہے۔

45 وہ کائنات کے اندر قیام اور سیر ہے، یہ ساری کی ساری اطراف سے باہر کی سیر ہے۔

46 وہ ایک (پیدائش) روز و شب کی محتاج ہے۔ وہاں (دوسری پیدائش میں) اور طرح کے دن رات اُس کی (انسان کی) سواری ہیں۔

47 زادنِ طفل از شکستِ شکم است ۔۔۔ زادنِ مرد از شکستِ عالم است
48 ہر دو زادن را دلیل آمد اذاں ۔۔۔ آں بلب گویند و ایں از عینِ جاں
49 جانِ بیدارے چو زاید در بدن ۔۔۔ لرزہ ہا افتد دریں دیرِ کہن"

☆......☆......☆......

50 گفتم "ایں زادن نمی دانم کہ چیست"؟ ۔۔۔ گفت "شانے از شئونِ زندگی است
51 شیوہ ہائے زندگی غیب و حضور ۔۔۔ آں یکے اندر ثبات، آں در مرور
52 گہ بجلوت می گدازد خویش را ۔۔۔ گہ بخلوت جمع سازد خویش را
53 جلوتِ او روشن از نورِ صفات ۔۔۔ خلوتِ او مستنیر از نورِ ذات
54 عقل او را سوئے جلوت می کشد ۔۔۔ عشق او را سوئے خلوت می کشد
55 عقل ہم خود را بدیں عالم زند ۔۔۔ تا طلسمِ آب و گِل را بشکند
56 می شود ہر سنگِ رہ او را ادیب ۔۔۔ می شود برق و سحاب او را خطیب

فرہنگ:

زادن طفل: بچے کا پیدا ہونا۔ شکم: پیٹ۔ اذاں آمد: اذاں ہونا۔ لب گویند: ہونٹ کہتے ہیں۔ دلیل: ثبوت۔ چو: جب۔ زاید: پیدا ہوتی ہے۔ لرزہ ہا افتد: لرزے طاری ہو جاتے ہیں۔ دیرِ کہن: پرانا بت خانہ۔ نمی دانم: میں نہیں جانتا۔ شئون: شان کی جمع، شانیں۔ شیوہ: طرز، روش، طریقہ، ہنر، خودنمائی، انداز۔ ثبات: قائم ہونا، برقرار رہنا، قیام۔ مرور: گزرنا، چلے جانا۔ می گداز: پگھلاتا ہے۔ گہ: کبھی۔ جلوت: محفل، رونق، ظاہر ہونا۔ جمع سازد: اکٹھا کرنا۔ خلوت: تنہائی۔ مستنیر: روشن، روشنی کی طلب کرنے والا۔ می کشد: کھینچتا ہے۔ بدیں: اس سے، اس کے ساتھ۔ عقل خود را بعالم زند: عقل دُنیا سے لڑتی ہے۔ شکند: توڑ دیتی ہے۔ می شود: ہو جاتا ہے، بن جاتا ہے۔ ادیب: علم ادب جاننے والا، ادب سکھانے والا۔ خطیب: خطبہ پڑھنے والا، لوگوں کو مخاطب کرکے بولنے والا، لیکچرار، قابلیت والا۔ اُو را: اُس کا۔

47 بچے کا پیدا ہونا پیٹ کی شکست ہے، مرد (کامل مرد) کا پیدا ہونا، عالم کی شکست ہے۔

48 دونوں پیدائشوں کا ثبوت اذاں سے ہوتا ہے، وہ لب کہتے ہیں یہ سراسر جاں سے (کہی جاتی ہے)

49 جب بدن میں جانِ بیدار پیدا ہوتی ہے، اس پرانے بت خانے (دنیا) پر لرزے طاری ہو جاتے ہیں۔

50 میں نے کہا "میں نہیں جانتا کہ یہ پیدائش کیا ہے؟" (رومی نے) کہا "زندگی کی شانوں میں سے ایک شان ہے۔"

51 غیب و حضور زندگی کے انداز ہیں (ان میں سے) ایک (غیب) قیام میں ہے وہ (حضور) چلنے میں ہے۔

52 کبھی جلوت (رونق) میں خود کو پگھلاتی ہے کبھی خلوت (تنہائی) میں خود کو اکٹھا کرتی ہے۔

53 اس کی (زندگی کی) جلوت صفات کے نور سے روشن ہے، اُس کی خلوت ذات (اللہ تعالیٰ) کے نور سے روشن ہے۔

54 عقل اُس کو (زندگی کو) جلوت کی طرف کھینچتی ہے، عشق اُس کو خلوت کی طرف کھینچتا ہے۔

55 عقل بھی اس دُنیا کے ساتھ لڑتی ہے تاکہ پانی اور مٹی کا جادو توڑ دے۔

56 ہر راستے کا پتھر اُس کا ادیب بن جاتا ہے، بجلی اور بادل اُس کے خطیب بن جاتے ہیں۔

57 چشمش از ذوقِ نگہ بیگانہ نیست — لیکن او را جرأتِ رندانہ نیست!

58 پس ز ترسِ راہ چوں کورے رود — نرم نرمک صورتِ مورے رود

59 تا خرد پیچیدہ تر بر رنگ و بوست — می رود آہستہ اندر راہِ دوست

60 کارش از تدریج می یابد نظام — من نہ دانم کے شود کارش تمام!

61 می نداند عشق سال و ماہ را — دیر و زُود و نزد و دُور راہ را

62 عقل در کوہے شگافے می کند — یا بگردِ او طوافے می کند

63 کوہ پیشِ عشق چوں کاہے بود — دل سریع السیر چوں ماہے بود

64 عشق شبخونے زدن بر لامکان — گور را نادیدہ رفتن از جہاں!

65 زورِ عشق از باد و خاک و آب نیست — قوتش از سختیٔ اعصاب نیست

66 عشق با نانِ جویں خیبر کشاد — عشق در اندامِ مہ چاکے نہاد!

67 کلّۂ نمرود بے ضربے شکست — لشکرِ فرعون بے حربے شکست!

فرہنگ:

ذوق: چکھنا، چاشنی، لذت، مزہ۔ بیگانہ: اجنبی، پرایا، غیر۔ ترسِ راہ: راستے کا ڈر۔ کور: اندھا۔ رود: چلے۔ نرم نرمک: آہستہ آہستہ۔ مور: چیونٹی۔ پیچیدہ: لپٹی ہوئی، اُلجھی ہوئی، ملفوف، مشکل بات۔ می رود: چلتی ہے۔ تدریج: درجہ بدرجہ، تھوڑا تھوڑا، آہستہ آہستہ۔ می یا بدنظام: نظام پاتا ہے۔ کے: کب، کس وقت، کیوں۔ می نداند: نہیں جانتا۔ زُود: جلد۔ نزد: نزدیک۔ شگاف می کند: شگاف ڈال دیتی ہے۔ طواف می کند: طواف کرتی ہے۔ سریع السیر: تیز رفتار۔ کاہ: خشک گھاس، خشک تنکا۔ شب خوں زدن: شب خوں مارتا ہے۔ نادیدہ: بغیر دیکھے۔ رفتن: جانا۔ نان جویں: جَو کی روٹی۔ خیبر کشاد: خیبر پر قبضہ کیا، خیبر کو فتح کیا۔ اندام: جسم، بدن، جوڑ۔ چاک نہاد: چاک ڈال دیا، ٹکڑے کر دیا۔ کلہ: سر، کھوپڑی، جبڑا۔ ضرب: مارنا، چوٹ، ظاہر کرنا، بیان کرنا، سفید شہد۔ حرب: لڑائی، جنگ۔

57 اُس کی آنکھ نگاہ کی لذت سے اجنبی نہیں ہے، لیکن اُس کے پاس بے باک جرأت نہیں ہے۔

58 پس وہ راستے کے خوف سے اندھے کی طرح چلتی ہے، چیونٹی کی طرح آہستہ آہستہ چلتی ہے۔

59 چونکہ عقل رنگ اور خوشبو میں زیادہ اُلجھی ہوئی ہے (اس لیے) دوست (اللہ تعالیٰ) کی راہ میں آہستہ آہستہ چلتی ہے۔

60 اس کا کام درجہ بدرجہ نظام پاتا ہے، میں نہیں جانتا، اس کا کام کب ختم ہوگا؟

61 عشق سال اور مہینے نہیں جانتا، راہ کی نزدیکی، دوری، جلدی اور دیر کو نہیں جانتا۔

62 عقل پہاڑ میں شگاف ڈال دیتی ہے یا اس کے گرد طواف کرتی ہے۔

63 پہاڑ عشق کے سامنے خشک تنکے کی طرح ہوتا ہے، دِل چاند کی طرح تیز رفتار ہوتا ہے۔

64 عشق لامکاں پر شب خوں مارتا ہے (اور یہ)، قبر دیکھے بغیر اس دنیا سے رُخصت ہوتا ہے۔

65 عشق کا زور ہوا، پانی اور مٹی سے نہیں ہوتا، اس کی قوت اعصاب کی سختی سے نہیں ہوتی۔

66 عشق نے نانِ جویں (کھا کر) خیبر فتح کیا، عشق نے چاند کے جسم کے (دو) ٹکڑے کر دیے۔

67 (عشق نے) نمرود کا جبڑا بغیر ضرب کے توڑ دیا، بغیر جنگ کے لشکر فرعون کو شکست دی۔

(68) عشق در جاں چوں بچشم اندر نظر ہم درونِ خانہ ہم بیرونِ در

(69) عشق ہم خاکستر و ہم اخگر است کارِ او از دین و دانش برتر است

(70) عشق سلطان است و برہانِ مبیں ہر دو عالم عشق را زیرِ نگیں

(71) لا زمان و دوش و فردائے ازو لامکان و زیر و بالائے ازو

(72) چوں خودی را از خدا طالب شود جملہ عالم مَرکبُ او رَاکِب شود

(73) آشکارا تر مقامِ دل ازو جذبِ ایں دیرِ کہن باطل ازو

(74) عاشقاں خود را بہ یزداں می دہند عقلِ تاویلی بقرباں می دہند

(75) عاشقی؟ از سُو بہ بے سُوئی خرام مرگ را بر خویشتن گرداں حرام

(76) اے مثالِ مردہ در صندوقِ گور می تواں برخاستن بے بانگِ صُور!

فرہنگ:

اندرون خانہ: گھر کے اندر۔ بیرون در: دروازے کے باہر۔ خاکستر: راکھ، خاک۔ اخگر: آگ کی چنگاری، عشق کا شروع۔ دانش: عقل، دانائی۔ برہان: دلیل۔ مبیں: ظاہر، واضح، ظاہر کرنے والا۔ زیرنگیں: مسخر کیا ہوا، مطیع کیا ہوا۔ زمان: وقت، عرصہ، زمانہ، موت، عہد۔ دوش: ماضی، گذری ہوئی رات۔ فردا: مستقبل۔ مرکب: سواری۔ راکب: سوار۔ چوں: جب، کیونکر، مانند۔ آشکارا: ظاہر، کھلا، واضح۔ جذب: کشش کرنا، کھینچنا۔ دیر: بت خانہ، گرجا، مندر۔ ازو: اس سے۔ تاویل: خواب کی تعبیر بیان کرنا، شرعی حیلہ، کسی کلام کو ظاہری معنوں سے پھیر کر اس کے (مشکوک) معنی بیان کرنا۔ می دہند: دیتے ہیں، دلاتے ہے۔ سُو: طرف۔ بے سوئی خرام: بے طرف چل۔ گرداں حرام: حرام سمجھ۔ می تواں برخاستن: اُٹھا جا سکتا ہے۔ بانگ: آواز۔ صُور: وہ چیز جس کو اسرافیل علیہ السلام محشر کے روز پھونکیں گے۔

(68) عشق روح میں اس طرح ہوتا ہے جس طرح آنکھ میں نظر ہوتی ہے (یہ) گھر کے اندر بھی ہے اور دروازے کے باہر بھی۔

(69) عشق راکھ بھی ہے اور چنگاری بھی ہے، اس کا کام دین اور عقل سے بہتر ہے۔

(70) عشق سلطان ہے اور واضح دلیل ہے، دونوں عالم عشق کے مطیع (حکم ماننے والے، اطاعت کرنے والے) ہیں۔

(71) لازماں (وقت کا نہ ہونا) اور ماضی اور مستقبل اس سے ہیں، لامکان (جگہ کا نہ ہونا) اور بلندی اور پستی اس سے ہیں۔

(72) جب (عشق) خدا سے خودی کا طالب ہوا، سارا عالم سواری (اور) وہ سوار ہوا۔

(73) اس سے (عشق سے) دل کا مقام اور زیادہ ظاہر ہوتا ہے اِس سے اس پرانے بت خانے (دنیا) کی کشش باطل ہو جاتی ہے۔

(74) عاشق (جب) خود کو اللہ کے حوالے کرتے ہیں، تاویلیں کرنے والی عقل کو قرباں کر دیتے ہیں۔

(75) (اگر) تو عاشق ہے؟ (تو) طرف (مکاں) سے بے طرف (لامکاں) اس چل (اور) موت کو اپنے آپ پر حرام سمجھ۔

(76) اے (کہ تو) مردے کی طرح قبر کے صندوق (جسم) میں (بند) ہے، (جان لے) صور کی آواز کے بغیر بھی اُٹھا جا سکتا ہے۔

77 در گلو داری نواہا خوب و نغز — چند اندر بگل بنالی مثل چغز

78 بر مکان و بر زماں اسوار شو — فارغ از پیچاک ایں زنار شو

79 تیز ترکن ایں دو چشم و ایں دو گوش — ہر چہ می بینی بنوش از راہِ ہوش

80 آں کسے کو بانگِ موراں بشنود — ہم ز دوراں سِرِّ دوراں بشنود

81 "آں نگاہِ پردہ سوز از من بگیر — کو بچشم اندر نمی گردد اسیر

82 "آدمی دید است باقی پوست است — دید آں باشد کہ دیدِ دوست است

83 جملہ تن را در گداز اندر بصر — در نظر رو در نظر رو در نظر" (رومی)

84 تو ازیں نُہ آسماں ترسی؟ مترس — از فراخائے جہاں ترسی؟ مترس

85 چشم بکشا بر زمان و بر مکاں — ایں دو یک حال است از احوالِ جاں

86 تا نگہ از جلوہ پیش افتادہ است — اختلافِ دوش و فردا زادہ است

87 دانہ اندر بگل بظلمت خانۂ — از فضائے آسماں بیگانۂ

فرہنگ:

گلوداری: گلے میں رکھتا ہے۔ نغز: خوب، عمدہ۔ چند: کب تک۔ بنالی: تو روتا رہے گا۔ چغز: مینڈک۔ اسوار شو: سوار ہوجا۔ پیچاک: پیچ وخم۔ زنار: وہ دھاگہ جو ہندو لوگ گلے میں رکھیں، جنیو۔ ہرچہ: جو کچھ۔ می بینی: تو دیکھتا ہے۔ نوش: پی۔ مور: چیونٹی۔ دوراں: زمانہ۔ بشنود: سُن لیتا ہے۔ پردہ سوز: پردے کو پگھلانے دینے والی۔ ازمن بگیر: مجھ سے لے۔ نمی گردد: نہیں رہتی۔ اسیر: قید۔ دید: نظر، نگاہ، دیکھنا۔ پوست: چھلکا۔ بصر: آنکھ، بینائی۔ گداز: پگھلا دے۔ رو: چل، جا۔ نُہ: نو۔ مترس: نہ ڈر۔ فراخ: وسیع، کشادہ۔ بکشا: کھول۔ احوال: حال کی جمع، حالتیں۔ افتادہ: گرا ہوا، پڑا ہوا، عاجز۔ جلوہ: اپنے آپ کو ظاہر کرنا، دکھاوا۔ اختلاف: فرق، باہم فرق ہونا۔ ظلمت خانہ: تاریک گھر، تاریک مکان۔

77 تیرے گلے میں سارے بہترین اور عمدہ نغمے ہیں، تو کب تک مینڈک کی طرح مٹی کے اندر روتا رہے گا۔

78 تُو زمان و مکاں پر سوار ہو جا، اس زنار (دُنیا) کے پیچ و خم سے فارغ ہو جا۔

79 ان دو آنکھوں اور ان دو کانوں کو تیز تر کر۔ جو کچھ بھی تُو دیکھے اسے ہوش سے پی (غور کر)

80 وہ کہ جو چیونٹی کی آواز سن لیتا ہے۔ زمانے سے زمانے کے راز بھی سُن لیتا ہے۔

81 وہ نگاہِ پردہ سوز (پردوں کو پگھلانے والی) مجھ سے لے جو کہ آنکھ کے اندر قید نہیں رہتی۔

82 آدمی نظر ہے باقی چھلکا ہے اور نظر وہ ہوتی ہے جو دوست (اللہ تعالیٰ) کو دیکھ لیتی ہے۔

83 سارے بدن کو آنکھ میں پگھلا دے، نظر میں چل، نظر میں۔

84 (کیا) تُو ان نو آسمانوں سے ڈرتا ہے؟ نہ ڈر! (کیا) تو جہاں کی وسعت سے ڈرتا ہے؟ نہ ڈر!

85 زمان و مکاں پر آنکھ کھول، یہ روح کی دو حالتوں میں سے ایک حالت ہے۔

86 کیونکہ نگاہ جلوہ کے سامنے عاجز آ جاتی ہے (اس لیے) ماضی اور حال کا فرق پیدا کر لیتی ہے۔

87 دانہ مٹی کے اندر تاریک مکان میں ہوتا ہے، آسماں کی فضا سے اجنبی (بے خبر) ہے۔

(88) ہیچ می داند کہ در جائے فراخ — می تواں خود را نمودن شاخ شاخ؟

(89) جوہرِ او چیست؟ یک ذوقِ نموست — ہم مقام اوست ایں جوہر ہم اوست

☆......☆......☆......

(90) اے کہ گوئی محملِ جان است تن — سرِّ جاں را در نگر برتن متن

(91) محملے نے، حالے از احوالِ اوست — محملش خواندن فریب گفتگوست!

(92) چیست جاں؟ جذب و سرور و سوز و درد — ذوقِ تسخیرِ سپہر گرد گرد!

(93) چیست تن؟ با رنگ و بو خو کردن است — با مقامِ چار سُو خو کردن است

(94) از شعور است ایں کہ گوئی نزد و دُور — چیست معراج؟ انقلاب اندر شعور

95 انقلابِ اندر شعور از جذب و شوق — وارہاند جذب و شوق از تحت و فوق

96 ایں بدن باجانِ ما انباز نیست — مشتِ خاکے مانعِ پرواز نیست"

فرہنگ:

ہیچ: تھوڑا، ناچیز، کچھ، کوئی۔ می داند: جانتا ہے۔ جا: جگہ۔ جوہر: ہر شے کا اصل۔ نمو: بالیدگی، افزائش، بڑھنا، نشو ونما پانا۔ گوئی: تو کہتا ہے۔ محمل: اونٹ کا کجاوہ۔ متن: مت اکڑ، غرور نہ کر۔ نگر: دیکھ۔ خواندن: کہنا۔ گرداگرد: چاروں طرف۔ گرد: غبار، دھول، مٹی۔ خو کردن: عادی ہونا، خوگر ہونا۔ وا: کھلا ہوا، جدا۔ رہاند: آزاد کرتا ہے، رہائی دلاتا ہے۔ تحت وفوق: نیچے اور اوپر، پستی اور بلندی۔ انباز: برابر کا شریک، ساتھی۔ مانع: منع کرنے والا، روکنے والا۔

88 (کیا وہ دانہ) کچھ جانتا ہے کہ وسیع جگہ میں خود کو شاخ شاخ ظاہر کیا جا سکتا ہے؟

89 اس (دانے) کا جوہر (اصل) کیا ہے؟ ایک بڑھنے کی لذت ہے، یہی جوہر اُس کا مقام ہے اور یہی وہ خود ہے۔

90 اے کہ تو کہتا ہے بدن جان کا کجاوہ ہے، جان (روح) کے بھید دیکھ (سمجھ) بدن پر مت اکڑ۔

91 کجاوہ نہیں ہے، اس کی حالتوں میں سے ایک حالت ہے، اِس کو کجاوہ کہنا، گفتگو کا فریب ہے۔

92 روح کیا ہے؟ جذب و سرور و سوز و درد (ہے) غبار آلود آسماں کو تسخیر کرنے کی لذت ہے۔

93 بدن کیا ہے؟ رنگ و بو کا عادی ہونا ہے، چار اطراف والے مقام (دُنیا) کا عادی ہونا ہے۔

94 جو تُو دور اور نزدیک کہتا ہے یہ شعور سے ہے، معراج کیا ہے؟ شعور میں انقلاب ہے۔

95 شعور میں انقلاب جذب و شوق سے ہوتا ہے، جذب و شوق پستی اور بلندی سے آزاد کرتا ہے۔

96 یہ بدن ہماری روح کا ساتھی نہیں ہے مٹھی بھر خاک پرواز سے منع کرنے والی نہیں ہے۔

زروان کہ روحِ زمان و مکان است

مسافر را بسیاحتِ عالمِ علوی می برد

① از کلامش جانِ من بیتاب شد — در تنم ہر ذرّہ چوں سیماب شد
② ناگہاں دیدم میانِ غرب و شرق — آسماں دریک سحابِ نور غرق
③ زاں سحاب افرشتۂ آمد فرود — با دو طلعت، ایں چو آتش، آں چو دُود!
④ آں چو شب تاریک وایں روشن شہاب — چشمِ ایں بیدار و چشمِ آں بخواب
⑤ بال او را رنگہائے سُرخ و زرد — سبز و سیمین و کبود و لاجورد
⑥ چوں خیال اندر مزاجِ او رمے — از زمین تا کہکشاں اورا دمے
⑦ ہر زماں او را ہوائے دیگرے — پر کشادن در فضائے دیگرے
⑧ گفت "زروانم جہاں را قاہرم — ہم نہانم از نگہ ہم ظاہرم

فرہنگ:

چُوں سیماب: پارے کی طرح، مضطرب، بے قرار۔ **کلامش:** اُس کی باتیں۔ **ناگہاں:** اچانک۔ **دیدم:** میں نے دیکھا۔ **سحاب:** بادل۔ **شہاب:** آگ کا شعلہ جو بلند ہو، ستارہ۔ **بیدار:** ہوشیار، جاگتی۔ **بال:** پر۔ **سیمیں:** نقرئی، چاندی جیسی۔ **کبود:** نیلا۔ **لاجورد:** آسمانی رنگ، نیلے رنگ کا ایک پتھر۔ **مزاج:** خاصیت، عادت، طبیعت۔ **رم:** بھاگنا، وحشت، تیزی۔ **دم:** سانس، بات، افسوں۔ **ہوا:** آرزو، اشتیاق، خواہش۔ **زماں:** وقت، لمحہ، زمانہ۔ **قاہر:** قہر کرنے والا، زور آور، خدا کے صفاتی ناموں میں سے ایک نام۔

زروان جو کہ زمان و مکاں کی رُوح ہے مسافر (علامہ اقبال) کو عالم بالا کی سیر کے لیے ساتھ لے جاتی ہے

① اُس (رومی) کی باتوں سے میری جان بے تاب ہوگئی، میرے بدن کا ہر ذرہ جیسے پارہ بن گیا۔

② اچانک میں نے مشرق اور مغرب کے درمیان دیکھا، آسماں ایک نور کے بادل میں غرق ہوگیا۔

③ اُس بادل سے ایک فرشتہ نیچے اُترا، دو چہروں کے ساتھ، ایک آگ کی طرح (تھا) دوسرا دھوئیں کی طرح تھا۔

④ وہ (ایک چہرہ) رات کی طرح تاریک اور یہ ستارے کی طرح روشن، یہ آنکھ جاگتی ہوئی اور وہ آنکھ سوئی ہوئی۔

⑤ اُس کے پروں کا رنگ، سُرخ زرد، سبز، چاندی سا، نیلا، آسمانی (تھا)

⑥ اُس کی خاصیت میں خیال کی سی تیز رفتاری ہے۔ زمین سے کہکشاں تک (کا فاصلہ) اُس کے لیے ایک سانس (میں طے ہوتا) ہے۔

⑦ ہر لمحہ اُس کی خواہش دوسری (نئی، بدلتی) ہے، (ہر لمحے) دوسری (نئی) فضا میں پر کھولتی ہے (پرواز کرتی ہے)

⑧ اُس نے کہا، میں زروان ہوں جہاں کے لیے قاہر (قہر کرنے والی) ہوں میں نگاہ سے چھپی ہوئی بھی ہوں (اور) ظاہر بھی ہوں۔

⑨ بستہ ہر تدبیر با تقدیرِ من — ناطق و صامت ہمہ نخچیرِ من

⑩ غنچہ اندر شاخ می بالد ز من — مرغک اندر آشیاں نالد ز من

⑪ دانہ از پروازِ من گردد نہال — ہر فراق از فیضِ من گردد وصال

⑫ ہم عتابے ہم خطابے آورم — تشنہ سازم تا شرابے آورم

⑬ من حیاتم، من مماتم، من نشور — من حساب و دوزخ و فردوس و حُور!

⑭ آدم و افرشتہ در بندِ من است! — عالمِ شش روزہ فرزندِ من است!

⑮ ہر گلے کز شاخ می چینی منم — اُمّ ہر چیزے کہ می بینی منم!

⑯ در طلسمِ من اسیر است ایں جہاں — از دمم ہر لحظہ پیر است ایں جہاں

فرہنگ:

بستہ: بندھی ہوئی۔ ناطق: بولنے والا، صاحب عقل، سمجھنے والا مراد انسان۔ صامت: خاموش۔ نخچیر: شکار۔ غنچہ: کلی، بغیر کھلا ہوا پھول۔ می نالد: فریاد کرتا ہے، شور کرتا ہے، نالہ کرتا ہے، روتا ہے۔ مرغک: چھوٹا پرندہ۔ نہال گردد: درخت بن جاتا ہے۔ عتاب: ملامت، غصہ، ناز۔ خطاب: کسی سے روبرو بات کرنا، نام اور لقب جس میں کچھ تعریف ہو۔ آورم: میں لاتا ہوں۔ تشنہ سازم: میں پیاسا کرتا ہوں۔ شراب: مشروب، پی جانے والی چیز۔ نشور: زندہ ہونا، یوم النشور مراد قیامت کا دن۔ فردوس: جنت۔ ممات: موت۔ در بندمن: میرے قیدی ہیں۔ عالم شش روزہ: چھے دنوں میں بننے والا جہان، اللہ تعالیٰ نے فرش سے عرش تک ہر چیز چھے دنوں میں پیدا کی تھی۔ می چینی: تو توڑتا ہے۔ منم: میں ہوں۔ می بینی: تو دیکھتا ہے۔ دم: سانس۔ دمم: میرا دم۔ پیر: بوڑھا۔

(9) ہر تدبیر میری تقدیر کے ساتھ بندھی ہوئی ہے، بولنے والے اور خاموش سب میرے شکار ہیں۔

(10) کلی میری وجہ سے شاخ کے اندر فریاد کرتی ہے، چھوٹا پرندہ میری وجہ سے گھونسلے میں شور کرتا ہے۔

(11) دانہ میری پرواز سے درخت بن جاتا ہے، ہر جدائی میرے فیض سے وصال (ملاپ) بن جاتی ہے۔

(12) میں عتاب بھی لاتا ہوں (اور) خطاب بھی، میں پیاسا کرتا ہوں (یہاں تک کہ) پینے کی چیز لاتا ہوں۔

(13) میں حیات ہوں، میں موت ہوں، میں قیامت ہوں، میں حساب ودوزخ، فردوس وحور ہوں۔

(14) آدم اور فرشتے میری قید میں ہیں، چھے دنوں میں (قرآنی تلمیح ہے) بننے والا جہان میرا بیٹا ہے۔

(15) ہر پھول جو تُو شاخ سے توڑتا ہے (وہ) میں ہوں، ہر چیز جو تُو دیکھتا ہے اُس کی ماں مَیں ہوں۔

(16) یہ جہاں میرے جادو میں قید ہے، ہر لمحہ میرے دم سے یہ جہاں بوڑھا ہوتا جاتا ہے۔

(17) لِی مَعَ اللہ ہر کرا در دل نشست | آں جوانمردے طلسمِ من شکست
(18) گر تو خواہی من نباشم درمیاں | لِی مَعَ اللہ باز خواں از عینِ جاں"

.......☆.......☆.......☆.......

(19) در نگاہ او نمیدانم چہ بود | از نگاہم ایں کہن عالم ربود
(20) یا نگاہم برو گر عالم کشود | یا دگرگوں شد ہماں عالم کہ بود
(21) مُردم اندر کائناتِ رنگ و بُو | زادم اندر عالمِ بے ہاے و ہُو
(22) رشتۂ من زاں کہن عالم گسست | یک جہانِ تازۂ آمد بدست
(23) از زیانِ عالمے جانم تپید | تادگر عالم ز خاکم بردمید
(24) تن سبک تر گشت و جاں سیار تر | چشمِ دل بینندہ و بیدار تر
(25) پردگی ہا بے حجاب آمدپدید | نغمۂ انجم بگوشِ من رسید!

.......☆.......☆.......☆.......

فرہنگ:

لِی مَعَ اللّٰہ: تلمیح برحدیث (مجھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا وقت میسر ہے جو کسی نبی مرسل یا فرشتۂ مقرب کو میسر نہیں) ہر کرا: جس کسی کے۔ دردل نشست: دل میں بیٹھ گیا۔ طلسمِ من شکست: میرا جادو توڑ دیا۔ من نباشم: میں نہ رہوں۔ بازخواں: دوبارہ پڑھ، پھر پڑھ۔ چہ بود: کیا تھا؟ ربود: کسی نے اُچک لیا، جلدی سے لے کر بھاگ گیا۔ کشود: کُھل گئی۔ دگرگوں شُد: اور طرح ہو گیا، اور ہی طرح کا ہو گیا۔ کہ بود: جانے کیا ہوا۔ ہائے وہو: شوروغل۔ گسست: ٹوٹ گیا۔ آمدبدست: میرے ہاتھ آ گیا۔ زاں: اس سے۔ زیان: نقصان۔ تپید: تڑپی۔ دمید: پیدا ہوا، اُگا، طلوع ہوا۔ سُبک: ہلکی، چست۔ بینندہ: دیکھنے والی، دانشمند، عاقبت اندیش۔ بیدار: جاگنے والی، ہوشیار۔ پردگی ہا: ساری چھپی چیزیں۔ بے حجاب آمدپدید: بے پردہ ہو گئیں۔

(17) جس کسی کے دل میں "لی مع اللہ" بیٹھ گیا، اُس جواں مرد (بہادر آدمی) نے میرا جادو توڑ دیا۔

(18) اگر تو چاہتا ہے کہ مَیں درمیان میں نہ رہوں (تو) "لی مع اللہ" پھر روح کی گہرائیوں سے پڑھ۔

(19) میں نہیں جانتا اُس کی نگاہ میں کیا تھا، میری نگاہ سے کوئی یہ پرانا جہاں لے کر بھاگ گیا۔

(20) یا میری نگاہ دوسرے عالم میں کھل گئی، یا سارا عالم اور ہی طرح کا ہو گیا، جانے کیا ہوا!

(21) میں رنگ و بو والے عالم میں مر گیا، ایسے عالم میں پیدا ہوا جس میں شور و غل نہیں تھا۔

(22) میرا رشتہ اِس پُرانے عالم سے ٹوٹ گیا، اِک نیا جہاں میرے ہاتھ آ گیا۔

(23) ایک عالم کے نقصان سے میری جان تڑپی، یہاں تک کہ میری خاک سے دوسرا عالم (دُنیا) طلوع ہوا۔

(24) بدن ہلکا تر ہو گیا، روح تیز تر ہو گئی، دل کی آنکھ دیکھنے والی اور ہوشیار تر ہو گئی۔

(25) تمام چھپی چیزیں بے پردہ ہو گئیں، ستاروں کا گیت میرے کانوں میں پہنچا (میں نے سُنا)

زمزمۂ انجم

① عقلِ تو حاصلِ حیات، عشقِ تو سرِّ کائنات — پیکرِ خاک! خوش بیا ایں سوے عالمِ جہات

② زہرہ و ماہ و مشتری از تو رقیبِ یک دگر — از پئے یک نگاہِ تو کشمکشِ تجلیات

③ در رہِ دوست جلوہ ہاست تازہ بتازہ نو بنو — صاحبِ شوق و آرزو دل نہ دہد بکلیات

④ صدق و صفاست زندگی، نشو و نماست زندگی — 'تا ابد از ازل بتاز ملکِ خداست زندگی'

......☆......☆......☆......

⑤ شوقِ غزل سرائے را رخصتِ ہائے وہو بدہ — باز بہ رند و محتسب بادہ سبو سبو بدہ

⑥ شام و عراق و ہند و پارس خو بہ نبات کردہ اند — خو بہ نبات کردہ را تلخیِ آرزو بدہ

فرہنگ:

سرِّ کائنات: کائنات کا راز۔ پیکرِ خاک: مٹی سے بنے ہوئے جسم، آدم، خاکی انسان۔ خوش بیا: خوشی سے آ، تیرا آنا مبارک ہے۔ یک دِگر: ایک دوسرے کے۔ پئے: کے لیے، کی خاطر۔ تجلیات: اللہ تعالیٰ کے جلوے۔ تازہ بتازہ: تازہ سے تازہ۔ نو بنو: نئے سے نئے۔ کُلیات: کُلی کی جمع، وہ مفہوم جس میں بہت سے افراد شامل ہوں جیسے حیوان، مجازاً پورا، کامل۔ کلیہ: گروہ، ایک گروہ۔ صدق و صفا: سچائی پاکیزگی۔ بتاز: تو دوڑ۔ شوق غزل سرا: غزل کے پڑھنے کا شوق، شاعری کرنے کا شوق۔ رُخصت: ارزانی، چھٹی، اجازت۔ بدہ: دے دے۔ رِند: وہ منکر جس کا انکار گی باتوں سے ازروئے عقلمندی کے ہو نہ کہ بسبب جہالت کے، شرابی۔ محتسب: شمار رنے والا، حساب کرنے والا، وہ حاکم جو خلاف شرع باتوں کے کرنے کی ممانعت کرے۔ سبو: گھڑا، مٹکا۔ پارس: ملکِ فارس، ایران۔ خُو کردہ اند: عادی ہو چکے ہیں۔

ستاروں کا گیت

① تیری عقل حیات کا حاصل ہے، تیرا عشق کائنات کا راز ہے۔ اے خاکی انسان! عالم جہات (اطراف والے عالم) سے اِس طرف خوشی سے آ۔

② زہرہ، چاند، مشتری تیری وجہ سے ایک دوسرے کے رقیب ہیں، تیری اِک نگاہ کی خاطر اللہ تعالیٰ کے جلووں میں کشمکش ہے۔

③ دوست (اللہ تعالیٰ) کی راہ میں تازہ سے تازہ اور نئے سے نئے جلوے ہیں، شوق اور آرزو رکھنے والا کلیات کو دِل نہیں دیتا۔

④ زندگی صفائی اور پاکیزگی ہے، زندگی نشوونما ہے، تُو ازل سے لے کر ابد تک دوڑ، زندگی خدا کا مُلک ہے۔

⑤ شاعری کرنے کے شوق کو شوروغل کی اجازت دے، ایک بار پھر رند اور محتسب کو شراب کے گھڑے بھر بھر کے دے۔

⑥ شام، عراق، ہندوستان اور فارس (ایران) شیرینی (مٹھاس) کے عادی ہو چکے ہیں۔ شیرینی کے عادیوں کو آرزو کی تلخی دے۔

⑦ تا بہ یمِ بلند موج معرکۂ بنا کند — لذّتِ سیلِ تند رو بادلِ آبجو بدہ

⑧ مردِ فقیر آتش است میری و قیصری خس است — فال و فرِ ملوک را حرفِ برہنہ بس است

☆......☆......☆......

⑨ دبدبۂ قلندری، طنطنۂ سکندری — آں ہمہ جذبۂ کلیم، ایں ہمہ سحرِ سامری

⑩ آں بہ نگاہ می کُشد، ایں بہ سپاہ می کُشد — آں ہمہ صلح و آشتی، ایں ہمہ جنگ و داوری

⑪ ہر دو جہاں کشاستند، ہر دو دوام خواستند — ایں بہ دلیلِ قاہری، آں بہ دلیلِ دلبری

⑫ ضربِ قلندری بیار، سدِّ سکندری شکن — رسمِ کلیم تازہ کن، رونقِ ساحری شکن

فرہنگ:

بنا کند: بنیاد ڈالے، شروع کرے، آمادہ ہو جائے، ابتدا کرے۔ یم: سمندر۔ آب جو: ندی۔ خس: تنکا، گھاس، کوڑا۔ ملوک: مَلِک کی جمع، بادشاہ۔ قلندر: اصل میں یہ لفظ کلندر تھا بمعنی کندہ، ناتراشیدہ، اصطلاحاً وہ فقیر جو بے پروا ہو اور پابند شرع نہ ہو، بے باک۔ دبدبہ: شان و شوکت، بزرگی۔ طنطنہ: طنبورے کی آواز۔ طنبورہ: ستار، ساز کا نام۔ کلیم: سخن گو، بات کرنے والا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب۔ سکندری: بادشاہی۔ می کُشد: فتح حاصل کرتی ہے۔ سپاہ: فوج۔ آشتی: دوستی۔ داوری: حکومت۔ جنگ: دشمنی۔ کشاستند: فتح کرتے ہیں۔ دوام: ہمیشگی۔ دلیل: رہبر، رہنما، ثبوت، وجہ۔ بیار: لے آ۔ سد: دیوار۔

⑦ تاکہ بلند موجوں والے سمندر سے معرکہ کی ابتدا کرے، ندی کے دل کو تیز چلنے والے سیلاب کی لذت دے۔

⑧ مردِ فقیر آگ ہے میری و قیصری تنکا ہے، بادشاہوں کی شان و شوکت (مٹانے) کے لیے ایک صاف صاف اور کھری بات ہی کافی ہے۔

⑨ قلندری کی بزرگی، بادشاہی کی طنبورے کی سی سریلی آواز، وہ ساری کی ساری جذبہ کلیم ہے، یہ سامری کی جادوگری ہے۔

⑩ وہ نگاہ سے فتح حاصل کرتی ہے، یہ فوج سے فتح حاصل کرتی ہے وہ ساری کی ساری صلح اور دوستی ہے یہ ساری کی ساری جنگ اور دشمنی ہے۔

⑪ دونوں جہاں کو فتح کرتے ہیں، دونوں ہمیشہ رہنا چاہتے ہیں، یہ قاہری کی وجہ سے، وہ دلبری کی وجہ سے۔

⑫ ضربِ قلندری لے آ، سکندری کی دیوار توڑ دے، رسمِ کلیم تازہ کر، جادوگری کی رونق ختم کر دے۔

فلکِ قمر

maablib.org

فلکِ قمر

① ایں زمین و آسماں ملکِ خداست — ایں مہ و پرویں ہمہ میراثِ ماست!
② اندریں رہ ہرچہ آید در نظر — بانگاہِ محرمے او را نگر
③ چوں غریباں در دیارِ خود مرد — اے ز خود گم اندکے بیباک شو!
④ این و آں حکمِ ترا بر دل زند — گر تو گوئی ایں مکن آں کن، کند
⑤ نیست عالم جز بتانِ چشم و گوش — اینکہ ہر فردائے او میرد چو دوش!
⑥ در بیابانِ طلب دیوانہ شو! — یعنی ابراہیم ایں بتخانہ شو!
⑦ چوں زمین و آسماں را طے کنی — ایں جہان و آں جہاں را طے کنی
⑧ از خدا ہفت آسماں دیگر طلب — صد زمان و صد مکاں دیگر طلب

فرہنگ:

میراث: وراثت میں ملی چیز، مال، ترکہ۔ ملک: ملکیت۔ پرویں: چند ستاروں کا نام۔ اندکے: تھوڑا سا۔ دیار: دار کی جمع گھر، مجازاً، ملک اور شہر۔ حکم ترا بر دل زند: دل سے تیرا حکم مانتی ہیں۔ طے کنی: تُو طے کرے۔

فلکِ قمر

① یہ زمین و آسماں خدا کی ملکیت ہے، یہ چاند اور ستارے سب ہماری میراث ہیں۔

② اس راستے میں جو کچھ بھی نظر آتا ہے، اُسے جاننے والی نگاہ سے دیکھ۔

③ اپنے گھر میں اجنبیوں کی طرح مت چل، اے اپنے آپ سے گم تھوڑا سا بے باک ہو جا۔

④ یہ اور وہ (ساری چیزیں) تیرا حکم دل سے مانتی ہیں، اگر تو کہے یہ نہ کر، وہ کر، (تو وہی) ہوگا۔

⑤ عالم آنکھ، کان کے بتوں کے سوا کچھ نہیں ہے، یہ کہ ہر مستقبل جب ماضی بنا، مر گیا (ختم ہو گیا)

⑥ طلب کے بیابان میں دیوانہ بن جا، یعنی اس بت خانے کا ابراہیم بن جا۔

⑦ جب زمین و آسمان کو طے کرلے (کر لیتا ہے) (تو پھر) اس جہاں کو اور اس جہاں کو طے کرلے (لیتا ہے)

⑧ خدا سے سات آسماں دوسرے (نئے) مانگ، سو زماں اور سو مکاں دوسرے مانگ۔

⑨ بے خود افتادن لبِ جوے بہشت — بے نیاز از حرب و ضربِ خوب وزشت

⑩ گر نجاتِ ما فراغ از جستجوست — گورِ خوشتر از بہشتِ رنگ و بوست

⑪ اے مسافر جاں بمیرد از مقام — زندہ تر گردد ز پروازِ مدام!

☆......☆......☆......

⑫ ہم سفر با اختراں بودن خوش است — در سفر یک دم نیاسودن خوش است

⑬ تا شدم اندر فضاہا پے سپر — آنچہ بالا بود، زیر آمد نظر

⑭ تیرہ خاکے برتر از قندیلِ شب! — سایۂ من بر سرِ من اے عجب!

⑮ ہر زماں نزدیک تر نزدیک تر — تا نمایاں شد کہستانِ قمر

⑯ گفت رومیؔ "از گمانہا پاک شو — خوگرِ رسم و رہِ افلاک شو

⑰ ماہ از ما دور و با ما آشنا ست — ایں نخستیں منزل اندر راہِ ما ست

فرہنگ:

افتادن: گرجانا۔بے نیاز: بے پروا۔حرب: جنگ۔ضرب: چوٹ لگانا۔خوب و زشت: اچھا اور بُرا۔فراغ: فرصت پانا، کام سے فارغ ہونا ہے۔ بااختراں: ستاروں کے ساتھ۔ہم سفر بودن: ہم سفر ہونا۔نیاسودن: آرام نہ کرنا۔پے سپرشدم: میں مسافر ہوا، محوِ سفر ہوا۔ آنچہ: جو کچھ۔تیرہ خاک: تاریک خاک۔خوگر: عادی۔رسم و راہ: طور طریقے۔

⑨ جنت میں نہر کے کنارے بے خود گر جانا، اچھے اور بُرے کی ضرب اور لڑائی سے بے پروا ہو جاتا ہے۔

⑩ اگر ہماری نجات جستجو سے فارغ ہونا ہے (تو) قبر جنت کے رنگوں اور خوشبوؤں سے زیادہ بہتر ہے۔

⑪ اے مسافر مقام (قیام) سے روح مر جاتی ہے، ہمیشہ کی پرواز سے (روح) زندہ تر ہو جاتی ہے۔

⑫ ستاروں کے ساتھ ہم سفر ہونا، اچھا ہے، سفر میں ذرا آرام نہ کرنا اچھا ہے۔

⑬ (جب) میں فضاؤں میں سفر میں مصروف ہوا، جو کچھ اوپر تھا، نیچے نظر آیا۔

⑭ تاریک خاک (انسانی جسم) رات کی قندیل سے بہتر ہے، عجیب بات ہے، میرا سایہ میرے سر پر تھا۔

⑮ ہر لحہ نزدیک تر نزدیک تر (ہوتے گئے) یہاں تک کہ چاند کے پہاڑ نمایاں ہو گئے۔

⑯ رومی نے کہا: ”سارے گمانوں سے پاک ہو جا، افلاک کے طور طریقوں کا عادی ہو جا۔“

⑰ چاند ہم سے دور (ہے) اور ہمارا آشنا (واقف) ہے، یہ ہمارے راستے کی پہلی منزل ہے۔

⑱ دیر و زود روز گارش دیدنی است — غارہائے کوہسارش دیدنی است"

☆.....☆.....☆.....

⑲ آں سکوت، آں کوہسار ہولناک — اندروں پُرسوز و بیروں چاک چاک

⑳ صد جبل از خاقطین و یلدرم — بردہانش دود و نار اندر شکم

㉑ از درونش سبزۂ سر بر نزد — طائرے اندر فضایش پر نزد

㉒ ابرہا بے نم ہواہا تند و تیز — با زمینِ مردۂ اندر ستیز

㉓ عالمے فرسودۂ بے رنگ و صوت — نے نشانِ زندگی در وے نہ موت!

㉔ نے بہ خاکش ریشۂ نخلِ حیات — نے بہ صُلب روزگارش حادثات!

㉕ گرچہ ہست از دودمانِ آفتاب — صبح و شامِ او نزاید انقلاب!

㉖ گفت رومی "خیز و گامے پیش نہ — دولتِ بیدار را از کف مدہ

㉗ باطنش از ظاہرِ او خوشتر است — در قفارِ او جہانے دیگر است!

فرہنگ:

ہولناک: خوفناک۔ چاک چاک: پھٹا ہوا، بہت پھٹا ہوا۔ سبزہ: ہریالی، روئیدگی، نباتات، خطِ رُخسار۔ سربرزدن: کسی بات کا اچانک واقع ہونا۔ درون: بیچ، اندر، دل۔ پرزدن: اُڑنا، پرواز کرنا۔ ستیز: لڑائی، جنگ، جھگڑا۔ فرسودہ: پرانا، بے کار، گھسا ہوا۔ وے: وہ، افسوس، مقدار۔ ریشہ: سوت کا تار، درخت کی نسلیں، زُلف۔ نخلِ حیات: حیات کا درخت۔ صُلب: پیٹھ کی ہڈی، پیٹھ کے مہرے، قوت، پشت۔ دودمان: کنبہ، قبیلہ، خاندان۔ نزاید انقلاب: انقلاب پیدا نہیں کرتے۔ خیزد: اُٹھ۔ گام: قدم، وہ مسافت جو چلنے میں دونوں پاؤں کے درمیان رہے، لگام۔ پیش: آگے، سامنے، روبرو۔ نہ: رکھ، نہادن کا امر۔ دولت بیدار: وہ مال جس سے فائدہ اُٹھایا جائے۔ قفار: چٹیل میدان، روکھی روٹی، وہ زمین جو گھاس اور پانی سے خالی ہو، غار۔

⑱ اس کے زمانے کا دیر اور جلد (وقت) دیکھنے کے قابل ہیں، اس کے پہاڑ اور سارے غار دیکھنے کے قابل ہیں۔

⑲ وہ سکوت، وہ خوفناک پہاڑ، اس کا باطن پرسوز (دردناک ہے) اور ظاہر بہت پھٹا (خراب) ہے۔

⑳ سو پہاڑ خافطین اور یلدرم میں سے ہیں ان کے دہانوں پر دھواں اور پیٹ میں آگ ہے۔

㉑ اس (چاند) کے دروں میں سبزہ (روئیدگی) واقع نہیں ہوا تھا اس کی فضا میں کوئی پرندہ نہ اُڑا۔

㉒ بغیر نمی کے بادل، (اور) تند و تیز ہوائیں، مردہ زمین سے لڑ رہے تھے۔

㉓ رنگ اور آواز کے بغیر ایک بے کار عالم، نہ اُس میں زندگی کا نشان اور نہ موت۔

㉔ نہ اس کی ناف میں زندگی کے درخت کا تار (تھا) نہ ہی اس کے زمانے کی پشت میں حادثات (تھے)

㉕ اگرچہ سورج کے خاندان سے ہے (لیکن) اس (چاند) کے صبح و شام انقلاب پیدا نہیں کرتے۔

㉖ رومی نے کہا، اُٹھ قدم آگے رکھ، ہاتھ سے دولت بیدار نہ گنوا۔

㉗ اس کا باطن اس کے ظاہر سے بہتر ہے۔ اس کے غاروں (چٹیل میدانوں) میں دوسرا جہاں ہے۔

28 ہر چہ پیش آید ترا اے مرد ہوش — گیر اندر حلقہ ہائے چشم و گوش

29 چشم اگر بیناست ہر شے دیدنی است — در ترازوے نگہ سنجیدنی است

30 ہر کجا رومی برد آنجا برو — یک دو دم از غیرِ او بیگانہ شو"

31 دستِ من آہستہ سوے خود کشید — محمد رفت و برِ سرِ غارے رسید

☆☆☆

فرہنگ:

حلقہ: گھیرا، گول دائرہ، احاطہ، گیر، پکڑ، سمیٹ لے۔ مردِ ہوش: ہوش مند مرد۔ ہر چہ: جو کچھ۔ سنجیدنی: تولنے کے قابل۔ ہر کجا: جس جگہ، جہاں کہیں۔ رومی برد: رومی لے جائے۔ آں جا: اُس جگہ۔ برو: چل۔ سوئے خود کشید: اپنی طرف کھینچا۔ بر سرِ غار: غار کے دہانے پر۔ رسید: پہنچ گیا۔

(28) اے ہوشمند مرد جو کچھ تیرے سامنے آئے، اُسے آنکھ اور کان کے حلقوں میں سمیٹ لے۔

(29) آنکھ اگر دیکھنے والی ہے تو ہر چیز دیکھنے کے قابل ہے (اور) نگاہ کے ترازو میں تولنے کے قابل ہے۔

(30) جہاں رومی لے جائے، اُس جگہ چل، ایک دو لمحہ اُس کے غیر سے (اُس کے سوا باقی سب سے) بیگانہ ہو جا۔

(31) (رومی نے) میرا ہاتھ آہستہ سے اپنی طرف کھینچا، تیز چلے، ایک غار کے دہانے پر پہنچ گئے۔

maablib.org

عارف ہندی کہ بہ یکے از غار ہائے قمر خلوت گرفتہ واہلِ ہند اورا "جہاں دوست" می گویند

① من چو کوراں دست بر دوشِ رفیق — پانہادم اندراں غارِ عمیق
② ماہ را از ظلمتش دل داغ داغ — اندرو خورشید محتاجِ چراغ!
③ وہم و شک بر من شبیخوں ریختند — عقل و ہوشم را بدار آویختند
④ راہ رفتم رہزناں اندر کمین — دل تہی از لذّتِ صدق و یقیں!
⑤ تا نگہ را جلوہ ہا شد بے حجاب — صبحِ روشن بے طلوعِ آفتاب
⑥ وادئ ہر سنگِ او زنّار بند — دیو سار از نخلہائے سربلند

فرہنگ:

دست بردوش رفیق: ساتھی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر۔ دست بردوش زدن: مہربانی اور شفقت کرنا، دلاسہ دینا۔ پانہادم: میں نے پاؤں رکھا۔ عمیق: گہری۔ شب خوں: رات کے وقت حملہ۔ ریختن: گرانا، ڈالنا، بکھیرنا، ڈھالنا، دار آویختند: سولی پر لٹکایا۔ زنّاربند: زنار باندھنے والا، برہمن۔ دیوسار: دیو کی مانند، ناشائستہ حرکات کرنے والا۔

ہندی عارف کہ جس نے چاند کے غاروں میں سے ایک غار میں تنہائی اختیار کی ہے اور ہندوستان والے اُسے ''جہاں دوست'' کہتے ہیں

① میں نے اندھوں کی طرح (اپنے) ساتھی کے کندھے پر ہاتھ (رکھا) (اور) پاؤں گہری غار میں رکھ دیا۔

② چاند کا دل اس کی تاریکی سے داغ داغ تھا۔ اس کے اندر سورج کو بھی چراغ کی ضرورت تھی۔

③ وہم وشک نے مجھ پر شب خوں مارا (اور) میرے عقل وہوش کو سولی پر لٹکا دیا۔

④ رہزن گھات میں تھے، میں چلتا گیا (اور) دل صدق ویقین کی لذت سے خالی تھا۔

⑤ یہاں تک کہ بہت سے جلوے بے پردہ ہو گئے، سورج نکلے بغیر روشن صبح (تھی)

⑥ ایک وادی جس کا ہر پتھر زنار باندھنے والا (برہمن) تھا بہت سے سربلند درختوں سے دیو کی مانند (پتھر) تھے۔

⑦ از سرشتِ آب و خاک است ایں مقام | یا خیالم نقش بندد در منام!
⑧ در ہوائے او چوے ذوق و سرور | سایہ از تقبیلِ خاکش عینِ نور
⑨ نے زمینش را سپہر لاجورد | نے کنارش از شفقہا سرخ و زرد
⑩ نور در بندِ ظلام آنجا نبود | دود گردِ صبح و شام آنجا نبود
⑪ زیرِ نخلے عارف ہندی نژاد | دیدہ ہا از سرمہ اش روشن سواد
⑫ موئے بر سر بستہ و عریاں بدن | گردِ او مارے سفیدے حلقہ زن!
⑬ آدمے از آب و گل بالا ترے | عالم از دیرِ خیالش پیکرے!
⑭ وقتِ او را گردشِ ایّام نے | کارِ او با چرخِ نیلی فام نے
⑮ گفت با رومی کہ ہمراہِ تو کیست؟ | در نگاہش آرزوے زندگیست!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

سرشت: پیدائش، خلقت، طبیعت، خو۔ نقش بند: نقاش، مصور، صانع۔ منام: خواب، نیند، سونے کی جگہ، خواب گاہ۔ تقبیل: چومنا، بوسہ لینا۔ ظلام: ظلمت کی جمع، تاریکیاں۔ بند: بندھن، تدبیر، فکر، قید۔ روشن سواد: عالم، فاضل۔ نژاد: اصل، نسب۔ مُو: بال۔ برسربستہ: سر پر بندھے ہوئے۔ حلقہ زن: گھیرے ہوئے، دائرہ بنائے ہوئے، لپٹے ہوئے۔ کار: کام، ہنر، لڑائی۔ چرخ نیلی فام: نیلا آسمان۔ کیست: کون۔

⑦ یہ مقام (وادی) آب و خاک کی پیدائش سے تھا، یا میرا خیال نیند میں نقاش (چیزوں کے نقش بنا رہا) تھا۔

⑧ اس کی ہوا میں شراب جیسی لذت اور لطف تھا، سایہ اس کی خاک چومنے سے عین نور ہو جاتا تھا۔

⑨ نہ اس کی زمین کا آسمان لاجوردی (نیلا) تھا۔ نہ اس (آسمان) کے کنارے شفق سے سرخ و زرد تھے۔

⑩ نور اُس جگہ تاریکیوں کی قید میں نہ تھا (اور نہ ہی) اُس جگہ شام اور صبح کے گرد دھواں نہ تھا۔

⑪ درخت کے نیچے ہندی نسل کا عارف (رشی) تھا، آنکھیں (دیکھنے والوں کی) اُس کے سرمے سے عالم ہو جاتی تھیں۔

⑫ بال اس کے سر پر بندھے ہوئے تھے اور جسم ننگا تھا (اور) اس کے گرد سفید سانپ گھیرا ڈالے ہوئے تھا۔

⑬ (وہ) پانی اور مٹی سے بلند تر انسان تھا، عالم اُس کے خیال کے بت خانے سے مجسم (جسم دیا گیا) تھا۔

⑭ اس کا وقت دنوں کی گردش سے نہیں تھا۔ اس کا کام نیلے آسمان سے نہیں تھا۔

⑮ اُس نے رومی سے کہا کہ تیرے ساتھ کون ہے؟ اس کی نگاہ میں زندگی کی آرزو ہے!

رُومی

① مردے اندر جستجو آوارۂ ثابتے بافطرت سیارۂ!

② پختہ تر کارش زخامی ہائے او من شہید ناتمامی ہائے او

③ شیشۂ خود را بگردوں بستہ طاق فکرش از جبریل می خواہد صداق!

④ چوں عقاب افتد بصید ماہ و مہر گرم رو اندر طواف نُہ سپہر

⑤ حرف بااہلِ زمیں رندانہ گفت حُور و جنت رابت و بتخانہ گفت!

⑥ شعلہ ہا در موج دودش دیدہ ام کبریا اندر سجودش دیدہ ام!

⑦ ہر زماں از شوق می نالد چو نال می کشد او را فراق وہم وصال!

⑧ من ندانم چیست در آب و گِلش من ندانم از مقام و منزلش!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

ثابت: برقرار، مضبوط، وہ ستارہ جو حرکت نہیں کرتا، پختہ، سالم۔ سیارہ: بہت سیر کرنے والا، قافلہ، وہ ستارہ جو حرکت کرتا ہو۔ جستجو: تلاش، ڈھونڈنا۔ شہید: راہِ خدا میں مارا جانے والا، شاہد، گواہ۔ شیشہ: کانچ، آئینہ، صراحی، بیرومیٹر۔ طاق: محراب، دیوار میں خمدار بنی ہوئی جگہ۔ صداق: حق مہر، عورت کا حق مہر، رونمائی۔ چوں عقاب اُفتد: عقاب کی طرح گرتا ہے، عقاب کی طرح جھپٹتا ہے۔ صید: شکار۔ گرم رو: تیز رو، تیز چلنے والا، بے صبر عاشق، چالاک سالک۔ کبریا: بزرگی، عظمت۔ نال: قلم، بانسری، گنا، نالہ، نالا کرنے والا۔ می کشد: مار ڈالتا ہے۔

رُومی

① ایک تلاش میں آوارہ مرد ہے (ایسا) ثابت ہے جس کی فطرت سیر کرنے والی ہے۔

② اس کی خامیوں سے اس کا کام پختہ تر ہے، میں اس کی ناتمامیوں کا گواہ ہوں۔

③ اپنے آئینے (صراحی) کے لیے اِس نے آسمان میں محراب بنایا ہے۔ اس کا فکر جبریل علیہ السلام سے رونمائی چاہتا ہے۔

④ عقاب کی طرح چاند اور سورج کے شکار پر جھپٹتا ہے، تو آسمانوں کا تیز تیز طواف کرتا ہے۔

⑤ اہل زمیں میں رندوں کی طرح باتیں کی ہیں، حور و جنت کو بت اور بت خانہ کہا ہے۔

⑥ میں نے اس کے دھوئیں کی موج میں شعلے دیکھے ہیں، اس کے سجدوں میں عظمت دیکھی ہے۔

⑦ ہر لحہ (اس کا) شوق بانسری کی طرح آہ و فریاد کرتا ہے، اِسے جدائی مار ڈالتی ہے اور ملاپ بھی (مار ڈالتا ہے)

⑧ میں نہیں جانتا، اس کی آب و گِل (مٹی اور پانی، بدن) میں کیا ہے میں اس کے مقام اور منزل سے آگاہ نہیں ہوں۔

جہاں دوست (وشوامتر)

عالم از رنگ است و بے رنگی است حق
چیست عالم؟ چیست آدم؟ چیست حق؟

......☆......☆......☆......

رومی

① آدمی شمشیر و حق شمشیر زن — عالم ایں شمشیر را سنگِ فسن!
② شرق حق را دید و عالم را ندید — غرب در عالم خزید، از حق رمید
③ چشم برحق باز کردن بندگی است — خویش را بے پردہ دیدن زندگی است
④ بندہ چوں از زندگی گیرد برات — ہم خدا آں بندہ را گوید صلوٰت!
⑤ ہر کہ از تقدیرِ خویش آگاہ نیست — خاکِ او با سوزِ جاں ہمراہ نیست!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

سنگِ فسن: پتھر کی سان، جس پر تلوار، چھری، چاقو تیز کرتے ہیں۔ خزید: چھپا۔ رمید: بھاگ گیا۔ گیرد برات: حصہ لیتا ہے۔ صلوٰت: درود، نمازیں۔

جہاں دوست (وشوامتر)

عالم رنگ سے ہے اور بے رنگی حق (اللہ تعالیٰ کی ذات) ہے، عالم کیا ہے؟ آدم کیا ہے؟ حق کیا ہے؟

......☆......☆......☆......

رُومی

① آدمی تلوار ہے اور حق تلوار چلانے والا ہے، یہ عالم تلوار کے لیے پتھر کی سان ہے۔

② مشرق نے حق کو دیکھا اور عالم کو نہ دیکھا۔ مغرب نے عالم کے چھلکے اُتارے (اور) حق سے (دور) بھاگ گیا۔

③ حق پر آنکھ کھولنا بندگی ہے، خود کو بے پردہ دیکھنا زندگی ہے۔

④ بندہ جب زندگی سے (اپنا) حصہ لیتا ہے خدا بھی اُس پر درود بھیجتا ہے۔

⑤ جو کوئی اپنی تقدیر (سوئی ہوئی قوتوں) سے آگاہ نہیں ہوتا اُس کی خاک روح کے سوز کے ساتھ سفر نہیں کرتی۔

جہاں دوست (وشوامتر)

① بر وجود و بر عدم پیچیدہ است ۔۔۔ مشرق ایں اسرار را کم دیدہ است
② کارِ ما افلاکیاں جز دید نیست ۔۔۔ جانم از فردائے او نومید نیست!
③ دوش دیدم بر فرازِ قشمرود ۔۔۔ ز آسماں افرشتۂ آمد فرود
④ از نگاہش ذوقِ دیدارے چکید ۔۔۔ جز بسوئے خاکدانِ ما ندید
⑤ گفتمش از محرماں رازے مپوش ۔۔۔ تو چہ بینی اندر آں خاکِ خموش؟
⑥ از جمالِ زہرۂ بگداختی؟ ۔۔۔ دل بہ چاہِ بابلے انداختی؟
⑦ گفت "ہنگامِ طلوعِ خاور است ۔۔۔ آفتابِ تازہ او را در براست
⑧ لعلہا از سنگِ رہ آید بروں ۔۔۔ یوسفانِ او زچہ آید بروں!

فرہنگ:

عدم: نہیں، نفی، نہ ہونا۔ قشمرود: چاند کے ایک پہاڑ کا نام۔ فراز: بلندی۔ چکید: ٹپکتی تھی۔ خاکدان: مٹی کا ڈھیر، دنیا، عالمِ خاک۔ محرماں: جاننے والے۔ مپوش: نہ چھپا۔ گداخت: پگھلا دیا۔ انداخت: ڈال دیا، پھینک دیا، بنایا۔ زہرہ: ایک عورت کا نام جس پر ہاروت اور ماروت فرشتے مائل ہوئے تھے، ایک ستارہ کا نام، قریش کے قبیلے کا نام، حُسن۔ چاہ بابل: بابل کا کنواں؛ جس میں بعض کے نزدیک ہاروت اور ماروت دو فرشتے قید ہیں۔ خاور: مشرق۔ ہنگام: وقت۔ بروں آید: باہر نکلیں گے۔ چہ: چاہ کا مخفف، کنواں۔

جہاں دوست (وشوامتر)

① (مشرق) عدم اور وجود میں اُلجھا ہوا ہے، مشرق نے ان رازوں کو بہت کم دیکھا ہے۔

② ہم فلک پر رہنے والوں کا کام دیکھنے کے سوا کچھ نہیں ہے میری جان اس (مشرق) کے مستقبل سے ناامید نہیں ہے۔

③ کل میں نے قشرود (چاند کا پہاڑ) کی بلندی پر دیکھا، ایک فرشتہ آسمان سے نیچے اُترا۔

④ اُس کی نگاہ سے دیدار (اللہ تعالیٰ کا دیدار) کی لذت ٹپکتی تھی (وہ) ہماری دُنیا کے سوا کسی طرف دیکھتا ہی نہیں تھا۔

⑤ میں نے اُس سے کہا جاننے والوں سے راز نہ چھپا، تُو اس خاموش خاک کے اندر کیا دیکھتا ہے۔

⑥ کیا تُو نے خود کو زہرہ کے حسن سے پگھلا لیا ہے؟ کیا تو نے اپنا دِل بابل کے کنواں میں پھینک دیا ہے۔

⑦ اُس نے کہا "مشرق کے طلوع ہونے کا وقت ہے۔ اس (مشرق) کے پہلو میں نیا سورج ہے۔

⑧ اس (مشرق) کے راستے کے پتھروں سے بہت زیادہ لعل نکلیں گے۔ یوسف کنواں سے باہر نکلیں گے۔

⑨ رستخیزے در کنارش دیدہ ام | لرزہ اندر کوہسارش دیدہ ام
⑩ رخت بندد از مقامِ آزری | تاشود خوگر ز ترک بُت گری
⑪ اے خوش آں قومے کہ جانِ او تپید | از گلِ خود خویش را باز آفرید!
⑫ عرشیاں را صبحِ عیدآں ساعتے | چوں شود بیدار چشمِ ملّتے"

☆ ☆ ☆

⑬ پیرِ ہندی اندکے دم درکشید | باز در من دید و بے تابانہ دید
⑭ گفت مرگِ عقل؟ گفتم ترکِ فکر | گفت مرگِ قلب؟ گفتم ترکِ ذکر
⑮ گفت تن؟ گفتم کہ زاد از گردِ رہ | گفت جاں؟ گفتم کہ رمزِ لا اِلٰہ
⑯ گفت آدم؟ گفتم از اسرارِ اوست | گفت عالم؟ گفتم او خود روبروست
⑰ گفت ایں علم و ہنر؟ گفتم کہ پوست | گفت حجت چیست؟ گفتم روے دوست
⑱ گفت دینِ عامیاں؟ گفتم شنید | گفت دینِ عارفاں؟ گفتم کہ دید
⑲ از کلامم لذتِ جانش فزود | نکتہ ہاے دل نشیں برمن کشود

☆ ☆ ☆

فرہنگ:

رستخیز: قیامت۔ کنار: بغل، آغوش۔ لرزہ: کپکپی، کانپنا۔ رخت بندد: اُس نے سامان باندھا۔ آزری: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا نام آزر تھا جو بت تراش تھا۔ بت گری: بت بنانا۔ باز: دوبارہ۔ آفرید: پیدا کیا۔ عرشیاں: عرش پر رہنے والے، فرشتے۔ ساعت: گھڑی۔ ملت: دین، مذہب، گروہ۔ دم در کشید: سانس اندر کھینچا، رُکا، خاموش ہوا۔ زاد: پیدا کیا، بیٹا۔ رَمز: اشارہ، کنایہ، پوشیدگی۔ پوست: چھلکا۔ حجت: دلیل، برہان، غلبہ۔ فزود: بڑھ گئی۔

⑨ میں نے اس کی آغوش میں قیامت دیکھی ہے۔ میں نے اس کے پہاڑوں کو لرزتے دیکھا ہے۔

⑩ اُس نے (مشرق) مقام آزری (بت بنانے کی جگہ) سے سامان باندھ لیا ہے تاکہ بت گری چھوڑنے کا عادی ہو جائے۔

⑪ مبارک ہے وہ قوم کہ جس کی روح تڑپی (جس نے) اپنی مٹی سے اپنے آپ کو دوبارہ پیدا کیا۔

⑫ عرش پر رہنے والوں کے لیے وہ گھڑی صبح عید ہوتی ہے جب کسی ملت کی آنکھ بیدار ہوتی ہے۔

⑬ پیر ہندی تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہوا پھر میری طرف دیکھا اور بے تابانہ دیکھا۔

⑭ اُس نے پوچھا عقل کی موت؟ (کیا ہے) میں نے کہا فکر کا چھوڑ دینا، اُس نے پوچھا دل کی موت؟ میں نے کہا ذکر کا چھوڑ دینا۔

⑮ اُس نے پوچھا تن؟ میں نے کہا راستے کی گرد سے پیدا ہوا ہے اُس نے پوچھا روح؟ میں نے کہا لا الہ کی رمز (پوشیدگی، اشارہ) ہے۔

⑯ اُس نے پوچھا آدم؟ میں نے کہا اللہ کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔ اُس نے پوچھا عالم؟ میں نے کہا، وہ خود سامنے ہے (اللہ کا ظہور ہے)

⑰ اُس نے کہا، یہ علم و ہنر؟ میں نے کہا چھلکا ہے اُس نے کہا دلیل کیا ہے؟ میں نے کہا دوست کا چہرہ ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے پس جس طرف بھی تم منہ کرو وہیں اللہ تعالیٰ کا چہرہ ہے۔ (۲:۱۱۵)

⑱ اُس نے پوچھا عام لوگوں کا دین؟ میں نے کہا سنی سنائی باتیں۔ اُس نے پوچھا عارفوں کا دین؟ میں نے کہا دید (دیکھنا، دیدار الٰہی)

⑲ میری باتوں سے اُس کی روح کی لذت بڑھ گئی (اُس نے) دل نشیں نکات مجھ پر کھولے۔

نُہ تا سخن از عارفِ ہندی

①

① ذاتِ حق را نیست ایں عالم حجاب — غوطہ را حائل نگردد نقشِ آب

②

① زادن اندر عالمے دیگر خوش است — تا شبابِ دیگرے آید بدست!

③

① حق ورائے مرگ و عینِ زندگی است — بندہ چوں میرد نمی داند کہ چیست!

② گرچہ ما مرغانِ بے بال و پریم — از خدا در علمِ مرگ افزوں تریم!

④

وقت؟ شیرینی بزہر آمیختہ — رحمتِ عامے بقہر آمیختہ

خالی از قہرش بہ بینی شہر و دشت — رحمتِ او ایں کہ گوئی در گذشت!

فرہنگ:

نقش: صورت، نگار، اثر، مہر، تصور، کندہ ہوا۔ حائل: روکنے والا، باز رکھنے والا، دو چیزوں کے درمیان آنے والا۔ غوطہ: پانی کے اندر جانا۔ ورا: عقب، پیچھے، جانب، طرف۔ افزوں: زیادہ بڑھا ہوا۔

عارفِ ہندی کی نَو باتیں

①

① یہ عالم ذات حق کا حجاب (پردہ) نہیں ہے پانی پر بنے ہوئے نقش، پانی کے اندر جانے سے روکنے والے نہیں ہوتے۔

②

① دوسرے جہان میں پیدا ہونا اچھا ہے تاکہ دوسری جوانی ہاتھ آئے۔

③

① حق موت سے پیچھے ہے (بہ نسبت انسان کے) اور عین حیات ہے جب بندہ مرتا ہے تو وہ نہیں جانتا (موت) کیا ہے۔

② اگرچہ ہم بغیر بال و پر کے پرندے ہیں۔ ہم موت کے علم میں خدا سے بڑھے ہوئے ہیں۔

④

① وقت؟ (کیا ہے)، زہر میں ملی ہوئی شکر ہے، قہر میں ملی ہوئی عام رحمت ہے۔

② تو شہر اور بیابان اُس کے قہر سے خالی دیکھتا ہے یہ اُس کی رحمت ہے کہ تو ہے وہ (وقت) گزر گیا۔

⑤

① کافری مرگ است اے روشن نہاد — کے سزد با مردہ غازی را جہاد!
② مردِ مومن زندہ و با خود بجنگ — بر خود افتد ہمچو بر آہو پلنگ

⑥

① کافرِ بیدار دل پیشِ صنم — بہ ز دیندارے کہ خفت اندر حرم!

⑦

① چشمِ کورست اینکہ بیند نا صواب — ہیچگہ شب را نہ بیند آفتاب!

⑧

① صحبتِ رگِل دانہ را سازد درخت — آدمی از صحبتِ رگِل تیرہ بخت!
② دانہ از رگِل می پذیرد پیچ و تاب — تا کند صیدِ شعاعِ آفتاب!

⑨

① من بگِل گفتم بگو اے سینہ چاک — چوں بگیری رنگ و بو از باد و خاک
② گفت گِل اے ہوشمندِ رفتہ ہوش — چوں پیامے گیری از برقِ خموش
③ جاں بہ تن مارا ز جذبِ این و آں — جذبِ تو پیدا و جذبِ ما نہاں!

فرہنگ:

روشن نہاد: نیک سرشت، نیک خُو، نیک خصلت، پاک ذات والا۔ کے سزد: کیا لائق ہوتا ہے، کب سزاوار ہوتا ہے۔ آہو: ہرن۔ پلنگ: چیتا۔ صنم: بت۔ خفت: سویا ہوا۔ حرم: وہ احاطہ جو کعبے کے گرد ہے۔ بہ: بہتر۔ صواب: درست۔ ناصواب: غلط۔ پیچ: تھوڑا، کچھ، معدوم۔ گہ: جگہ، وقت، صبح، گاہ کا مخفف، کبھی۔ درخت سازد: درخت بنا دیتی ہے۔ تیرہ بخت: سیاہ بخت، بدقسمت۔ می پذیرد: مان لیتا ہے، قبول کرتا ہے۔ بگو: مجھ سے کہہ، مجھے بتا۔ پیدا: ظاہر، عیاں۔

⑤

① اے نیک خو (عادت) کافری موت ہے کیا مردہ غازی کے جہاد کے لائق ہوتا ہے۔

② مرد مومن زندہ ہوتا ہے اور اپنے ساتھ جنگ کرتا ہے وہ خود پر اس طرح جھپٹتا ہے جس طرح ہرن پر چیتا (جھپٹتا ہے)

⑥

① بت کے سامنے (بیٹھا) بیدار دل کافر اُس دین دار (مسلمان) سے بہتر ہے جو حرم میں سویا ہوا ہے۔

⑦

① وہ آنکھ اندھی ہے جو غلط (بُرائی) دیکھتی ہے (کیونکہ) سورج تھوڑے سے وقت کے لیے بھی رات کو نہیں دیکھتا۔

⑧

① مٹی کی صحبت دانے کو درخت بنا دیتی ہے، آدمی مٹی کی صحبت سے سیاہ بخت بن جاتا ہے۔

② دانہ مٹی سے پیچ وتاب قبول کرتا ہے تا کہ سورج کی شعاعوں کو شکار کر سکے۔

⑨

① میں نے پھول سے پوچھا، اے سینہ چاک، مجھے بتا، تو نے ہوا اور خاک سے کیسے رنگ اور خوشبو لیے؟

② پھول نے کہا اے حواس باختہ ہوش مند، تُو خاموش بجلی سے کیسے پیغام حاصل کرتا ہے؟

③ ہمارے بدن میں جو روح ہے (وہ) اس اور اُس (مختلف اشیا جو ہمارے اردگرد ہیں) کی کشش سے ہے، تیری کشش ظاہر ہے اور ہماری کشش چھپی ہوئی ہے۔

جلوۂ سروش

① مردِ عارف گفتگو را در بہ بست — مستِ خود گردید و از عالم گسست!

② ذوق و شوق او را ز دستِ او ربود — در وجود آمد ز نیرنگِ شہود

③ باحضورش ذرہ ہا مانندِ طور — بے حضورِ او، نہ نور و نے ظہور!

④ نازنینے در طلسمِ آں شبے — آں شبے بے تجہ کوکبے را کوکبے!

فرہنگ:

سروش: حضرت جبرائیل علیہ السلام کا نام، ہر فرشتہ جو خوشی کا پیغام لاتا ہے، ہر شمسی مہینہ کی سترہویں تاریخ، آوازِ غیب۔ دربہ بست: دروازہ بند کر دیا۔ از عالم گسست: عالم سے تعلق توڑ لیا۔ ربود: اُچک لیا، چھین لیا۔ نیرنگ: طلسم، جادو، مکر، فریب، حیلہ۔ شہود: حاضر ہونا، شاہد کی جمع گواہ۔ حضور: حاضر رہنا، سامنے رہنا۔ نازنین: نازک اندام، خوبصورت، دلربا۔ کوکب: روشن اور بڑا ستارہ۔

فرشتے کا ظاہر ہونا

① مردِ عارف (وشوامتر) نے گفتگو کا دروازہ بند کیا، اپنے آپ میں مست ہو گیا اور عالم سے اپنا تعلق توڑ لیا۔

② اُس کے ذوق وشوق نے اُسے اُس کے ہاتھ سے چھین لیا۔ شہود کے طلسم سے وجود میں آ گیا۔

③ اُس کے سامنے رہنے سے ذرے طُور کے مانند تھے، اُس کے سامنے نہ رہنے سے نہ نور تھا نہ ظہور۔

④ ایک نازنین (خوبصورت، دلربا) رات کے اِس طلسم (جادو) میں، بغیر ستاروں کی اُس رات میں ایک ستارہ تھی۔

maablib.org

⑤ سنبلستانِ دو زلفش تا کمر — تاب گیر از طلعتش کوہ و کمر
⑥ غرق اندر جلوۂ مستانہ — خوش سرود آں مستِ بے پیمانہ
⑦ پیشِ او گردندہ فانوسِ خیال — ذوفنوں مثلِ سپہرِ دیر سال
⑧ اندر آں فانوس پیکر رنگ رنگ — شکرہ بر کنجشک و بر آہو پلنگ!
⑨ من بہ رومیؒ گفتم اے دانائے راز — بر رفیقِ کم نظر بکشائے راز
⑩ گفت "ایں پیکر چوسیمِ تابناک — زاد در اندیشۂ یزدانِ پاک!
⑪ باز بے تابانہ از ذوقِ نمود — در شبستانِ وجود آمد فرود

فرہنگ:

سنبل: ایک خوشبودار گھاس، معشوق کی زُلف۔ تاب گیر: روشنی حاصل کرنے والے۔ کمر: میان، پیٹ کا پچھلا حصہ، ہر شے کا درمیان، بلندی، پہاڑ کی بلندی۔ غرق: ڈوب جانا، ڈوبا ہوا۔ سرود: گیت، نغمہ۔ پیمانہ: برتن، پیالہ۔ گردندہ: آسمان۔ فانوس: شیشے کا برتن جس میں شمع جلاتے ہیں۔ فانوس خیال: ایک قسم کا فانوس جس میں کاغذ کی تصویریں کاٹ کر لگاتے ہیں اور اس میں روشنی کرتے اور چکر دیتے ہیں جس سے تصویریں بڑا لطف دیتی ہیں۔ ذوفنون: کئی فنوں میں ماہر۔ دیر سال: قدیم، بوڑھا، پُرانا۔ شکرہ: باز کی قسم کا ایک مشہور شکاری پرندہ۔ کنجشک: چڑیا۔ چوسیم تابناک: چاندی کی طرح چمکتے، روشن۔ اندیشۂ یزدانِ پاک: خدائے پاک کی سوچ۔ نمود: علامت، نشان، ظاہر، شان، شوکت۔ شبستان: رات کے رہنے کا مکان، مسجد میں رات کو عبادت کرنے کی جگہ۔

⑤ اُس کی زُلف کے دو سنبلستاں (لمبی خوشبودار گھاس اس کے ریشے بال کی طرح ہوتے ہیں) کمر تک تھے۔ پہاڑ اور اُس کی بلندی اُس کے چہرے سے روشنی حاصل کرتے تھے۔

⑥ وہ مستانہ جلوے میں ڈوبی ہوئی تھی شراب پیے بغیر اُس مست نے مدہوش کر دینے والا نغمہ چھیڑا۔

⑦ اُس کے سامنے آسماں فانوس خیال تھا (وہ) پرانے آسماں کی طرح کئی فنون میں ماہر تھی۔

⑧ اِس فانوس میں رنگ رنگ کی شکلیں تھیں۔ شکرہ چڑیا پر اور چیتا ہرن پر (جھپٹتا نظر آتا تھا)

⑨ میں نے رومی سے کہا اے رازوں کے جاننے والے! اپنے کم نظر ساتھی پر (بھی یہ) راز کھول۔

⑩ اُس (رومی) نے کہا یہ چاندی کی طرح تابناک جسم، خدائے پاک کی سوچ سے پیدا ہوا ہے۔

⑪ پھر ظاہر ہونے کی لذت سے بے تاب ہو کر وجود کے شبستان میں اُتر آیا۔

⑫ ہمچو ما آوارہ و غربت نصیب　　تو غریبی، من غریبم او غریب!

⑬ شانِ او جبریلی و نامش سروش　　می بُرد از ہوش و می آرد بہوش

⑭ غنچۂ مارا کشود از شبنمش　　مُردہ آتش زندہ از سوزِ دمش

⑮ زخمۂ شاعر بسازِ دل ازوست　　چاکہا در پردۂ محمل ازوست

⑯ دیدہ ام در نغمۂ او عالمے　　آتشے گیر از نوائے او دمے!"

فرہنگ:

غربت: مسافرت، سفر۔ غریب: مسافر۔ سوزیدن: جلنا۔ سوزدش: اس کی جلن۔ مضراب: وہ آلہ جس سے مارا جائے، ستار بجانے والا اوزار۔ محمل: اونٹ کا کجاوہ۔ پردہ محمل: محمل میں بیٹھنے والے کا پردہ۔

maablib.org

⑫ ہماری ہی طرح آوارہ اور سفر نصیب ہے۔ تُو مسافر ہے، میں مسافر ہوں، وہ (بھی) مسافر ہے۔

⑬ اس کی شان جبریل جیسی ہے اور اس کا نام سروش ہے، ہوش سے لے جاتا ہے اور ہوش میں لاتا ہے۔

⑭ ہماری کلی اس کی شبنم سے کھلتی ہے۔ اُس کی سانس کے سوز سے بجھی آگ جل اُٹھتی ہے۔

⑮ اسی کے دل کے ساز سے شاعر کا مضراب ہے، پردۂ محمل میں چاک اِسی سے ہیں۔

⑯ میں نے اس کے نغمے میں ایک (نیا) عالم دیکھا ہے تو بھی ایک لمحہ اُس کے نغمے سے آتش حاصل کر۔

نوائے سروش

① ترسم کہ تو مے رانی زورق بسراب اندر — زادی بہ حجاب اندر میری بہ حجاب اندر

② چوں سُرمۂ رازیؔ را از دیدہ فروشستم — تقدیرِ امم دیدم پنہاں بکتاب اندر!

③ بر کشت و خیاباں پیچ، بر کوہ و بیاباں پیچ — برقے کہ بخود پیچد میرد بہ سحاب اندر

④ با مغربیاں بودم پر جستم و کم دیدم — مردے کہ مقامانش ناید بہ حساب اندر!

⑤ بے دردِ جہانگیری آں قرب میسّر نیست — گلشن بگریباں کش اے بُو گلاب اندر

⑥ اے زاہدِ ظاہر بیں گیرم کہ خودی فانی است — لیکن تو نہ می بینی طوفاں بہ حباب اندر

⑦ ایں صوتِ دلآویزے از زخمہ مطرب نیست — مہجورِ جناں حورے نالد بہ رباب اندر

فرہنگ:

ترسم: مجھے ڈر ہے۔ زورق: چھوٹی کشتی۔ می رانی زورق: تو چھوٹی کشتی چلاتا ہے، چلاتا رہے گا۔ فروشستم: میں نے دھو ڈالا۔ رازیؔ: مشہور مفسرِ قرآن، امام فخر الدین رازیؔ۔ کشت: کھیتی۔ پیچ: تاب، بل۔ بیاباں: ویرانہ۔ خیاباں: باغ۔ جُستم: میں نے ڈھونڈا، میں نے تلاش کیا۔ جہاں گیری: حکومت، سلطنت۔ جہاں گیر: دُنیا کو فتح کرنے والا۔ ظاہر بیں: ظاہری حالت کو دیکھنے والے۔ حباب: پانی کا بُلبلہ۔ گیرم: میں مانتا ہوں۔ دل آویز: دل پسند۔ مطرب: خوش کرنے والا، گویا، گانے والا۔ زخمہ: ستار یا سارنگی بجانے کا اوزار۔ مہجور: ہجر کیا گیا، جدا کیا گیا، بچھڑی ہوئی۔ جناں: جنت کی جمع باغ، بہشت۔ رباب: ستار، سارنگی۔

نغمۂ سروش

① مجھے ڈر ہے کہ تُو سراب میں چھوٹی کشتی چلاتا رہے گا، تو حجاب اندر پیدا ہوا ہے تو حجاب اندر (ہی) مر جائے گا۔

② جب سرمۂ رازی کو میں نے آنکھ سے دھو ڈالا، (تو) میں نے کتاب (قرآں پاک) میں اُمتوں کی تقدیر چھپی دیکھی۔

③ کھیتی اور باغ پر پیچ وتاب کھا، پہاڑ اور ویرانے پر پیچ وتاب کھا، بجلی جو کہ خود پر پیچ وتاب کھاتی ہے بادل میں ہی مر جاتی ہے۔

④ میں مغربیوں کے ساتھ رہا، میں نے بہت ڈھونڈا اور کم دیکھا وہ ایک مرد کہ جس کے مقامات حساب میں نہ آئیں۔

⑤ دُنیا کو فتح کرنے کے درد کے بغیر وہ قرب (الٰہی) میسر نہیں۔ اے گلاب میں رہنے والی خوشبو! گلشن کا گریبان کھینچ، (پھاڑ ڈال، گلاب کا گریبان پھاڑنے پر اکتفا نہ کر)

⑥ اے ظاہری حالت کو دیکھنے والے زاہد میں مانتا ہوں خودی فانی ہے لیکن تُو پانی کے بُلبلے میں طوفان نہیں دیکھتا۔

⑦ یہ دل پسند آواز گانے والے کے زخمہ سے نہیں ہے، جنت سے بچھڑی ہوئی ایک حور رباب میں آہ و فریاد کر رہی ہے۔

حرکت بہ وادیٔ یرغمید کہ ملائکہ اورا وادیٔ طواسین می نامند

① رومیؔ آں عشق و محبت را دلیل — تشنہ کاماں را کلامش سلسبیل
② گفت "آں شعرے کہ آتش اندروست — اصلِ او از گرمیٔ اَللّٰہ ھُو ست!
③ آں نوا گلشن کند خاشاک را — آں نوا برہم زند افلاک را
④ آں نوا برحق گواہی می دہد — بافقیراں پادشاہی می دہد!
⑤ خوں ازو اندر بدن سیّار تر — قلب از روح الامیں بیدار تر
⑥ اے بسا شاعر کہ از سحرِ ہنر — رہزنِ قلب است و ابلیسِ نظر!

فرہنگ:

تشنہ کاماں: پیاسے لوگ۔ سلسبیل: بہشت میں ایک چشمے کا نام، نرم چیز، خوش مزہ، شراب۔ نوا: آواز، موسیقی کے بارہ مقاموں میں سے ایک مقام کا نام، سامان۔ خاشاک: کوڑا کرکٹ۔ برہم: اُلٹ پلٹ، ناراض۔ روح الامین: حضرت جبرائیل علیہ السلام۔ بسا: بہت، اکثر۔ رہزن: ڈاکو، چور، راہ میں لوٹنے والا۔

وادی یرغمید کی طرف جانا جسے فرشتے وادیٔ طواسین کا نام دیتے ہیں

① رومی جو عشق و محبت کے رہبر ہیں۔ پیاسوں کے لیے اُن کا کلام (شاعری) سلسبیل (جنت کا چشمہ) ہے۔

② اُس نے کہا "وہ شعر کہ جس میں آگ ہے، اس کی اصل اللہ ھو کی گرمی سے ہے۔"

③ وہ آواز (شعر) گلشن کو کوڑا کرکٹ بنا دیتی ہے، وہ آواز (شعر) آسمانوں کو اُلٹ پلٹ کر دیتی ہے۔

④ وہ آواز (شعر) حق پر گواہی دیتی ہے، فقیروں کو بادشاہی دیتی ہے۔

⑤ اِس سے بدن میں خون تیز تر ہو جاتا ہے، دل حضرت جبرائیل علیہ السلام سے زیادہ بیدار ہو جاتا ہے۔

⑥ بہت سے شاعر ہنر کے جادو سے دل کے لٹیرے اور نظر کے ابلیس (شیطان) ہوتے ہیں۔

⑦ شاعرِ ہندی! خدایش یار باد　　جانِ او بے لذتِ گفتار باد
⑧ عشق را خنیاگری آموختہ　　باخلیلاں آزری آموختہ!
⑨ حرف اوچاویدہ و بے سوز و درد　　مُرد خوانند اہلِ درد اُو را نہ مَرد
⑩ زاں نوائے خوش کہ نشناسد مقام　　خوشتر آں حرفے کہ گوئی درمنام
⑪ فطرتِ شاعر سراپا جستجوست　　خالق و پروردگارِ آرزوست!
⑫ شاعر اندر سینۂ ملت چو دل　　ملتے بے شاعرے انبارِ گِل!
⑬ سوز و مستی نقشبندِ عالمے است　　شاعری بے سوز و مستی ماتمے است!
⑭ شعر را مقصود اگر آدم گری است　　شاعری ہم وارثِ پیغمبری است"

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

یار: دوست، ساتھی، معشوق، محبوب، طاقت۔ باد: ہوا، دُعا کا کلمہ، تند و تیز، غرور، آہ و نالہ۔ گفتار: گفتگو، کلام، بات چیت۔ خنیا: راگ، نغمہ۔ خُنیا گر: گویّا، گانے والا۔ خُنیا گری: گانا، بجانا۔ آموختہ: سیکھا ہوا کام، پڑھا ہوا سبق۔ خلیلاں: خلیل کی جمع، دوست صادق، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب۔ چاویدن: چڑیوں کا شور مچانا، لوٹ مار کرنا، لوٹنا۔ چاویدہ: چڑیوں کے شور جیسا۔ خوانند: پڑھتے ہیں، سمجھتے ہیں، دریافت کرتے ہیں۔ مُرد: اَمرد کا واحد، لڑکے جن کی ڈاڑھی نہ ہو۔ نوائے خوش: اچھی صدا، اچھا نغمہ، اچھی شاعری۔ نشناسد: واقف نہیں کرتے، آشنا نہیں کرتے۔ پروردگار: پالنے والا، پرورش کرنے والا۔ انبارِ گِل: مٹی کا ڈھیر۔ نقش بند: مصور، نقاش، صانع، خالق، نقش گر۔ مقصود: مقصد، قصد کیا گیا، ارادہ کیا گیا۔ آدم گری: آدم بنانا، انسان کو انسان بنانا۔

⑦ ہندی شاعر، خدا اُسے (زیادہ) معشوق دے، اس کی روح گفتگو کی لذت کے بغیر رہے۔

⑧ (شاعروں نے) عشق کو گانا بجانا سکھا دیا ہے، خلیلوں کو بُت بنانا سکھا دیا ہے۔

⑨ اُس کے الفاظ چڑیوں کے شور جیسے ہیں سوز اور درد سے خالی ہیں، اہلِ درد اُس کو مُرد (ایسا لڑکا جس کی ڈاڑھی مونچھ نہ ہو) سمجھتے ہیں مرد نہیں (سمجھتے)

⑩ وہ عمدہ نغمہ (شاعری) جو (انسان کو اس کے) مقام سے واقف نہیں کرتا، اُس سے وہ بات زیادہ اچھی ہے جو تو نیند میں کہتا ہے۔

⑪ شاعر کی فطرت سر سے لے کر پاؤں تک جستجو (تلاش) ہے۔ (وہ) آرزو کا پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا ہے۔

⑫ شاعر ملت کے سینے میں دل کی طرح ہوتا ہے، شاعر کے بغیر ملت مٹی کا ڈھیر ہے۔

⑬ سوز و مستی عالم کی نقش گر (شکلیں بنانے والی) ہے۔ سوز و مستی کے بغیر شاعری ماتم (رونا دھونا) ہے۔

⑭ شعر کا مقصد اگر آدم گری (انسان کو انسان بنانا) ہے (تو) شاعری بھی پیغمبری کی وارث ہے۔

⑮ گفتم از پیغمبری ہم باز گوے — سرّ او با مرد محرم باز گوے

⑯ گفت "اقوام و ملل آیاتِ اوست — عصر ہائے ما ز مخلوقاتِ اوست

⑰ از دمِ او ناطق آمد سنگ و خشت — ماہمہ مانندِ حاصل، او چو کشت!

⑱ پاک سازد استخوان و ریشہ را — بالِ جبریلے دہد اندیشہ را

⑲ ہاے و ہوے اندرونِ کائنات — از لبِ او نجم و نور و نازعات

⑳ آفتابش را زوالے نیست نیست — منکرِ او را کمالے نیست نیست

㉑ رحمتِ حق صحبتِ احرارِ او — قہرِ یزداں ضربتِ کرّارِ او

㉒ گرچہ باشی عقلِ کل از وے مرم — زانکہ او بیند تن و جاں را بہم

㉓ تیز تر نہ پابراہ بےغمید — تانہ بینی آنچہ می بایست دید

㉔ کندہ بر دیوارے از سنگِ قمر — چار طاسین نبوت را نگر"

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

بازگو: دوبارہ کہہ۔ مرد محرم: جاننے والے مرد۔ ہم: بھی، نیز، دیگر، سب۔ ملل: ملت کی جمع، قوم۔ آیات: آیت کی جمع، آسمانی کتاب کا جملہ، علامت، نشانی۔ ناطق آمد: بولنے لگتے ہیں۔ خشت: اینٹ۔ استخوان: ہڈیاں۔ ریشہ: سوت کا تار، زُلف۔ پاک سازد: پاک کرتا ہے۔ ہائے و ہو: شوروغل۔ احرار: حُر کی جمع، آزادلوگ، آزاد۔ ضربت: ضرب، چوٹ۔ کرّار: ہٹانے والا، دشمنوں پر متواتر حملے کرنے والا، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا لقب۔ عقل کل باشی: تو عقل کل بن جائے۔ مرم: نہ جاگ۔ بہم: ساتھ، اکٹھا۔ بیند: دیکھتا ہے۔ نہ پا: پاؤں رکھ۔ آنچہ: جو کچھ۔ می بایست دید: دیکھنا چاہیے۔ نہ: شہر۔ کندہ: کھودا ہوا، پتھر یا لکڑی میں کھدا ہوا۔ سنگ قمر: سفید رنگ کے پتھر کی ایک قسم۔

⑮ میں نے کہا پیغمبری کے بارے میں کچھ اور دوبارہ بتائیے۔ اس کے راز، جاننے والے مرد سے دوبارہ کہیں۔

⑯ اُس نے کہا "قومیں اور ملتیں اُس کی نشانیاں ہیں۔ ہمارے زمانے اُس کی مخلوقات میں سے (ایک مخلوق) ہیں۔

⑰ اُس کے دم سے پتھر اور اینٹیں بولنے لگتے ہیں۔ ہم سب حاصل کی طرح ہیں (اور) وہ کھیتی کی طرح ہے۔

⑱ وہ ہڈیوں اور ریشے (گوشت) کو پاک کرتا ہے، وہ فکر کو جبریل علیہ السلام کے پَر دیتا ہے۔

⑲ کائنات کے باطن (اندرون) میں شور وغل (پیدا کرتا ہے) اُس کے لب پر نجم اور نور اور نازعات (قرآنی سورتیں ہوتی ہیں)

⑳ اُس کے آفتاب کو زوال نہیں ہے، نہیں ہے۔ اُس کے منکر کو کمال نہیں ہے، نہیں ہے۔

㉑ اُس کے آزادوں کی صحبت حق کی رحمت ہے۔ اُس کے کرار (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) کی ضرب اللہ تعالیٰ کا قہر ہے۔

㉒ اگر تو عقل کل بن جاتا ہے (تو پھر بھی) اُس سے (پیغمبر سے دور) نہ بھاگ، کیونکہ وہ جسم اور بدن کو اکٹھا دیکھتا ہے۔

㉓ پر غمید کی راہ میں تیز تر قدم رکھتا کہ تو وہ شہر دیکھے جو کہ دیکھنا چاہیے۔

㉔ سفید پتھر سے ایک دیوار پر کھدے ہوئے نبوت کے چار طاسین دیکھ۔

(25) شوق راہ خویش داند بے دلیل — شوق پروازے ببالِ جبرئیل!
(26) شوق را راہِ دراز آمد دو گام — ایں مسافر خستہ گردد از مقام
(27) پا زدم مستانہ سُوے پرِ عُمید — تا بلندیہاے او آمد پدید
(28) من چہ گویم از شکوہِ آں مقام — ہفت کوکب در طوافِ او مدام
(29) فرشیاں از نورِ او روشن ضمیر — عرشیاں از سرمۂ خاکش بصیر!
(30) حق مرا چشم و دل و گفتار داد — جستجوے عالمِ اسرار داد
(31) پردہ را بر گیرم از اسرارِ گُل — با تو گویم از طواسینِ رُسُل

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

راہ خویش داند: اپنی راہ خود جانتا ہے۔ دو گام آمد: دو قدم بنتا ہے۔ خستہ گردد: تھک جاتا ہے۔ پا زدم: میں نے قدم اٹھائے/ رکھے، میں چلا۔ آمدپدید: ظاہر ہو گئیں۔ من چہ گویم: میں کیا کہوں۔ شکوہ: شان و شوکت، بزرگی، گلہ۔ روشن ضمیر: روشن دِل، صاحب کشف۔ بصیر: دانش مند، بینا، دیکھنے والا، بغیر آنکھ کے تمام ظاہر و باطن کا دیکھنے والا۔ پردہ را برگیرم: میں پردہ اٹھاتا ہوں۔

maablib.org

25 شوق بغیر رہنما کے اپنی راہ خود جانتا ہے۔ شوق جبریل علیہ السلام کے پروں سے پرواز کرتا ہے۔

26 لمبے راستے شوق کے دو قدم بنتے ہیں۔ یہ مسافر قیام سے تھک جاتا ہے۔

27 میں نے مست ہو کر یرغمید کی طرف قدم اُٹھائے، یہاں تک کہ اس کی بلندیاں ظاہر ہونے لگیں۔

28 میں اُس مقام کی شان و شوکت کے بارے میں کیا کہوں۔ سات ستارے ہمیشہ اُس کے طواف میں رہتے تھے۔

29 اُس کے نور سے فرشی (زمین پر رہنے والے) روشن دل تھے، اُس کی خاک کے سُرمے سے عرش پر رہنے والے بصیر (دیکھنے والے) تھے۔

30 حق نے مجھے آنکھ، دل اور گفتار (گفتگو کرنے کی طاقت) دے دی۔ رازوں کی دُنیا کی جستجو (تلاش) دے دی۔

31 میں تمام رازوں سے پردہ اُٹھاتا ہوں۔ میں تجھے رسولوں کے طواسین کے بارے میں بتاتا ہوں۔

طاسینِ گوتم

توبہ آوردن زنِ رقاصۂ عشوہ فروش

گوتم

① مے دیرینہ و معشوقِ جواں چیزے نیست — پیشِ صاحب نظراں حورِ جناں چیزے نیست!

② ہر چہ از محکم و پایندہ شناسی، گذرد — کوہ و صحرا و بر و بحر و کراں چیزے نیست!

③ دانشِ مغربیاں فلسفۂ مشرقیاں — ہمہ بتخانہ و در طوفِ بتاں چیزے نیست!

④ از خود اندیش و ازیں بادیہ ترساں مگذر — کہ تو ہستی و وجودِ دو جہاں چیزے نیست

⑤ در طریقے کہ بنوکِ مژہ کاویدم من — منزل و قافلہ و ریگِ رواں چیزے نیست

-----☆-----☆-----☆-----

فرہنگ:

مے دیرینہ: پرانی شراب۔ شناسی: تو سمجھتا ہے۔ گذرد: گزر جا۔ کراں: کنارا، ساحل۔ بادیہ: صحرا، بیابان، جنگل۔ ترساں: ڈرتے ہوئے۔ مگذر: مت گزر۔ طریق: راستہ۔ بنوک مژہ کاویدم من: میں نے پلکوں کی نوک سے تراشا ہے/کھودا ہے۔ ریگ: پانی کی طرح چمکتی ہوئی اور بہتی ہوئی ریت، سراب۔

طاسینِ گوتم

ایک نازو ادا دکھانے والی رقاصہ کا توبہ کرنا

گوتم

① پرانی شراب اور جوان معشوق کوئی چیز نہیں ہے۔ صاحب نظر (چیزوں کی حقیقت دیکھنے والا) کے سامنے جنت کی حور کوئی چیز نہیں ہے۔

② ہر وہ چیز جسے تُو مضبوط اور ہمیشہ رہنے والی سمجھتا ہے (ان سے آگے) گذر جا، پہاڑ، صحرا، خشکی، سمندر اور ساحل کوئی چیز نہیں ہے۔

③ مغرب والوں کی دانش (حکمت، دانائی) مشرق والوں کا فلسفہ، سب بت خانے ہیں، بتوں کا طواف کرتے رہنا کوئی چیز نہیں ہے (بڑی بات نہیں ہے)

④ اپنے آپ پر غور کر، اس بیاباں سے ڈرتے ہوئے نہ گزر، کہ تو ہے اور دو جہاں کا وجود کوئی چیز نہیں ہے۔

⑤ وہ راستہ جسے میں نے اپنی پلکوں کی نوک سے تراشا ہے۔ اس میں منزل، قافلہ، سراب کوئی چیز نہیں۔ (ان کی کوئی اہمیت نہیں)

⑥ بگذر از غیب کہ ایں وہم و گماں چیزے نیست ۔۔۔ در جہاں بودن و رستن ز جہاں چیزے ہست

⑦ آں بہشتے کہ خدائے بتو بخشد ہمہ ہیچ ۔۔۔ تا جزائے عملِ تست جناں، چیزے ہست!

⑧ راحتِ جاں طلبی؟ راحتِ جاں چیزے نیست ۔۔۔ در غمِ ہم نفساں اشکِ رواں چیزے ہست

⑨ چشمِ مخمور و نگاہِ غلط انداز و سرود ۔۔۔ ہمہ خوب است و لے خوشتر ازاں چیزے ہست

⑩ حسنِ رخسار دمے ہست و دمے دیگر نیست ۔۔۔ حسنِ کردار و خیالاتِ خوشاں چیزے ہست

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

رستن: چھوٹنا، رہائی پانا۔ بتو بخشد: تجھے بخش دی۔ جزائے عمل تست: تیرے عمل کی جزا ہے۔ ہم نفساں: ہم نفس کی جمع، ساتھی۔ چشم مخمور: شرابی آنکھ، مست آنکھ۔ غلط انداز: بھول بھلیاں۔

⑥ غیب سے گذر کہ یہ وہم و گماں کوئی چیز نہیں ہے۔ جہاں میں رہنا اور جہاں سے رہائی پانا (قابل ذکر) چیز ہے۔

⑦ وہ بہشت جو خدا نے تجھے بخش دی، سب ہیچ (کم، کوئی چیز نہیں) ہے اگر تیرے عمل کی جزا ہے (تو) جنت (قابل ذکر، بڑی) چیز ہے۔

⑧ تُو روح کا آرام مانگتا ہے؟ روح کا آرام کوئی چیز نہیں ہے، ساتھیوں کے غم میں بہتے ہوئے آنسو (بہت بڑی) چیز ہیں۔

⑨ مست آنکھ اور نظر کی بھول بھلیاں اور نغمہ، سب اچھے ہیں لیکن ان سے زیادہ اچھی چیزیں (بھی) ہیں۔

⑩ رُخسار (گال) کا حسن ایک لمحہ (عارضی) ہے اور دوسرے لمحہ نہیں ہے، کردار کا حسن اور اچھے خیالات (بہت بڑی) چیز ہیں۔

maablib.org

رقاصہ

① فرصتِ کشمکش مدہ ایں دلِ بے قرار را
یک دو شکن زیادہ کن گیسوے تابدار را

② از تو درونِ سینہ ام برقِ تجلّی کہ من
بامہ و مہر دادہ ام تلخیٔ انتظار را

③ ذوقِ حضور در جہاں رسمِ صنم گری نہاد
عشق فریب می دھد جانِ امید وار را!

④ تابفراغ خاطرے نغمۂ تازۂ زنم
باز بہ مرغزار دہ طائرِ مرغزار را

⑤ طبعِ بلند دادۂ، بند ز پاے من کشاے
تا بہ پلاسِ تو دہم خلعتِ شہریار را

⑥ تیشہ اگر بہ سنگ زد ایں چہ مقامِ گفتگوست؟
عشق بدوش می کشد ایں ہمہ کوہسار را!

☆......☆......☆......

فرہنگ:

کشمکش: بے چینی، اضطراب، پے در پے فرمائش، فتنہ وفساد، رنج والم۔ فرصت: فراغت، آرام، قابو، موقع۔ مدہ: مت دے۔ شکن: سلوٹ، خم، بل، معشوق کی زُلف کا پیچ۔ گیسو: سر کے دونوں طرف لٹکے ہوئے بال۔ تاب دار: چمکنے والا، خم رکھنے والا۔ رسم نہاد: رسم کی بنیاد رکھی۔ می دہد: دیتا ہے۔ فراغ خاطر: دِلی سکون، دلی آسائش۔ نغمۂ تازہ زنم: نیا نغمہ گاؤں۔ طبع: فطرت، خو، سرشت۔ پلاس: موٹا کپڑا، ٹاٹ، معمولی کپڑا بوریا۔ خلعت: لباس یا پوشاک جو بادشاہ یا امیر کی طرف سے کسی کو ملے۔ شہریار: بادشاہ، بزرگ

رقاصہ

① اِس دلِ بے قرار کو رنج والم سے آرام نہ دے، بل کھائی ہوئی زلفوں کو ایک دو بل اور دے دے۔

② تیری وجہ سے میرے سینے میں وہ برق تجلی ہے کہ میں نے چاند اور سورج کو بھی انتظار کی تلخی دے دی ہے۔

③ حضور (دیدار) کی لذت نے جہاں میں بُت بنانے کی رسم کی بنیاد رکھی۔ عشق اُمید رکھنے والی جان کو فریب دیتا ہے۔

④ تاکہ میں دلی سکون سے نیا نغمہ چھیڑوں، پھر مرغزار (عالم ارواح) کے پرندے کو، مرغزار دے۔

⑤ تُو نے طبع بلند (بلند فطرت) دی ہے۔ میرے پاؤں کے بندھن (بھی) کھول دے، تاکہ خلعتِ شہریار (بادشاہ کا دیا گیا لباس پہننے والوں کو) کو تیرا بوریا دے دوں۔

⑥ تیشہ اگر پتھر پر پڑے (تو) یہ کیا مقامِ گفتگو ہے، عشق یہ سارے پہاڑ کندھے پر اُٹھا لیتا ہے۔

طاسینِ زرتشت

آزمایش کردن اہرمن زرتشت را

اہرمن

① از تو مخلوقاتِ من نالاں چو نَے		از تو مارا فرودیں مانندِ دَے

② در جہاں خوار و زبونم کردۂ		نقشِ خود رنگیں زخونم کردۂ

③ زندہ حق از جلوۂ سینائے تست		مرگِ من اندر یدِ بیضائے تست!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

دے: دسویں شمسی مہینے کا نام، ہر شمسی مہینے کی نویں تاریخ، سخت سردی کا مہینہ، خزاں۔ نالاں: نالہ کرتا ہوا، روتا ہوا، فریاد کرتا ہوا۔ نَے: بانسری۔ خوار: ذلیل، بے اعتبار، بے قدر، رُسوا۔ زبوں: بے وقوف، عاجز، قیدی، بدتر۔ سینا: عرب کے شمال مغرب میں ایک پہاڑ کا نام جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات ملی تھی۔ یدِ بیضا: سفید اور روشن ہاتھ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ جب بطور معجزہ اسے بغل میں چھپا کر نکالتے تھے تو سورج کی طرح روشن نظر آتا تھا۔

طاسینِ زرتشت

اہرمن (شیطان) کا زرتشت کی آزمائش کرنا

شیطان

① تیری وجہ سے میری مخلوقات بانسری کی طرح فریاد کرتی ہیں۔ تیری وجہ سے میری بہار خزاں کی مانند ہے۔

② تو نے جہاں میں مجھے ذلیل اور عاجز کر دیا ہے۔ تُو نے اپنی تصویر میرے خون سے رنگین کر دی ہے۔

③ تیرے جلوۂ سینا سے حق زندہ ہے تیرے ید بیضا کے اندر میری موت ہے۔

maablib.org

④ تکیہ بر میثاقِ یزداں ابلہی است | بر مرادش راہ رفتن گمرہی است
⑤ زہر ہا در بادۂ گلفامِ اوست | ارّہ و کرم و صلیب انعامِ اوست!
⑥ جز دعاہا نوح تدبیرے نداشت | حرفِ آں بیچارہ تاثیرے نداشت!
⑦ شہر را بگذار و در غارے نشیں | ہم بہ خیلِ نوریاں صحبت گزیں
⑧ از نگاہے کیمیا کن خاک را | از مناجاتے بسوز افلاک را

فرہنگ:

تکیہ: سرہانہ، امام بارگاہ، تکیہ زدن: بھروسا کرنا، تکیہ کردن: لیٹنا، آسرا کرنا۔ میثاق: عہد، پیمان، وعدہ۔ روزِ میثاق: روزِ ازل، جب تمام ارواح نے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کیا تھا۔ ابلہی: بیوقوفی، بھولا پن، نادانی۔ مراد: ارادہ کیا گیا، مطلب مقصد۔ راہ رفتن: راستے پر چلنا۔ گلفام: پھول جیسی رنگت والی، گلاب کے پھول کے رنگ کی۔ ارہ: لکڑی چیرنے کا آلہ، آرہ، حضرت زکریا علیہ السلام سے متعلق تلمیح، جنھیں کفار نے آرے سے چیر دیا تھا۔ کرم: کیڑا، حضرت ایوب علیہ السلام کے متعلق تلمیح ایک موقع پر جن کے جسم میں کیڑے پڑ گئے تھے۔ صلیب: سولی، پھانسی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق تلمیح جنھیں یہودیوں نے (بظاہر) مصلوب کر دیا تھا۔ بگذار: چھوڑ دے۔ غارے نشیں: غار میں بیٹھ۔ بہ: خوب، اچھی، نیک۔ خیل: گروہ، جماعت، گھوڑوں کا گلہ، سوار آدمیوں کا گروہ۔ صحبت گزیں: صحبت اختیار کر۔ کیمیا: پیرومرشد کی نظر کامل، ناقص چیزوں میں روح شامل کر کے مرتبہ کمال تک پہنچانا، علم کیمیا، معمولی دھاتوں کو قیمتی دھاتوں میں بدلنا، مکر، فریب۔ مناجات: اللہ کی بارگاہ میں اس طرح دُعا کرنا جیسے کسی کو حاضر خیال کر کے باتیں کی جاتی ہیں، کان میں بات کہنا، سرگوشی کرنا۔

④ اللہ تعالیٰ کے عہد کا آسرا لینا بے وقوفی ہے اُس کے مقصد پر چلنا گمراہی ہے۔

⑤ اس کی پھولوں جیسی شراب میں زہر ہیں، آرہ، کیڑے اور صلیب اس کے انعام ہیں۔

⑥ حضرت نوح علیہ السلام دُعاؤں کے سوا کوئی تدبیر نہیں رکھتے تھے۔ اس بے چارے کی باتیں (کفار کے لیے) کوئی اثر نہ رکھتی تھیں۔

⑦ شہر کو چھوڑ اور غار میں بیٹھ جا، فرشتوں کے ساتھ صحبت اختیار کرنا بھی اچھا ہے۔

⑧ نگاہ سے خاک کی ماہیت بدل دے، مناجات سے آسمانوں کو پگھلا دے۔

maablib.org

⑨ در کہستاں چوں کلیم آوارہ شو — نیم سوزِ آتشِ نظارہ شو

⑩ لیکن از پیغمبری باید گذشت — از چنیں ملاگری باید گذشت!

⑪ کس میانِ ناکساں ناکس شود — فطرتش گر شعلہ باشد خس شود

⑫ تا نبوت از ولایت کمتر است — عشق را پیغمبری دردِ سراست!

⑬ خیز و در کاشانۂ وحدت نشیں — ترکِ جلوت گوے و در خلوت نشیں

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

نیم سوز: آدھا پگھلا ہوا، آدھا جلا ہوا۔ آتشِ نظارہ: نظارے کی آگ۔ باید گذشت: چھوڑ دینی چاہیے۔ مُلّا: بہت بھرا ہوا، علم سے بھرا ہوا، بہت بڑا عالم۔ لیکن: مگر، پر۔ کس: کوئی، شخص، قاصد، لائق، عقل مند۔ ناکس: نالائق، ناقص، کمینہ۔ وحدت: ایک ہونا، واحد ہونا، یگانگی، تنہائی۔ گو: کہو، دلیر، بہادر، بزرگ، پہلوان، گائے۔

⑨ کلیم (حضرت موسیٰ علیہ السلام) کی طرح پہاڑوں میں آوارہ پھر، نظارے کی آگ (اللہ کی برق تجلی) سے نیم سوز (آدھا پگھلا ہوا، بے ہوش) رہ۔

⑩ مگر پیغمبری چھوڑ دینی چاہیے اس قسم کی ملاگری (عالمانہ باتیں) چھوڑ دینی چاہئیں۔

⑪ لائق آدمی بھی نالائقوں کے درمیان نالائق ہو جاتا ہے۔ اگر اس کی فطرت شعلہ بھی ہو تو خس (کوڑا کرکٹ) بن جاتی ہے۔

⑫ چونکہ نبوت ولایت سے کم تر ہے۔ عشق کے لیے پیغمبری دردِ سر ہے۔

⑬ اُٹھ اور وحدت (ایک ہونا، تنہائی) کے گھر میں بیٹھ، محفل کو چھوڑ، بہادر بن اور تنہائی میں بیٹھ۔

maablib.org

زرتشت

① نور دریاے است ظلمت ساحلش — ہم چو من سیلے نزاد اندر دلش

② اندرونم موجہائے بیقرار — سیل را جز غارتِ ساحل چہ کار؟

③ نقشِ یزدانے کہ اوراکس ندید — جز بخونِ اہرمن نتواں کشید!

-----☆-----☆-----☆-----

④ خویشتن را وانمودن زندگی است — ضربِ خود را آزمودن زندگی است

⑤ از بلاہا پختہ تر گردد خودی — تا خدارا پردہ در گردد خودی

⑥ مردِ حق بیں جز بحق خود را ندید — لَا اِلٰہ می گفت و در خوں می تپید!

⑦ عشق را در خوں تپیدن آبروست — ارّہ و چوب و رسن عیدینِ اوست!

⑧ در رہِ حق ہر چہ پیش آید نکوست — مرحبا نامہربانیہائے دوست!

-----☆-----☆-----☆-----

فرہنگ:

غارت: لوٹ، تباہی۔ خویشتن: خود، آپ۔ وانمودن: ظاہر کرنا، عرض کرنا۔ بلا: امتحان، آزمائش، دُکھ، تکلیف، نہایت عجیب کام، نعمت۔ حق بیں: حق کو دیکھنے والا۔ چوب: لکڑی۔ رسن: رسی۔ مرحبا: عرب مہمانوں کے لیے بولتے ہیں جس کے معنی ہیں تیرے لئے ہمارے ہاں فراخی ہے تنگی نہیں ہے، خوش آمدی، شاباش، آفریں۔

زرتشت

① نور ایک سمندر ہے، تاریکی اِس کا ساحل ہے، مجھ جیسا سیلاب بھی اِس کے دل میں پیدا نہیں ہوا۔

② میرے اندر بے قرار موجیں ہیں، سیلاب کا سوائے ساحل کی تباہی کے کیا کام (ہے)

③ وہ ایک ایسا بے رنگ نقش (تصویر) ہے کہ اُس کو کسی نے نہیں دیکھا۔ سوائے اہرمن (شیطان) کے خون سے اُسے نہیں بنایا جا سکتا ہے۔

④ خود کو ظاہر کرنا زندگی ہے، اپنی ضرب کو آزمانا زندگی ہے۔

⑤ امتحانوں سے خودی مضبوط تر ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ خودی خدا کا پردہ چاک کر دیتی ہے۔

⑥ حق کو دیکھنے والا مرد خود کو حق (کی نظر) کے سوا نہیں دیکھتا۔ لَا اِلٰہ کہتا ہے اور خون میں تڑپتا ہے۔

⑦ عشق کے لیے خون میں تڑپنا آبرو ہے، آرہ، لکڑی اور رسی اِس کی عیدیں ہیں۔

⑧ حق کے راستے میں جو کچھ بھی پیش آئے، اچھا ہے دوست کی نامہربانیاں بھی خوش آمدید ہیں۔

⑨ جلوۂ حق چشمِ من تنہا نخواست | حسن را بے انجمن دیدن خطاست
⑩ چیست خلوت؟ درد و سوز و آرزوست | انجمن دید است و خلوت جستجو است
⑪ عشق در خلوت کلیم اللّٰہی است | چوں بجلوت می خرامد شاہی است!
⑫ خلوت و جلوت کمالِ سوز و ساز | ہر دو حالات و مقاماتِ نیاز
⑬ چیست آں؟ بگذشتن از دیر و کنشت | چیست ایں؟ تنہا نہ رفتن در بہشت!
⑭ گرچہ اندر خلوت و جلوت خداست | خلوت آغاز ست و جلوت انتہاست
⑮ گفتۂ پیغبری دردِ سراست | عشق چوں کامل شود آدم گراست!
⑯ راہِ حق با کارواں رفتن خوش است | ہمچو جاں اندر جہاں رفتن خوش است!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

می خرامد: ٹہلتا ہے، ناز سے چلتا ہے، مٹک کر چلتا ہے۔ کنشت: پارسیوں کا عبادت خانہ، آتش کدہ۔ ہم چو: مانند، ایسا ہی

⑨ میری آنکھ حق کا جلوہ اکیلی نہیں چاہتی، حُسن کو انجمن کے بغیر دیکھنا غلطی ہے۔

⑩ خلوت کیا ہے؟ درد و سوز و آرزو ہے۔ انجمن دیدار ہے اور خلوت تلاش ہے۔

⑪ عشق تنہائی میں کلیم الٰہی (اللہ سے باتیں کرنے والا) ہے۔ جب خلوت (محفل) میں ٹہلتا ہے تو شاہی کرتا ہے۔

⑫ خلوت اور جلوت، سوز و ساز کے کمال ہیں، دونوں نیاز کے مقامات اور حالات ہیں۔

⑬ وہ (خلوت) کیا ہے؟ مندر اور آتش کدے سے گزر جانا، یہ (جلوت) کیا ہے؟ جنت میں تنہا نہ جانا۔

⑭ اگرچہ خلوت اور جلوت میں خدا ہے۔ خلوت آغاز ہے اور جلوت انتہا ہے۔

⑮ تو نے کہا پیغمبری دردِ سر ہے عشق جب کامل ہو جاتا ہے، آدم گر (انسان کو انسان بنانے والا) بن جاتا ہے۔

⑯ حق کے راستے میں کارواں کے ساتھ چلنا خوب ہے، جاں کی مانند جہاں میں چلنا خوب ہے۔

maablib.org

طاسینِ مسیح

رویائے حکیم طالسطائی

① درمیانِ کوہسارِ ہفت مرگ — وادئ بے طائرو بے شاخ و برگ!
② تابِ مہ از دودِ گردِ او چو قیر — آفتاب اندر فضایش تشنہ میر!
③ رودِ سیماب اندراں وادی رواں — خم بخم مانند جوئے کہکشاں
④ پیشِ او پست و بلندِ راہ ہیچ — تند سیر و موج موج و پیچ پیچ
⑤ غرق در سیماب مردے تا کمر — باہزاراں نالہ ہائے بے اثر!
⑥ قسمتِ او ابر و باد و آب نے — تشنہ و آبے بجز سیماب نے!
⑦ برکراں دیدم زنے نازک تنے — چشمِ او صد کارواں را رہزنے
⑧ کافری آموز پیرانِ کنشت — از نگاہش زشت خوب وخوب زشت

فرہنگ:

حکیم طالسطائی (1828ء) روس کا ایک فلسفی تھا جس نے کئی ناول لکھے پھر اس پر مذہبی رنگ غالب آ گیا۔ اس نے انجیل کا ترجمہ کیا۔ 1894 میں ”خدا کی بادشاہت تمہارے اندر ہے۔“ کے عنوان سے کتاب لکھی، عیسائیت کا سچا پیروکار تھا۔ اِس نے 1910 میں وفات پائی۔ کوہسارِ ہفت مرگ: چاند کے ایک پہاڑ کا نام۔ قیر: تارکول۔ رود: ندی۔ سیماب: پارہ۔ خم بخم: بل کھاتی ہوئی۔ تندسیر: تیز چلنے والی۔

طاسینِ مسیح

حکیم طالسطائی کا خواب

① ہفت مرگ کے پہاڑ کے درمیان میں، پرندوں، شاخوں، پتوں اور پھلوں کے بغیر ایک وادی میں،

② اس کے گرد دھوئیں سے چاند کی روشنی تارکول کی مانند تھی۔ سورج اُس کی فضا میں پیاسا مر جاتا تھا۔

③ اِس وادی کے اندر پارے کی ندی بہہ رہی ہے (جو) کہکشاں کی ندی کی طرح بل کھائی ہوئی (ہے)

④ اِس کے سامنے راستے کی پستی اور بلندی ہیچ (کم، تھوڑی، کوئی چیز نہیں) ہے (یہ ندی) موج در موج بل کھاتی ہوئی تیز چلنے والی ہے۔

⑤ پارے میں ایک آدمی کمر تک ڈوبا ہوا ہے، ہزاروں بے اثر نالے (کر رہا تھا)

⑥ ہوا، پانی اور بادل اُس کی قسمت میں نہ تھے (وہ) پیاسا (تھا) اور (وہاں) پارے کے پانی کے سوا کچھ نہ تھا۔

⑦ میں نے کنارے پر نازک بدن عورت دیکھی، جس کی آنکھ سینکڑوں قافلوں کو لوٹنے والی تھی۔

⑧ آتش کدے کے پیروں کو کافری سکھانے والی تھی، اس کی نگاہ سے بُرا، اچھا اور اچھا، بُرا (تھا)

⑨ گفتمش تو کیستی، نامِ تو چیست؟ — ایں سراپا نالہ و فریاد کیست؟

⑩ گفت در چشمم فسونِ سامری است — نامم افرنگیں و کارم ساحری است!

⑪ ناگہاں آں جوئے سیمیں یخ بہ بست — استخوانِ آں جواں درتن شکست

⑫ بانگ زد اے وائے بر تقدیرِ من — وائے بر فریادِ بے تاثیرِ من

⑬ گفت افرنگیں "اگر داری نظر — اندکے اعمالِ خود را ہم نگر

⑭ پورِ مریم آں چراغِ کائنات — نورِ او اندر جہات و بے جہات!

⑮ آں فلاطوس، آں صلیب، آں روئے زرد — زیرِ گردوں تو چہ کردی او چہ کرد!

⑯ اے بجانت لذّتِ ایماں حرام — اے پرستارِ بُتانِ سیمِ خام

☆ ☆ ☆

⑰ قیمتِ رُوح القدس نشناختی — تن خریدی، نقدِ جاں درباختی!"

⑱ طعنۂ آں نازنینِ جلوہ مست — آں جواں را نشتر اندر دل شکست

⑲ گفت "اے گندم نمائے جو فروش — از تو شیخ و برہمن ملّت فروش!

⑳ عقل و دیں از کافریہائے تو خوار — عشق از سوداگریہائے تو خوار!

فرہنگ:

توکیستی: تو کون ہے؟ ناگہاں: اچانک۔ یخ بست: برف بن گئی۔ بانگ زد: چلّانے لگا، للکارنے لگا، ہانکنے لگا۔ وائے: افسوس ہے، وہ کنواں جس میں سیڑھیاں بنی ہوتی ہیں، گمراہ۔ پُور: بیٹا، فرزند، تیتر۔ پورمریم: مریم کا بیٹا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ فلاطوس: اُس رومی حاکم کا نام جس کے حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر لٹکایا جانا تھا۔ بُتان: بت کی جمع، معشوق، خوبصورت عورت۔ سیم خام: کچی چاندی۔ قیمت: قدر۔ نقدِجاں: روح۔ درباختی: تو ہار گیا۔ گندم نما جو فروش: فریبی، دغاباز، جس کا ظاہر کچھ اور باطن کچھ ہو۔ سوداگری: تجارت۔

⑨ میں نے اُس سے پوچھا، تُو کون ہے؟ تیرا نام کیا ہے؟ یہ (جو) سر سے لے کر پاؤں تک نالہ و فریاد (بنا ہوا ہے) کون ہے؟

⑩ اُس نے کہا میری آنکھ میں سامری کا جادو ہے۔ میرا نام افرنگیں ہے اور میرا کام جادوگری ہے۔

⑪ اچانک وہ چاندی جیسی ندی برف بن گئی، اُس جوان کی ہڈیاں بدن میں ٹوٹ گئیں۔

⑫ وہ چلانے لگا ہائے میری تقدیر پر افسوس ہے، میری بے اثر فریاد پر افسوس ہے۔

⑬ افرنگیں نے کہا "اگر تُو نظر رکھتا ہے، تھوڑا سا اپنے اعمال کو بھی دیکھ۔"

⑭ مریم کا بیٹا، وہ کائنات کا چراغ (ہے) اُس کا نور جہات و بے جہات (مکان و لامکان) میں ہے۔

⑮ وہ افلاطوس، وہ صلیب، وہ زرد چہرہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) آسماں کے نیچے تو نے کیا کیا؟ (اور) اُس (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے کیا کیا؟

⑯ اے کہ تیری جان پر ایمان کی لذت حرام ہے۔ اے کچی چاندی کے بتوں (حسین عورتوں) کے پجاری۔

⑰ تو نے پاک روح (حضرت جبرائیل علیہ السلام) کی قدر نہ پہچانی، تو نے بدن خریدا، روح ہار گیا۔

⑱ اُس جلوؤں میں مست خوبصورت عورت کا طعنہ، اُس جوان کے دل میں نشتر (بن کر) ٹوٹ گیا۔

⑲ اُس (جوان) نے کہا "اے دغاباز تیری وجہ سے شیخ و برہمن ملت بیچنے والے ہیں۔

⑳ عقل اور دین تیری کافریوں سے ذلیل ہیں۔ عشق تیری تجارتوں سے ذلیل ہے۔

㉑ مہرِ تو آزار و آزارِ نہاں — کینِ تو مرگ است و مرگِ ناگہاں!

㉒ صحبتے با آب و گل ورزیدہٕ — بندہ را از پیشِ حق دزدیدہٕ

㉓ حکمتے کو عقدۂ اشیا کشاد — باتو غیر از فکرِ چنگیزی نداد

㉔ داند آں مردے کہ صاحب جوہر است — جرمِ تو از جرمِ من سنگین تر است

㉕ از دمِ او رفتہ جاں آمد بتن — از تو جاں را دخمہ می گردد بدن

㉖ آنچہ ما کردیم باناسوتِ او — ملّتِ او کرد بالاہوتِ او

㉗ مرگِ تو اہلِ جہاں را زندگی است — باش! تابینی کہ انجامِ تو چیست!"

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

مہر: آفتاب، سورج، محبت، اُلفت، پیار۔ آزار: بیماری، تکلیف، دُکھ، رنج، رومیوں کے چھٹے مہینے کا نام۔ کین: حسد، بغض، عداوت، دُشمنی۔ ورزیدہ ای: تو نے اختیار کی ہے۔ دزدیدہٕ: تو نے چرا لیا ہے۔ عقدہ: گرہ، گانٹھ، مشکل کام۔ کو: کہ او، جس نے۔ جوہر: موتی، قیمتی پتھر، دلاور، نچوڑ، خلاصہ، روح، وہ چیز جو بذات خود قائم ہو۔ دخمہ: آتش پرستوں کے مردے دفن کرنے کا تہہ خانہ، مردے کا تابوت۔ ناسوت: عالم اجسام، دنیا، جسم۔ لاہوت: عالم ذات الٰہی کا جس میں سالک کو مقامِ فنا اللہ حاصل ہوتا ہے، روح۔

(21) تیری محبت رنج ہے اور چھپا ہوا رنج (ہے) تیری دُشمنی موت ہے اور اچانک واقع ہونے والی موت (ہے)

(22) تو نے پانی اور مٹی سے محبت اختیار کر رکھی ہے، تُو نے بندے کو خدا کے حضور (سے) چُرا لیا ہے۔

(23) وہ حکمت جس نے اشیا کی گرہ کھول دی (چیزوں کی ماہیت بیان کی ہے) (اُس حکمت نے) تجھے چنگیزی فکر (قتل وغارت) کے سوا کچھ نہیں دیا۔

(24) وہ مرد (یہ بات) جانتا ہے جو کہ صاحب جوہر ہے، تیرا جُرم میرے جُرم سے سنگین ہے۔

(25) اُس (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے دم سے نکلی ہوئی جاں تن میں آتی تھی، تیری وجہ سے بدن جان کا تابوت بن جاتا ہے۔

(26) جو کچھ ہم نے کیا (وہ) اُس (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے جسم کے ساتھ (تھا) اُس کی ملت (عیسائیوں) نے وہ کچھ اُس کی روح سے کیا۔

(27) تیری موت اہلِ جہاں کی زندگی ہے، ٹھہر! تا کہ تُو دیکھے کہ تیرا انجام کیا ہے؟

طاسینِ محمد ﷺ

نوحہ روحِ ابوجہل درحرمِ کعبہ

① سینۂ ما از محمد ﷺ داغ داغ! — از دمِ او کعبہ را گل شد چراغ!

② از ہلاکِ قیصر و کسریٰ سرود — نوجواناں را زدستِ ما ربود

③ ساحر و اندر کلامش ساحری است — ایں دو حرفِ لا اِلٰہ خود کافری است

④ تابساطِ دینِ آبا در نورد — باخداوندانِ ما کرد آنچہ کرد!

⑤ پاش پاش از ضربتش لات و منات — انتقام از وے بگیراے کائنات!

⑥ دل بغائب بست و از حاضر گسست — نقشِ حاضر را فسونِ او شکست

⑦ دیدہ بر غائب فروبستن خطاست — آنچہ اندر دیدہ می ناید کجاست!

فرہنگ:

ربود: اُچک لیا، چھین لیا۔ سرود: گیت گایا، گیت۔ بساط: فرش، بچھونا، چٹائی، دسترس، پونجی، گھر کا اسباب، سرمایہ، قدرت۔ نورد: لپیٹ دی۔ دین آبا: باپ دادا کا دین۔ پاش پاش: ٹکڑے، ٹکڑے۔ انتقام بگیر: بدلہ لے۔ دل غائب بست: دل غائب سے لگالیا۔ از حاضر گسست: حاضر سے توڑ لیا۔ فروبستن: جمائے رکھنا، مرکوز کرنا۔

طاسینِ محمد ﷺ

کعبے کے حرم میں ابوجہل کی روح کا نوحہ

① ہمارا سینہ محمد ﷺ کی وجہ سے داغ داغ ہو گیا، اس کے دم (پھونک) سے کعبے کا چراغ بجھ گیا۔

② قیصر و کسریٰ کی تباہی کا گیت گایا، نوجوانوں کو ہمارے ہاتھ سے چھین لیا۔

③ (آپ ﷺ) جادوگر ہیں اور آپ ﷺ کے کلام میں جادوگری ہے۔ یہ دو حرف لا الہ خود کافری ہیں۔

④ یہاں تک کہ (ہمارے) باپ دادا کے دین کی بساط (بچھونا، چٹائی) لپیٹ دی، ہمارے خداؤں کے ساتھ بہت کچھ کیا (انھیں توڑ دیا)

⑤ آپ ﷺ کی ضرب سے لات و منات (بتوں کے نام) ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ اے کائنات! آپ ﷺ سے بدلہ لے۔

⑥ غائب سے دِل لگایا اور حاضر سے توڑ لیا۔ نقشِ حاضر (موجودات) کے جادو کو توڑ دیا۔

⑦ غائب پر نظر جمائے رکھنا غلطی ہے وہ جو نظر نہیں آتا کہاں ہے (موجود نہیں ہے)

⑧ پیشِ غائب سجدہ بردن کوری است | دین اُو کوراست و کوری دُوری است

⑨ خم شدن پیشِ خدائے بے جہات! | بندہ را ذوقے نہ بخشد ایں صلوٰت!

☆......☆......☆......

⑩ مذہب او قاطع ملک و نسب | از قریش و منکر از فضلِ عرب!

⑪ درنگاہِ او یکے بالا و پست | باغلامِ خویش بریک خواں نشست

⑫ قدرِ احرارِ عرب نشناختہ | باکلفتانِ حبش در ساختہ

⑬ احمراں با اسوداں آمیختند | آبروئے دودمانے ریختند!

⑭ ایں مساوات، ایں مواخات اعجمی است | خوب می دانم کہ سلماں رضی اللہ عنہ مزدکی است

⑮ ابن عبداللہ ﷺ فریبش خوردہ است | رستخیزے بر عرب آوردہ است!

⑯ عترتِ ہاشم زخود مہجور گشت | از دو رکعت چشمِ شاں بے نور گشت

فرہنگ:

قاطع: قطع کرنے والا، کاٹنے والا۔ نسب: نسل، خاندان، جدی قرابت۔ فضل: زیادتی بخشش، بچاہوا، بزرگی میں فضیلت لے جانا۔ خوان: دستر خوان، جس پر رکھ کر کھانا کھاتے ہیں۔ پست و بالا: چھوٹا اور بڑا، ادنیٰ و اعلیٰ۔ کلفت: گندہ، موٹا، موٹا اور بدشکل۔ کلفتان حبش: حبشہ کے رہنے والے، موٹے اور بدشکل، حبشی۔ درساختن: موافقت کرنا، برابری کرنا، اتفاق کرنا۔ اسود واحمر: سیاہ وسُرخ، عرب و عجم، کالا اور گورا۔ ریختن: گرانا، ڈالنا، بکھیرنا، ڈھالنا۔ مواخات: کسی کو بھائی بنانا، باہم برادری رکھنا۔ عجمی: غیر عربی، جو عرب کا باشندہ نہ ہو، ایرانی، تورانی وغیرہ۔ مزدک: نوشیرواں بادشاہ کے وقت ایک آدمی تھا۔ جس نے ایک نیا مذہب ایجاد کیا تھا۔ جس نے بہت سی حرام چیزوں کو بھی حلال کر دیا تھا نوشیرواں نے اس آدمی کو اُس کے ساتھیوں سمیت قتل کر دیا تھا۔ عترت: اولاد، خویش واقارب، اپنے، یگانے۔

⑧ غائب کے سامنے سجدہ کرنا اندھا پن ہے یہ نیا دین اندھا ہے اور اندھا پن دُوری ہے۔

⑨ خدائے لامکاں کے سامنے جھکنا، اور یہ نمازیں بندے کو لذت عطا نہیں کرتیں۔

⑩ آپ کا مذہب ملک و نسب (خاندان، نسل) (کی جڑیں) کاٹنے والا ہے۔ آپ ﷺ قریش سے ہیں اور عرب کی فضیلت کے منکر ہیں۔

⑪ آپ ﷺ کی نگاہ میں چھوٹے بڑے ایک (برابر) ہیں۔ آپ ﷺ اپنے غلام کے ساتھ ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں۔

⑫ آپ ﷺ نے عرب کے آزاد لوگوں کی قدر نہ پہچانی (اور) حبشیوں کے ساتھ برابری کر لی۔

⑬ گوروں کو کالوں سے (عرب کو عجم سے) ملا دیا، خاندانوں کی عزت بکھیر (ختم کر) دی۔

⑭ یہ مساوات، یہ بھائی چارہ عجمی (چیز) ہے۔ میں (ابوجہل) اچھی طرح جانتا ہوں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مزدکی (ایسے آتش پرست ہیں، جنھوں نے نیا مذہب ایجاد کیا) ہیں۔

⑮ (حضرت) عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کا بیٹا (حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) اِس (حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ) کا فریب کھایا ہوا ہے (اور) عرب پر ایک قیامت لے آیا ہے۔

⑯ اولادِ ہاشم خود سے (اپنے خاندان) جدا ہو گئی دو رکعت (نماز) سے اُن کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔

17. اعجمی را اصلِ عدنانی کجاست | گنگ را گفتارِ سحبانی کجاست
18. چشمِ خاصانِ عرب گردیدہ کور | بر نیائی اے زُہیر از خاکِ گور؟
19. اے تو ما را اندریں صحرا دلیل | بشکن افسونِ نوائے جبرئیل!

☆ ☆ ☆

20. باز گو اے سنگِ اسود باز گوے | آنچہ دیدیم از محمد ﷺ باز گوے
21. اے ہبل اے بندہ را پوزش پذیر | خانۂ خود را ز بے کیشاں بگیر
22. گلّۂ شاں را بگرگاں کن سبیل | تلخ کن خرمائے شاں را بر نخیل!
23. صرصرے دہ با ہوائے بادیہ | اَنَّھُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِیَہ
24. اے منات اے لات ازیں منزل مرو | گر ز منزل می روی از دل مرو
25. اے ترا اندر دو چشمِ ما وثاق | مہلتے اِنْ کُنْتِ اَزْمَعْتِ الْفِرَاق

☆ ☆ ☆

فرہنگ:

عدنان: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اجداد سے ایک نام ہے، عربوں کا نسب بالاتفاق انہیں تک ثابت ہوتا ہے۔ سحبان: ایک فصیح و بلیغ عرب کا نام، جس کے باپ کا نام وائل تھا جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں خطیب العرب کا خطاب دیا تھا۔ گنگ: گونگا۔ خاصان: خاص لوگ۔ گردیدہ کور: اندھی ہوگئی ہیں۔ بر نیائی: کیا تُو نہیں نکلے گا، تُو کیوں نہیں نکلتا۔ زُہیر: زُہیر بن ابی سلمیٰ عرب کا ایک نامور شاعر جو کفار کی طرف سے شعر کہہ کر اسلام کی بُرائی بیان کیا کرتا تھا۔ پوزش: معذرت، عذر۔ پذیر: مان لینا، قبول کرنا۔ خانۂ خود: اپنا گھر۔ بے کیشاں: بے دین۔ گلہ: جانوروں کا غول، ریوڑ، زُلف، گھنگریالے بال۔ گرگ: بھیڑیا۔ سبیل کن: آزاد چھوڑ دے، مفت دے دے۔ تلخ: کڑوا، ناگوار، تندو تیز۔ کُن: کردن کا امر، کر۔ خُرما: کھجور۔ نخیل: کھجور کا درخت۔ صرصر: سرد ہوائیں۔ دہ: دادن کا امر، دے۔ بادیہ: جنگل، صحرا، بیابان۔ اعجاز: عاجز کرنا، ناتواں کرنا، معجزہ۔ مرو: نہ جاؤ۔ منزل: اُترنے کی جگہ، مسافروں کے آرام کی جگہ، گھر، مکان۔ وثاق: گھر۔

⑰ عجمی کی اصل عدنانی کہاں ہے؟ (نہیں ہے) گونگا کیسے سحبان کی طرح گفتگو کر سکتا ہے؟

⑱ عرب کے خاص لوگوں کی آنکھ اندھی ہو گئی ہے۔ اے زُہیر تو قبر کی خاک سے کیوں نہیں نکلتا؟

⑲ اے (زُہیر) تُو صحرا میں ہمارا رہنما ہے۔ جبرائیل کی آواز کا جادو توڑ دے۔

⑳ دوبارہ کہہ۔ اے حجر اسود دوبارہ کہہ، جو کچھ ہم نے محمد ﷺ سے (کی وجہ سے) دیکھا، دوبارہ کہہ۔

㉑ اے ہبل بندے سے معذرت قبول کر، اپنا گھر بے دینوں سے لے لے۔

㉒ اُن کے ریوڑ پر بھیڑیے آزاد چھوڑ دے، کھجور کے درختوں پر اُن کی کھجوریں کڑوی کر دے۔

㉓ اِن پر صحرا کی ہوا کے ساتھ صرصر (سخت سرد اور تیز ہوا) بھیج تاکہ وہ اس طرح گر جائیں جیسے کھجور کے کھوکھلے تنے۔

㉔ اے منات، اے لات، اِس گھر سے نہ جاؤ۔ اگر اس گھر (کعبہ) سے تُو نے جانا ہے (تو ہمارے) دل سے نہ جاؤ۔

㉕ اے کہ تیرا ہماری دو آنکھوں میں گھر ہے، تھوڑی دیر ٹھہر جا، اگر تم نے جانا ہی ہے۔

maablib.org

maablib.org

فلکِ عطارد

maablib.org

زیاراتِ ارواحِ جمال الدّین افغانی وسعید حلیم پاشا

① مشتِ خاکے کارِ خود را بردہ پیش — در تماشائے تجلی ہائے خویش!
② یامن افتادم بدامِ ہست و بود — یا بدامِ من اسیرِ آمد وجود!
③ اندریں نیلی تتق چاک از من است؟ — من زا افلاکم کہ افلاک از من است؟
④ یا ضمیرم را فلک در برگرفت — یا ضمیرِ من فلک را در گرفت!
⑤ اندرون است ایں کہ بیرون است؟ چیست؟ — آنچہ بیند نگہ چوں است؟ چیست؟
⑥ پرزنم بر آسمانے دیگرے — پیش خود بینم جہانے دیگرے
⑦ عالمے باکوہ و دشت و بحر و بر — عالمے از خاکِ ما دیرینہ تر

فرہنگ:

بردہ پیش: آگے بڑھایا۔ ہست و بود: موجود چیز پر کفایت کرنا۔ دام: جال، پھندا، چرنے والے جنگلی جانور جیسے ہرن۔ اسیر آمد: قید ہوگیا۔ تتق: خیمے کا پردہ۔ تُتق نیلی: آسمان، بادل۔ اندریں: اس میں۔ چاک: پھٹا ہوا۔ دربر گرفت: بغل میں دبالیا۔ چون: مانند، اگر، کیونکر۔ پرزنم: میں نے پرواز کی، میں اُڑا۔

جمال الدین افغانی اور سعید حلیم پاشا کی روحوں کی زیارت

① خاک کی مٹھی (اقبال) نے اپنی تجلیوں کے تماشوں میں (گم ہو کر) اپنے کام کو آگے بڑھایا۔

② یا میں ہر طرف موجود چیزوں کے جال میں گرفتار ہو گیا یا میرے جال میں وجود قید ہو گیا۔

③ (کیا) نیلے آسمان میں چاک (پھٹ گیا ہے) میری وجہ سے ہے؟ (کیا) میں افلاک سے ہوں یا افلاک مجھ سے ہیں؟

④ یا میرے ضمیر کو فلک نے بغل میں لے لیا یا میرے ضمیر نے فلک کو اپنے اندر سما لیا۔

⑤ یہ اندرون (میرے اندر کا منظر) ہے کہ بیرون (میرے باہر کا منظر) ہے، کیا ہے؟ جو کچھ نظر دیکھتی ہے، کیونکر ہے؟ کیا ہے؟

⑥ میں دوسرے آسماں پر اُڑا، اپنے سامنے میں نے دوسرا جہان دیکھا۔

⑦ ایک جہان جس میں پہاڑ اور جنگل خشکی اور سمندر تھے۔ ایک جہاں جو ہماری مٹی (زمین) سے بھی پُرانا تھا۔

⑧ عالمے از ابرکے بالیدۂ دستبردِ آدمے نادیدۂ

⑨ نقشہا نابستہ بر لوحِ وجود خردہ گیرِ فطرت آنجا کس نبود!

☆☆☆

⑩ من بہ رومی گفتم ایں صحرا خوش است در کہستاں شورشِ دریا خوش است

⑪ من نیابم از حیات ایں جانشاں از کجا می آید آوازِ اذاں؟

⑫ گفت رومی "ایں مقامِ اولیاست آشنا ایں خاکداں با خاکِ ماست

⑬ بوالبشر چوں رخت از فردوس بست یک دو روزے اندریں عالم نشست

⑭ ایں فضا ہا سوزِ آہش دیدہ است نالہ ہائے صبح گاہش دیدہ است

⑮ زائرانِ ایں مقامِ ارجمند پاک مرداں از مقاماتِ بلند

⑯ پاک مرداں چوں فضیل و بوسعید رحمۃ اللہ علیہ عارفاں مثلِ جنید و بایزید رحمۃ اللہ علیہ

⑰ خیز تا مارا نماز آید بدست یک دو دم سوز و گداز آید بدست"

☆☆☆

⑱ رفتم و دیدم دو مرد اندر قیام مقتدی تاتار و افغانی امام

⑲ پیرِ رومی ہر زماں اندر حضور طلعتش بر تافت از ذوق و سرور

⑳ گفت "مشرق زیں دو کس بہتر نزاد ناخنِ شاں عقدہ ہائے ما کشاد

فرہنگ:

ابرکے: ایک چھوٹا بادل، ایک نہایت چمکیلا۔ بالیدہ: نشو ونما پایا ہوا۔ دست بُرد: لوٹ مار۔ نقش بستن: پیدا کرنا، صورت بنانا، خیال باندھنا۔ خردہ گرفتن: عیب پکڑنا۔ بوالبشر: حضرت آدم علیہ السلام۔ رخت بست: سفر کیا۔ زائر: ملنے والا، زیارت کرنے والا۔ ارجمند: صاحب قدر، صاحب رُتبہ۔ مقتدی: پیروی کرنے والا، پیرو۔ تافت: چمک اُٹھا۔ عقدہ کشادن: مشکل کام کا حل کرنا، گرہ کھولنا۔

⑧ ایک چھوٹے سے بادل سے نشوونما پایا ہوا جہان جس نے آدم کی لوٹ مار نہیں دیکھی تھی۔

⑨ لوح وجود (وجود کی تختی) پر ابھی صورتیں نہیں بنی تھیں۔ اِس جگہ فطرت کے عیب پکڑنے والا کوئی نہ تھا۔

⑩ میں نے رومی سے کہا یہ صحرا اچھا لگتا ہے اس کے پہاڑوں میں دریا کا شور اچھا لگتا ہے۔

⑪ مجھے اس جگہ زندگی کے نشاں نہیں ملتے، اذان کی آواز کہاں سے آتی ہے؟

⑫ رومی نے کہا یہ اولیا کا مقام ہے۔ یہ زمین ہماری خاک (آدم) سے واقف ہے۔

⑬ (جب) حضرت آدم علیہ السلام نے جنت سے سفر کیا (تب) ایک دو دن اس جہاں میں بھی رہے۔

⑭ اِن فضاؤں نے اُس کی (آدم کی) آہوں کا سوز دیکھا ہے۔ اُس کی صبح کے نالے دیکھے ہیں۔

⑮ اس مقام کی زیارت کرنے والے صاحب رُتبہ ہیں، مقامات بلند رکھنے والے پاک مرد ہیں۔

⑯ فضیل اور بو سعید رحمۃ اللہ علیہ جیسے پاک مرد ہیں، جنید اور بایزید رحمۃ اللہ علیہ جیسے عارف ہیں۔

⑰ اُٹھ تا کہ ہمیں نماز (پڑھنے کا موقع) مل جائے ایک دو لمحے سوز و گداز حاصل ہو جائے۔

⑱ میں (وہاں) گیا اور دو مردوں کو قیام میں دیکھا، تاتاری (سعید حلیم پاشا) پیروی کرنے والے تھے اور افغانی (جمال الدین افغانی) امام تھے۔

⑲ پیر رومی جنھیں ہر لحہ حضور (اللہ تعالیٰ کا) حاصل تھا۔ اُن کا چہرہ ذوق و سرور سے چمک اُٹھا۔

⑳ اُس (پیر رومی) نے کہا مشرق نے اِن دو اشخاص سے بہتر کوئی (شخص) پیدا نہیں کیا، اُن کے ناخنوں نے ہماری بہت سی گرہیں کھولیں (ہمارے مشکل کام حل کیے)

(21) سیّد السادات مولانا جمال رحمۃ اللہ علیہ زندہ از گفتار او سنگ و سفال
(22) ترک سالار آں حلیمِ دردمند فکرِ او مثلِ مقامِ او بلند
(23) با چنیں مرداں دو رکعت طاعت است ورنہ آں کارے کہ مزدش جنت است"

☆......☆......☆

(24) قرأتِ آں پیرِ مردے سخت کوش سورۂ وَالنَّجم و آں دشتِ خموش!
(25) قرأتے کزوے خلیل آید بوجد روحِ پاکِ جبرائیل آید بوجد!
(26) دل ازو در سینہ گردد ناصبور شورِ اِلَّا اللہ خیزد از قبور!
(27) اضطرابِ شعلہ بخشد دُود را سوز و مستی می دہد داؤد را
(28) آشکارا ہر غیاب از قرأتش بے حجاب اُمّ الکتاب از قرأتش!

☆......☆......☆

(29) من ز جا برخاستم بعد از نماز دستِ او بوسیدم از راہِ نیاز
(30) گفت رومی "ذرۂ گردوں نورد! در دلِ او یک جہانِ سوز و درد!
(31) چشم جز بر خویشتن نکشادۂ دل بکس ناداۂ، آزادۂ
(32) تند سیر اندر فراخائے وجود من ز شوخی گویمش او را زندہ رود"

☆......☆......☆

فرہنگ:

سفال: ٹھیکری، مٹی کا برتن۔ مُزد: اُجرت، مزدوری خواہ دین کی ہو دُنیا کی۔ طاعت: بندگی، عبادت۔ قرأت: ہدایت، حکمت، حرفوں کا پڑھنا، مخارج سے نکالنا، تلاوت۔ پیر: بزرگ، مرشد، ہادی، ولی، بوڑھا، رہنما۔ کوش: سعی، کوشش، کوشش کرنے والا۔ وجد: غمگین ہونا، عاشق ہونا، ذوق و شوق کی حالت۔ ناصبور: بے صبر، بے چین، بے تاب۔ قبور: قبر کی جمع، قبریں۔ اُمّ الکتاب: قرآن شریف، لوحِ محفوظ، سورۂ فاتحہ۔ برخاست: اُٹھا، دور ہوا۔ نیاز: خواہش، حاجت، ضرورت، محتاج، اظہارِ محبت۔ گردوں نورد: آسمان میں پھرنے والا، گھومنے والا۔

(21) سید السادات (سرداروں کے سردار) مولانا جمال (الدین افغانی رحمۃ اللہ علیہ) جن کی گفتگو سے پتھر اور ٹھیکرے (مٹی کے ٹکڑے) زندہ ہو گئے۔

(22) وہ دردمند ترک سالار حلیم (سعید حلیم پاشا) جس کی سوچ اُس کے مقام کی طرح بلند ہے۔

(23) ایسے مردوں کے ساتھ دو رکعت (نماز) عبادت ہے، ورنہ اس کام کی مزدوری جنت ہے۔

(24) اُس سخت کوشش کرنے والے رہنما مرد کی تلاوت، سورۂ والنجم اور وہ خاموش بیابان۔

(25) وہ تلاوت کہ جس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام وجد میں آ جائیں، جبرائیل علیہ السلام کی روح پاک وجد میں آ جائے۔

(26) دل اِس (تلاوت) سے سینے میں بے تاب ہو گیا، الا اللہ کا شور قبروں سے اُٹھا۔

(27) (اس تلاوت نے) دھوئیں کو شعلے کی بے چینی دے دی، حضرت داؤد علیہ السلام کو سوز و مستی دے دی۔

(28) اِس تلاوت سے ہر غیب ظاہر ہو گیا، اس تلاوت سے قرآن بے پردہ ہو گیا۔

(29) میں نماز کے بعد اُس جگہ سے اُٹھا، اظہار محبت کے طور پر اُس (افغانی) کے ہاتھ پر بوسہ دیا۔

(30) رومی نے کہا یہ (اقبال) آسمانوں میں پھرنے والا ذرہ ہے، اس کے دل میں سوز و درد کا ایک جہان ہے۔

(31) (اس نے) اپنے سوا کسی پر آنکھ نہیں کھولی، کسی کو دل نہیں دیا، آزاد ہے۔

(32) وجود کی وسعتوں میں تیز چلنے والا ہے، میں شوخی سے اِس (اقبال) کو زندہ رود کہتا ہوں۔

افغانی

① زندہ رود! از خاکدانِ ما بگوے — از زمین و آسمانِ ما بگوے
② خاکی و چوں قدسیاں روشن بصر! — از مسلماناں بدہ ما را خبر!

......☆......☆......☆......

زندہ رود

① در ضمیرِ ملتِ گیتی شکن — دیدہ ام آویزشِ دین و وطن!
② روح در تن مُردہ از ضعفِ یقیں — ناامید از قوتِ دینِ مبیں
③ ترک و ایران و عرب مستِ فرنگ — ہر کسے را در گلو شستِ فرنگ
④ مشرق از سلطانیِ مغرب خراب — اشتراک از دین و ملت بردہ تاب!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

بصر: آنکھ، بینائی۔ضمیر: دل، خاطر، اندیشہ، وہ بات جو دل میں گزرے، بھید، پوشیدہ، وہ اسم غیر مظہر جو اسم ظاہر کا قائم مقام ہو۔ گیتی: دنیا، زمین، عالم، ایک پھول کا نام۔ آویزش: کش مکش، لڑائی، جنگ، لٹکاؤ۔ آویز: جنگ۔ شست: تیر کا منہ، زلف کا حلقہ، کمند کا حلقہ، مچھلی پکڑنے کا کانٹا، حجام کا نشتر۔ خراب: ویران، بردہ تاب: چمک چھین لی ہے۔

افغانی

① زندہ رود ہمارے خاکدان (مٹی کے ڈھیر) کے بارے میں کچھ کہہ، ہمارے زمین و آسمان کے متعلق کچھ کہہ۔

② تُو خاکی (مٹی سے بنا ہوا) ہے اور (لیکن) فرشتوں کی طرح روشن آنکھ والا ہے، ہمیں مسلمانوں کی کوئی خبر دے۔

......☆......☆......☆......

زندہ رود

① دُنیا (کے بتوں کو) توڑنے والی ملت کے ضمیر میں، مَیں نے اس کی (ملت کی) دین وطن کی جنگ دیکھی ہے۔

② روح یقین کی کمزوری سے بدن میں مردہ ہو گئی ہے، مسلماں روشن دین کی قوت سے نا اُمید ہو گیا ہے۔

③ ترک، ایران اور عرب انگریزوں کے مست کیے ہوئے ہیں ہر کسی کے گلے میں اُن کی کمند کا حلقہ ہے۔

④ مغرب کی سلطانی سے مشرق ویران ہو گیا ہے اشتراک (اشتراکیت) نے دین و ملت کی چمک چھین لی ہے۔

افغانی

دین و وطن

① لُرڈِ مغرب آں سراپا مکر و فن | اہلِ دیں را داد تعلیمِ وطن
② او بفکرِ مرکز و تو در نفاق | بگذر از شام و فلسطین و عراق
③ تو اگر داری تمیزِ خوب و زشت | دل نہ بندی با کلوخ و سنگ و خشت
④ چیست دیں برخاستن از روے خاک | تا ز خود آگاہ گردد جانِ پاک!
⑤ می نگنجد آنکہ گفت اللہ ھو | در حدودِ ایں نظامِ چار سُو
⑥ پرِّ کہ از خاک و برخیزد ز خاک | حیف اگر در میرد جانِ پاک!

فرہنگ:

لرد: لارڈ، نواب۔ نفاق: دل میں کچھ اور ظاہر میں کچھ ہونا، دوغلا پن، دوروئی، دُشمنی رکھنا، دُشمنی۔ کلوخ: مٹی کا ڈھیلا۔ دل نہ بندی: تُو دل نہ لگا۔ آگاہ گردد: آگاہ ہو جائے۔ می نگنجد: نہیں سماتا۔ پرِّ کہ: کہ، کاہ کا مخفف گھاس، گھاس کا تنکا۔ برخیزد: اُوپر اُٹھتا ہے۔ حیف: افسوس۔

افغانی

دین و وطن

① مغرب کا لارڈ سر سے لے کر پاؤں تک فریب ہے، اہلِ دین کو (اُس نے) وطن (وطن سے محبت) کی تعلیم دے دی۔

② وہ مرکز کی فکر میں ہے اور تم (ایک دوسرے سے) دشمنی میں ہو۔ شام و فلسطین اور عراق (کی محبت) سے گزر جا۔

③ تو اگر اچھے اور بُرے کا فرق رکھتا ہے (تو) مٹی کے ڈھیلوں، پتھروں اور اینٹوں سے دل نہ لگا۔

④ دین کیا ہے؟ خاک کی سطح سے اوپر اُٹھنا، تا کہ جانِ پاک اپنے آپ سے آگاہ ہو جائے۔

⑤ وہ کہ جس نے اللہ ھُو کہہ دیا اِس چار اطراف والے نظام کی حدود میں نہیں سماتا۔

⑥ گھاس کا تنکا خاک سے (پیدا ہوتا) ہے اور خاک سے اُوپر اُٹھتا ہے، افسوس ہے اگر جانِ پاک (روح) خاک میں مر جائے۔

⑦ گرچہ آدم بردمید از آب و گِل — رنگ و نم چوں گُل کشید از آب و گِل

⑧ حیف اگر در آب و گِل غلطد مدام — حیف اگر برتر نپرّد زیں مقام

⑨ گفت تن درشو بخاکِ رہگذر — گفت جاں پہنائے عالم رانگر!

⑩ جاں نگنجد در جہات اے ہوشمند — مردِ حُر بیگانہ از ہر قید و بند

⑪ حُر ز خاکِ تیرہ آید در خروش — زانکہ از بازاں نیاید کارِ مُوش!

☆☆☆

⑫ آں کفِ خاکے کہ نامیدی وطن — ایں کہ گوئی مصر و ایران و یمن

⑬ با وطن اہلِ وطن رانسبتے است — زانکہ از خاکش طلوعِ ملتے است

⑭ اندریں نسبت اگر داری نظر — نکتۂ بینی ز مُو باریک تر

⑮ گرچہ از مشرق بر آید آفتاب — با تجلّی ہائے شوخ و بے حجاب

⑯ در تب و تاب است از سوزِ دروں — تا ز قیدِ شرق و غرب آید بروں

⑰ بردمد از مشرقِ خود جلوہ مست — تا ہمہ آفاق را آرد بدست!

⑱ فطرتش از مشرق و مغرب بری است — گرچہ او از روئے نسبت خاوری است!

☆☆☆

فرہنگ:

غلطد: لوٹ لگائے، لوٹتا رہے۔ برتر: بہت اونچا۔ نپرد: نہ اُڑے۔ درشو: داخل ہوجا، مل جا۔ پہنائے عالم: عالم کی وُسعتیں۔ خاکِ تیرہ: تاریک خاک۔ خروش: شوروغل، فریاد۔ ازانکہ: اس لیے کہ۔ موش: چوہا۔ کارِ موش: چوہے کا کام۔ کفِ خاک: تھوڑی مٹی۔ نامیدی: تُو نام دیتا ہے۔ مُو: بال۔ تب: بخار، تپ، تابش، حرارت۔ تاب: گرمی، چمک، روشنی، قوت، پیچیدگی، قہر، غصہ، محنت، مشقت۔ سوزِ اندروں: اندرونی سوز۔ بردمد: پھوٹتا ہے، طلوع ہوتا ہے۔ آرد بدست: ہاتھ میں لے لیتا ہے، لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ ہمہ آفاق: ساری دُنیا۔ بری است: آزاد ہے۔ خاور: مشرق۔ خاوری است: مشرقی ہے۔

⑦ اگرچہ آدم پانی اور مٹی سے پیدا ہوا ہے پھول کی طرح مٹی اور پانی سے رنگ ونم (نمی) حاصل کرتا ہے۔

⑧ افسوس ہے اگر ہمیشہ پانی اور مٹی میں لوٹتا رہے، افسوس ہے اگر وہ اس مقام سے بہت اُونچا نہ اُڑے۔

⑨ جسم نے کہا (تُو) راستے کی خاک میں مل جا، جاں نے کہا (تُو) عالم کی وسعتوں کو دیکھ۔

⑩ اے عقل مند! جاں جہات (اطراف) میں نہیں سماتی، آزاد آدمی ہر قید و بند سے آزاد ہوتا ہے۔

⑪ آزاد (آدمی) تاریک خاک میں شور وغل کرتا ہے اس لیے کہ بازوں سے چوہے کا کام نہیں ہوتا۔

⑫ وہ تھوڑی سی مٹی تو جسے وطن کا نام دیتا ہے، یہ (تھوڑی سی مٹی) کہ تُو (اُسے) مصر و ایران اور یمن کہتا ہے۔

⑬ اہل وطن کی وطن کے ساتھ نسبت (تعلق) ہوتی ہے اس لیے کہ اُس کی خاک سے ملت طلوع ہوتی ہے۔

⑭ اگر تُو نظر رکھتا ہے تو اس نسبت میں بال سے بھی زیادہ باریک نکتہ دیکھے گا۔

⑮ اگرچہ سورج، شوخ اور بے پردہ جلووں کے ساتھ مشرق سے نکلتا ہے۔

⑯ اندرونی سوز کی وجہ سے حرارت اور روشنی رکھتا ہے، یہاں تک کہ مشرق اور مغرب کی قید سے باہر نکل آتا ہے۔

⑰ اپنے جلوے میں مست ہو کر مشرق سے نکلتا ہے یہاں تک کہ ساری دُنیا کو ہاتھ میں لے لیتا ہے۔

⑱ اِس کی فطرت مشرق اور مغرب سے آزاد ہے، اگرچہ وہ نسبت کے لحاظ سے مشرقی ہے۔

اشتراکیت وملوکیت

① صاحبِ سرمایہ از نسلِ خلیل	یعنی آں پیغمبرِ بے جبرئیل
② زانکہ حق و باطلِ او مضمر است	قلبِ او مومن دماغش کافر است
③ غربیاں گم کردہ اند افلاک را	در شکم جویند جانِ پاک را!
④ رنگ و بو از تن نگیرد جانِ پاک	جز بہ تن کارے ندارد اشتراک
⑤ دینِ آں پیغمبرِ حق ناشناس	بر مساواتِ شکم دارد اساس
⑥ تا اخوت را مقام اندر دل است	بیخِ او در دل نہ در آب و گِل است!

☆☆☆

فرہنگ:

صاحب سرمایہ: مراد کارل مارکس ہے جس نے اپنی کتاب ''سرمایہ'' لکھی جس کو اشتراکیت کی بائبل کہا جا سکتا ہے۔ پیغمبرِ بے جبرئیل: ایسا پیغمبر جس کے پاس جبرئیل نہیں آتا۔ مُضمر: پوشیدہ، چھپا ہوا۔ گم کردہ اند: گم کر دیا ہے، کھو دیا ہے۔ جویند: تلاش کرتے ہیں۔ حق ناشناس: حق کو نہ پہچاننے والا۔ اساس: بنیاد۔ اساس دارد: بنیاد رکھی۔ بیخ: جڑ، اصل۔

اشتراکیت وملوکیت

① صاحب سرمایہ (کارل مارکس) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہے، یعنی وہ ایسا پیغمبر ہے جس کے پاس جبریئل علیہ السلام نہیں آتا۔

② چونکہ اُس کا حق اور باطل چھپا ہوا ہے، اُس کا دل مومن اور دماغ کافر ہے۔

③ مغرب والوں نے افلاک (سے اپنے تعلق) کو کھو دیا ہے، (وہ) پیٹ میں جانِ پاک ڈھونڈتے ہیں۔

④ جانِ پاک جسم سے رنگ و بو نہیں لیتی۔ جسم کے ساتھ کام کے سوا اشتراکیت کچھ نہیں رکھتی۔

⑤ حق کو نا پہچاننے والے پیغمبر نے اُس دین کی بنیاد پیٹ کی مساوات (برابری) پر رکھی۔

⑥ چونکہ اخوت (بھائی چارے) کا مقام دل میں ہے۔ اُس کی جڑ دل میں ہے اور نہ کہ پانی اور مٹی میں۔

⑦ ہم ملوکیت بدن را فربہی است — سینۂ بے نور او از دل تہی است!

⑧ مثلِ زنبورے کہ بر گل می چرد — برگ را بگذارد و شہدش برد

⑨ شاخ و برگ و رنگ و بوے گل ہماں — بر جمالش نالۂ بلبل ہماں

⑩ از طلسم و رنگ و بوے او گذر — ترکِ صورت گوے و در معنی نگر

⑪ مرگِ باطن گرچہ دیدن مشکل است — گل مخواں اورا کہ در معنی، گِل است!

......☆......☆......☆......

⑫ ہر دو را جاں ناصبور و ناشکیب — ہر دو یزداں ناشناس آدم فریب!

⑬ زندگی ایں را خروج آں را خراج — درمیانِ ایں دو سنگ آدم زجاج!

⑭ ایں بہ علم و دین و فن آرد شکست — آں برد جاں را زتن، ناں را ز دست

⑮ غرق دیدم ہر دو را در آب و گِل — ہر دو را تن روشن و تاریک دل!

⑯ زندگانی سوختن با ساختن — در گِلے تخمِ دلے انداختن!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

فربہی: موٹاپا۔ زنبور: شہد کی مکھی، بھڑ۔ ہماں: ہم آں، وہ ہی، وہی۔ مرگِ باطن: باطن کی موت، پوشیدہ موت۔ مخواں: نہ کہہ۔ معنی: مقصد، اصلی مطلب، ذاتی خوبیاں، باطنی کمالات۔ ناصبور: بے صبر، بے تاب، بے چین۔ ناشکیب: بے قرار، بے چین، مضطرب۔ خروج: باہر نکلنا، باغی ہونا، کسی کے حکم سے منحرف ہو جانا۔ خراج: محصول، ٹیکس۔ زجاج: شیشہ، کانچ۔ سوختن: جلنا، جلانا۔ ساختن: بنانا، موافقت کرنا، آمادہ کرنا۔ تخم: بیج۔ انداختن: ڈالنا، ترتیب دینا، پھینکنا، بنانا، سنوارنا۔

⑦ ملوکیت بھی بدن کا موٹا پا ہے، اس کا بے نور سینہ دل سے خالی ہے۔

⑧ ایک شہد کی مکھی کی طرح جو پھول پر چرتی ہے پتوں کو چھوڑ دیتی ہے اور اِس کا شہد لے جاتی ہے۔

⑨ پھول کی شاخ، پتے، رنگ اور خوشبو وہی ہے (لیکن اِس میں شہد نہیں ہے) اِس کی خوبصورتی پر بلبل کا نالہ (بھی) وہی ہے۔

⑩ اس کے رنگ اور خوشبو کے جادو سے گزر جا، صورت کو چھوڑ دے اور معنی میں دیکھ (غور کر)

⑪ اگر چہ باطن کی موت دیکھنا مشکل ہے، اُسے پھول نہ کہہ کہ (وہ) اصل میں مٹی ہے۔

⑫ دونوں (اشتراکیت و سرمایہ داری) کی جان بے چین و بے قرار ہے۔ دونوں (اشتراکیت، سرمایہ داری) اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانتے (اور) انسان کو فریب دیتے ہیں۔

⑬ اس کی (ملوکیت کی) زندگی بغاوت ہے اُس کی (سرمایہ داری کی) ٹیکس ہے ان دو پتھروں کے درمیان آدم شیشہ (کی طرح) ہے۔

⑭ یہ (ملوکیت) علم و دین اور فن (ہنر) کے ذریعے توڑ پھوڑ لاتی ہے وہ (سرمایہ داری) ہاتھ سے روٹی چھین کر، بدن سے جان لے جاتی ہے۔

⑮ میں نے دونوں کو پانی اور مٹی (دنیا) میں ڈوبا ہوا دیکھا ہے۔ دونوں کے جسم روشن اور دل تاریک ہیں۔

⑯ زندگی جلنا (اور خود کو) بنانا ہے (اپنی) مٹی میں دل کا بیج پھینکنا ہے۔

سعید حلیم پاشا
مشرق و مغرب

① غربیاں را زیرکی سازِ حیات — شرقیاں را عشق رازِ کائنات
② زیرکی از عشق گردد حق شناس — کارِ عشق از زیرکی محکم اساس
③ عشق چوں با زیرکی ہمبر شود — نقشبندِ عالمِ دیگر شود
④ خیز و نقشِ عالمِ دیگر بنہ — عشق را با زیرکی آمیز دہ
⑤ شعلۂ افرنگیاں نم خوردہ ایست — چشمِ شاں صاحب نظر، دل مردہ ایست!
⑥ زخمہا خوردند از شمشیرِ خویش — بسمل افتادند چوں نخچیرِ خویش!
⑦ سوز و مستی را مجو از تاکِ شاں — عصرِ دیگر نیست در افلاکِ شاں!
⑧ زندگی را سوز و ساز از نارِ تست — عالمِ نَو آفریدن کارِ تست!

☆......☆......☆

⑨ مصطفیٰ کو از تجدّد می سرود — گفت نقشِ کہنہ را باید زدود

فرہنگ:

زیرکی: دانائی، ہوشیاری، حکمت۔ سازِ حیات: زندگی کا ساز۔ ہمبر: مثل، مانند، ہم مثل۔ نم خوردہ: نمی کھائے ہوئے، بجھنے والے۔ زخم ہا خوردند: بہت سے زخم کھائے۔ بسمل: زخمی، گھائل، ذبح کیا ہوا، نیم جاں۔ نخچیر: شکار، شکار کیا ہوا جانور۔ تاک: انگور کا درخت، بیل۔ مجو: تلاش نہ کر۔ آفریدن: پیدا کرنا۔ عالم نو: نیا عالم۔ تجدد: اچھوتی بات، نئی۔ سرودن: گانا۔ می سرود: گاتا ہے۔ زدودن: صیقل کرنا، زنگ چھڑانا، صاف کرنا۔ باید زدود: صاف کر دینے چاہیے۔

سعید حلیم پاشا

مشرق و مغرب

① مغرب والوں کے لیے دانائی سازِ حیات ہے۔ مشرق والوں کے لیے عشق رازِ کائنات ہے۔

② دانائی عشق سے حق پہچاننے والی بن جاتی ہے عشق کے کام کی بنیاد دانائی سے مضبوط ہوتی ہے۔

③ عشق جب دانائی کا ہم مثل ہو جاتا ہے (وہ) دوسرے جہاں کی صورتیں بنانے والا بن جاتا ہے۔

④ اُٹھ اور دوسرے عالم کا نقش (صورت، شکل) رکھ دے، دانائی کے ساتھ عشق ملا دے۔

⑤ انگریزوں کے شعلے بجھنے والے ہیں، ان کی آنکھ صاحب نظر (اور) دل مردہ ہیں۔

⑥ (انہوں نے) اپنی تلوار سے بہت سے زخم کھائے ہیں، اپنے شکار کی طرح ذبح کیے ہوئے پڑے ہیں۔

⑦ اُن کی انگور کی بیل سے سوز و مستی تلاش نہ کر، اُن کے افلاک میں دوسرا زمانہ نہیں ہے۔

⑧ تیری آگ سے زندگی کا سوز و ساز ہے، نیا عالم پیدا کرنا تیرا کام ہے۔

⑨ مصطفیٰ (کمال پاشا) کہ جو نئے گیت گاتا ہے اُس نے کہا کہ پرانے نقش صاف کر دینے چاہیے۔

⑩ نونگردد کعبہ را رختِ حیات — گر ز افرنگ آیدش لات و منات

⑪ تُرک را آہنگِ نو در چنگ نیست — تازہ اش جز کہنۂ افرنگ نیست

⑫ سینۂ او را دمے دیگر نبود — در ضمیرش عالمے دیگر نبود

⑬ لاجرم با عالم موجود ساخت — مثلِ موم از سوزِ ایں عالم گداخت

⑭ طرفگیہا در نہادِ کائنات — نیست از تقلید تقویمِ حیات

⑮ زندہ دل خلاقِ اعصار و دہور — جانش از تقلید گردد بے حضور

⑯ چوں مسلماناں اگر داری جگر — در ضمیرِ خویش و در قرآں نگر

⑰ صد جہانِ تازہ در آیاتِ اوست — عصرہا پیچیدہ در آناتِ اوست

⑱ یک جہانش عصرِ حاضر را بس است — گیر اگر در سینہ دل معنی رس است

⑲ بندۂ مومن ز آیاتِ خداست — ہر جہاں اندر برِ اوچوں قباست!

⑳ چوں کہن گردد جہانے در برش — می دہد قرآں جہانے دیگرش

فرہنگ:

نونگردد: نیا نہ ہوگا۔ رختِ حیات: زندگی کا سامان۔ آیدش: اس کے پاس سے جائیں۔ آہنگ: وقت، قصد، انداز، راگ، سر، نغمہ۔ چنگ: ایک مشہور باجے کا نام، ہاتھی کا آنکس، مانی کی کتاب کا نام، آدمی کا پنجہ، جانور کا چنگل۔ کہنہ: پرانا۔ لاجرم: لاعلاج، ناچار، ضروری، لابدی۔ طرفگی: عجیب وغریب، تماشا، نرالا، بازی گر۔ نہاد: بنیاد، اصل، خلقت، پیدائش، باطن، طینت، طرز، رسم، روش، عادت۔ تقویم: قیمت کرنا، سیدھا کرنا، نجومیوں کی جنتری، قائم کرنا کسی چیز کا اور بمعنی صورت کے بھی آتا ہے۔ خلاق: بہت پیدا کرنے والا، اللہ کا ایک نام۔ اعصار: عصر کی جمع، زمانے۔ دہور: دہر کی جمع، زمانے۔ داری جگر: تو تاب وطاقت رکھتا ہے۔ آنات: آن کی جمع، وقت۔ پیچیدہ: لپٹے ہوئے، لپیٹے ہوئے۔ تازہ: نیا۔ گیر: پکڑ۔ رس: پہنچ، پہنچنے والا۔ بر: اوپر، پھل، سینہ، آغوش، بغل، چوڑائی، گود، نزدیک۔ قبا: پوشاک۔ در برش: اس کی آغوش میں۔

⑩ کعبہ کا سامانِ زندگی نیا نہ ہوگا اگر افرنگ سے اس کے لات و منات (نئے نظریات کے بت) آ جائیں۔

⑪ تُرک کے باجے میں نئے سُر نہیں ہیں، اِس (ترک) کے تازہ (سُر)، افرنگ کے پُرانے (سُروں) کے سوا کچھ نہیں ہیں۔

⑫ اس کے سینے میں دوسری (نئی) سانس نہ تھی، اس کے ضمیر میں دوسرا (نیا) عالم نہ تھا۔

⑬ اس نے (مصطفیٰ کمال پاشا) موجودہ عالم لاعلاج بنا دیا۔ موم کی طرح اِس سوز سے عالم کو پگھلا دیا۔

⑭ کائنات کی اصل میں بہت سے تماشے ہیں، پیروی کرنے سے حیات کی تقویم (قائم اور سیدھی) نہیں ہوتی۔

⑮ زندہ دل زمانے پیدا کرنے والا ہوتا ہے، تقلید (پیروی کرنے سے) سے اِس کی جان بے حضور (اللہ کے حضور سے دور) ہو جاتی ہے۔

⑯ اگر تُو مسلمانوں کی طرح طاقت رکھتا ہے (تو) اپنے ضمیر میں اور قرآن میں دیکھ۔

⑰ اس (قرآن) کی آیات میں سینکڑوں نئے جہان ہیں۔ اس کے لمحوں میں کئی لپٹے ہوئے زمانے ہیں۔

⑱ موجودہ دور کے لیے بس ایک جہان کافی ہے۔ پکڑ (نیا جہان) اگر سینے میں معنی تک پہنچنے والا دل رکھتا ہے۔

⑲ بندۂ مومن خدا کی نشانیوں میں سے ہے ہر جہاں پوشاک کی طرح اُس کی آغوش میں ہوتا ہے۔

⑳ جب ایک جہان اُس کی آغوش میں پرانا ہو جاتا ہے، قرآن اُسے دوسرا جہان دے دیتا ہے۔

زندہ رود

① زورقِ ما خاکیاں بے ناخداست　　کس نداند عالمِ قرآں کجاست!

افغانی

① عالمے در سینۂ ما گم ہنوز　　عالمے در انتظارِ قم ہنوز
② عالمے بے امتیازِ خون و رنگ　　شامِ او روشن تر از صبحِ فرنگ
③ عالمے پاک از سلاطین و عبید　　چوں دلِ مومن کرانش ناپدید
④ عالمے رعنا کہ فیضِ یک نظر　　تخمِ او افگند در جانِ عمر ؓ
⑤ لایزال و وارداتش نو بنو　　برگ و بارِ محکماتش نو بنو
⑥ باطنِ او از تغیر بے غمے　　ظاہرِ او انقلابِ ہر دمے
⑦ اندرونِ تست آں عالم نگر　　می دہم از محکماتِ او خبر!

.......☆......☆......☆.......

فرہنگ:

ذورق: کشتی۔ خاکیاں: خاکی کی جمع انسانوں۔ بے: بغیر۔ ناخدا: ملاح۔ کس نداند: کوئی نہیں جانتا۔ قم: اُٹھ کھڑا ہو۔ ہنوز: تا حال، ابھی تک۔ عبید: بہت سے غلام، یہ عبد کی جمع نہیں ہے بلکہ اسم جمع ہے۔ رعنا: زیبا، خوش نما، خود آرا۔ فیض: پانی بہنا، پانی کا نہر میں اتنا زیادہ ہو جانا کہ کناروں سے بہنے لگے، پانی گرانا، بہت بخشش، بہت زیادہ فائدہ، بھید یا خبر کا ظاہر ہونا۔ افگند: ڈالا، زمین پر پٹکا۔ واردات: واقعہ، حادثہ، وہ حال جو آدمی پر گزرے۔ نو بنو: تازہ بتازہ، نئی سے نئی۔ بار: پھل، پھول، باری، شان و شوکت، رنج۔ محکمات: قرآن شریف کی وہ آیتیں جن کے معانی صاف اور صریح ہیں اور ان کی تاویل کی ضرورت نہیں۔ تغیر: اپنی پہلی حالت سے بدل جانا۔ انقلاب: دور زمانے کا اُلٹ پلٹ، اُلٹا ہونا

زندہ رود

① ہم انسانوں کی کشتی بغیر ملاح کے ہے۔ کوئی نہیں جانتا قرآن کا جہاں کہاں ہے۔

افغانی

① (یہ) عالم ابھی تک ہمارے سینے میں گم ہے، (یہ) جہاں ابھی تک انتظار قُم (اُٹھ کھڑا ہونے کے انتظار) میں ہے۔

② (یہ) عالم خون و رنگ کے فرق (نسلی فرق) کے بغیر ہے۔ اس کی شام افرنگ کی صبح سے زیادہ روشن ہے۔

③ (یہ) عالم سلطانوں اور غلاموں سے پاک ہے۔ مومن کے دل کی طرح اس کا کنارا ظاہر نہیں ہوتا۔

④ (یہ) خوبصورت عالم (کہ) اِک نظر کے فیض نے جس کا بیج حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی جان میں ڈال دیا۔

⑤ (اس عالم کو) زوال نہیں آتا اور اس کی واردات نئی سے نئی ہیں اس کی محکمات کے پھل اور پتے نئے سے نئے ہیں۔

⑥ اس کے باطن کو اپنی پہلی حالت سے بدل جانے کا غم نہیں ہوتا۔ اس کا ظاہر ہر لمحے اُلٹ پلٹ ہوتا رہتا ہے۔

⑦ تیرے اندر وہ عالم ہے، تو دیکھ، میں اس کے محکمات کے بارے میں بتاتا ہوں۔

محکماتِ عالمِ قرآنی

ا۔ خلافتِ آدم

① در دو عالم ہر کجا آثارِ عشق — ابنِ آدم سرّے از اسرارِ عشق
② سرِّ عشق از عالمِ ارحام نیست — او ز سام و حام و روم و شام نیست
③ کوکبِ بے شرق و غرب و بے غروب — در مدارش نے شمال و نے جنوب
④ حرفِ اِنّیْ جَاعِلٌ تقدیرِ او — از زمیں تا آسماں تفسیرِ او
⑤ مرگ و قبر و حشر و نشر احوالِ اوست — نور و نار آں جہاں اعمالِ اوست
⑥ او امام و او صلوات و او حرم — او مداد و او کتاب و او قلم!

فرہنگ:

آثار: نشانیاں، پیروں کے بچے ہوئے پرانے نشان، اثر کی جمع، نشان۔ ابنِ آدم: آدم کا بیٹا، انسان۔ ارحام: رحم کی جمع، زہدان، بچہ دان جس میں لڑکا اپنی ماں کے پیٹ میں رہتا ہے۔ تفسیر: وضاحت کرنا، خدا کے کلام کی شرح کرنا، شرح۔ اِنّی جَاعِلٌ: آیۂ قرآن۔ (میں آدم کو زمین میں اپنا نائب بنانے لگا ہوں) (سورۂ بقرہ آیت ۳۰)۔ حشر: اٹھانا، قیامت۔ نشر: خوشبو، گھاس کا ہرا ہونا، آرہ سے لکڑی کا کاٹنا، بچھانا، پھیلانا، خبر کا فاش کرنا، زندگی۔ حرم: خانہ کعبہ کے گرداگرد جو احاطہ ہے۔ مداد: دوات کی سیاہی، پنسل۔

محکماتِ عالمِ قرآنی

ا۔ خلافتِ آدم

① دونوں جہاں میں ہر جگہ عشق کی نشانیاں ہیں، انسان عشق کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔

② عشق کا راز بچہ دانوں کے جہان سے نہیں ہے، وہ سام و حام (نوح علیہ السلام کے بیٹے، نسب) اور روم و شام (ممالک) سے نہیں ہے۔

③ اس کا ستارہ مشرق اور مغرب کے بغیر ہوتا ہے اور غروب نہیں ہوتا، اس کے مدار میں شمال اور جنوب نہیں ہوتے۔

④ حرف "میں بنانے لگا ہوں" (خدا کا نائب ہونا) اس کی تقدیر ہے زمین سے لے کر آسمان تک وہ اللہ کے کلام کی شرح ہے۔

⑤ موت اور قبر، قیامت اور دوبارہ زندگی، اس کے حال (حالتیں) ہیں۔ اُس جہاں کے نور اور نار (جنت اور دوزخ) اس کے اعمال ہیں۔

⑥ وہ امام ہے اور وہ نماز ہے اور وہ حرم ہے، وہ دوات کی سیاہی ہے اور وہ کتاب ہے اور وہ قلم ہے۔

⑦ خردہ خردہ غیب او گردد حضور ‏ نے حدود او را نہ ملکش را ثغور

⑧ از وجودش اعتبارِ ممکنات ‏ اعتدالِ او عیارِ ممکنات

⑨ من چہ گویم از یمِ بے ساحلش ‏ غرق اعصار و دہور اندر دلش!

⑩ آنچہ در آدم بگنجد عالم است ‏ آنچہ در عالم نگنجد آدم است!

⑪ آشکارا مہر و مہ از جلوتش ‏ نیست رہ جبریل را در خلوتش!

⑫ برتر از گردوں مقامِ آدم است ‏ اصلِ تہذیب احترامِ آدم است

☆☆☆

⑬ زندگی اے زندہ دل دانی کہ چیست؟ ‏ عشقِ یک بیں در تماشائے دوئی است!

⑭ مرد و زن وابستۂ یک دیگر اند ‏ کائناتِ شوق را صورت گراند!

⑮ زن نگہ دارندۂ نارِ حیات ‏ فطرتِ او لوحِ اسرارِ حیات

⑯ آتشِ مارا بجانِ خود زند ‏ جوہرِ او خاک را آدم کند

⑰ در ضمیرش ممکناتِ زندگی ‏ از تب و تابش ثباتِ زندگی

فرہنگ:

خُردہ: کسی چیز کا ریزہ، آگ کی چنگاری، ٹکڑا، عیب، نکتہ، فروخت۔ ثُغور: ثغر کی جمع، سرحدیں۔ اعتبار: بھروسہ کرنا، ایک دوسرے پر قیاس کرنا، نصیحت پکڑنا، امتحان کرنا۔ اعتدال: برابر کرنا۔ عیار: کسوٹی، بولنا، سونے چاندی کی چاشنی لینا، پرکھ۔ ممکنات: ممکن کی جمع، حاصل ہونے والا، پیدا ہونے والا، جو بات ہو سکے۔ آنچہ: جو کچھ۔ گنج: گنجائش، خزانہ۔ گنجد: سما جائے۔ اصل: جڑ، نسب۔ تہذیب: آراستہ کرنا، پاک کرنا، کسی چیز کو اصلاح دینا۔ دوئی: دو ہونا۔ یک بیں: ایک دیکھنا، ایک دیکھنے والا۔ وابستہ: بندھا ہوا، رشتہ دار، عزیز، متعلق۔ صورت گر: صورتیں بنانے والے۔ نگہ دارندہ: حفاظت کرنے والی۔ زدن: مارنا، مضارع۔ زند: مارتی ہے یا مارے۔ ثبات: قیام، پائیداری، قرار۔

⑦ ٹکڑا ٹکڑا اس کا غیب حضور ہو جاتا ہے۔ نہ اُس کی کوئی حدود ہیں نہ اُس کے مُلک کی کوئی سرحدیں ہیں۔

⑧ اِس کے وجود سے پیدا ہونے والی چیزوں کا بھروسہ ہوتا ہے، اس کا برابر کرنا، پیدا ہونے والی چیزوں کی پرکھ (تولنا) ہے۔

⑨ اس کے بے ساحل سمندر کے بارے میں، میں کیا کہوں، اس کے دل میں زمانے اور ادوار ڈوبے ہوئے ہیں۔

⑩ جو کچھ آدم میں سما جائے (وہ) عالم ہے، جو کچھ عالم میں نہ سمائے (وہ) آدم ہے۔

⑪ سورج اور چاند اس کی رونق سے ظاہر ہیں۔ اس کی تنہائی میں جبریل کی کوئی راہ نہیں ہے۔

⑫ آدم کا مقام آسمان سے بہت اونچا ہے، تہذیب (اصلاح کرنے) کی جڑ آدم کا احترام ہے

⑬ اے زندہ دل تُو جانتا ہے زندگی کیا ہے۔ ایک (واحد) دیکھنے والے عشق کا، دو ہونے کا تماشا ہے۔

⑭ مرد اور عورت ایک دوسرے کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں (اور) شوق کی کائنات کے صورت گر ہیں۔

⑮ عورت نارِ حیات (زندگی کی آگ) کی حفاظت کرنے والی ہے، اس کی فطرت زندگی کے رازوں کی تختی ہے۔

⑯ ہماری آگ کو اپنی جان پر مارتی ہے، اُس کا جوہر خاک کو آدم بناتا ہے۔

⑰ اس کے ضمیر میں زندگی کی ممکنات (ہر ممکن پیدا ہونے والی چیزیں) ہیں۔ اس کی روشنی اور حرارت سے زندگی کا قیام ہے۔

⑱ شعلۂ کز وے شررہا در گسست — جان و تن بے سوز او صورت نہ بست

⑲ ارج ما از ارجمندیہائے او — ماہمہ از نقشبندیہائے او

⑳ حق ترا داد است اگر تابِ نظر — پاک شو قدسیتِ او را نگر

☆ ☆ ☆

㉑ اے ز دینت عصرِ حاضر بردہ تاب — فاش گویم با تو اسرار حجاب

㉒ ذوقِ تخلیق آتشے اندر بدن — از فروغ او فروغ انجمن!

㉓ ہر کہ بردارد ازیں آتش نصیب — سوز و ساز خویش را گردد رقیب

㉔ ہر زماں بر نقشِ خود بندد نظر — تا نگیرد لوح او نقشِ دگر

㉕ مصطفیٰ ﷺ اندر حرا خلوت گزید — مدّتے جز خویشتن کس را ندید

㉖ نقشِ ما را در دلِ او ریختند — ملّتے از خلوتش انگیختند

㉗ می توانی منکرِ یزداں شدن — منکر از شانِ نبی ﷺ نتواں شدن

㉘ گرچہ داری جانِ روشن چوں کلیم — ہست افکار تو بے خلوت عقیم!

㉙ از کم آمیزی تخیّل زندہ تر — زندہ تر جویندہ تر یابندہ تر!

☆ ☆ ☆

فرہنگ:

ارج: قدر، قیمت، مرتبہ، حد، اندازہ۔ ارجمند: صاحب قدر، صاحب رُتبہ۔ تابِ نظر: نظر کی چمک، نظر کی روشنی، نظر کی گرمی، نظر کی طاقت۔ ز دینت: تیرے دین سے۔ نصیب: حصہ۔ رقیب: پاسبان، نگہبان، دربان اور وہ دو شخص جو ایک معشوق پر عاشق ہوں ہر ایک دوسرے کا رقیب کہلاتا ہے۔ اس لیے کہ ہر ایک دوسرے سے معشوق کی نگہبانی اور بچاؤ کرتا ہے۔ نظر بند: وہ قیدی جو نظر سے غائب نہ ہونے پائے۔ تا: تاکہ، جب تک۔ انگیختن: اُٹھانا، بھڑکانا، اُکسانا۔ عقیم: بانجھ۔ جویندہ: تلاش کرنے والا۔ یابندہ: پالینے والا۔ کم آمیزی: کم ملنا۔

⑱ اس کے شعلے سے بہت سے شرر (چنگاریاں) ٹوٹتے ہیں روح اور بدن اس کے سوز کے بغیر صورت پیدا نہیں کرتے۔

⑲ ہماری قدر اُس صاحب مراتب (رتبوں والی، عورت) سے ہے، ہم سب اُس کی بنائی ہوئی صورتیں ہیں۔

⑳ حق اگر تجھے نظر کی روشنی دیتا ہے۔ پہلے (پاک ہو جا) (پھر) اس کی قدسیت (فرشتوں جیسی پاکیزگی) کو دیکھ۔

㉑ اے کہ دورِ حاضر نے تیرے دین کی روشنی چھین لی ہے میں تجھ سے چھپے راز کھول کر کہتا ہوں۔

㉒ تخلیق کی لذت ایک آگ بدن میں ہوتی ہے اس کی روشنی سے محفل کی روشنی ہے۔

㉓ ہر (وہ) شخص جو کہ اس آگ سے حصہ رکھتا ہے۔ اپنے سوز و ساز کا نگہبان بن جاتا ہے۔

㉔ ہر لحہ اپنے نقش کو نگاہ میں رکھ، جب تک اس کی لوح (تختی) دوسرا نقش نہیں لے لیتی۔

㉕ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے (غارِ) حرا میں تنہائی اختیار کی۔ مدتوں اپنے سوا کسی کو نہ دیکھا۔

㉖ ہمارا نقش آپ ﷺ کے دل میں ڈالا گیا۔ آپ ﷺ کی خلوت سے ملت (اسلامیہ) اُبھری۔

㉗ تو اللہ تعالیٰ کا منکر ہو سکتا ہے (لیکن) نبی ﷺ کی شان کا منکر نہیں ہو سکتا۔

㉘ اگر چہ تُو موسیٰ علیہ السلام کی طرح روشن روح رکھتا ہے (پھر بھی) تیرے افکار تنہائی کے بغیر بانجھ ہیں۔

㉙ کم ملنے سے تخیل زیادہ زندہ ہوتا ہے، زیادہ زندہ ہوتا ہے، زیادہ ڈھونڈنے والا ہوتا ہے، زیادہ پالینے والا ہوتا ہے۔

(30) علم و ہم شوق از مقاماتِ حیات — ہر دوی گیرد نصیب از واردات!
(31) علم از تحقیق لذت می برد — عشق از تخلیق لذت می برد
(32) صاحبِ تحقیق را جلوت عزیز — صاحبِ تخلیق را خلوت عزیز
(33) چشمِ موسیٰ خواست دیدارِ وجود — ایں ہمہ از لذتِ تحقیق بود
(34) لن ترانی نکتہ ہا دارد دقیق — اندکے گم شو دریں بحرِ عمیق
(35) ہر کجا بے پردہ آثارِ حیات — چشمہ زارش در ضمیرِ کائنات
(36) در نگر ہنگامۂ آفاق را — زحمتِ جلوت مدہ خلاّق را
(37) حفظِ ہر نقش آفریں از خلوت است — خاتمِ او را نگیں از خلوت است!

فرہنگ:

دقیق: مہین آٹا، باریک چیز، کم اور تھوڑی شے۔ عمیق: گہرا، دُور دراز۔ نکتہ: وہ پاکیزہ بات جو پوشیدہ ہو اور ہر ایک کی سمجھ میں نہ آسکے، کلام کی باریکی، نقطہ۔ چشمہ زار: وہ جگہ جہاں بہت سے چشمے ہوں۔ آفاق: اُفق کی جمع، آسمان کے کنارے، دنیا۔ ہنگامہ: ہجوم، وقت۔ زحمت: دُکھ، تکلیف، رنج، تنگی۔ حفظ: یاد کرنا، یاد رکھنا، نگاہ رکھنا، حفاظت کرنا۔ خاتم: انگشتری، انگوٹھی، جس شے پر فرمان ختم کیا جائے۔ نگیں: نگینہ۔

(30) علم اور شوق (عشق) (دونوں) زندگی کے مقامات میں سے (دو) مقام ہیں۔
دونوں واردات (وہ حال جو آدمی پر گزرتا ہے) سے حصہ لیتے ہیں۔

(31) علم تحقیق سے لذت لیتا ہے، عشق تخلیق سے لذت لیتا ہے۔

(32) صاحبِ تحقیق کو محفل عزیز ہوتی ہے۔ صاحبِ تخلیق کو تنہائی عزیز ہوتی ہے۔

(33) موسیٰ (علیہ السلام) کی آنکھ نے وجود کا دیدار چاہا۔ یہ سب تحقیق کی لذت سے تھا۔

(34) لن ترانی (تُو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتا) میں بہت سے باریک نکات ہیں۔ تھوڑا
اِس گہرے سمندر میں گم ہو جا۔

(35) ہر جگہ زندگی کی نشانیاں بے پردہ ہیں۔ ضمیرِ کائنات میں اِس کے بہت سے چشمے ہیں۔

(36) دُنیا کے وقت میں دیکھ، پیدا کرنے والے کو جلوت (محفل) کی تکلیف نہ دے۔

(37) ہر نقش آفریں کی حفاظت تنہائی سے ہے۔ اُس کی انگوٹھی کا نگینہ تنہائی سے ہے۔

۲۔ حکومتِ الٰہی

① بندۂ حق بے نیاز از ہر مقام — نے غلام اورا نہ او کس را غلام

② بندۂ حق مردِ آزاد است و بس — ملک و آئینش خداداد است و بس

③ رسم و راہ و دین و آئینش ز حق — زشت و خوب و تلخ و نوشینش ز حق

④ عقلِ خود بیں غافل از بہبودِ غیر — سُودِ خود بیند نہ بیند سُودِ غیر

⑤ وحیِ حق بینندۂ سودِ ہمہ — در نگاہش سُود و بہبود ہمہ

⑥ عادل اندر صلح وہم اندر مصاف — وصل و فصلش لَا یُرَاعِیْ لَا یَخَاف

فرہنگ:

آئین: قاعدہ، دستور، زیب، آرائش، قانون۔ نوشین: شیریں، میٹھا۔ بہبود: بھلائی، بہتری، خیر خواہی۔ سود: فائدہ، نفع، بیاج۔ بینندنہ: دیکھنے والی۔ مصاف: صف باندھنے کی جگہ، جنگ، میدان جنگ۔ وصل: ملاقات، معشوق سے ملنا۔ فصل: جدا کرنا، جدا ہونا، باز رکھنا، کلام کا ایک ٹکڑا، کتاب کا ایک حصہ۔ لا یراعی لایخاف: نہ کسی کی رعایت کرتی ہے نہ کسی سے خوف کھاتی ہے۔

۲۔ حکومتِ الٰہی

① بندۂ حق ہر مقام سے بے نیاز ہوتا ہے۔ نہ اُس کا کوئی غلام ہوتا ہے نہ وہ کسی کا غلام ہوتا ہے۔

② بندۂ حق صرف آزاد مرد ہوتا ہے اُس کا ملک اور قانون صرف خدا کا دیا ہوتا ہے۔

③ اُس کے طور طریقے، دین اور قانون حق سے (حق کے دیے ہوئے) ہوتے ہیں۔ اُس کا، بُرا، اچھا، کڑوا، میٹھا حق سے (حق کا دیا ہوا) ہوتا ہے۔

④ اپنے آپ کو دیکھنے والی عقل دوسرے کی بھلائی سے غافل ہوتی ہے، اپنا نفع دیکھتی ہے نہ کہ دوسرے کا نفع دیکھتی ہے۔

⑤ حق کی وحی سب کا نفع دیکھنے والی ہوتی ہے۔ اُس کی نگاہ میں سب کا نفع اور بھلائی ہوتی ہے۔

⑥ صلح میں اور جنگ میں بھی انصاف کرنے والی ہوتی ہے، اِس کی ملاقات اور جدائی نہ کسی کی رعایت کرتی ہے اور نہ کسی کا خوف کھاتی ہے۔

⑦ غیرِ حق چوں ناہی و آمر شود　　زوروَر بر ناتواں قاہر شود

⑧ زیرِ گردوں آمری از قاہری است　　آمری از ما سِوَی اللہ کافری است

......☆......☆......☆......

⑨ قاہرِ آمر کہ باشد پختہ کار　　از قوانیں گردِ خود بندد حصار

⑩ جُرّہ شاہیں تیز چنگ و زود گیر!　　صعوہ را در کارہا گیرد مشیر

⑪ قاہری را شرع و دستورے دہد　　بے بصیرت سرمہ با کورے دہد!

⑫ حاصلِ آئین و دستورِ ملوک!　　دہ خدایاں فربہ و دہقاں چو دُوک!

⑬ وائے بر دستورِ جمہورِ فرنگ　　مردہ تر شد مردہ از صورِ فرنگ!

⑭ حقہ بازاں چوں سپہرِ گرد گرد　　از امم برتختۂ خود چیدہ نرد!

فرہنگ:

ناہی: منع کرنے والا، روکنے والا۔ آمر: حکم کرنے والا، حاکم۔ قاہر: قہر کرنے والا۔ آمر و ناہی: پورا پورا بااختیار آدمی۔ پختہ کار: تجربہ کار، واقف کار، ہنرمند، ہوشیار۔ حصار: قلعہ، محاصرہ کرنا۔ جرّہ: دلیر، دلیر گھوڑا، باز کا نر۔ صعوہ: ممولا جو ایک چھوٹا سا پرندہ ہے۔ مشیر: مشورہ دینے والا، اشارہ کرنے والا۔ شرع: راہِ راست، جو اللہ تعالیٰ نے بندوں کے واسطے پیدا کی اور اس پر چلنے کا حکم دیا۔ بے بصیرت: نادان، بیوقوف، ظاہری اندھا، باطنی طور پر اندھا۔ ملوک: مَلِک کی جمع، بادشاہ، سلاطین، شاہان۔ دِہ: گاؤں۔ دِہ خُدایاں: گاؤں کے خدایان، جاگیردار۔ دُوک: چرخہ کا تکلہ۔ جمہور: ریت کا بلند تودہ، کثیر تعداد آدمی، آدمیوں کا گروہ، بڑے خاندان کی شریف عورت، عوام۔ صور: نرسنگھا، جانور کا سینگ جسے بجاتے ہیں، وہ نرسنگھا جسے قیامت کے دن اسرافیل علیہ السلام فرشتہ پھونکے گا اور مردے زندہ ہو جائیں گے۔ حقہ باز: بازی گر، مداری، حیلہ گر، عیار، بھان متی کا تماشا کرنے والا۔ تختہ: چوڑی لکڑی، لوح، تپائی، جہاز کی لکڑی کا ہر ایک ٹکڑا۔ نرد: چوسر کی گوٹ، شطرنج کا مہرہ، درخت کا تنا۔

⑦ حق کے سوا جب کوئی منع کرنے والا اور حکم دینے والا بن جاتا ہے (تو پھر) طاقت ور کمزور پہ قہر کرنے والا بن جاتا ہے۔

⑧ آسمان کے نیچے آمری قاہری سے ہے، اللہ کے سوا آمری کافری ہے۔

⑨ قاہر آمر جب تجربہ کار ہو جاتا ہے۔ اپنے گرد قوانین کا قلعہ بنالیتا ہے۔

⑩ تیز پنجوں والا (شکار کو) جلد پکڑنے والا، زبازمولوں کو (اپنے) کاموں کے لیے مُشیر رکھ لیتا ہے۔

⑪ (آمر) قاہری کو شرع اور قانون دیتا ہے، نادان، اندھے کو سرمہ دیتا ہے۔

⑫ بادشاہوں کے آئین اور قانون کا حاصل موٹے جاگیردار اور چرخہ کے تکلے کی طرح (باریک) کسان ہوتے ہیں۔

⑬ افرنگ کے عوام کے قانون پر افسوس (ہے) افرنگ کے صور سے مردہ زیادہ مردہ ہو جاتا ہے۔

⑭ (افرنگ کے) بازی گروں نے گردش کرنے والے آسماں کی طرح اقوام کو اپنے شطرنج کے تختے پر مہروں کی طرح رکھا ہوا ہے۔

maablib.org

⑮ شاطراں ایں گنج وراں رنج بر — ہر زماں اندر کمینِ یک دگر

⑯ فاش باید گفت سرِّ دلبراں — ما متاع و ایں ہمہ سوداگراں!

⑰ دیدہ ہا بے نم ز حبّ سیم و زر — مادراں را بار دوش آمد پسر

⑱ وائے بر قومے کہ از بیم ثمر — می بردنم را ز اندامِ شجر!

⑲ تا نیارد زخمہ از تارش سرود — می کشد نازادہ را اندر وجود!

⑳ گرچہ دارد شیوہ ہائے رنگ رنگ — من بجز عبرت نگیرم از فرنگ!

㉑ اے بہ تقلیدش اسیر آزاد شو — دامنِ قرآں بگیر آزاد شو!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

شاطر: چالاک، قاصد، بے باک، شوخ، شطرنج باز، چور۔ گنج ور: خزانچی، خزانہ کا مالک، خزانہ رکھنے والا۔ رنج بر: دہقان، مزدور، کاریگر، محنت کش۔ کمیں: شکار یا دشمن کے لیے کسی جگہ چھپ کر بیٹھنے والا، کسی کی گھات میں بیٹھنے والا۔ دلبراں: دل لے جانے والے، معشوق۔ سیم و زر: سونے اور چاندی۔ مادر: ماں۔ پسر: بیٹا۔ بیم: خوف، ڈر۔ اندام: جسم، عضو، باقاعدہ کام کرنا، روش، زیبائش۔ زخمہ: مضراب۔ می کشد: مار دیتا ہے۔ نازادہ: وہ بچہ جو ابھی پیدا نہ ہوا ہو۔ نیارد: نہ لائے۔ شیوہ: طرز، روش، طریقہ، ہنر، کرشمہ ناز، خودنمائی۔ نگیرم: نہ لیا۔

⑮ یہ شطرنج کھیلنے والے خزانے دار ہیں وہ مزدور ہیں، ہر وقت ایک دوسرے کی گھات میں رہتے ہیں۔

⑯ دل لے جانے والوں کا راز کھول کر بیان کرنا چاہیے، ہم سامان ہیں اور یہ سب تجارت کرنے والے ہیں۔

⑰ سونے اور چاندی کی محبت کی وجہ سے ان کی آنکھیں بے غم (بھیگی ہوئی نہیں ہیں (آنکھوں میں نمی خدا کی محبت سے آتی ہے) بیٹے کا آنا (پیدا ہونا) ماں کے کندھوں کا بوجھ ہے۔

⑱ افسوس ہے اُس قوم پر کہ جو پھل کے خوف سے (کہ اس کا پھل کوئی لے نہ جائے) درخت کے بدن کی نمی لے جاتی ہے۔

⑲ تا کہ مضراب اس کے تار سے گیت نہ لائے، اس لیے بچے کو پیدا ہونے سے پہلے وجود میں (ہی) مار دیتے ہیں۔

⑳ اگرچہ (افرنگ) رنگ رنگ کے انداز رکھتا ہے، میں نے افرنگ سے سوائے عبرت کے کچھ نہ لیا۔

㉑ اے اس کی تقلید کے قیدی! آزاد ہو جا، قرآن کا دامن پکڑ، آزاد ہو جا۔

maablib.org

۳۔ ارضِ ملکِ خداست

① سرگذشتِ آدم اندر شرق و غرب — بہرِ خاکے فتنہ ہائے حرب و ضرب!
② یک عروس و شوہرِ او ما ہمہ — آں فسونگر بے ہمہ ہم باہمہ!
③ عشوہ ہائے او ہمہ مکر و فن است — نے ازانِ تو نہ ازآنِ من است!
④ در نسازد با تو ایں سنگ و حجر — ایں ز اسبابِ حضر تو در سفر!
⑤ اختلاطِ خفتہ و بیدار چیست؟ — ثابتے را کار با سیار چیست؟
⑥ حق زمیں را جز متاعِ ما نگفت — ایں متاعِ بے بہا مفت است مفت
⑦ دہ خدایا! نکتۂ از من پذیر — رزق و گور ازوے بگیر او را مگیر

فرہنگ:

سرگزشت: حادثہ، واقعہ، ماجرا، کہانی۔ فتنہ: گمراہی، عذاب، دیوانگی، رسوائی، آزمائش، حیرت، مال، اولاد، محبوب، عاشق۔ بہر: واسطے، لیے، باعث، حصہ۔ عروس: دُلہن۔ فُسوں گر: جادوگرنی۔ عشوہ: ناز نخرے، فریب۔ مکروفن: فریب۔ ازان: اُس سے، اُسے بمعنی ملکیت بھی آتا ہے۔ ازانِ تو: تیری۔ حجر: گود، آغوش، آنکھ کا گوہر، چشم خانہ، ریت کا ٹیلہ۔ حضر: اقامت، قیام، شہر، وطن، پتھر۔ اختلاط: ملنا، محبت، گفتگو۔ خُفتہ: سویا ہوا۔ بے بہا: بہت قیمتی، انمول، بیش قیمت۔

۳۔ زمین خدا کی ملکیت ہے

① آدم کی کہانی مشرق اور مغرب میں ہے (یہ کہانی بتاتی ہے کہ) جنگ کے سارے عذاب زمین کے لیے ہیں۔

② ایک دُلہن ہے اور اُس کے شوہر ہم سب ہیں وہ جادوگرنی سب کے ساتھ بھی ہے اور سب کے بغیر بھی ہے۔

③ اِس کے ناز نخرے سب فریب ہیں۔ نہ (یہ) تیری ہے نہ میری ہے۔

④ اِن پتھروں اور ریت کے ٹیلوں سے بنا کر نہ رکھ، یہ تو قیام کے سامان ہیں (اور) تو سفر میں ہے۔

⑤ سوئے ہوئے اور جاگتے ہوئے کا ملنا، کیا ہے؟ ثابت (رُکے ہوئے) کا سیار (چلنے والے، حرکت کرنے والے) سے کیا کام ہے؟

⑥ اللہ تعالیٰ نے زمین کو ہمارے ساماں کے سوا کچھ نہیں کہا (یعنی ہمارا سامان ہے) (اور) یہ قیمتی سامان مفت ہے۔

⑦ اے جاگیردار! میری (گہری) بات مان لے، اُس سے (یعنی زمین سے) رزق حاصل کر قبر حاصل نہ کر۔

⑧ جنبش تا کے تو بود و او نبود — تو وجود و او نمودِ بے وجود

⑨ تو عقابی طائفِ افلاک شو — بال و پر بکشا و پاک از خاک شو

⑩ باطنِ الارضُ لِلّٰہ ظاہر است — ہر کہ ایں ظاہر نہ بیند کافر است

☆......☆......☆......

⑪ من نگویم در گذر از کاخ و کوے — دولتِ تست ایں جہانِ رنگ و بوے

⑫ دانہ دانہ گوہر از خاکش بگیر — صید چوں شاہیں ز افلاکش بگیر

⑬ تیشۂ خود را بکہسارش بزن — نورے از خودگیرو برنارش بزن

⑭ از طریقِ آزری بیگانہ باش — بر مُرادِ جہان نَو تراش!

⑮ دل برنگ و بوے وکاخ و کودہ — دل حریمِ اوست جز با او مدہ!

⑯ مردنِ بے برگ و بے گورو کفن؟ — گم شدن در نقرہ و فرزند و زن!

⑰ ہر کہ حرفِ لاالٰہ ازبر کند — عالمے را گم بخویش اندر کند

⑱ فقر جوع و رقص و عریانی کجاست — فقر سلطانی است رہبانی کجاست

☆......☆......☆......

فرہنگ:

تاکے: کب تک۔ بُود: ہست، ہستی، وجود، موجود، ہے۔ نمود: ظاہر ہونا، علامت، شان وشوکت۔ طائف: طواف کرنے والا، گشت کرنے والا، سپنا یعنی جو کچھ خواب میں دکھائی دے۔ در گذر: معافی، چشم پوشی، آنکھ بند کر لینا۔ حریم: مکان، گھر۔ بے برگ: بے سروسامان۔ مردن: مرنا۔ نقرہ: گلی ہوئی چاندی۔ ازبر: حفظ، زبانی۔ جوع: بھوک۔ رہبانی: ترکِ دُنیا، دُنیاداری چھوڑ دینا۔

⑧ اُس کی صحبت کب تک (رہے گی) تُو ہے اور وہ نہیں ہے۔ تُو وجود (رکھتا) ہے اور وہ بے وجود علامت ہے۔

⑨ تو عقاب ہے آسمانوں کا طواف کرنے والا بن جا، بال و پر کھول اور خاک سے آزاد ہو جا۔

⑩ "اَلْاَرضُ لِلّٰہ" (زمین اللہ کی ہے) کا باطن ظاہر ہے جو کوئی یہ ظاہر نہ دیکھے کافر ہے۔

⑪ میں نہیں کہتا محلات اور گلی کوچوں کو نہ دیکھ، یہ رنگ اور خوشبو والا جہان تیری دولت ہے۔

⑫ دانہ دانہ (کرکے) اس کی خاک سے موتی لے لے (چن لے) جس طرح شاہین اس کے آسمانوں سے شکار پکڑتا ہے۔

⑬ اپنا تیشہ اس کے پہاڑوں پر مار، اپنے آپ سے نور حاصل کر اور اس کی آگ پر (اپنا نور) مار۔

⑭ آزری (بت بنانے) کے طریقوں سے اجنبی بن جا، اپنے مطلب کا نیا جہان تراش (بنا)۔

⑮ (اس جہاں کے) رنگ، خوشبو، محل اور گلی کوچوں کو دل نہ دے، دل اُس کا (اللہ تعالیٰ) کا گھر ہے اُس کے سوا کسی کو نہ دے۔

⑯ بے سروسامانی اور بے گور و کفن مرنا؟ (کیا ہے؟) چاندی (مال و دولت) اور بیوی بچوں میں (خود کو) گم کر دینا ہے۔

⑰ جو کوئی حرف لا الٰہ زبانی یاد کر لیتا ہے عالم کو اپنے اندر گم کر لیتا ہے۔

⑱ بھوک اور رقص اور عریانی، کہاں فقر ہے، فقر سلطانی ہے دُنیا کو چھوڑ دینا، کہاں فقر ہے۔

۴۔ حکمت خیر کثیر است

① گفت حکمت را خدا خیرِ کثیر
ہر کجا ایں خیر را بینی بگیر

② علم حرف و صوت را شہپر دہد
پاکیٔ گوہر بہ ناگوہر دہد

③ علم را بر اوجِ افلاک است رہ
تا ز چشمِ مہر بر کندد نگہ

④ نسخۂ او نسخۂ تفسیرِ کُل
بستۂ تدبیر او تقدیرِ کُل

⑤ دشت را گوید حبابے دہ دہد
بحر را گوید سرابے دہ دہد!

⑥ چشمِ او بر وارداتِ کائنات
تا بہ بیند محکماتِ کائنات

⑦ دل اگر بندد بہ حق پیغمبری است
ور ز حق بیگانہ گردد کافری است!

⑧ علم را بے سوزِ دل خوانی شر است
نورِ او تاریکیٔ بحر و بر است

فرہنگ:

حرف: الفاظ۔ شہپر: بہت بڑا باز، بڑے پر۔ گوہر: موتی، لعل، یاقوت، دانائی، عقل، بیٹا، شے کی اصل، ذات، عوض، عنصر، مخفی راز، پوشیدہ، صفات۔ اوج: اونچائی، بلندی۔ بر کندن: اُکھاڑنا، کھینچنا، چھین لینا۔ کل: تمام، پورا، سب، اصطلاحِ صوفیہ میں کل واحد مطلق کو کہتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ۔ نُسخہ: کتاب، لکھا ہوا، کاغذ، وہ پرچہ جس پر حکیم دوا لکھ کر بیمار کو دیتا ہے۔ واردات کائنات: کائنات پر گزرنے والا حال۔ دل بندد: دل لگ جائے۔ خوانی: تو پڑھے۔ شر: بدی، بُرائی، ابلیس۔

۴۔ حکمت خیر کثیر ہے

① اللہ نے حکمت کو خیر کثیر کہا ہے، تُو جہاں کہیں یہ خیر دیکھے لے لے۔

② علم الفاظ اور آواز کو بڑے پَر دیتا ہے، نا گوہر (جو موتی نہیں ہے) کو گوہر کی پاکی دیتا ہے۔

③ علم کا راستہ آسمانوں کی بلندی سے اُوپر ہے۔ یہاں تک کہ وہ سورج کی آنکھ سے نگاہ چھین لیتا ہے۔

④ اس کا نُسخہ ہر چیز کی تفسیر کا نُسخہ ہے، اس کی تدبیر کے ساتھ ہر چیز کی تقدیر بندھی ہوئی ہے۔

⑤ (علم اگر) صحرا سے کہے کہ پانی کا بُلبلہ دے، تو وہ دیتا ہے، سمندر سے کہے کہ سراب دے، تو وہ دیتا ہے۔

⑥ اس کی آنکھ کائنات کی واردات پر ہے یہاں تک کہ کائنات کے محکمات نہ دیکھ لے۔

⑦ دل اگر حق سے لگ جائے تو پیغمبری ہے (اور) دل اگر حق سے بیگانہ ہو جائے تو کافری ہے۔

⑧ (اگر) تُو علم دِل کے سوز کے بغیر پڑھے (تو یہ) بُرائی ہے۔ اِس (علم) کا نور خشکی اور سمندر کی تاریکی ہے۔

⑨ عالمے از غازہ او کور و کبود — فرودینش برگ ریز ہست و بود

⑩ بحر و دشت و کوہسار و باغ و راغ — از بمِ طیارۂ او داغ داغ!

⑪ سینۂ افرنگ را نارے ازوست — لذتِ شبخون و یلغارے ازوست

⑫ سیرِ واژونے دھد ایام را — می برد سرمایۂ اقوام را!

⑬ قوتش ابلیس را یارے شود — نور نار از صحبت نارے شود

⑭ کشتنِ ابلیس کارے مشکل است — زانکہ او گم اندر اعماقِ دل است!

⑮ خوشتر آں باشد مسلمانش کنی — کشتۂ شمشیر قرآنش کنی

⑯ از جلالِ بے جمالے الاماں — از فراقِ بے وصالے الاماں!

⑰ علم بے عشق است از طاغوتیاں — علم با عشق است از لاہوتیاں!

⑱ بے محبت علم و حکمت مردۂ — عقل تیرے برہدف ناخوردۂ

⑲ کور را بینندہ از دیدار کن — بولہب را حیدرِ کرار کن!

☆ ☆ ☆

فرہنگ:

غاز: دُھنکی ہوئی روئی، سوئی کا ناکہ، بڑی مرغابی۔ کور و کبود: نیست و نابود، ناقص، تباہ و برباد۔ برگ ریز: پت جھڑ کا موسم، فصلِ خزاں، بڑھاپے کا عالم۔ ہست و بود: موجود چیز۔ راغ: سبزہ زار، پہاڑ کے نیچے کا میدان، دامن کوہ، جنگل۔ داغ داغ: تباہ و برباد۔ یلغار: دشمن کی فوج پر دوڑنا۔ واژون: برگشتہ، بپھرا ہوا، باغی، تباہ حال، اُلٹا، منحوس، نامبارک۔ سیر: چلنا، رفتار، چمڑے کا تسمہ۔ اعماق: عمق کی جمع، گہرائیاں۔ مسلمانش کنی: تُو اِسے مسلمان کرے۔ طاغوتیاں: طاغوت کی جمع، جادو، جادوگر، شیطان، گمراہوں کا سردار، سرکش، دیو، کاہن۔ لاہوتیاں: لاہوت کی جمع، ذاتِ الٰہی کا عالم جس میں سالک کو مقام فنا فی اللہ حاصل ہوتا ہے اس لفظ کے مقابل میں مرتبہ صفات کو جبروت اور مرتبہ اسماء کو ملکوت کہتے ہیں۔ ہدف ناخوردہ: نشانے پر نہ لگا ہوا۔ بینندہ: دیکھنے والا، دانش مند۔

⑨ اِس (علم) کی دُھنکی ہوئی روئی سے دُنیا تباہ و برباد ہوگئی ہے۔ اس (علم) کی بہار موجودہ ہر چیز کی خزاں ہے۔

⑩ سمندر اور بیابان اور پہاڑ، باغ اور سبزہ زار، اِس (علم کے بنائے ہوئے) جہازوں کے بموں سے تباہ و برباد ہیں۔

⑪ افرنگ کے سینے کی آگ اِس (علم) کی وجہ سے ہے شب خون اور دُشمن کی فوج پر حملے اِس (علم) کی وجہ سے ہیں۔

⑫ (یہ علم) دِنوں کو اُلٹی رفتار دے دیتا ہے (اور) اقوام سے اِن کا سرمایہ چھین لیتا ہے۔

⑬ اِس (علم کی) کی قوت ابلیس کی دوست بن جاتی ہے (اِس علم کا) نور آگ کی صحبت سے آگ بن جاتا ہے۔

⑭ ابلیس کا مارنا مشکل کام ہوتا ہے کیونکہ وہ دِل کی گہرائیوں میں گم ہوتا ہے۔

⑮ بہتر یہی ہے کہ تُو اِسے مسلمان کرے، تو اسے قرآن کی تلوار سے قتل کرے۔

⑯ ایسے جلال (رُعب) سے خدا کی پناہ جس میں جمال (دل کی خوبصورتی) نہیں ہے۔ ایسے فراق (جدائی) سے خدا کی پناہ جس میں وصال (اللہ کا) نہیں ہے۔

⑰ عشق کے بغیر علم گمراہوں کا سردار ہے، اور عشق کا ساتھ دینے والا علم ذاتِ الٰہی کے عالم سے (تعلق رکھتا) ہے۔

⑱ محبت کے بغیر علم و حکمت مردہ ہے، عقل (ایسا) تیر ہے جو نشانے پر نہ لگا ہو۔

⑲ اندھے (علم) کو دیدار (الٰہی) سے دیکھنے والا بنادے، (اِس) بولہب کو حیدر کرار (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) بنادے۔

زندہ رود

① نکماتش وا نمودی از کتاب   ہست آں عالم ہنوز اندر حجاب!

② پردہ را از چہرہ نکشاید چرا؟   از ضمیر ما بروں ناید چرا؟

③ پیشِ ما یک عالمِ فرسودہ ایست   ملّت اندر خاکِ او آسودہ ایست

④ رفت سوزِ سینۂ تاتار و کرد   یا مسلماں مُرد یا قرآں بمُرد!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

وانمودی: تُو نے کھول کر ظاہر کر دیا۔ چرا: کیوں، کس لیے۔ نکشاید: نہیں اُٹھاتا۔ بروں ناید: باہر نہیں آتا۔ فرسودہ: بہت پُرانا، بہت پرانی اور بے کار شے، گھسی ہوئی چیز۔ آسودہ: فارغ البال، آرام کرتا ہوا، سویا ہوا۔ رفت: گیا، رفتار، مجازاً مر گیا۔ تاتار: ترکستان کا رہنے والا، تُرک، مُغل۔ کُرد: چرواہا، حوض، تالاب، بویا ہوا کھیت، صحرا نشیں اور بھیڑ بکریاں چرانے والی ایک قوم کا نام جس کے نام پر کردستان مشہور ملک ہے یہ لوگ بڑے بہادر اور جنگ جُو ہیں۔

زندہ رود

① آپ (افغانی) نے کتاب کے محکمات (بنیادی تعلیمات) کو کھول کر ظاہر کر دیا (لیکن) وہ جہاں (قرآن کا جہاں) ابھی تک پردے میں ہے۔

② (یہ جہاں) چہرے سے پردہ کیوں نہیں اُٹھاتا، ہمارے ضمیر سے باہر کیوں نہیں آتا؟

③ ہمارے سامنے ایک بہت پُرانا جہاں ہے۔ ملت اِس (جہاں) کی خاک میں سوئی ہوئی ہے۔

④ تاتار اور کرد کے سینے کا سوز مر گیا، یا مسلمان مر گیا یا قرآن مر گیا۔

maablib.org

سعید حلیم پاشا

① دینِ حق از کافری رسوا تر است — زانکہ ملاّ مومنِ کافر گر است!

② شبنمِ ما در نگاہِ ما یم است — از نگاہِ او یمِ ما شبنم است!

③ از شگرفیہائے آں قرآں فروش — دیدہ ام روح الامیں را در خروش!

④ زانسوئے گردوں دلش بیگانہ — نزدِ او اُمّ الکتاب افسانہ

⑤ بے نصیب از حکمتِ دینِ نبی ﷺ — آسمانش تیرہ از بے کوکبی!

⑥ کم نگاہ و کور ذوق و ہرزہ گرد — ملّت از قال و اقولش فرد فرد!

⑦ مکتب و ملاّ و اسرارِ کتاب — کورِ مادر زاد و نورِ آفتاب!

⑧ دینِ کافر فکر و تدبیرِ جہاد — دینِ ملاّ فی سبیل اللہ فساد!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

یم: سمندر۔ شگرف: عجیب، نیک، بزرگ، جوشاندہ، مسہل۔ خروش: شوروغل، فریاد۔ ہرزہ گرد: بے ہودہ پھرنے والا۔ قال: گفتگو، بات چیت۔ قال و اقولش: اس کے بحث ومناظرہ یا مباحثہ۔ فرد: اکیلا، تنہا، یگانہ۔ فرد فرد: ٹکڑے ٹکڑے، بکھر جانا، تنہا تنہا ہو جانا۔ کور مادرزاد: پیدائشی اندھا۔

سعید حلیم پاشا

① دینِ حق کافری سے زیادہ رُسوا ہے کیونکہ ملا کافر بنانے والا مومن ہے۔

② ہماری شبنم ہماری نگاہ میں سمندر ہے، اُس (مُلا) کی نگاہ میں ہمارا سمندر شبنم ہے۔

③ اِس قرآن فروخت کرنے والے (مُلا) کی عجیب باتوں سے میں نے جبریل علیہ السلام کو فریاد کرتے دیکھا ہے۔

④ اُس (مُلا) کا دِل آسمان کی طرف سے بیگانہ ہے اُس کے نزدیک قرآن پاک (ایک) افسانہ ہے۔

⑤ دینِ نبی ﷺ کی حکمت سے بے نصیب ہے (اِس کا کوئی حصہ نہیں ہے) روشن ستارے نہ ہونے کی وجہ سے اِس کا آسمان تاریک ہے۔

⑥ کم نگاہ، ذوق کا اندھا اور بے ہودہ پھرنے والا ہے، ملت اس کے بحث مباحثے سے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی ہے۔

⑦ مکتب، مُلا اور قرآن پاک کے رازوں (میں اتنی دوری ہے) (جتنی) پیدائشی اندھے اور سورج کی روشنی (میں دوری ہے۔)

⑧ کافر کا دین فکر و تدبیر کی کوشش کرنا ہے، مُلا کا دین اللہ کی راہ میں فساد کرنا ہے۔

⑨ مردِ حق جانِ جہانِ چار سوے | آں بخلوت رفتہ را از من بگوے

⑩ اے ز افکارِ تو مومن را حیات | از نفسہاے تو ملّت را ثبات

⑪ حفظِ قرآنِ عظیم آئینِ تست | حرفِ حق را فاش گفتن دینِ تست

⑫ تو کلیمی چند باشی سرنگوں | دستِ خویش از آستیں آور بروں

⑬ سرگذشتِ ملّتِ بیضا بگوے | با غزال از وسعتِ صحرا بگوے

⑭ فطرتِ تو مستنیر از مصطفیٰ ﷺ ست | باز گو آخر مقامِ ما کجاست؟

......☆......☆......☆......

⑮ مردِ حق از کس نگیرد رنگ و بُو | مردِ حق از حق پذیرد رنگ و بُو

⑯ ہر زمان اندر تنش جانے دگر | ہر زماں او را چو حق شانے دگر

⑰ رازہا با مردِ مومن باز گوے | شرحِ رمزِ کُلَّ یَوْمٍ باز گوے

⑱ جز حرم منزل ندارد کارواں | غیرِ حق در دل ندارد کارواں

⑲ من نمی گویم کہ راہش دیگر است | کارواں دیگر نگاہش دیگر است!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

رفتہ: بے خود، حیران، عاشق۔ **خلوت رفتہ:** تنہائی کا عاشق۔ **حفظ:** یاد کرنا، یاد رکھنا، نگاہ رکھنا۔ **چند:** کب تک، کتنا، کتنے، ہرچہ، ہر چند۔ **سرنگوں:** اوندھے منہ، سر کے بل، افسردہ۔ **بروں آور:** باہر نکال۔ **بیضا:** روشن، سورج، سفید رنگ عورت، گندم، بلا، ویران زمین، دام صیاد، دیگ، ایران کے ایک شہر کا نام۔ **غزال:** ہرنوٹہ، ہرن کا بچہ، ہرن، سورج، سورج کی شعاعیں۔ **مُستنیر:** نور تلاش کرنے والا، روشنی کی طلب کرنے والا، روشن۔ **تپش:** گرمی، سوزش، جلن، درد۔ **شرح:** تفسیر، تفصیل، کھولنا، ظاہر کرنا۔ **رمز:** اشارہ، کنایہ، پوشیدگی۔ **کُلَّ یَوْمٍ:** ”خدا ہر لمحہ نئی شان کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے“ (سورۂ رحمٰن آیت:۲۹)

(9) مردِ حق چار اطراف والے جہان کی جان ہے۔ اس تنہائی کے عاشق کو میری طرف سے کہو۔

(10) اے کہ تیرے خیالات سے مومن کی زندگی ہے، تیری سانسوں سے ملت کا قیام ہے۔

(11) قرآن عظیم یاد رکھنا تیرا آئین ہے سچی بات کھول کر کہنا تیرا دین ہے۔

(12) تُو کلیم ہے کب تک افسردہ رہے گا، اپنا ہاتھ آستیں سے باہر نکال۔

(13) روشن ملت کی کہانی کہہ دے، ہرن سے صحرا کی وسعت کہہ دے۔

(14) تیری فطرت مصطفیٰ ﷺ سے روشنی طلب کرنے والی ہے پھر کہہ دے آخر ہمارا مقام کہاں ہے؟

(15) مردِ حق کسی سے رنگ اور خوشبو نہیں لیتا، مردِ حق (صرف) حق سے رنگ اور خوشبو قبول کرتا ہے۔

(16) ہر لمحے دوسری (نئی) جان جلن میں ہوتی ہے، ہر لمحہ حق کی طرح اُس کی دوسری (نئی) شان ہوتی ہے۔

(17) مردِ مومن سے راز پھر کہہ دے، اشارہ "کُلَّ یَوْمٍ" پھر کھول کر کہہ دے۔

(18) قافلہ خانہ کعبہ کے گرد احاطے کے سوا کوئی منزل نہیں رکھتا، قافلے کے دل میں حق کے سوا کچھ نہیں ہے۔

(19) میں نہیں کہتا کہ اس کی راہ اور ہے، کارواں (ہی) اور ہے اس کی نگاہ (بھی) اور ہے۔

افغانی

① از حدیثِ مصطفیٰ ﷺ داری نصیب؟ دینِ حق اندر جہاں آمد غریب

② با تو گویم معنیٔ ایں حرفِ بکر غربتِ دیں نیست فقرِ اہلِ ذکر

③ بہرِ آں مردے کہ صاحب جستجو است غربتِ دیں ندرتِ آیاتِ اوست

④ غربتِ دیں ہر زماں نوعِ دگر نکتہ را دریاب اگر داری نظر

⑤ دل بآیاتِ مبیں دیگر بہ بند تا بگیری عصرِ نو را در کمند!

⑥ کس نمی داند ز اسرارِ کتاب شرقیاں ہم غربیاں در پیچ و تاب

⑦ روسیاں نقشِ نوی انداختند آب و ناں بردند و دیں در باختند!

⑧ حق ببیں حق گوے و غیر از حق مجوے یک دو حرف از من بآں ملت بگوے

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

غریب: اجنبی، تلمیح بحدیث: "اَلْاِسْلَامُ جَآءَ غَرِیْبٌ...... الخ" اسلام (جہاں میں) اجنبی آیا۔ بکر: دوشیزہ، کنواری، عورت، اول ہر چیز کا، وہ کام جس کے مثل نہ ہوا ہو، نازک ولطیف۔ فقر: افلاس، مفلسی، فقیری۔ ندرت: تنہائی، کمی، اکیلا اور فرد ہونا، نادر ہونا، اعجوبہ ہونا۔ زماں: زمانہ، وقت، عرصہ، ساعت، عہد، فرصت، موت۔ یاب: حاصل، معلوم کر۔

افغانی

① تجھے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حدیث سے حصہ ملے دین حق جہاں میں اجنبی آیا۔

② میں تم سے اِس بے مثل لفظ کے معنی کہتا ہوں دین کی اجنبیت اہل ذکر کا فقر (مفلسی) نہیں ہے۔

③ وہ مرد جو جستجو (تلاش) رکھتا ہے، دین کی اجنبیت اس (قرآن) کی آیات کا نادر ہوتا ہے۔

④ دین کی اجنبیت ہر زمانے میں اور نوع (دوسری قسم) کی ہوتی ہے اگر تو نظر رکھتا ہے (تو یہ) پوشیدہ بات معلوم کر۔

⑤ دل روشن آیات سے اور خوب لگا، یہاں تک کہ نئے زمانے کو پھندے میں پکڑے۔

⑥ قرآن کے رازوں کو کوئی نہیں جانتا، مشرق والے (اور) مغرب والے (بھی) پیچ وتاب میں ہیں۔

⑦ اہلِ روس نے نئے نقش بنالیے، روٹی اور پانی حاصل کرلیا اور دین ہار گئے۔

⑧ تو حق دیکھ حق کہہ اور حق کے سوا کچھ تلاش نہ کر، ایک دو باتیں میری طرف سے اُس ملت سے کہہ دے۔

پیغامِ افغانی با ملّتِ روسیہ

① منزل و مقصودِ قرآں دیگر است — رسم و آئینِ مسلمان دیگر است

② در دلِ او آتشِ سوزندہ نیست — مصطفیٰ ﷺ در سینۂ او زندہ نیست

③ بندۂ مومن ز قرآں بر نخورد — در ایاغِ او نہ مے دیدم نہ دُرد

④ خود طلسمِ قیصر و کسریٰ شکست — خود سرِ تختِ ملوکیت نشست!

⑤ تا نہالِ سلطنت قوت گرفت — دینِ او نقش از ملوکیت گرفت

⑥ از ملوکیت نگہ گردد دگر! — عقل و ہوش و رسم و رہ گردد دگر!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

سوزندہ: جلا دینے والی۔ برنخورد: فائدہ نہ اٹھایا۔ ایاغ: پیالہ۔ دُرد: تلچھٹ، وہ چیز جو مائع کی تہ میں بیٹھ جاتی ہے۔ نہال: پودا، نورستہ، خوبصورت درخت جس میں ابھی پھل نہ لگا ہو، کامیاب، سرسبز، بستر، شکار، صید۔

روسی قوم کے نام افغانی کا پیغام

① قرآن کا مقصود اور منزل اور ہے، مسلمان کا آئین اور رسم اور ہے۔

② اِس کے دِل میں جلا دینے والی آگ نہیں ہے۔ مصطفیٰ ﷺ اِس کے دل میں زندہ نہیں ہیں۔

③ بندۂ مومن نے قرآن سے فائدہ نہیں اُٹھایا۔ میں نے اس کے پیالے میں نہ شراب دیکھی ہے نہ تلچھٹ۔

④ خود قیصر و کسریٰ کا جادو توڑا (اور) خود بادشاہت کے تخت پر بیٹھ گیا۔

⑤ یہاں تک کہ سلطنت کا پودا قوت پکڑ گیا، اِس کے دین نے بادشاہت سے نقش لے لیا۔

⑥ بادشاہت سے نگاہ اور ہو گئی، عقل و ہوش اور طور طریقے اور ہو گئے (سب تبدیل ہو گئے)

⑦ تو کہ طرح دیگرے انداختی | دل ز دستورِ کہن پرداختی
⑧ ہمچو ما اسلامیاں اندر جہاں | قیصریت را شکستی استخواں
⑨ تا بر افروزی چراغے در ضمیر | عبرتے از سرگذشت ما بگیر
⑩ پاے خود محکم گذار اندر نبرد | بر گردِ ایں لات و ہبل دیگر مگرد
⑪ ملتے می خواہد ایں دنیائے پیر | آنکہ باشد ہم بشیر و ہم نذیر!
⑫ بازمی آئی سوئے اقوامِ شرق | بستہ ایامِ تو با ایامِ شرق
⑬ تو بجاں افگندۂ سوزے دگر | در ضمیرِ تو شب و روزے دگر!
⑭ کہنہ شد افرنگ را آئین و دیں | سوے آں دیرِ کہن دیگر مبیں
⑮ کردۂ کارِ خداونداں تمام | بگذر از لا جانبِ الّا خرام
⑯ در گذر از لا اگر جویندۂ | تا رہِ اثبات گیری زندۂ
⑰ اے کہ می خواہی نظامِ عالمے | جستۂ او را اساسِ محکمے؟

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

طرح انداختی: تو نے بنیاد رکھی۔ دل پرداختی: دِل بیزار کر لیا۔ ہمچو: مانند، ایسا ہی۔ برافروزی: تو روشن کرے۔ محکم گزار: مضبوط کر۔ نبرد: لڑائی، جنگ، پیکار۔ مگرد: تُو نہ پھر، نہ گھوم۔ دُنیائے پیر: پُرانی دُنیا۔ بشیر: خوشخبری دینے والا۔ نذیر: ڈرانے والا۔ بازمی آئی: تُو دوبارہ واپس آ۔ بستہ: بندھا ہوا۔ افگندۂ: تُو نے ڈالا ہے۔ دیر کہن: پُرانا بت خانہ۔ مبیں: مت دیکھ۔ خداونداں: خداوند کی جمع، مالک، آقا، صاحب، خُدا۔ کردۂ: تُو نے کر دیا ہے۔ خرام: نزاکت کی چال، نرم چال۔ اثبات: ثابت کرنا، ثبوت کو پہنچانا۔ ثبات: پائیداری، قیام۔ گیری: تُو پکڑ، تُو پکڑ لے۔ می خواہی: تُو چاہتا ہے۔ جستۂ: تُو نے تلاش کی ہے۔

⑦ (اے روسی قوم) تُو نے اور (نئی) بنیاد رکھی، پرانے دستور سے دل بیزار کرلیا۔

⑧ ہم اسلامیوں کی مانند جہاں میں تُو نے قیصریت کی ہڈی توڑ دی۔

⑨ تاکہ تو (اپنے) ضمیر میں چراغ روشن کرے، ہماری کہانی سے عبرت حاصل کر۔

⑩ تُو جنگ میں اپنے قدم مضبوط کر، تُو اِن لات و ہبل کے گرد اور نہ گھوم۔

⑪ یہ پُرانی دُنیا (ایسی) ملت چاہتی ہے جو کہ خوشخبری دینے والی ہو اور ڈرانے والی ہو۔

⑫ تُو دوبارہ مشرقی اقوام کی طرف واپس آ، تیرے دن مشرق کے دنوں کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں۔

⑬ تُو نے اپنی جاں میں اور (نیا) سوز ڈالا ہے۔ تیرے ضمیر میں (اور) نئے شب و روز ہیں۔

⑭ افرنگ کا قانون اور دین پُرانا ہو چکا ہے، تو اُس پرانے بت خانے کی طرف اور مت دیکھ۔

⑮ تُو نے (پرانے) آقاؤں کا کام تمام کر دیا ہے، تُو ''لا'' سے ''الا'' کی طرف نزاکت سے چل۔

⑯ اگر تُو ڈھونڈنے والا ہے (تو) ''لا'' (کی منزل) سے گزر جا، تاکہ تُو اثبات پکڑ لے (اور) تُو زندہ رہے (ہمیشہ کے لیے)

⑰ اے کہ تُو (روسی قوم) جہاں کا (نیا) نظام چاہتا ہے۔ (کیا) تُو نے اِس (نظام) کے لیے مضبوط بنیاد تلاش کر لی ہے؟

⑱ داستانِ کہنہ شستی باب باب ‏ فکر را روشن کُن از اُمّ الکتاب

⑲ باسیہ فاماں یدِ بیضا کہ داد؟ ‏ مژدۂ لا قیصر و کسریٰ کہ داد؟

⑳ در گذر از جلوہ ہائے رنگ رنگ ‏ خویش را دریاب از ترکِ فرنگ!

㉑ گر ز مکرِ غربیاں باشی خبیر ‏ روبہی بگذار و شیری پیشہ گیر

㉒ چیست روباہی تلاشِ ساز و برگ ‏ شیر مولا جوید آزادی و مرگ

㉓ جز بقرآں ضیغمی روباہی است ‏ فقرِ قرآں اصلِ شاہنشاہی است

㉔ فقرِ قرآں اختلاطِ ذکر و فکر ‏ فکر را کامل ندیدم جز بذکر

㉕ ذکر؟ ذوق و شوق را دادن ادب ‏ کارِ جان است ایں نہ کارِ کام و لب

㉖ خیزد از وے شعلہ ہائے سینہ سوز ‏ با مزاجِ تو نمی سازد ہنوز

㉗ اے شہید شاہدِ رعنائے فکر ‏ با تو گویم از تجلی ہائے فکر

......☆......☆......☆......

㉘ چیست قرآں؟ خواجہ را پیغامِ مرگ ‏ دستگیرِ بندۂ بے ساز و برگ!

فرہنگ:

شستی: تو نے دھو ڈالا۔ سیہ فاماں: سیہ فام کی جمع، حبشی۔ یدبیضا: روشن ہاتھ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ۔ کہ داد: کس نے دیا۔ مُژدہ: خوشخبری۔ مکر: فریب، دغا۔ خبیر: واقف، جاننے والا، دانا۔ روباہ: لومڑی۔ روبہی: روباہی، مکر، فریب، حیلہ۔ شیری پیشہ: شیر جیسا کام۔ برگ و ساز: اسباب، سامان، سازوسامان۔ جویدن: دانتوں سے چبانا۔ جوید: دانتوں سے چباتا ہے۔ ضیغم: شیر۔ ضیغمی: شیری۔ اختلاط: ملانا، محبت، دوستی۔ کامل: مکمل، پورا۔ دادن: دینا۔ کام: مراد، مقصد، مطلب، حلق کی چھت جس کو ہندی میں تالو کہتے ہیں۔ مزاج: خاصیت، خو، عادت۔ خواجہ: گھر کا مالک، سردار، پیر، مالدار، حاکم، دل، روح، وزیر، بادشاہ۔ دستگیر: مددگار، قیدی، گرفتار۔

⑱ تُو نے پرانی داستان کا ایک ایک باب دھو ڈالا (اب اپنی) فکر کو قرآن پاک سے روشن کر۔

⑲ حبشیوں کو ید بیضا کس نے دیا؟ لا (نہیں) کی قیصر و کسریٰ کو خوشخبری کس نے دی؟

⑳ رنگ رنگ کے جلوؤں سے (آگے) گزر جا، ترکِ افرنگ سے خود کو پالے۔

㉑ اگر تُو اہل مغرب کے فریب سے واقف ہے (تو) لومڑی جیسی چالاکی چھوڑ دے اور شیروں جیسا کام کر۔

㉒ لومڑی جیسی چالاکی کیا ہے؟ ساز و سامان کی تلاش ہے۔ اللہ کا شیر آزادی اور موت کو دانتوں سے چباتا ہے۔

㉓ قرآن کے بغیر شیری (بھی) لومڑی جیسی چالاکی ہے قرآن کا فقر اصل شہنشاہی ہے۔

㉔ قرآن کا فقر ذکر اور فکر کا ملانا ہے میں نے ذکر کے بغیر فکر کو مکمل نہیں دیکھا۔

㉕ ذکر (کیا ہے؟) ذوق اور شوق کو ادب دینا ہے، یہ روح کا کام ہے نہ کہ تالو (حلق کی چھت) اور لب کا کام۔

㉖ اِس سے سینے کو پگھلا دینے والے شعلے اُٹھتے ہیں۔ ابھی تک تمہارے مزاج کے ساتھ (یہ) مطابقت نہیں کرتا۔

㉗ اے فکر کے خوبصورت گواہ کے شہید تجھے فکر کے جلوؤں کے متعلق بتاتا ہوں۔

㉘ قرآن کیا ہے؟ بادشاہوں کے لیے موت کا پیغام ہے۔ بے ساز و سامان بندے کا مددگار ہے۔

29 ہیچ خیر از مردکِ زر کش مجو | لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا
30 از ربا آخر چہ می زاید؟ فتن! | کس نداند لذّتِ قرضِ حسن!
31 از ربا جاں تیرہ دل چوں خشت و سنگ | آدمی درّندہ بے دندان و چنگ!
32 رزقِ خود را از زمیں بردن رواست | ایں متاعِ بندہ و مِلک خداست
33 بندۂ مومن امیں، حق مالک است | غیرِ حق ہر شے کہ بینی ہالک است
34 رایتِ حق از ملوک آمد نگوں | قریہ ہا از دخلِ شاں خوار و زبوں
35 آب و نانِ ماست از یک مائدہ | دودۂ آدم "کَنَفْسٍ وَّاحِدَہ"

☆......☆......☆

36 نقشِ قرآں تا دریں عالم نشست | نقشہائے کاہن و پاپا شکست
37 فاش گویم آنچہ در دل مضمر است | ایں کتابے نیست چیزے دیگر است!

فرہنگ:

مردک: مرد کی تصغیر، چھوٹا مرد، بالتحقیر جو بطور گالی بولا جاتا ہے۔ مردک زرکش: دولت کا پجاری انسان۔ ربا: بڑھنا، زیادہ ہونا، سُود۔ فتن: فتنہ کی جمع، عذاب دیوانگی، آزمائش، حیرت، تعجب، گمراہی، رُسوائی، مال، اولاد۔ بُردن: لے جانا، حاصل کرنا، پکڑنا۔ روا: جائز، مباح، رواں، جاری۔ ملک: ملکیت، وہ چیز جو کسی کا حق ہو، اسباب، مال، جاگیر، سیدھی راہ۔ ہالک: تباہ کرنے والا، تباہ ہونے والا۔ تلمیح بآیہ شریف "اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔" (سورۃ القصص آیت: ۸۸) رایت: نیزہ، لشکر کا علم، پرچم، جھنڈا۔ نگوں: اوندھا، خم شدہ، اُلٹا، گِرا۔ قریہ: گاؤں، دیہات۔ مائدہ: دسترخوان۔ دودہ: خاندان۔ آب و نان: پانی اور روٹی، رزق۔ نقش نشست: اعتبار جم گیا، اعتبار حاصل ہو گیا۔ کاہن: فال بتانے والا، حاضرات کرنے والا، عامل، وہ شخص جس کے تابع جن ہوں۔ پاپا: عیسائیوں کا مذہبی حاکم، دینِ مسیحی کا خلیفہ۔

(29) دولت کے پجاری انسان سے تھوڑی سی بھلائی بھی تلاش نہ کر (ارشادِ خداوندی ہے) ''کہ تم نیکی نہیں پا سکتے جب تک تم اپنی محبوب ترین چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔''

(30) سُود سے آخر کیا چیز پیدا ہوتی ہے؟ فتنے، (پیدا ہوتے ہیں) قرضِ حسنہ کی لذت کوئی نہیں جانتا۔

(31) سود سے روح تاریک اور دل اینٹ اور پتھر کی طرح (سخت) ہو جاتا ہے آدمی دانتوں اور پنجوں کے بغیر درندہ بن جاتا ہے۔

(32) اپنا رزق زمین سے حاصل کرنا جائز ہے یہ سامان بندے اور خدا کی ملکیت ہے۔

(33) بندۂ مومن امانت دار ہے اللہ تعالیٰ کی ذات مالک ہے اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز جو تُو دیکھتا ہے تباہ ہو جانے والی ہے۔

(34) حق کا پرچم بادشاہوں نے اوندھا کر دیا ہے۔ اُن کے دخل دینے سے گاؤں (اور بستیاں) ذلیل اور عاجز ہو گئے ہیں۔

(35) ہماری روٹی اور پانی ایک دستر خوان سے ہے آدم کا خاندان نفس واحد کی طرح ہے۔

(36) یہاں تک کہ اِس جہاں میں قرآن کا اعتبار جم گیا (اور) کاہنوں اور دینِ مسیح کے خلیفوں کا جادو ٹوٹ گیا۔

(37) میں کھول کر کہہ دوں جو کچھ کہ دل میں چھپا ہوا ہے یہ (قرآن) کتاب نہیں ہے (بلکہ) کوئی اور چیز ہے۔

(38) چوں بجاں در رفت جاں دیگر شود — جاں چو دیگر شد جہاں دیگر شود
(39) مثلِ حق پنہان وہم پیداست ایں — زندہ و پایندہ و گویاست ایں
(40) اندر و تقدیرِ ہائے غرب و شرق — سرعتِ اندیشہ پیدا کن چو برق
(41) با مسلماں گفت جاں بر کف بنہ — ہر چہ از حاجت فزوں داری بدہ
(42) آفریدی شرع و آئینے دگر — اندکے با نورِ قرآنش نگر
(43) از بم و زیرِ حیات آگہ شوی — ہم ز تقدیرِ حیات آگہ شوی

☆☆☆

(44) محفلِ ما بے مے و بے ساقی است — سازِ قرآں را نواہا باقی است
(45) زخمۂ ما بے اثر افتد اگر — آسماں دارد ہزاراں زخمہ ور
(46) ذکرِ حق از امتاں آمد غنی — از زمان و از مکاں آمد غنی!

فرہنگ:

پیدا: ظاہر، عیاں، آشکارا۔ گویا: بولنے والا، بولتا ہوا، کہنے والا، زبان، غالباً۔ سُرعت: جلدی، شتابی، تیزی۔ آفریدی: تو نے بنالیا ہے۔ زیروبم: اُتار چڑھاؤ، اونچ نیچ۔ آگہ شوی: تُو واقف ہوجائے۔ بے اثر افتد: بے اثر پڑتا ہے۔ آسماں دارد: آسماں رکھتا ہے۔ زخمہ ور: سازندہ، مطرب، گانے بجانے والا۔ غنی: تونگر، دولت مند، بے پروا، بے نیاز۔ ذاکر: ذکر کرنے والا۔

38 جب (قرآن) روح میں گیا، روح اور ہو گئی، جب روح اور ہو گئی (تو) جہاں (بھی) اور ہو گیا۔

39 حق کی طرح یہ چھپا ہوا بھی ہے اور ظاہر بھی ہے، یہ (قرآن) زندہ، ہمیشہ رہنے والا اور بولنے والا ہے۔

40 اِس کے اندر مشرق اور مغرب کی تقدیریں ہیں۔ تو (اپنی) فکر میں بجلی کی سی تیزی پیدا کر (تب یہ تیری سمجھ میں آئے گا)

41 (قرآن) مسلمان سے کہتا ہے جان ہتھیلی پر رکھ۔ جو کچھ ضرورت سے زیادہ تیرے پاس ہے دے دے (اُسے راہِ خدا میں خرچ کردے۔)

42 تُو نے اور (دوسرے) شرع اور آئین بنا لیے ہیں تھوڑا سا اس قرآن کے نور کے ساتھ دیکھ۔

43 تُو زندگی کے اُتار چڑھاؤ سے واقف ہو جائے (اور) تُو زندگی کی تقدیر سے بھی واقف ہو جائے۔

44 ہماری محفل شراب اور ساقی (پلانے والے) کے بغیر ہے۔ قرآن کے ساز کے گیت باقی ہیں۔

45 اگر ہماری مضراب بے اثر پڑتی ہے (ہماری مضراب کا اثر نہیں ہوتا) آسمان کے پاس ہزاروں گانے بجانے والے ہیں۔

46 ذکرِ حق اُمتوں سے بے پروا ہوتا ہے، زمان و مکاں سے بے پروا ہوتا ہے۔

(47) ذکرِ حق از ذکرِ ہر ذاکر جدا ست احتیاجِ روم و شام او را کجا ست
(48) حق اگر از پیشِ ما بردارش پیشِ قومے دیگرے بگذاردش
(49) از مسلماں دیدہ ام تقلید و ظن ہر زماں جانم بلرزد در بدن!
(50) ترسم از روزے کہ محرومش کنند آتشِ خود بر دلِ دیگر زنند!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

احتیاج: ضرورت، حاجت۔ از پیش ما: ہمارے سامنے سے۔ بردارش: اسے اُٹھالیتا ہے۔ بگذاردش: اسے رکھ دیتا ہے، حوالے کر دیتا ہے۔ ظن: گمان، وہم، تہمت۔ بلرزد: کانپتی ہے۔ ترسم: میں ڈرتا ہوں۔ محرومش کنند: اسے محروم کر دیا جائے۔

47 ذکرِ حق ہر ذکر کرنے والے کے ذکر سے علیحدہ ہوتا ہے، اِسے روم و شام کی ضرورت کہاں ہوتی ہے۔

48 حق اگر اِسے (ذکرِ حق) ہمارے سامنے سے اُٹھا لیتا ہے اِسے کسی دوسری قوم کے سامنے رکھ دیتا ہے (تو ہم کچھ نہیں کر سکتے)

49 میں نے مسلمان میں (صرف) تقلید اور گمان دیکھا ہے۔ میری جان ہر وقت بدن میں کانپتی رہتی ہے۔

50 مجھے ڈر ہے کہ کسی دن اِسے (ذکرِ حق سے) محروم کر دیا جائے گا، اپنی آگ دوسروں کے دل میں ڈال دے گا۔

maablib.org

پیرِ رومی بہ زندہ رودمی گوید کہ شعرے بیار

① پیر رومی آں سراپا جذب و درد | ایں سخن دانم کہ باجانش چہ کرد
② از دروں آہے جگر دوزے کشید | اشک او رنگیں تر از خونِ شہید
③ آنکہ تیرش جز دلِ مرداں نہ سُفت | سوے افغانی نگاہے کرد و گفت
④ دل بخوں مثلِ شفق باید زدن | دست در فتراکِ حق باید زدن
⑤ جاں زامید است چوں جوئے رواں | ترکِ امید است مرگِ جاوداں
⑥ باز در من دید و گفت "اے زندہ رود | با دو بیتے آتش افگن در وجود

فرہنگ:

جگردوز: جگر چیرنے والی۔ دروں: باطن، اندر۔ سُفت: سوراخ کیا، چھیدا۔ فتراک: شکار بند، وہ تسمہ جو گھوڑے کی زین کے ساتھ آگے پیچھے لگا ہوتا ہے جس" میں شکار وغیرہ لٹکایا جاتا ہے۔" دست زدن: تال دینا، خوشی کرنا، تالی بجانا۔ افگن: ڈال دے، ڈال۔

پیرِ رومی زندہ رود سے کہتے ہیں کہ کوئی شعر سُنا

① پیر رومی جو کہ سر سے لے کر پاؤں تک جذب و درد ہیں۔ میں یہ بات جانتا ہوں کہ اُس جان پر (افغانی کی بات کا) کیا (اثر) کیا۔

② انہوں نے باطن سے جگر چیرنے والی آہ کھینچی۔ اُن کے آنسو شہید کے خون سے رنگین تھے۔

③ اُن کے اُس (نگاہوں کے) تیر نے بھی سوائے مردوں کے دِل کے کچھ نہیں چھیدا، اُس نے افغانی کی طرف نگاہ کی اور کہا۔

④ شفق (صبح اور شام کے وقت ہونے والی سُرخی) کی طرح دل خوں ہو جانا چاہیے۔ حق کے شکار بند میں خوشی میں ہونا چاہیے۔

⑤ روح اُمید سے بہتی ہوئی ندی کی مانند ہے۔ اُمید چھوڑ دینا ہمیشہ رہنے والی موت ہے۔

⑥ (پیر رومی نے) دوبارہ میری طرف دیکھا اور کہا "اے زندہ رود (اپنے) دو شعروں سے میرے وجود میں آگ ڈال دے۔

⑦ ناقۂ ما خستہ و محمل گراں　　تلخ تر باید نوائے سارباں

⑧ امتحانِ پاک مرداں از بلاست　　تشنگاں را تشنہ تر کردن رواست

⑨ در گذر مثلِ کلیم از رودِ نیل　　سوے آتش گام زن مثلِ خلیل!

⑩ نغمۂ مردے کہ دارد بوے دوست　　ملتے را می برد تا کوے دوست"!

.....☆.....☆.....☆.....

فرہنگ:

ناقہ: اونٹنی۔ خستہ: زخمی، مجروح، مفلس، خراب، عاشق، بیمار۔ محمل: کجاوہ۔ ساربان: شتر بان، اونٹوں کا محافظ۔

⑦ ہماری اونٹنی زخمی ہے اور کجاوہ بھاری ہے، شتربان کا نغمہ تیز تر ہونا چاہیے۔

⑧ پاک مردوں کا امتحان مصائب سے ہوتا ہے، پیاسوں کو اور زیادہ پیاسا کر دینا جائز ہے۔

⑨ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح نیل کی ندی (دریا) سے آگے گزر جا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح آگ کی طرف قدم اٹھا۔

⑩ (جس) مرد کے نغمے میں دوست کی خوشبو ہوتی ہے (وہ) ملت کو دوست کی گلی میں لے جاتا ہے۔

maablib.org

غزل زندہ رود

① این گل و لالہ تو گوئی کہ مقیم اند ہمہ	راہ پیما صفتِ موجِ نسیم اند ہمہ
② معنیٔ تازہ کہ جوئیم و نیابیم کجاست	مسجد و مکتب و میخانہ عقیم اند ہمہ
③ حرفے از خویشتن آموز و دراں حرف بسوز	کہ دریں خانقہ بے سوزِ کلیم اند ہمہ
④ از صفا کوشیٔ ایں تکیہ نشیناں کم گوے	موئے ژولیدہ و ناشستہ گلیم اند ہمہ
⑤ چہ حرمہا کہ درونِ حرمے ساختہ اند	اہلِ توحید یک اندیش و دونیم اند ہمہ
⑥ مشکل ایں نیست کہ بزم از سرِ ہنگامہ گذشت	مشکل این است کہ بے نقل وندیم اند ہمہ

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

مقیم: رہنے والا۔ ہمہ: سب۔ راہ پیما: مسافر، راہی۔ موج: لہر، پانی کی لہر۔ نسیم: نرم ہوا، ٹھنڈی ہوا، خوشبودار ہوا۔ جوئیم: ہم ڈھونڈتے ہیں۔ نیابیم: ہمیں نہیں ملتے۔ عقیم: بانجھ۔ دراں: اس میں۔ بسوز: پگھل جا۔ آموز: سیکھ۔ صفاکش: پاکیزگی کی کوشش کرنے والے۔ تکیہ: سرہانہ جس پر سہارا لگایا جائے، فقیروں کی رہائش گاہ، امام باڑہ۔ موئے ژولیدہ: پریشان بال، اُلجھے ہوئے بال۔ ناشستہ گلیم: اَن دُھلے کمبل۔ یک اندیش: ایک سوچ رکھنے والے۔ دونیم: دوٹکڑے۔ سر: خیال، فکر، قوت، مقدمہ سپاہ، ہراول دستہ، سردار، خالص، اُوپر، خلاصہ، اوّل، شروع، خواہش، ارادہ۔ ہنگامہ: ہنگام، وقت، مجمع، لوگوں کا اکٹھ۔ نقل: ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا، لکھنا، کسی چیز کا نمونہ بنانا۔ نَقل: تیز رسائی، حاضر جوابی۔ نُقل: وہ چیز جو شراب پینے کے بعد منہ کا ذائقہ درست کرنے کے لیے کھائی جاتی ہے، کباب، میوہ، مٹھائی وغیرہ۔ ندیم: امرا کا ہم نشیں، مے نوشی کا مصاحب، حریف، پشیمان، دوست، ساتھی۔

غزل زندہ رود

① تو کہتا ہے کہ یہ گل ولالہ (ہمیشہ) رہنے والے ہیں، سب خوشبودار ہوا کی لہر کی طرح مسافر ہیں۔

② نئے معنی جو ہم ڈھونڈتے ہیں (اور) ہمیں نہیں ملتے (وہ) کہاں ہیں؟ مسجد، مکتب اور مے خانہ سب بانجھ ہیں۔

③ ایک حرف (اللہ) خود سے سیکھ اور اس میں پگھل جا کہ خانقاہ میں سب کلیم کے سوز کے بغیر ہیں۔

④ ان تکیہ نشیں (درویشوں) کی (باطنی) پاکیزگی کی کوشش کرنے کی بات نہ کر۔ (ان) سب کے بال اُلجھے ہوئے اور کمبل اَن ڈھلے ہیں۔

⑤ حرم کے اندر انہوں نے کتنے حرم بنالیے ہیں۔ اہلِ توحید ایک سوچ رکھنے والے ہیں اور سب دو ٹکڑے ہیں۔

⑥ مشکل یہ نہیں کہ محفل شروع ہوتے ہی گزر گئی، مشکل یہ ہے کہ سب بے نقل وندیم ہیں۔

فلکِ زہرہ

فلکِ زہرہ

① درمیانِ ماہ و نورِ آفتاب — از فضائے توبتو چندیں حجاب!
② پیشِ ماصد پردہ را آویختند — جلوہ ہائے آتشیں را بیختند
③ تا زگرم سوزی شود دل سوز تر — سازگار آید بشاخ و برگ و بر
④ از تب او در عروقِ لالہ خوں — آبجو از رقصِ او سیماب گوں
⑤ ہم چناں از خاک خیزد جانِ پاک — سوے بے سوئی گریزد جانِ پاک
⑥ در رو او مرگ و حشر و حشر و مرگ — جز تب و تابے ندارد ساز و برگ

فرہنگ:

تو: تہ، پردہ، اندر، دھوپ، تالاب۔ توبتو: تہ در تہ۔ چندیں: کئی، بہت۔ آویختند: لٹکادیے۔ بیختند: لپیٹ دیے۔ سازگار: لائق، موافق۔ گوں: رنگ، روش، طرز، طور، طرح، صفت۔ عروق: عرق کی جمع، پسینہ، نچوڑے ہوئے پانی، عرق: نس، رگ، جڑ، زمین شور جس میں کچھ نہ اُگے۔ سیماب: پارہ۔ چناں: چوآں، ایسا، اِس قدر، اِس کی مانند۔ خیزد: داخل ہوئی ہے، کھڑی ہوتی ہے، اُٹھتی ہے، بچوں کی طرح بیٹھ کر گھٹنوں کے بل چلتی ہے۔ گریزد: بھاگتی ہے۔ حشر: گروہ، بھیڑ، جلاوطن کرنا، جمع کرنا، اُٹھانا، قیامت، یوم الحشر۔

فلکِ زہرہ

① چاند اور سورج کی روشنی کے درمیاں، تہ در تہ فضا کے کئی پردے ہیں۔

② ہمارے سامنے سینکڑوں پردے لٹکا دیے گئے، آتشیں جلوے لپیٹ دیے گئے۔

③ تا کہ کم سوزی سے دِل زیادہ سوز والا ہو جائے، شاخوں، پتوں اور پھل کے لائق ہو جائے۔

④ اِس کی گرمی سے لالہ (پھول) کی رگوں میں خون ہے، اِسی کے رقص سے ندی پارے کی طرح (تڑپ رہی) ہے۔

⑤ اِس (سوز) کی مانند جان پاک بھی خاک سے اُٹھتی ہے، اطراف (مکاں) سے بے انحراف (لامکاں) کی طرف جان پاک بھاگتی ہے۔

⑥ اُس کی راہ میں مرگ وحشر اور حشر ومرگ ہیں۔ (لیکن وہ) تب وتاب کے سوا کچھ ساز وسامان نہیں رکھتی۔

⑦ در فضائے صد سپہرِ نیلگوں — غوطہ پیہم خوردہ باز آید بروں

⑧ خود حریمِ خویش و ابراہیمِ خویش — چوں ذبیح اللہ در تسلیمِ خویش!

⑨ پیشِ او نُہ آسماں نُہ خیبر است — ضربتِ او از مقامِ حیدر رضی اللہ عنہ است

⑩ ایں ستیزِ دمبدم پاکش کند — محکم و سیار و چالاکش کند!

⑪ می کند پرواز در پہنائے نور — مخلبش گیرندۂ جبریل علیہ السلام و حور

⑫ تا ز مَازَاغَ الْبَصَر گیرد نصیب — بر مقامِ عَبْدُہٗ گردد رقیب!

☆ ☆ ☆

⑬ از مقامِ خود نمیدانم کجاست — ایں قدر دانم کہ از یاراں جداست

⑭ اندرونم جنگ بے خیل و سپہ — بیند آں کو ہم چومن دارد نگہ

فرہنگ:

پیہم: لگاتار، برابر، پے در پے، مسلسل۔ غوطہ خوردہ: غوطے کھائی ہوئی، غوطہ کھانے والے۔ حریم: گھر، مکان، گھر کے گرد کی دیوار، خانہ کعبہ کا گرداگرد (احاطہ)، جس شے پر عزت وحرمت لازم ہو۔ ذبیح اللہ: حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا لقب۔ تسلیم: سلام کرنا، سلامت رکھنا، حکم ماننا، حکم منظور کرنا، سپرد کرنا۔ نُہ: نو، نہم۔ ستیز: جنگ، لڑائی، جھگڑا۔ دمبدم: پے در پے، ہردم، ہر لحہ۔ سیار: سیارہ کی جمع، سیر کرنے والا، تیز چلنے والا، وہ ستارے جو گردش کرتے رہتے ہیں۔ چالاک: چست، تیز، خونی، چور، بلند جگہ۔ مخلب: شکاری پرندوں اور درندوں کا پنجہ۔ گیرندۂ: پکڑنے والا، دلکش، جاذب۔ عبدہ: اُس کا بندہ، اللہ تعالیٰ کا بندہ۔ مَازَاغَ الْبَصَر: تلمیح بآیہ شریفہ، مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی، (نہ تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) کی نگاہ میں کجی پیدا ہوئی اور نہ حد سے بڑھی) سورۃ النجم آیت: ۱۷) رقیب: نگہبان، پاسبان، دربان۔ خیل: سوار آدمیوں کا گروہ، گھوڑوں کا گلہ، جماعت، گروہ۔ کو: کہ او۔ ہم: بھی۔

⑦ (یہ جان پاک) سینکڑوں نیلے آسمانوں کی فضا میں، لگاتار غوطے لگاتی اور باہر آتی رہتی ہے۔

⑧ آپ اپنا حریم (خانہ کعبہ کا احاطہ) اور آپ اپنا ابراہیم علیہ السلام (معمار کعبہ) ہے، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرح اپنے آپ کو اپنے سپرد کیے ہوئے ہے۔

⑨ اس کے سامنے نو آسمان، نو خیبر ہوتے ہیں، اس کی ضرب مقام حیدر (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مرتبے سے) ہوتی ہے۔

⑩ یہ لڑائی اسے ہر لحہ پاک کرتی ہے، مضبوط، تیز چلنے والا اور چست بناتی ہے۔

⑪ نور کی وسعتوں میں پرواز کرتی ہے، اس کا پنجہ جبریل علیہ السلام و حور کو پکڑنے والا ہوتا ہے۔

⑫ یہاں تک کہ "مَازَاغَ الْبَصَرُ" سے حصہ لیتا ہے۔ مقام "عَبْدُہٗ" پر نگہبان بن جاتا ہے۔

⑬ میں نہیں جانتا کہ میرا مقام کہاں ہے اس قدر جانتا ہوں کہ دوستوں سے جدا ہوں۔

⑭ میرے اندر گھڑسواروں اور سپاہیوں کے بغیر جنگ ہے (اسے) وہ دیکھتا ہے جو کہ میری طرح نگاہ رکھتا ہے۔

⑮ بے خبر مرداں ز رزمِ کفر و دیں	جانِ من تنہا چو زین العابدینؓ!
⑯ از مقام و راہ کس آگاہ نیست	جز نوائے من چراغ راہ نیست!
⑰ غرقِ دریا طفلک و برنا و پیر	جاں بساحل بردہ یک مردِ فقیر!
⑱ برکشیدم پردہ ہائے ایں وثاق	ترسم از وصل و بنالم از فراق!
⑲ وصل اگر پایانِ شوق است الحذر	اے خنک آہ و فغانِ بے اثر!
⑳ راہرو از جادہ کم گیرد سراغ	گر بجانش سازگار آید فراغ
㉑ آں دلے دارم کہ از ذوقِ نظر	ہر زماں خواہد جہانے تازہ تر!
㉒ رومیؔ از احوالِ جانِ من خبیر	گفت "می خواہی دگر عالم؟ بگیر!
㉓ عشق شاطر ما بدستش مہرہ ایم	پیش بنگر در سوادِ زہرہ ایم

فرہنگ:

رَزم: لڑائی جنگ، ایندھن، سوختہ۔ طفلک: چھوٹا بچہ۔ بَرنا: جوان، گبھرو، ظریف۔ پیر: بوڑھے۔ وثاق: گھر، حرم سرا۔ پایان: انتہا، آخر، انجام۔ الحذر: ڈر، دور ہو جا، خدا کی پناہ، خدا بچائے۔ خنک: ٹھنڈا اور سرد، آسانی، خوش۔ راہ رو: چلتا راستہ، مکان کے اردگرد کا برآمدہ، رستہ چلنے والا، مسافر۔ جادہ: بڑا راستہ، شارعِ عام۔ سُراغ: کھوج، نشانِ قدم، تلاش۔ فراغ: فرصت پانا، کام سے فارغ ہونا۔ سواد: سیاہی، شہر کی طرفیں، ذہین، ملک، بڑی جماعت، گروہ۔

⑮ لوگ کفر اور دین کی جنگ سے بے خبر ہیں، میری جان حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ کی طرح تنہا (اسے دیکھ رہی) ہے۔

⑯ مقام اور راستے سے کوئی شخص آگاہ نہیں ہے، میری نوا (آواز، شاعری) کے سوا کوئی راستے کا چراغ نہیں ہے۔

⑰ بچے، جوان اور بوڑھے سمندر میں ڈوب گئے ہیں، ایک مرد فقیر جان ساحل تک لایا ہے۔

⑱ میں نے اس گھر کے سارے پردے ہٹا دیے ہیں میں وصل سے ڈرتا ہوں اور جدائی میں آہ و فریاد کرتا ہوں۔

⑲ وصل (ملاپ) اگر شوق (عشق) کی انتہا ہے تو اے سرد آہ اور بے اثر فریاد دور ہو جا۔

⑳ مسافر کو راستے سے نشانِ قدم کم ملتے ہیں اگر اِس کی جان کو فرصت سازگار آ جائے (اِس کی جان فرصت کے لائق ہو جائے، اِس سے موافقت اختیار کرے)

㉑ میں وہ دل رکھتا ہوں جو کہ ذوقِ نظر (دیکھنے کی لذت) سے ہر وقت نئے سے نیا جہان چاہتا ہے۔

㉒ رومی (جو کہ) میری جاں کی حالتوں سے واقف ہے، اُس نے کہا "تُو اور جہان چاہتا ہے؟ (تو) یہ لے۔

㉓ ہمارا عشق شاطر ہے ہم اِس کے ہاتھ میں مُہرے ہیں، سامنے دیکھ ہم ملکہ زہرہ (فلک زہرہ) میں ہیں۔

24 عالمے از آب و خاک او را قوام — چوں حرم اندر غلافِ مشک فام

25 با نگاہِ پردہ سوز و پردہ در — از درونِ میغ و ماغ او گذر

26 اندرو بینی خدایانِ کہن — می شناسم من ہمہ را تن بہ تن

27 بعل و مردوخ و یعوق و نسر و فسر — رم خن و لات و منات و عسر و غسر

28 بر قیامِ خویش می آرد دلیل — از مزاجِ ایں زمانِ بے خلیل"

-----☆-----☆-----☆-----

فرہنگ:

قوام: نظام، اصل کسی چیز کی، آراستگی، باقی رہنا، کھڑا ہونا، کسی چیز کی بقا۔
مشک فام: خوشبو کے رنگ جیسا، سیاہ۔ میغ: کالی گھٹا، سیاہ بادل، کہر، سیاہ، کالا، ماغ کے مقابل آنے سے سفید کے معنی دیتا ہے جیسے ماغ و میغ بمعنی سیاہ و سفید۔

(24) اس جہان کی بنیاد پانی اور مٹی سے ہے، حرم کی طرح یہ سیاہ غلاف میں ہے۔

(25) پردہ سوز (پردوں کو پگھلا دینے والی) اور پردوں کو پھاڑ دینے والی نگاہ کے ساتھ اس کے سیاہ و سفید میں سے گزر جا۔

(26) اس کے اندر تُو پرانے (باطل) خداؤں کو دیکھے گا، میں سب کو اُن کے جسم و بدن کے ساتھ پہچانتا ہوں۔

(27) بعل، مردوخ، یعوق، نسر، فسر، رم، خن، لات، منات، عسر، غسر (سب پرانے باطل خداؤں یعنی بتوں کے نام ہیں)

(28) اس بے خلیل (حضرت ابراہیم علیہ السلام سے خالی) زمانے کے مزاج سے اپنے قیام پر ثبوت لاتے ہیں۔

مجلسِ خدایانِ اقوامِ قدیم

① آں ہوائے تند و آں شب گوں سحاب — برق اندر ظلمتش گم کردہ تاب
② قلزمے اندر ہوا آویختہ — چاک دامان و گہر کم ریختہ!
③ ساحلش ناپید و موجش گرم خیز — گرم خیزد با ہوا ہا کم ستیز!
④ رومیؔ و من اندر آں دریائے قیر — چوں خیال اندر شبستانِ ضمیر!
⑤ او سفرہا دیدہ و من نو سفر — در دو چشم ناصبور آمد نظر
⑥ ہر زماں گفتم نگاہم نارساست — آں دگر عالم نمی بینم کجاست

فرہنگ:

شب گوں سحاب: رات کی طرح سیاہ بادل۔ قُلزم: ایک شہر کا نام جو کوہِ طور کے قریب ہے، ایک سمندر کا نام جو مصر اور عرب کے درمیان ہے مجازاً، سمندر، گہرا دریا، گہرا کنواں۔ آویختہ: لٹکا ہوا، لٹکایا ہوا۔ کم: تھوڑا، کم، نہیں، بالکل نہیں، نقصان، چھوڑ دینا، نادر، عجیب۔ ناپید: جو نظر نہ آیا۔ گرم خیز: تیز رو، تیز رفتار، چست و چالاک، سحر خیز، تہجد خواں صوفی۔ قیر: کالا گوند۔ نارسا: نہ پہنچنے والا، نامراد، بے اثر، نابالغ، خام، کچا، ناقص۔

پُرانی قوموں کے خداؤں کی مجلس

① وہ تیز ہوا، وہ رات کی طرح سیاہ بادل، اُس کی تاریکی میں بجلی (اپنی) چمک کھو چکی تھی۔

② ایک سمندر ہوا میں لٹکایا ہوا (جس کا) دامن پھٹا ہوا تھا (اور اس میں سے) موتی نہیں گرتے تھے۔

③ اِس کا ساحل نظر نہیں آتا، اِس کی موجیں تیز رفتار تھیں، تیز رفتار تھیں اور ہوا کے ساتھ نہیں لڑتی تھیں۔

④ رومی اور مَیں اِس کالے گوند کے سمندر میں اِس طرح تھے جیسے خیال ضمیر کے رات گذارنے کے مکاں میں ہوتا ہے۔

⑤ رومی نے بہت سے سفر دیکھے تھے اور میں نیا سفر کرنے والا تھا (میری) دونوں آنکھوں میں نگاہ بے صبر ہوگئی۔

⑥ ہر لمحے میں نے کہا (کہ) میری نگاہ خام ہے۔ مجھے نظر نہیں آتا کہ وہ دوسرا جہاں کہاں ہے۔

⑦ تا نشانِ کوہسار آمد پدید | جوئبار و مرغزار آمد پدید!
⑧ کوہ و صحرا صد بہار اندر کنار | مشکبار آمد نسیم از کوہسار!
⑨ نغمہ ہائے طائرانِ ہم نفس | چشمہ زار و سبزہ ہائے نیم رس
⑩ تن ز فیض آں ہوا پایندہ تر | جانِ پاک اندر بدن بینندہ تر
⑪ از سرِ گُہ پارۂ کردم نظر | خرم آں کوہ و کمر آں دشت و در!
⑫ وادئ خوش بے نشیب و بے فراز | آبِ خضر آرد بخاکِ او نیاز
⑬ اندریں وادی خدایانِ کہن | آں خدائے مصر و ایں ربِّ الیمن
⑭ آں ز اربابِ عرب ایں از عراق | ایں الہ الوصل و آں رب الفراق
⑮ ایں ز نسلِ مہر و داماد قمر | آں بہ زوجِ مشتری دارد نظر
⑯ آں یکے در دستِ او تیغِ دورو | واں دگر پیچیدہ مارے در گلو

فرہنگ:

جوئبار: نہر کا کنارہ، چھوٹی نہروں سے مل کر بنی ہوئی بڑی نہر، وہ مقام جہاں بہت سی نہریں ہوں۔ کنار: کنارہ، کونہ، گوشہ، بغل، آغوش۔ مشک بار: جو خوشبو برسادے۔ ہم نفس: ہم کلام، دوست، رفیق۔ نیم رَس: شراب، پھل، سبزہ جو ابھی پختہ نہ ہوا، پرندہ جس کے پَر ابھی اُڑنے کے قابل نہ ہوئے ہوں۔ پایندہ: مضبوط، استوار۔ بینندہ: دیکھنے والی۔ سر: خیال، طاقت، سردار، مقدمہ سپاہ، خالص، اوپر، شروع، خواہش، ارادہ۔ کُہہ پارہ: پہاڑی۔ خُرّم: تازہ، سیراب، خوش، شادماں، شمسی سال کا دسواں مہینہ۔ در: میں، اندر، دروازہ، پہاڑ کا درہ، پار، دفعہ، پھاڑنا۔ آب خضر: آبِ حیات، آبِ حیواں، زندگی کا پانی۔ نیاز: احتیاج، خواہش، حاجت، حاجت مند۔ ارباب: رب کی جمع، صاحب، مالک۔ الہ: خدا، معبود۔ تیغ دورد: دودھاری تلوار۔ مار: سانپ۔

⑦ یہاں تک کہ پہاڑوں کے نشان ظاہر ہو گئے ہندیاں اور سبزہ زار ظاہر ہو گئے۔

⑧ پہاڑ اور صحرا کی آغوش میں سینکڑوں بہاریں تھیں۔ پہاڑ سے خوشبو برسانے والی ٹھنڈی ہوا آتی تھی۔

⑨ ہم کلام ہوتے ہوئے پرندوں کے نغمے (تھے) بہت سے چشمے اور بہت سارا نیا اُگا ہوا سبزہ (تھا)

⑩ بدن اِس ہوا کے فیض سے زیادہ مضبوط ہوتا تھا، جان پاک بدن کے اندر اور زیادہ دیکھنے والی ہو جاتی تھی۔

⑪ ایک پہاڑی کے اُوپر سے میں نے نظر ڈالی، وہ پہاڑ اور اُس کی بلندی، جنگل اور پہاڑ کے درے خوش تھے۔

⑫ خوبصورت وادی میں پستی اور بلندی نہیں تھی، آبِ حیات اُس خاک سے حاجت پوری کرتا تھا۔

⑬ اس وادی میں پُرانے (باطل) خدا تھے۔ وہ مصر کا خدا تھا یہ یمن کا رب تھا۔

⑭ وہ عرب کے خداؤں میں سے (ایک خدا) تھا یہ عراق کے، یہ وصل (ملاپ) معبود تھا اور وہ جدائی کا ربّ تھا۔

⑮ یہ سورج کی نسل سے تھا اور چاند کا داماد تھا وہ مشتری کی بیوی پہ نظر رکھتا تھا۔

⑯ اُن میں سے ایک کے ہاتھ میں دو دھاری تلوار تھی، دوسرے کے گلے میں سانپ لپٹا ہوا تھا۔

17 ہر یکے ترسندہ از ذکرِ جمیل — ہر یکے آزردہ از ضربِ خلیل

18 گفت مرد و خ "آدم از یزداں گریخت — از کلیسا و حرم نالاں گریخت

19 تا بیفزاید با دراک و نظر — سوے عہدِ رفتہ باز آید نگر!

20 می برد لذت ز آثارِ کہن — از تجلی ہاے مادارد سخن!

21 روزگار افسانۂ دیگر کشاد — می وزد زاں خاکداں بادِ مراد!"

22 بعل از فرطِ طرب خوش می سرود — بر خدایاں رازہاے ما کشود!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

ترسندہ: ڈرنے والا، خوف کھانے والا۔ ذکر جمیل: نیک ذکر، نیکی سے یاد کرنا۔ آزردہ: رنجیدہ، ستایا ہوا، دُکھیا۔ گریخت: بھاگ گیا۔ بیفزاید: اضافہ کرے، بڑھائے۔ ادراک: پانا، عقل، دریافت کرنا، دیکھنا، سمجھنا، بالغ ہونا، پکنا۔ آثار: اثر کی جمع، نشانیاں، پرانی عمارتوں کے نشان، کھنڈر، نشان قدم، کھوج۔ سخن دارد: بات کرتا ہے۔ می وزد: ہوا چل رہی ہے۔ بادِ مراد: مطلب کی ہوا۔ فرط: کثرت، بہتات، زیادتی، غلبہ۔ طرب: خوشی، شادی، شوق۔

⑰ ہر ایک نیک ذکر (اللہ تعالیٰ کا ذکر) سے ڈرنے والا تھا، ہر ایک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ضرب کا ستایا ہوا تھا۔

⑱ مرد وخ نے کہا "آدم خدا سے (دور) بھاگ گیا ہے۔ گرجا اور مسجد سے آہ و فریاد کرتا ہوا (دور) دوڑ گیا۔

⑲ تاکہ (اپنی) عقل اور نظر میں اضافہ کرے، دیکھو! (آدم) دوبارہ پرانے زمانے کی طرف واپس آ رہا ہے۔

⑳ پرانی نشانیوں سے لذت حاصل کرتا ہے، ہمارے جلوؤں کی بات کرتا ہے۔

㉑ (اِس) زمانے نے نیا افسانہ کھول دیا ہے، اِس خاک کے ڈھیر (دُنیا) سے (ہمارے) مطلب کی ہوا چل رہی ہے۔

㉒ بعل خوشی کی کثرت سے خوبصورت نغمہ گانے لگا، (باطل) خداؤں پر ہمارے راز کھول دیے۔

نغمۂ بعل

① آدم ایں نیلی تتق را بر درید — آنسوے گردوں خداے را ندید
② در دلِ آدم بجز افکار چیست — ہمچو موج ایں سرکشید و آں رمید!
③ جانش از محسوس می گیرد قرار — بوکہ عہدِ رفتہ باز آید پدید
④ زندہ باد افرنگیٔ مشرق شناس — آنکہ مارا از لحد بیروں کشید!

اے خدایانِ کہن وقت است وقت!

⑤ درنگراں حلقۂ وحدت شکست — آلِ ابراہیم بے ذوقِ الست!
⑥ صحبتش پاشیدہ جانش ریز ریز — آنکہ بود از بادۂ جبریل مست!
⑦ مردِ حُر افتاد در بندِ جہات — باوطن پیوست و از یزداں گسست!
⑧ خونِ او سرد از شکوہِ دیریاں — لاجرم پیرِ حرم زنار بست!

اے خدایانِ کہن وقت است وقت!

فرہنگ:

نیلی تتق: نیلا آسماں۔ درید: پھاڑ ڈالا۔ سرکشید: نافرمانی کی، حکم نہ مانا، انکار کیا، سر اُٹھایا۔ رمید: بھاگ گیا، وحشت کر کے بھاگ گیا۔ محسوس: حس کیا گیا، وہ چیز جو حواس خمسہ میں سے کسی کے ذریعے معلوم ہو سکے، معلوم کی ہوئی شے۔ ظاہر، آشکار۔ قرار: آرام، سکون، مجازاً آرام گاہ، پست زمین۔ بوک: شاید، مگر۔ پاشیدہ: بکھری ہوئی۔ ریزہ ریزہ: ٹکڑے ٹکڑے۔ پیوست: مل گیا ہے، ایک دوسرے میں گھس گیا ہے، پیوست ہو گیا ہے، جُڑ گیا ہے۔

بعل کا گیت

① آدم نے اس نیلے آسمان کو پھاڑ ڈالا (لیکن) آسماں کے اُس طرف خدا کو نہ دیکھا۔

② آدم کے دِل میں خیالات کے سوا کیا ہے؟ (کچھ نہیں ہے) موج کی مانند (اس نے) یہ سر اُٹھایا وہ بھاگ گیا۔

③ اِس (آدم) کی جان ظاہر سے سکون حاصل کرتی ہے، شاید پُرانا زمانہ دوبارہ ظاہر ہو۔

④ مشرق کو جاننے والا افرنگی (انگریز) زندہ رہے، جس نے ہمیں قبر سے باہر کھینچ لیا۔
""اے پرانے خداؤ! وقت ہے وقت (یہی فائدہ اُٹھانے کا وقت ہے۔)""

⑤ دیکھو وہ توحید کا حلقہ ٹوٹ گیا، ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں الست (اللہ سے کیا گیا روحوں کا وعدہ) کی لذت نہیں رہی۔

⑥ اُس کی صبح بکھری ہوئی، اس کا جام ٹکڑے ٹکڑے، وہ (مسلماں) جو (کبھی) جبریل کی شراب (قرآن پاک) سے مست تھا۔

⑦ آزاد مرد اطراف (مکاں) کی قید میں گر گیا (گرفتار ہو گیا) وطن کے ساتھ پیوست ہو گیا ہے (وطن کے تصور میں گھس گیا ہے) اللہ سے (اس کا رابطہ) ٹوٹ گیا ہے۔

⑧ اِس کا خون بت پرستوں کی شان و شوکت سے سرد ہو گیا، پیرِ حرم نے لا علاج زنّار باندھ لیا ہے۔
""اے پرانے خداؤ! وقت ہے وقت (یہی فائدہ اُٹھانے کا وقت ہے۔)""

⑨ در جہاں باز آمد ایامِ طرب ... دیں ہزیمت خوردہ از ملک و نسب!

⑩ از چراغ مصطفیٰ ﷺ اندیشہ چیست؟ ... زانکہ اُو را پُف زند صد بولہب!

⑪ گرچہ می آید صدائے لا اِلٰہ ... آنچہ از دل رفت کے ماند بہ لب!

⑫ اہرمن را زندہ کرد افسونِ غرب ... روزِ یزداں زرد رُو از بیمِ شب!

اے خدایانِ کہن وقت است وقت

⑬ بندِ دیں از گردنش باید کشود ... بندۂ مابندۂ آزاد بُود

⑭ تا صلوات او را گراں آید ہمے ... رکعتے خواہیم و آں ہم بے سجود

⑮ جذبہ ہا از نغمہ می گردد بلند ... پس چہ لذّت در نمازِ بے سرود!

⑯ از خداوندے کہ غیب او را سزد ... خوشتر آں دیوے کہ آید در شہود!

اے خدایانِ کہن وقت است وقت

فرہنگ:

ہزیمت خوردہ: شکست کھایا ہوا۔ پُف زند: پھونکیں مار رہے ہیں۔ اندیشہ: ڈر، خوف۔ کے ماند: کب تک رہے گی۔ اہرمن: آتش پرستوں کے عقیدے کے مطابق دو خدا ہیں۔ ایک خالق خیر ہے اُسے یزداں کہتے ہیں دوسرا خالق شر ہے جسے اہرمن کہتے ہیں، شیطان۔ زرد رو: عاشق، خوفزدہ، شرمندہ۔ بیم: خوف، ڈر۔ ہمے آید گراں: بھاری ہوتی ہیں۔

⑨ جہاں میں (ہماری) خوشی کے دن دوبارہ (واپس) آ گئے، دین (اسلام) ملک ونسب سے شکست کھایا ہوا ہے۔

⑩ چراغ مصطفیٰ ﷺ سے کیا خوف ہے؟ اس لیے کہ اُسے (بجھانے کے لیے) سینکڑوں بولہب پھونکیں مار رہے ہیں۔

⑪ اگرچہ لا الہ کی آواز آتی ہے جو کہ دل سے چلی گئی (وہ) لب پر کب تک رہے گی۔

⑫ مغرب کے جادو نے شیطان کو زندہ کر دیا ہے، خدا کا دن، رات کے ڈر سے خوفزدہ ہے۔

"اے پرانے خداؤ! وقت ہے وقت (یہی فائدہ اُٹھانے کا وقت ہے۔)"

⑬ دین کا بندھن اس کی گردن سے کھول دینا چاہیے، ہمارا بندہ آزاد بندہ تھا۔

⑭ چونکہ نمازیں اُس کے لیے بوجھ ہوتی ہیں (اس لیے) ہم ایک رکعت چاہتے ہیں وہ بھی بغیر سجدے کے۔

⑮ جذبات تو نغمے (موسیقی) سے بلند ہوتے ہیں، پس ایسی نماز میں کیا لذت جس میں نغمہ (موسیقی) نہ ہو۔

⑯ (وہ) خدا کہ غیب جس کے لائق ہوتا ہے اُس سے وہ شیطان بہتر ہے جو (سامنے) حاضر ہوتا ہے۔

"اے پرانے خداؤ! وقت ہے وقت (یہی فائدہ اُٹھانے کا وقت ہے۔)"

فرورفتن بدریائے زہرہ و دیدن ارواح فرعون و کشنر را

① پیرِ روم آں صاحبِ ذکرِ جمیل　　ضربِ او را سطوتِ ضربِ خلیل

② ایں غزل در عالمِ مستی سرود　　ہر خدائے کہنہ آمد در سجود!

فرہنگ:

سطوت: دبدبہ، قہر، سختی کرنا، حملہ کرنا۔

maablib.org

دریائے زہرہ کے اندر جانا اور
فرعون و کچنر کی ارواح دیکھنا

① پیر روم رحمۃ اللہ علیہ جو ذکر جمیل (اللہ کا ذکر) رکھتے ہیں، جن کی ضرب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دبدبہ ہے۔

② عالم مستی میں یہ غزل گانے لگے (جسے سن کر) ہر ایک پرانا خدا سجدے میں گر گیا۔

غزل

① "باز بر رفتہ و آیندہ نظر باید کرد | ہلہ بر خیز کہ اندیشہ دگر باید کرد

② عشق بر ناقۂ ایّام کشد محمل خویش | عاشقی؟ راحلہ از شام و سحر باید کرد

③ پیرِ ما گفت جہاں بر روشے محکم نیست | از خوش و ناخوشِ او قطعِ نظر باید کرد

④ تو اگر ترکِ جہاں کردہ سرِ اُو داری | پس نخستیں ز سرِ خویش گذر باید کرد

⑤ گفتمش در دلِ من لات و منات است بسے | گفت ایں بتکدہ را زیر و زبر باید کرد"

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

رفتہ: گزرا ہوا، ماضی۔ آیندہ: مستقبل، آنے والا۔ ہلہ: ہاں، ہوشیار، ہلا: کیوں نہیں۔ راحلہ: سواری کا جانور خواہ اُس پر سوار ہوں خواہ بوجھ لادیں۔ ناقہ: اونٹنی۔ محمل: کجاوہ۔ روش: طور طریقہ، رفتار، طرز، ڈھنگ، قاعدہ، باغ کی لکڑی۔ بسے: اکثر، زیادہ، بہت۔ زیروزبر کردن: تہہ و بالا کرنا، تباہ و برباد کرنا، خراب کرنا۔

غزل

① ماضی اور مستقبل پر دوبارہ نظر کرنی چاہیے، ہاں اُٹھ کر اور غور کرنا چاہیے۔

② عشق نے دنوں کی اونٹنی پر کجاوہ باندھ لیا، کیا تو عاشق ہے؟ (اگر ہے تو) شام و سحر کو سواری بنانا چاہیے۔

③ ہمارے پیر نے کہا (کہ) جہاں ایک طور طریقے پر قائم نہیں ہے۔ اس کے اچھے اور بُرے سے قطع نظر (نظر انداز) کرنی چاہیے۔

④ تو نے اگر جہاں کو چھوڑ دیا ہے (جہاں کی فکر چھوڑ دی ہے) (تو پھر) تُو اس کا راز رکھتا ہے۔ پس پہلے اپنے آغاز سے گزرنا چاہیے۔

⑤ میں نے اُس (رومی) سے کہا، میرے دل میں بہت سے لات و منات ہیں۔ اُس نے کہا اس بت خانے کو تباہ و برباد کرنا چاہیے۔

maablib.org

⑥ باز با من گفت "برخیز اے پسر — جز بدامانم میاویز اے پسر

⑦ آں کہستاں، آں جبالِ بے کلیم — آنکہ از برف است چوں انبارِ سیم!

⑧ درِ پسِ او قلزمِ الماس گوں — آشکارا تر درونش از بروں!

⑨ نے بموج و نے بسیل او راخلل — در مزاجِ او سکونِ لم یزل

⑩ ایں مقامِ سرکشانِ زور مست — منکرانِ غائب و حاضر پرست!

⑪ آں یکے از شرق و آں دیگر ز غرب — ہر دو با مردانِ حق در حرب و ضرب!

⑫ آں یکے بر گردنش چوبِ کلیم — واں دگر از تیغِ درویشے دو نیم!

⑬ ہر دو فرعون ایں صغیر و آں کبیر — ہر دو در آغوشِ دریا تشنہ میر!

⑭ ہر کہ با تلخیٔ مرگ آشناست — مرگِ جباراں ز آیات خداست!

فرہنگ:

خیز: اُٹھ۔ میاویز: مت پکڑ۔ کہستان: جہاں بہت سے پہاڑ ہوں، پہاڑی علاقہ۔ جبال: جبل کی جمع، پہاڑ۔ انبارسیم: چاندی کا ڈھیر۔ قلزم: سمندر۔ الماس: ہیرا، فولاد، جوہردار، چاقو، خنجر، تلوار وغیرہ۔ الماس گوں: الماس کی مانند، الماس کی طرح کاٹنے والا، الماس کی طرح روشن۔ سَیل: پانی کی رو، پانی یا خون کا جاری ہونا، طغیانی، طوفان۔ خَلَل: رخنہ، کشادگی، بگاڑ، فساد، فتور پڑنا، کام میں تباہی آنا۔ سکون: خاموشی، چپ رہنا۔ لم یزل: بے زوال، ہمیشہ، اللہ تعالیٰ۔ سرکشان: سرکش کی جمع، باغی، مغرور، ایک مطرب کا نام۔ زورمست: اپنی طاقت میں مست۔ چوب کلیم: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا۔ دریا: سمندر۔ تشنہ: پیاسے۔ میر: مرے۔ جبار: جبر کرنے والا، ظلم کرنے والا، غرور کرنے والا، اللہ تعالیٰ کا صفاتی جلالی نام۔ تلخیٔ مرگ: موت کی تلخی۔ آیات: آیت کی جمع، نشانی۔

⑥ پھر مجھ سے کہا اُٹھ اے بیٹے! میرے دامن کے سوا اور کچھ نہ پکڑ۔

⑦ وہ بہت سے پہاڑ، وہ پہاڑ جہاں کوئی موسیٰ علیہ السلام نہیں ہے، وہ (پہاڑ) کہ برف کی وجہ سے چاندی کے ڈھیر جیسے ہیں۔

⑧ اس کے پیچھے الماس کی طرح کاٹنے والا سمندر ہے، اس کا اندر اس کے باہر سے زیادہ ظاہر ہے۔

⑨ نہ موج سے اور نہ طوفان سے اُس میں تباہی ہوتی ہے، اس کے مزاج میں ہمیشہ رہنے والی خاموشی ہے۔

⑩ یہ اپنی طاقت میں مست رہنے والے مغروروں کا مقام ہے۔ جو غائب (اللہ) کے منکر تھے اور حاضر (بتوں) کے پجاری تھے۔

⑪ اُن میں سے ایک مشرق اور دوسرا مغرب سے ہے، دونوں مردانِ حق (حق پرستوں) سے جنگ کرتے تھے۔

⑫ اُن میں سے ایک کی گردن پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا (پڑا)۔ وہ دوسرا ایک درویش کی تلوار سے دو ٹکڑے (ہوا)

⑬ دونوں فرعون تھے یہ چھوٹا اور وہ بڑا، دونوں سمندر کی آغوش میں پیاسے مرے۔

⑭ ہر کوئی موت کی تلخی سے آشنا ہوتا ہے (مرتا ہے) ظلم کرنے والوں کی موت اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہوتی ہے۔

⑮ در پئے من پا بنہ از کس مترس — دست در دستم بدہ از کس مترس

⑯ سینۂ دریا چو موسیٰ بر درم — من ترا اندر ضمیرِ او برم"

☆ ☆ ☆

⑰ بحر بر ما سینۂ خود را کشود — یا ہوا بود و چو آبے وانمود

⑱ قعرِ او یک وادیٔ بے رنگ و بو — وادیٔ تاریکیٔ او تو بتو

⑲ پیرِ رومی سورۂ طٰہٰ سرود — زیرِ دریا ماہتاب آمد فرود!

⑳ کوہہائے شستہ و عریان و سرد — اندراں سرگشتہ و حیراں دو مرد!

㉑ سوئے رومی یک نظر نگریستند — باز سوئے یک دگر نگریستند

㉒ گفت فرعون ایں سحر! ایں جوئے نور! — از کجا ایں صبح و ایں نور و ظہور!

رومی

① ہر چہ پنہان است ازو پیداستے — اصلِ ایں نور از یدِ بیضاستے!

فرہنگ:

در پئے من: میرے پیچھے۔ پا بنہ: قدم رکھ۔ مترس: نہ ڈر۔ بدہ: دے دے۔ درم: میں پھاڑ دوں گا۔ برم: میں لے جاؤں گا۔ ترا: تجھے۔ وانمود: ظاہر ہوئی، عرض۔ قعر: گہرائی۔ تو بتو: تہ در تہ۔ فرود آمد: اُتر آیا۔ شُستہ: دُھلا ہوا، مہذب۔ عریاں: برہنہ، ننگا۔ سرگشتہ: حیران، بھٹکا ہوا۔ حیران: ہکا بکا۔ نگریستند: دیکھا، نگاہ کی۔ ازو: اس سے۔ ہرچہ: جو کچھ۔ اصل: جڑ، بیخ، بنیاد، نسب۔

⑮ میرے پیچھے قدم رکھ (اور) کسی سے نہ ڈر، ہاتھ میرے ہاتھ میں دے اور کسی سے نہ ڈر۔

⑯ میں سمندر کا سینہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح پھاڑ دوں گا، میں تجھے اِس کے ضمیر کے اندر لے جاؤں گا۔

⑰ سمندر نے ہمارے سامنے اپنا سینہ کھول دیا یا (سمندر کوئی ایسی) ہوا تھی (جو) پانی کی طرح ظاہر ہوتی تھی۔

⑱ اُس (سمندر) کی گہرائی میں ایک بے رنگ و بو وادی تھی (اس) وادی کی تاریکی تہ در تہ تھی۔

⑲ پیر رومی سورۂ طٰہٰ پڑھنے لگے، (پھر) سمندر کے نیچے چاند اُتر آیا۔

⑳ ڈھلے ہوئے، ننگے اور سرد پہاڑ (تھے) اِن کے اندر بے کے اور حیران دو مرد (تھے)

㉑ انہوں نے ایک نظر رومی کی طرف دیکھا۔ پھر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

㉒ فرعون نے کہا، یہ جادو! یہ نور کی ندی! یہ صبح کہاں سے ہے اور یہ نور اور (اس کا) ظاہر ہونا کہاں سے ہے۔

رومی

① جو کچھ چھپا ہوتا ہے اس (نور) سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ اِس نور کی بنیاد ید بیضا سے ہے۔

فرعون

① آہ نقدِ عقل و دیں در باختم دیدم و ایں نور را نشناختم!
② اے جہاں داراں سوے من بنگرید اے زیاں کاراں سوے من بنگرید!
③ وائے قومے از ہوس گردیدہ کور می برد لعل و گہر از خاکِ گور!
④ پیکرے کو در عجائب خانہ ایست بر لبِ خاموشِ او افسانہ ایست!
⑤ از ملوکیت خبرہا می دہد کور چشماں را نظرہا می دہد
⑥ چیست تقدیرِ ملوکیت؟ شقاق محکمی جستن ز تدبیرِ نفاق!
⑦ از بدآموزی زبوں تقدیرِ ملک باطل و آشفتہ تر تدبیرِ ملک!
⑧ باز اگر بینم کلیم اللہ را خواہم از وے یک دلِ آگاہ را

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

نقد: اُدھار کی ضد، روک، آمادہ کرنا، نقد دینا، روپے پیسے کا پرکھنا، دولت، اشرفی، روپیہ، پیسا، ذات، دل، بیٹا۔ در باختم: میں ہار گیا۔ جہاں داراں: جہاں دار کی جمع، بادشاہوں۔ بنگرید: دیکھو۔ زیاں کار: جو اپنا نقصان کرے۔ وائے: افسوس ہے، وہ کنواں جس میں سیڑھیاں بنی ہوتی ہیں، گمراہ۔ گردیدہ کور: اندھا ہو گیا۔ پیکر: شکل، جسم، بُت۔ کورچشماں: کورچشم کی جمع، اندھے۔ می دہد: دیتا ہے۔ ملوکیت: بادشاہت۔ شقاق: دُشمنی، مخالفت، عداوت۔ محکمی جستن: پائیداری تلاش کرنا۔ نفاق: دوغلا پن۔ بدآموزی: دوسروں کو بُرائی سکھانا۔ زبون: بے وقوف، عاجز، قیدی، بدتر۔ آشفتہ: پریشان، خراب حال، عاشق۔ بینم: میں دیکھوں۔ کلیم اللہ: اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنے والے، حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ خواہم: میں چاہوں / مانگوں۔ دلِ آگاہ: جاننے والا دل۔

فرعون

① افسوس میں عقل و دیں کی دولت ہار گیا، میں نے دیکھا اور میں نے اِس نور کو نہ پہچانا۔

② اے بادشاہو! میری طرف دیکھو، اے اپنا نقصان کرنے والو میری طرف دیکھو۔

③ افسوس ہے اُس قوم پر جو ہوس سے اندھی ہو گئی ہے (میری، فرعون کی) قبر کی مٹی سے (عبرت کی بجائے) لعل و گہر لے جاتی ہے۔

④ میرا بت جو کہ عجائب خانے میں ہے اُس کے خاموش لب پر کہانی ہے۔

⑤ بادشاہت (کے انجام) کی خبریں دیتا ہے، اندھوں کو نظریں دیتا ہے۔

⑥ بادشاہت کی تقدیر کیا ہے؟ دشمنی (ہے) دو غلے پن کی تدبیر سے پائیداری تلاش کرتا ہے۔

⑦ دوسروں کو بُرائی سکھانے سے مُلک کی تقدیر بدتر ہو جاتی ہے۔ مُلک کی تدبیر جھوٹی اور زیادہ خراب حال ہو جاتی ہے۔

⑧ میں اگر دوبارہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں (تو) میں اُن سے ایک جاننے والا دل چاہوں / مانگوں۔

رومی

① حاکمی بے نورِ جاں خام است خام ‏ بے یدِ بیضا ملوکیت حرام
② حاکمی از ضعفِ محکوماں قوی است ‏ بیخش از حرمانِ محروماں قوی است!
③ تاج از باج است و از تسلیمِ باج ‏ مرد اگر سنگ است میگردد زجاج!
④ فوج و زندان و سلاسل رہزنی است ‏ اوست حاکم کز چنیں ساماں غنی است

☆......☆......☆

ذوالخرطوم

① مقصدِ قومِ فرنگ آمد بلند ‏ از پئے لعل و گہر گورے کنند
② سرگذشتِ مصر و فرعون و کلیم ‏ می تواں دیدن ز آثار قدیم!
③ علم و حکمت کشفِ اسرار است و بس ‏ حکمتِ بے جستجو خوار است و بس

فرہنگ:

حاکمی: بادشاہت، حکومت۔ خام: کچا، پختہ کی ضد، کمزور، بے اصل، بات، ناتجربہ کاری، کند۔ ضعف: ناتوانی، کمزوری، پستی۔ محکوم: حکم کیا گیا، تابع، مطیع، فرماں بردار، غلام۔ قوی: قوت والا، طاقتور، مضبوط۔ بیخش: اس کی جڑ۔ حرمان: محروم رہنا، ناامیدی، مایوسی، کچھ نہ ملنا۔ محروم: بدنصیب، نامراد۔ باج: خراج، جزیہ، محصول، ٹیکس۔ زجاج: شیشہ۔ زندان: قیدخانہ، بندی خانہ۔ سلاسل: سلسلہ کی جمع، زنجیریں۔ چنیں: چوں ایں کا مخفف، ایسا، ایسی بات۔ غنی: تونگری، دولت مند، بے پروا، بے نیاز۔ سرگذشت: حادثہ، واقعہ، ماجرا، کہانی۔ کشف: کسی چیز سے پردہ اُٹھا دینا، برہنہ کرنا، کھولنا، ظاہر کرنا، وہ درجہ جس میں غیب کے اسرار کھل جاتے ہیں۔

رومی

① روح کے نور کے بغیر حکومت ناپختہ (کمزور) ہے۔ ید بیضا کے بغیر بادشاہت حرام ہے۔

② حکومت محکوموں کی کمزوری سے طاقتور ہوتی ہے، اس کی جڑ محروموں کی مایوسی سے طاقتور ہوتی ہے۔

③ تاج (حکومت) ٹیکس سے ہے اور (لوگوں کے) ٹیکس مان لینے سے ہے، مرد اگر پتھر ہے (تو) شیشہ بن جاتا ہے۔

④ فوج، قید خانے، زنجیریں لوٹ مار ہیں، حاکم وہی ہے جو کہ ایسے سامان سے بے نیاز ہے۔

ذوالخرطوم

① انگریز قوم کا مقصد بلند ہوتا ہے۔ اِس نے لعل و گہر (ہیرے جواہرات) کے لئے قبر نہیں کھودی۔

② مصر، فرعون اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کہانی، پرانی نشانیوں سے ہی دیکھی جا سکتی ہے۔

③ علم و حکمت تو بس رازوں سے پردہ اُٹھانا ہے، بغیر تلاش کے حکمت بس ذلالت ہے۔

فرعون

① قبرِ ما را علم و حکمت بر کشود — لیکن اندر تربتِ مہدی چہ بُود؟

نمودار شدن درویش سودانی

① برق بے تابانہ رخشید اندر آب — موجہا بالید و غلطید اندر آب
② بوے خوش از گلشنِ جنت رسید — روحِ آں درویشِ مصر آمد پدید
③ در صدف از سوزِ او گوہر گداخت — سنگ اندر سینۂ کشنر گداخت
④ گفت "اے کشنر اگر داری نظر — انتقامِ خاکِ درویشے نگر!
⑤ آسماں خاکِ ترا گورے نداد — مرقدے جز در یم شورے نداد"
⑥ باز حرف اندر گلوے او شکست — از لبش آہے جگر تابے گسست!
⑦ گفت "اے روحِ عرب بیدار شو — چوں نیاگاں خالقِ اعصار شو!
⑧ اے فواد اے فیصل اے ابنِ سعود — تا کجا بر خویش پیچیدن چو دود!

فرہنگ:

رخشید: چمکی۔ بالید: بڑھی، بڑی ہوئی، نشوونما پائی۔ غلطید: لوٹی، کروٹ سے لیٹی۔ رسید: پہنچی۔ آمدپدید: ظاہر ہوئی۔ صدف: سیپی۔ گداخت: پگھل گیا۔ مرقد: خواب گاہ، گور، قبر۔ یم شور: کھاری سمندر۔ جگرتاب: جگر چمکا دینے والی، جگر کو حرارت دینے والی۔ نیاگاں: خلاف قیاس نیا کی جمع، باپ یا ماں کی طرف سے بزرگ، دادے، نانے وغیرہ۔ اعصار: عصر کی جمع، زمانے۔

فرعون

① ہماری قبر علم و حکمت نے کھولی (علم و حکمت کے لیے کھودی گئی) لیکن مہدی (سوڈانی) کی قبر میں کیا تھا؟ (اسے کس لیے کھودا۔)

سوڈانی درویش کا ظاہر ہونا

① پانی کے اندر بجلی بے تابی سے چمکی، موجیں بڑھیں اور پانی کے اندر کروٹ بدل کر لیٹ گئیں۔

② جنت کے باغ سے خوشبو پہنچی، مصر کے اس درویش کی روح ظاہر ہوئی۔

③ اس کے سوز سے سیپی میں موتی پگھل گیا۔ کچز کے سینے میں پتھر (دل) پگھل گیا۔

④ اس (مہدی) نے کہا اے کچز اگر تو نظر رکھتا ہے، (تو) درویش کی خاک کا انتقام دیکھ۔

⑤ آسماں نے تیری خاک کو قبر نہ دی، قبر سوائے کھاری سمندر کے نہ دی۔

⑥ پھر لفظ اس کے گلے میں ٹوٹے، اس کے لب سے جگر کو حرارت دینے والی آہ ٹوٹی (نکلی)

⑦ اے روح عرب بیدار ہو جا اپنے بزرگوں کی طرح خالق اعصار (زمانوں کی خالق) ہو جا۔

⑧ اے فواد (مصر) اے فیصل (عراق) اے ابن سعود، دھوئیں کی طرح اپنے آپ پر پیچ و تاب کھاتا کب تک (رہے گا)؟

⑨ زندہ کن در سینہ آں سوزے کہ رفت — در جہاں باز آور آں روزے کہ رفت!

⑩ خاکِ بطحا خالدے دیگر بزاے — نغمۂ توحید را دیگر سراے

⑪ اے نخیلِ دشت تو بالندہ تر — برنخیزد از تو فاروقے دگر؟

⑫ اے جہانِ مومنانِ مشک فام — از تو می آید مرا بوے دوام!

⑬ زندگانی تا کجا بے ذوقِ سیر — تا کجا تقدیرِ تو در دستِ غیر!

⑭ بر مقامِ خود نیائی تا بکے — استخوانم در پئے نالد چو نے!

⑮ از بلا ترسی؟ حدیثِ مصطفیٰ ﷺ است — مرد را روزِ بلا روزِ صفاست

☆ ☆ ☆

⑯ سارباں یاراں بہ یثرب ما بہ نجد — آں حدی کو ناقہ را آرد بوجد!

فرہنگ:

خاکِ بطحا: سرزمین مکہ۔ بزائے: تُو جنے/تو پیدا کر۔ نغمہ سرا: گیت گا۔ نخیل: کھجور کا درخت۔ دشت: جنگل، بیابان، صحرا۔ بالیدہ تر: زیادہ بڑھیں، زیادہ نشوونما پائیں۔ مُشک فام: خوشبو جیسی رنگ والی، سیاہ فام، حبشی۔ می آید: آتی ہے۔ بوئے دوام: ہمیشہ رہنے والی خوشبو۔ سیر: چلنا، رفتار۔ نیائی: تو نہیں آئے گا۔ نالہ: آہ و فریاد۔ نے: بانسری۔ صفا: صفائی، پاکیزگی، خالص، پاک صاف۔ بلا: مصیبت، تکلیف۔ سارباں: شتر بان، اونٹ چلانے والا، اونٹوں کا محافظ۔ یثرب: مدینہ منورہ کا پُرانا نام۔ نجد: عرب کے ایک ملک کا نام جس کی زمین بلند ہے جو حجاز سے مشرق کی طرف خلیج فارس تک وسیع ہے اور ریگستانی علاقہ ہے۔ وجد: غمگین ہونا، عاشق ہونا، ذوق و شوق کی حالت جو گانے سے صوفیوں پر طاری ہوتی ہے، وہ کیفیت جو یادِ الٰہی میں دل پر طاری ہو کر انسان کو بے خود کر دیتی ہے۔ حُدی: وہ گیت یا نغمہ جو اونٹ ہانکتے وقت گاتے ہیں، اونٹ اس سے مست ہو کر چلتا ہے۔

⑨ سینے میں وہ سوز زندہ کر جو گزر گیا، وہ دن جہاں میں پھر لے آ جو گزر گیا۔

⑩ اے سرزمین مکہ کوئی اور خالد (حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ) پیدا کر، توحید کا نغمہ (ایک دفعہ) اور گا۔

⑪ تیرے صحرا میں کھجوروں کے درخت زیادہ نشوونما پائیں (کیا) تجھ سے کوئی اور فاروق (حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ) نہیں اُٹھ سکتا؟

⑫ اے سیاہ فام (حبشی) مومنوں کے جہاں (افریقہ) مجھے تجھ سے ہمیشہ رہنے والی خوشبو آتی ہے۔

⑬ کب تک زندگی رفتار کی لذت کے بغیر رہے گی؟ کب تک تیری تقدیر غیروں کے ہاتھ میں رہے گی؟

⑭ تم کب تک اپنے مقام پر نہیں آؤ گے؟ سمندر میں میری ہڈیاں بانسری کی طرح آہ و فریاد کرتی ہیں۔

⑮ (کیا) تُو مصائب سے ڈرتا ہے؟ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ مرد کے لیے مصائب کا دن پاک صاف ہونے کا دن ہوتا ہے۔

⑯ ساربان دوست مدینہ منورہ میں ہیں اور ہم نجد میں وہ حدی (گا) کہ جو اونٹنی کو بے خود کر دے۔

⑰ ابر بارید از زمیں ہا سبزہ رُست — می شود شاید کہ پاے ناقہ سست!

⑱ جانم از دردِ جدائی در نفیر — آں رہے کو سبزہ کم دارد بگیر!

⑲ ناقہ مستِ سبزہ و من مستِ دوست — او بدستِ تست و من در دستِ دوست!

⑳ آب را کردند بر صحرا سبیل — بر جبل ہا شستہ اوراقِ نخیل!

㉑ آں دو آہو در قفاے یک دگر — از فرازِ تل فرود آید نگر!

㉒ یک دم آب از چشمۂ صحرا خورد — باز سوے راہ پیما بنگرد!

㉓ ریگِ دشت از نم مثالِ پرنیاں — جادہ بر اشتر نمی آید گراں

㉔ حلقہ حلقہ چوں پر تیہو غمام — ترسم از باراں کہ دوریم از مقام!

㉕ سارباں یاراں بہ یثرب ما بہ نجد — آں حُدی کو ناقہ را آرد بہ وجد!"

☆☆☆

فرہنگ:

ابر بارید: بادل برسا ہے۔ سبزہ رُست: سبزہ اُگا ہے۔ نفیر: چیخ، پکار، نالہ، فریاد، بھاگنے والا، نفرت کرنے والا، بھاگنے والی فوج۔ سبیل کردن: آزاد کرنا، مفت دینا۔ شُستہ: دُھلا ہوا۔ اوراق: ورق یا ورقہ کی جمع، کاغذ، ورق، پتے۔ آہو: ہرن، عیب، فریاد، آواز، مرض ضیق النفس، معشوق، معشوق کی آنکھ۔ تل: پشتہ، تودہ، ٹیلہ۔ قفا: گُدی، گردن کی پچھلی طرف، پشت، پیٹھ، پیچھے، دھون، گردنی، مکا جو گردن پر مارا جائے۔ آب خوردن: پانی پینا، پرورش پانا، توقف کرنا، تھوڑی دیر ٹھہرنا، غصے کو پی جانا۔ راہ پیما: مسافر۔ بنگرد: دیکھا۔ پرنیاں: پرنو، دیبا، ایک قسم کا باریک پھول دار نہایت نرم ولطیف ریشمی کپڑا۔ اُشتر: شتر، اونٹ۔ ریگ: ریت۔ حلقہ: گھیرا، گول دائرہ، احاطہ، مجلس۔ تیہو: تیتر، دُرّاج، شیشک، ممولا، لوا، (سب پرندوں کے نام ہیں) غمام: غمامہ کی جمع، ابر، بادل۔

⑰ بادل برسا ہے (اور) زمینوں سے سبزہ اُگا ہے ہو سکتا ہے کہ اونٹنی کی رفتار سست ہو جائے۔

⑱ میری جان درد وجدائی سے فریاد کر رہی ہے، وہ راستہ اختیار کر جہاں سبزہ نہ ہو۔

⑲ اونٹنی سبزے میں مست ہے اور میں دوست میں مست ہوں، وہ تیرے (ساربان) ہاتھ میں ہے اور میں دوست کے ہاتھ میں ہوں۔

⑳ صحرا میں پانی آزاد کر دیا گیا ہے، پہاڑوں پر کھجوروں کے پتے ڈھلے ہوئے ہیں۔

㉑ وہ دو ہرن ایک دوسرے کے پیچھے، دیکھ! ٹیلے کی بلندی سے نیچے اُترے۔

㉒ تھوڑی دیر انہوں نے (دو ہرنوں نے) چشمہ سے پانی پیا، پھر مسافر کی طرف دیکھا۔

㉓ صحرا کی ریت نمی کی وجہ سے نہایت نرم و لطیف ریشمی کپڑے کی طرح ہے، اونٹنی کے لیے سفر مشکل نہیں ہے۔

㉔ (آسماں پر) تیتر کے پَر کی طرح بادلوں کے گھیرے ہیں میں بارش سے ڈرتا ہوں کہ ہم (ابھی اپنے) مقام سے دور ہیں۔

㉕ سارباں دوست مدینہ منورہ میں ہیں اور ہم نجد میں، وہ حدی (گا) کہ جو اونٹنی کو بے خود کر دے۔

فلکِ مریخ

اہلِ مریخ

① چشم را یک لحظہ بستم اندر آب — اندکے از خود گسستم اندر آب!

② رخت بر دم زی جہانے دیگرے — بازمان و با مکانے دیگرے!

③ آفتابِ ما باَفاقش رسید — روز و شب را نوعِ دیگر آفرید!

④ تن ز رسم و راو جاں بیگانہ ایست — در زمان و از زماں بیگانہ ایست!

⑤ جانِ ما سازد بہر سوزے کہ ہست — وقتِ او خرم بہر روزے کہ ہست!

⑥ می نگردد کہنہ از پروازِ روز — روزہا از نورِ او عالم فروز!

⑦ روز و شب را گردشِ پیہم ازوست — سیرِ او کن زانکہ ہر عالم ازوست!

☆☆☆

فرہنگ:

چشم بستن: اعراض کرنا، بے توجہی کرنا، منہ پھیرنا۔ رخت بُردن: سفر کرنا۔ رخت بردم: میں نے سفر کیا۔ زی: اندازہ، حد، طرف۔ آفاق: اُفق کی جمع، آسمان کا کنارا، دُنیا۔ رسید: پہنچا۔ آفرید: پیدا کیا۔ راہ و رسم: میل جول، آمدورفت، ملاقات، واقفیت۔ بیگانہ: غیر، اجنبی، ناواقف۔ سازد: موافق ہوتی ہے، مطابقت اختیار کرتی ہے، اتفاق کرتی ہے، برابری کرتی ہے۔

اہلِ مریخ

① پانی میں ایک لمحہ کے لیے میں نے اپنی توجہ ہٹائی، پانی میں تھوڑی دیر کے لیے اپنے آپ سے ٹوٹا۔

② میں نے دوسرے جہان کی طرف سفر کیا، دوسرے زمان اور مکان کی طرف (سفر کیا)۔

③ ہمارا سورج اس آسمان کے کنارے پہنچا (اور اُس نے) اور قسم کے دن رات پیدا کیے۔

④ (اہلِ مریخ) بدن سے روح کے میل جول سے ناواقف ہیں (وہ) وقت میں ہیں اور وقت سے ناواقف ہیں۔

⑤ ہماری جان جو سوز بھی ہوتا ہے اُس سے مطابقت کر لیتی ہے جو بھی دن ہوتا ہے اُس (ہماری جاں) کا وقت شادماں (خوش) ہوتا ہے۔

⑥ ہر دن کی پرواز سے (یہ روح) پرانی نہیں ہوتی، اس کے نور سے دن عالم کو روشن کرتے ہیں۔

⑦ دن رات کی مسلسل گردش اِس (جان) سے ہے، اِس (جان) کی سیر کر کیونکہ ہر عالم اِس سے ہے۔

⑧ مرغزارے با رصد گاہِ بلند ‏ دور بینِ او ثریا در کمند!

⑨ خلوتِ نُہ گنبدِ خضر است ایں ‏ یا سوادِ خاکدانِ ماست ایں؟

⑩ گاہ جستم وسعتِ او را کراں ‏ گاہ دیدم در فضائے آسماں!

⑪ پیرِ روم آں مرشدِ اہلِ نظر ‏ گفت "مریخ است ایں عالم نگر!

⑫ چوں جہانِ ما طلسمِ رنگ و بوست ‏ صاحبِ شہر و دیار و کاخ و کوست!

⑬ ساکنانش چوں فرنگاں ذوفنوں ‏ در علومِ جان و تن از ما فزوں!

⑭ بر زمان و بر مکاں قاہر تر اند ‏ زانکہ در علمِ فضا ماہر تر اند

⑮ بر وجودش آں چناں پیچیدہ اند ‏ ہر خم و پیچِ فضا را دیدہ اند

⑯ خاکیاں را دل بہ بندِ آب و گل ‏ اندریں عالم بدن در بندِ دل!

⑰ چوں دلے در آب و گل منزل کند ‏ ہر چہ می خواہد بآب و گل کند

فرہنگ:

رصد گاہ: اُمید کی جگہ، نظر گاہ، بارگاہ، چنگی خانہ، ستاروں کا حال معلوم کرنے کی جگہ۔ ثریا: پروین، جھمکا، سات سہیلیوں کا جھمکا، چھے سات یا زیادہ ستارے جو انگور کی شکل میں آسمان پر ہیں۔ کمند: پھندا۔ نُہ گنبد خضرا: نو آسماں۔ سواد: سیاہی، شہر کی طرفیں، ذہن، ملک، بڑی جماعت، آس پاس، اردگرد، حوالی شہر، مضافات شہر۔ گاہ: کبھی۔ جستم: میں نے تلاش کیا۔ کراں: کنارا۔ دیار: دار کی جمع، گھر، ملک، شہر۔ کاخ: عمارت، بلند محل۔ کو: گلی، کوچہ۔ ساکنانش: اس کے رہنے والے۔ ذوفنوں: ہنر مند۔ فزوں: زیادہ بڑھا ہوا۔ خاکیاں: خاکی کی جمع مٹی سے بنا ہوا، انسان، ذلیل لوگ۔ منزل: اُترنے کی جگہ، وہ جگہ جہاں مسافر آرام وغیرہ کے لیے اُترتے ہیں، گھر، مکان، مکان کا ایک درجہ۔

⑧ (وہاں) ایک سبزہ زار میں اُونچی رصدگاہ تھی، ثریا جس کی دُوربین کے پھندے میں تھی۔

⑨ یہ تو آسمانوں کی تنہائی ہے یا یہ ہماری زمین کا اردگرد ہے۔

⑩ کبھی میں نے اُس کی وسعت کا کنارا ڈھونڈا، کبھی میں نے آسماں کی فضا میں دیکھا۔

⑪ پیرِ روم جو کہ اہلِ نظر کے مرشد ہیں اُنہوں نے کہا (یہ) مریخ ہے، یہ عالم دیکھ!

⑫ ہمارے جہاں کی طرح (یہاں بھی) رنگ اور خوشبو کا جادو ہے۔ اِس میں (بھی) شہر، گھر، محل اور گلیاں ہیں۔

⑬ اِس کے رہنے والے فرنگیوں (انگریزوں) کی طرح ہنرمند ہیں۔ جان و تن کے علوم میں ہم سے زیادہ بڑھے ہوئے ہیں۔

⑭ زماں و مکاں پر زیادہ قہر ڈھانے والے ہیں کیونکہ علمِ فضا میں زیادہ ماہر ہیں۔

⑮ اِس کے وجود سے اِس طرح لپٹے ہوئے ہیں (کہ) فضا کا ہر پیچ و خم اُن کا دیکھا ہوا ہے۔

⑯ انسانوں کے دل پانی اور مٹی (بدن) کی قید میں ہیں۔ اِس جہاں میں بدن دِل کی قید میں ہیں۔

⑰ جب دِل پانی اور مٹی میں گھر کر لیتا ہے، جو کچھ چاہتا ہے پانی اور مٹی کے ساتھ کرتا ہے۔

⑱ مستی و ذوق و سرور از حکمِ جاں ۔۔۔ جسم را غیب و حضور از حکمِ جاں!

⑲ در جہانِ ما دوتا آمد وجود ۔۔۔ جان و تن، آں بے نمود آں بانمود!

⑳ خاکیاں را جان و تن مرغ و قفس ۔۔۔ فکرِ مریخی یک اندیش است و بس!

㉑ چوں کسے را می رسد روزِ فراق ۔۔۔ چست تر می گردد از سوزِ فراق!

㉒ یک دو روزے پیشتر از آنِ مرگ ۔۔۔ می کند پیشِ کساں اعلانِ مرگ!

㉓ جانِ شاں پروردۂ اندام نیست ۔۔۔ لاجرم خوکردۂ اندام نیست!

㉔ تن بخویش اندر کشیدن مردن است ۔۔۔ از جہاں در خود رمیدن مردن است!

㉕ برتر از فکرِ تو آمد ایں سخن ۔۔۔ زاں کہ جانِ تست محکومِ بدن!

㉖ رخت ایں جا یک دو دم باید کشاد ۔۔۔ ایں چنیں فرصت خدا کس را نداد!"

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

حکم: فرمان، پروانہ، حکم کرنا، حکمت، دانائی۔ دوتا: جھکا ہوا، کبڑا، دُگنا۔ یک اندیش: ایک سوچ رکھنے والی۔ مرغ: پرندہ، قفس، پنجرہ۔ می رسد: پہنچتا ہے۔ فراق: جدائی۔ چُست: چالاک، ٹھیک، درست، تنگ، مضبوط۔ پیشتر: پہلے۔ آن مرگ: موت کا وقت۔ کساں: کس کی جمع، لوگ۔ پروردہ: پرورش کیا ہوا، پالا ہوا، پلا ہوا، تربیت کیا ہوا۔ اندام: جسم، عضو، زیبائش۔ لاجرم: لاعلاج۔ خوکردہ: عادی۔ اندر کشیدن: پہنچنا، جانا، فوج روانہ کرنا۔ مُردن: مرنا۔ برتر: اونچا، بلند۔ رخت کشاد: مقیم ہونا، ٹھہرنا۔

(18) مستی، لذت اور سرور، جان کے حکم سے ہے، جسم کا غیب اور حضور، جان کے حکم سے ہے۔

(19) ہمارے جہاں میں وجود دُگنا (دو حصوں) ہوتا ہے (یعنی) جان اور تن، ایک (جاں) ظاہر نہیں ہوتی، ایک (تن) ظاہر ہوتا ہے۔

(20) انسانوں کے لیے جسم اور جان، پرندے اور پنجرے (کی طرح) ہیں، مریخی فکر بس یک اندیش (ایک سوچ رکھنے والی) ہے۔

(21) جب کسی پر فراق کا دن (جدائی، موت) پہنچتا ہے، (وہ) سوزِ فراق سے زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے۔

(22) موت کے وقت سے ایک دو روز پہلے وہ لوگوں کے سامنے (اپنی) موت کا اعلان کرتا ہے۔

(23) اُن کی جان جسم کی پرورش کی ہوئی نہیں ہوتی۔ جسم کی عادی (اور) لاعلاج نہیں ہوتی۔

(24) (اہلِ مریخ کے لیے) اپنے بدن میں پہنچنا، مرنا (موت) ہے۔ (یا ان کے نزدیک) جہاں سے اپنے آپ (کی طرف) بھاگنا، مرنا (موت) ہے۔

(25) یہ بات تیری فکر سے بلند ہے کیونکہ تیری جان بدن کی محکوم (اطاعت کرنے والی) ہے۔

(26) اِس جگہ تھوڑی دیر ٹھہرنا چاہیے اس طرح کی فُرصت خدا نے کسی کو نہیں دی۔

برآمدن انجم شناس مریخی از رصدگاہ

① پیر مردے ریشِ او مانندِ برف — سالہا در علم و حکمت کردہ صرف
② تیزبیں مانندِ دانایانِ غرب — کسوتش چوں پیرِ ترسایانِ غرب
③ دیر سال و قامتش بالا چو سرو — طلعتش تابندہ چوں ترکانِ مَرو
④ آشنائے رسم و راہِ ہر طریق — آشکارا از چشمِ او فکرِ عمیق
⑤ آدمی را دید و چوں گل برشگفت — در زبانِ طوسی و خیام گفت

فرہنگ:

ریش: ڈاڑھی، غصہ، غضب۔ صرف کردن: خرچ کرنا، استعمال کرنا۔ سالہاصرف کردن: کئی سال گزارے تھے۔ تیزبیں: دور تک دیکھنے والا۔ دانایان: دانا کی جمع، عقل مند۔ کسوت: لباس، پوشاک۔ ترسایان: ترسا کی جمع، ڈرنے والے، وہم کرنے والے، نصاریٰ، عابد نصاریٰ، راہب۔ دیرسال: بوڑھا۔ قامت: قد۔ طلعت: رُخ منہ، دیدار، دیکھنا، چہرہ۔ ترکان: ترکی عورتوں کا خطاب جیسے بی بی، بیگم۔ مرو: صوبہ خراسان میں اس نام کے دو شہر ہیں۔ تابندہ: روشن، چمکنے والا، چمکیلا۔ طریق: کٹا ہوا، مار کیا ہوا، راستہ، شرمندہ، رمل کی اصطلاح میں سولہ شکلوں میں سے ایک شکل کا نام۔ راہ و رسم: میل جول، آمدورفت، ملاقات، واقفیت۔ عمیق: گہری۔

مریخی نجومی کا رصدگاہ سے باہر آنا

① ایک بوڑھا آدمی جس کی ڈاڑھی برف کی طرح تھی جس نے کئی سال علم و حکمت میں گزارے تھے۔

② مغرب کے عقل مندوں کی طرح دور تک دیکھنے والا (تھا) اُس کا لباس مغرب کے عیسائی پادریوں جیسا تھا۔

③ (وہ) بوڑھا (تھا) اور اُس کا قد سرو کی طرح بلند تھا اُس کا چہرہ مرو کی ترک عورتوں کی طرح روشن تھا۔

④ ہر راستے کی آمد و رفت سے واقف تھا، اُس کی آنکھ سے گہری فکر ظاہر ہوتی تھی۔

⑤ آدمی (مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اور اقبال رحمۃ اللہ علیہ) کو دیکھا اور پھول کی طرح کھل اٹھا، طوسی (نصیر الدین طوسی) اور خیام (عمر خیام) کی زبان میں اُس نے کہا۔

⑥ "پیکرِ گِل آں اسیرِ چند و چوں	از مقامِ تحت و فوق آمد بروں!
⑦ خاک را پرواز بے طیارہ داد	ثابتاں را جوہرِ سیارہ داد!"
⑧ نطق و ادراکش رواں چو آبجو	محوِ حیرت بودم از گفتارِ او
⑨ ایں ہمہ خواب است یا افسونگری	بر لبِ مریخیاں حرفِ دری!
⑩ گفت "بود اندر زمانِ مصطفیٰ ﷺ	مردے از مریخیانِ باصفا
⑪ بر جہاں چشمِ جہاں بیں راکشاد	دل بہ سیرِ خطۂ آدم نہاد
⑫ پر کشود اندر فضاہاے وجود	تا بصحراے حجاز آمد فرود
⑬ آنچہ دید از مشرق و مغرب نوشت	نقشِ او رنگیں تر از باغِ بہشت!
⑭ بودہ ام من ہم بایران و فرنگ	گشتہ ام در ملکِ نیل و رودِ گنگ
⑮ دیدہ ام امریک وہم ژاپون و چیں	بہرِ تحقیقِ فلزاتِ زمیں
⑯ از شب و روزِ زمیں دارم خبر	کردہ ام اندر بر و بحرش سفر
⑰ پیشِ ما ہنگامہ ہاے آدم است	گرچہ او از کارِ ما نامحرم است!"

فرہنگ:

چند: کب تک، کتنا، کچھ۔ چوں: مانند، اگرچہ، کیونکر۔ پیکرِ گِل: مٹی کا جسم، انسان۔ نطق: بولنا، بات کرنا، گویائی، تقریر، لیکچر، خطبہ۔ ادراک: پانا، عقل، دیکھنا، سمجھنا، بالغ ہونا، پکنا۔ گفتار: گفتگو، بات چیت، کلام، تقریر۔ دری: فارسی زبان کی ایک شاخ جو بہت فصیح ہے۔ جہاں بیں: دُنیا کو دیکھنے والا، سیاح، بینا، آنکھ۔ خطۂ آدم: زمین۔ نہاد: نہادن کا ماضی، رکھا۔ حجاز: عرب کے ایک صوبے کا نام جس میں مکہ، مدینہ اور طائف وغیرہ کا علاقہ شامل ہے۔ نوشت: لکھا۔ بودہ ام: میں رہا ہوں۔ فرنگ: براعظم یورپ، مُلک نصاریٰ۔ گشتہ ام: میں پھرا ہوں، میں نے سیر کی ہے۔ مُلک نیل: مصر۔ رودِ گنگ: دریائے گنگا۔ امریک: امریکہ۔ ژاپون: جاپان۔ فلزات: فِلز کی جمع، آگ میں پگھل سکنے والی معدنیات۔ تحقیق: دریافت کرنا، کھوج لگانا۔

⑥ انسان جو کہ کتنے اور کیونکر کا قیدی ہے مقام تحت وفوق (پستی اور بلندی میں الجھنے کی جگہ، زمین) سے باہر آ گیا۔

⑦ خاک کو جہاز کے بغیر پرواز دے دی، رُکے ہوؤں کو چلنے والے کا جوہر دے دیا۔

⑧ اُس کی باتیں اور اِس کی سمجھ بوجھ ندی کی طرح بہہ رہی تھی میں اُس کی گفتگو سے حیرت میں گم تھا۔

⑨ یہ سب خواب ہے کہ جادوگری، مریخیوں کے لب پر فارسی الفاظ تھے۔

⑩ اُس نے کہا "حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ" کے زمانے میں مریخیوں میں سے ایک پاک مرد تھا۔

⑪ اُس نے جہاں پر سیاح (سیر کرنے والی) آنکھ کھولی، دل زمین کی سیر میں رکھ دیا۔

⑫ وجود کی فضاؤں میں پر کھولے، یہاں تک کہ حجاز کے صحرا میں اُترا۔

⑬ اُس نے مشرق اور مغرب سے جو کچھ دیکھا لکھ دیا، اُس کا لکھا جنت کے باغ سے زیادہ رنگیں تھا۔

⑭ میں ایران اور یورپ میں بھی رہا ہوں میں نے مصر اور دریائے گنگا کی سیر کی ہے۔

⑮ میں نے زمین کی معدنیات کی تحقیق کرنے کے لیے امریکہ، جاپان اور چین بھی دیکھے ہیں۔

⑯ میں زمین کے دن اور رات کی خبر رکھتا ہوں، میں نے اس کی خشکی اور سمندر میں سفر کیے ہیں۔

⑰ آدم کے ہنگامے ہمارے سامنے ہیں اگرچہ وہ ہمارے کاموں سے ناواقف ہے۔

رومی

① من ز افلاکم رفیقِ من زخاک ... سرخوش و ناخوردہ از رگہائے تاک!
② مردِ بے پروا و تاشِ زندہ رود ... مستیٔ او از تماشائے وجود!
③ ما کہ در شہرِ شما افتادہ ایم ... در جہان و از جہاں آزادہ ایم
④ در تلاشِ جلوہ ہائے نو بنو ... یک زماں مارا رفیقِ راہ شو

☆☆☆

فرہنگ:

رفیق: ساتھی، دوست، یارِ غار، دوستی کا حق ادا کرنے والا، باوفا۔ تاک: انگور کا درخت، داکھ کی بیل۔ سرخوش: وہ شخص جو شراب کے سرور میں خوشحال ہو اور بدمست نہ ہو۔ تماشا: دیکھنا، سیر کرنا، ہنگامہ۔ در شہر شما افتادہ ایم: تمہارے شہر میں اُترے ہیں، آ گئے ہیں۔ نو بنو: نئے سے نئے۔ رفیق راہ: راستے کا ساتھی، رہنما۔

رومی

① میں آسمانوں سے ہوں میرا ساتھی خاک (زمین) سے ہے اس نے انگور کی شراب نہیں پی اور سرور میں ہے۔

② بے پروا مرد ہے اور اس کا نام زندہ رود ہے اس کی مستی وجود کی سیر سے ہے۔

③ ہم جو کہ تمہارے شہر میں آ گئے (ہم) جہاں میں ہیں اور ہم جہاں سے آزاد (بھی) ہیں۔

④ (ہم) نئے نئے جلوؤں کی تلاش میں (ہیں) تھوڑی دیر کے لیے ہمارے رہنما بن جاؤ۔

حکیم مریخی

① ایں نواحِ مرغدین برخیا ست ——— برخیا نامِ ابوالآبائے ماست
② فرزمرز آں آمرِ کردار زشت ——— رفت پیشِ برخیا اندر بہشت
③ گفت "تو ایں جا چساں آسودۂ؟ ——— عمرہا محکومِ یزداں بودۂ!
④ از مقامِ تو نکوتر عالمے است ——— پیشِ او جنت بہار یکدمے است
⑤ آں جہاں از ہر جہاں بالاتر است ——— آں جہاں از مکاں بالاتر است
⑥ نیست یزداں را ازاں عالم خبر ——— من ندیدم عالمے آزاد تر!

فرہنگ:

نواح: ناحیہ کی جمع، اطراف، آس پاس، طرفیں۔ ابوالاباء: باپوں کا باپ۔ کردار: طرز، رفتار، فعل، کام، عمل، اچھا کام، اخلاق۔ زشت: بُرا، بدشکل، بھونڈا، بدنما۔ آمر: حاکم، حکم کرنے والا۔ چساں: چپکا ہوا۔ آسودہ: آرام پایا ہوا، سویا ہوا۔ نکوتر: زیادہ بہتر، زیادہ اچھا۔ بالاتر: بلندتر، زیادہ اونچا۔ دخیل: دخل دینے والا، غیر زبان کا لفظ جو عربی میں داخل کیا جائے، سائل، درویش، امان، رحم۔

حکیم مریخی

① یہ مرغدین برخیا کی اطراف ہیں برخیا ہمارے باپوں کے باپ کا نام ہے۔

② فرزمرز جو کہ بُرے کام کا حکم دینے والا ہے، جنت میں برخیا کے سامنے گیا۔

③ اُس نے کہا تو اس جگہ آرام سے چپکا ہوا ہے ساری عمر خدا کا محکوم رہا ہے۔

④ تیری اس جگہ سے زیادہ بہتر جہاں (موجود) ہے جس کے سامنے جنت کی بہار ایک لمحہ کی ہے۔

⑤ وہ جہاں ہر جہاں سے بلند تر ہے، وہ جہاں لامکاں سے بلند تر ہے۔

⑥ خدا کو بھی اس جہاں کی خبر نہیں، میں نے اِس سے زیادہ آزاد جہاں نہیں دیکھا۔

madlib.org

⑦ نے خدائے در نظامِ او دخیل　　نے کتاب و نے رسول و جبرئیل!

⑧ نے طوافے نے سجودے اندرو　　نے دعائے نے درودے اندرو!"

⑨ برخیا گفت "اے فسوں پرداز خیز　　نقشِ خود را اندراں عالم بریز"

⑩ تا ابوالآبا فریب او نخورد　　حق جہانے دیگرے با ما سپرد

⑪ اندریں ملکِ خداداے گذر　　مرغدین و رسم و آئینش نگر!

☆......☆......☆......

فرہنگ:

فسوں پرداز: جادوگر۔ بریز: گرا، ڈال۔ نقش: صورت، لیاقت، پھول پتی کا کام۔ کندہ کاری: جادو، منتر، تعویذ، علامت، اثر، خیال۔ ملک خداداد: خدا کا دیا ہوا ملک۔ رسم: قاعدہ، قانون، نشان، ریت، وظیفہ، داغ، نقش کرنا، لکھنا۔

⑦ نہ خدا اُس نظام میں دخل دینے والا ہے نہ (وہاں کوئی) کتاب ہے نہ رسول، نہ جبریل ہے۔

⑧ اس میں نہ طواف ہے نہ سجدے ہیں اس میں نہ دُعا، نہ درود ہے۔

⑨ برخیا نے کہا "اے جادوگر، اُٹھ جا، اپنے تعویذ اُس جہاں میں ڈال۔

⑩ یہاں تک کہ (ہمارے) ابوالآباء (باپوں کے باپ) نے اس کا فریب نہ کھایا، اللہ تعالیٰ نے ایک اور جہاں ہمارے سپرد کر دیا۔

⑪ خدا کے دیے ہوئے اس ملک میں سے گزر، مرغدین اور اس کے قاعدے اور قوانین دیکھ۔

گردش در شہرِ مرغدین

① مرغدین و آں عماراتِ بلند　　من چہ گویم زاں مقامِ ارجمند

② ساکنانش در سخن شیریں چو نوش　　خوب روے و نرم خوے و سادہ پوش!

③ فکرِ شاں بے درد و سوزِ اکتساب　　رازدانِ کیمیاے آفتاب!

④ ہر کہ خواہد سیم و زر گیرد ز نور　　چوں نمک گیریم ما از آبِ شور!

⑤ خدمت آمد مقصدِ علم و ہنر　　کارہا را کس نمی سنجد بزر!

فرہنگ:

ارجمند: صاحب رتبہ، صاحب قدر و منزلت، قدر و قیمت والا۔ نوش: آب حیات، میٹھا، زندگی، خوش، شہد، تریاق، نوشیدن کا امر، پی، سُن۔ خوب رو: حسین، شکیل، پری چہرہ، خوبصورت۔ نرم خو: مہربان، حلیم طبع۔ سادہ پوش: سادہ لباس۔ اکتساب: کمانا، پیدا کرنا، اپنی محنت سے کمانا۔ کیمیا: وہ علم جس میں مادہ کے اُن خواص سے بحث ہوتی ہے جو اندرونی ترکیبوں سے متعلق ہیں۔ سیم و زر: سونا، چاندی، دولت۔ آب شور: کھاری پانی۔ خدمت: بندگی، نوکری، کام کرنا، تحفہ، سلام، نذرانہ۔ سنجیدن: تولنا، وزن کرنا۔ نمی سنجد: نہیں تولتے تھے۔

مرغدین (مریخ کے) شہر میں سیر

① مرغدین اور وہ (اُس کی) بلند عمارتیں، مَیں اُس قدر و قیمت والے مقام کے بارے میں کیا کہوں۔

② اُس کے رہنے والوں کی باتیں آبِ حیات کی طرح میٹھی تھیں، (وہ) پری چہرہ، مہربان اور سادہ لباس (تھے)۔

③ اُن کی فکر سوز اور درد کے بغیر کمائی کرتی ہے، وہ سورج کی اندرونی ترکیب (بناوٹ) کے جاننے والے ہیں۔

④ جو کوئی چاہتا ہے نور سے دولت حاصل کرتا ہے جس طرح ہم کھاری پانی سے نمک حاصل کرتے ہیں۔

⑤ علم و ہنر کا مقصد (اُن کی) نوکری تھی، کوئی شخص (اپنے) کاموں کو روپے پیسے میں نہیں تولتا تھا۔

⑥ کس ز دینار و درم آگاہ نیست — ایں بتاں را در حرمہا راہ نیست

⑦ بر طبیعت دیو ماشیں چیرہ نیست — آسمانہا از دخانہا تیرہ نیست!

⑧ سخت کش دہقاں چراغش روشن است — از نہابِ دہ خدایاں ایمن است!

⑨ کشت و کارش بے نزاع آبجوست — حاصلش بے شرکتِ غیرے از وست!

⑩ اندراں عالم نہ لشکر نے قشوں — نے کسے روزی خورد از کشت و خوں!

⑪ نے قلم در مرغدیں گیرد فروغ — از فنِ تحریر و تشہیرِ دروغ

⑫ نے بہ بازاراں ز بے کاراں خروش — نے صداہائے گدایاں دردِ گوش!

☆……☆……☆……

فرہنگ:

ماشین: مشین۔ چیرہ: غالب ہونا، غلبہ ہونا، بہادر، دلیر، دستار، پگڑی۔ تیرہ: تاریک، دُھندلا، سیاہ رنگ۔ دخان: دھواں۔ سخت کشی: بہت محنتی۔ نہاب: نہب کی جمع، غارت، لوٹ، غنیمت۔ دہ خدایاں: جاگیردار۔ ایمن: نڈر، بے خوف۔ کشت: کھیتی، شاہ شطرنج کا ایسے خانے میں ہونا کہ اس خانے میں اِس کے سوا کوئی اور مہرہ ہوتا تو مارا جاتا۔ نزاع: آرزومندی، آمدہ و مند ہونا، جھگڑا، تکرار، دُشمنی۔ شرکت: ساجھی ہونا، شریک ہونا۔ قشون: فوج کا دستہ، لشکر، فوج، سپاہ۔ روزی: رزق، حصہ، نصیب۔ کشت و خوں: قتل و خوں ریزی۔

⑥ کوئی شخص دینار اور درم سے واقف نہیں ہے۔ اِن بتوں کا حرم میں کوئی راستہ نہیں ہے۔

⑦ اِن کے مزاج پر مشینی دیو غالب نہیں ہیں آسمان دھوئیں سے تاریک نہیں ہیں۔

⑧ (یہاں کا) کسان بہت محنتی ہے، اس کا چراغ روشن ہے، جاگیرداروں کی لوٹ سے بے خوف ہے۔

⑨ اِس کی کھیتی اور کام ندی کا آرزومند نہیں ہے اِس کا حاصل اُس کا ہے، اس میں کوئی اور شریک نہیں۔

⑩ اِس جہاں میں نہ لشکر ہے نہ فوج، نہ کوئی شخص قتل و خون ریزی سے (کسی کا) رزق کھاتا ہے۔

⑪ نہ مرغدین میں قلم فنِ تحریر اور جھوٹی شہرت سے روشنی حاصل کرتا ہے۔

⑫ نہ (اس کے) بازاروں میں بے کار لوگوں کا شوروغل تھا نہ مانگنے والوں کی آوازیں کان کا درد تھیں۔

حکیم مریخی

① کس دریں جا سائل و محروم نیست عبد و مولا حاکم و محکوم نیست!

زندہ رود

① سائل و محروم تقدیرِ حق است حاکم و محکوم تقدیرِ حق است
② جز خدا کس خالقِ تقدیر نیست چارۂ تقدیر از تدبیر نیست!

فرہنگ:

سائل: سوال کرنے والا، پوچھنے والا، مانگنے والا، جاری ہونے والا۔

حکیم مریخی

① یہاں کسی جگہ سوال کرنے والا اور محروم نہیں ہے، غلام اور آقا، حاکم اور محکوم نہیں ہے۔

زندہ رود

① مانگنے والے اور محروم (کا ہونا) اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے، حاکم اور محکوم (کا ہونا) اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے۔

② خدا کے سوا کوئی تقدیر کا بنانے والا نہیں ہے، تقدیر کا علاج تدبیر سے نہیں (ہوتا) ہے۔

maablib.org

حکیم مریخی

① گر ز یک تقدیر خوں گردد جگر — خواہ از حق حکمِ تقدیرِ دگر

② تو اگر تقدیرِ نو خواہی رواست — زانکہ تقدیراتِ حق لا انتہا ست

③ ارضیاں نقدِ خودی درباختند — نکتۂ تقدیر را نشناختند

④ رمزِ باریکش بحرفے مضمر است — تو اگر دیگر شوی او دیگر است!

⑤ خاک شو نذرِ ہوا سازد ترا — سنگ شو بر شیشہ اندازد ترا!

⑥ شبنمی؟ افتندگی تقدیرِ تست — قلزمی؟ پایندگی تقدیرِ تست!

⑦ ہر زماں سازی ہماں لات و منات — از بتاں جوئی ثبات اے بے ثبات؟

فرہنگ:

جگرخوں گردد: جگرخوں ہوگیا۔ رمز: آنکھ یا ابرو کا اشارہ، پوشیدگی۔ شوی: تُو ہو جائے۔ نذر: وہ چیز جو اپنے اوپر واجب کر لی جائے، عہد، منت، نذرانہ، ھاوا، پیشکش، تحفہ، بھینٹ۔ سازیدن: سازش کرنا، بنانا، موافقت کرنا، لکھنا، نقش کرنا۔ افتندگی: گرنا۔ پایندگی: ہمیشہ رہنا۔ ہماں: ہم آں، وہ ہی، وہی۔ ثبات: ائیداری۔ بے ثبات: ناپائیدار، کمزور، فانی۔

حکیم مریخی

① اگر ایک تقدیر سے جگر خوں ہو گیا (تو) اللہ تعالیٰ سے دوسری تقدیر کا حکم مانگ۔

② تو اگر نئی تقدیر چاہے (تو یہ) جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیروں کی کوئی حد نہیں۔

③ زمین کے رہنے والوں نے خودی کی دولت ہار دی۔ انہوں نے تقدیر کی باریکی کو نہ پہچانا۔

④ اس کا باریک اشارہ ایک حرف میں چھپا ہوا ہے تو اگر اور ہو جائے وہ (تقدیر) اور ہے۔

⑤ خاک بن (تو پھر) تجھے ہوا کا تحفہ بنایا جائے، پتھر بن (تو پھر) تجھے شیشہ پر پھینکا جائے۔

⑥ (اگر) تُو شبنم ہے؟ گرنا تیری تقدیر ہے، (اگر) تُو سمندر ہے؟ ہمیشہ رہنا تیری تقدیر ہے۔

⑦ تو نے ہر زمانے میں وہی لات اور مناتؔ بنائے، اے ناپائیدار تو بتوں سے پائیداری ڈھونڈتا ہے۔

⑧ تا بخود نا ساختن ایمانِ تست — عالمِ افکار تو زندانِ تست

⑨ رنج بے گنج است تقدیر ایں چنیں — گنج بے رنج است تقدیر ایں چنیں!

⑩ اصلِ دیں این است اگر اے بے خبر — می شود محتاج ازو محتاج ترا!

⑪ وائے آں دینے کہ خواب آرد ترا — باز در خوابِ گراں دارد ترا!

⑫ سحر و افسون است یا دین است ایں؟ — حبِّ افیون است یا دین است ایں؟

☆☆☆

⑬ می شناسی طبعِ دراک از کجاست؟ — حورے اندر بنگۂ خاک از کجاست؟

⑭ قوتِ فکرِ حکیماں از کجاست؟ — طاقتِ ذکر کلیماں از کجاست؟

⑮ ایں دل وایں وارداتِ او ز کیست؟ — ایں فنون و معجزاتِ او ز کیست؟

⑯ گرمیٔ گفتار داری؟ از تو نیست — شعلۂ کردار داری؟ از تو نیست

⑰ ایں ہمہ فیض از بہارِ فطرت است — فطرت از پروردگارِ فطرت است!

فرہنگ:

ایمان: مان لینا، قبول کرنا، دل سے اللہ پر یقین لانا، اللہ اور رسول ﷺ کا گرویدہ ہونا، امان دینا، بے خوف کرنا۔ ساختن: بنانا، موافقت کرنا، آمادہ کرنا۔ رنج: دکھ، تکلیف، غضب، رنگ۔ گنج: خزانہ۔ چنیں: ایسی۔ محتاج: حاجت مند، ضرورت مند، مُفلس، غریب، فقیر۔ خواب آوردن: سُلانا۔ خواب آورد: سلائے۔ خواب: نیند۔ افیون: افیم، تریاق۔ طبع: سرشت، فطرت، وہ خُو جو آفرینش سے ہو، نقش کرنا، چھاپنا، کوئی چیز قالب میں ڈھالنا، تلوار بنانا، مٹی کے برتن بنانا، سونے چاندی پر سکہ لگانا۔ دراک: خوب سمجھنے والا، بڑا جاننے والا۔ بنگلہ: مکان۔ بنگلۂ خاک: مٹی کا مکان، بدن۔ کیست: کون ہو، کون ہے۔

⑧ جب تک تیرا ایمان خود تجھے نہیں بناتا، تیرے خیالات کی دُنیا تیرا قید خانہ ہے۔

⑨ تکلیف بغیر خزانے کے (تکلیف ملے خزانہ نہ ملے) (کیا) تقدیر ایسی ہوتی ہے، خزانہ، بغیر تکلیف کے ہے (خزانہ ملے اور تکلیف نہ ملے) (کیا) تقدیر ایسی ہوتی ہے!

⑩ اے بے خبر! اگر دین کی بنیاد یہ ہے (تو) اس سے غریب اور زیادہ غریب ہو جاتا ہے۔

⑪ افسوس ہے اُس دین پر جو تجھے سلائے، پھر تجھے بھاری (گہری) نیند میں رکھے۔

⑫ سحر اور جادو ہے یا یہ دین ہے؟ افیم کی محبت ہے یا یہ دین ہے؟

⑬ (کیا) تُو پہچانتا ہے خوب جاننے والی فطرت کہاں سے ہے؟ خاکی مکاں (انسانی جسم) میں (یہ) حور کہاں سے ہے؟

⑭ حکیموں کے فکر کی قوت کہاں سے ہے؟ کلیموں کے ذکر کی طاقت کہاں سے ہے؟

⑮ یہ دِل اور اُس کی یہ واردات (دِل پر گزرنے والی حالتیں) کون ہیں؟ یہ فنون (فن کی جمع) اور اُس (دِل) کے معجزات کون ہیں؟ (مراد کہاں سے ہیں؟)

⑯ تو گرمیِ گفتار رکھتا ہے؟ (یہ) تجھ سے نہیں ہے تو کردار کا شعلہ رکھتا ہے؟ (یہ بھی) تجھ سے نہیں ہے۔

⑰ یہ ساری بخشش فطرت کی بہار سے ہے (اور) فطرت، فطرت کے پروردگار سے ہے۔

(18) زندگانی چیست؟ کانِ گوہر است	تو امینی صاحبِ او دیگر است!
(19) طبعِ روشن مردِ حق را آبروست	خدمتِ خلقِ خدا مقصودِ اوست!
(20) خدمت از رسم و رہِ پیغمبری است	مزدِ خدمت خواستن سوداگری است
(21) ہمچناں ایں باد و خاک و ابروکشت	باغ وراغ وکاخ وکوے وسنگ وخشت
(22) اے کہ می گوئی متاعِ ما ز ماست	مردِ ناداں ایں ہمہ ملکِ خداست
(23) ارضِ حق را ارضِ خود دانی بگو	چیست شرحِ آیۂ لاتُفسِدُوا؟
(24) ابنِ آدم دل بابلیسی نہاد	من بابلیسی ندیدم جز فساد!
(25) کس امانت را بکارِ خود نبرد	اے خوش آں کو ملکِ حق باحق سپرد
(26) بردۂ چیزے کہ از آنِ تو نیست	داغم ازکارے کہ شایانِ تو نیست!
(27) گر تو باشی صاحبِ شے می سزد	ورنباشی، خود بگو کے می سزد
(28) ملکِ یزداں را بیزداں بازدہ	تا ز کارِخویش بکشائی گرہ

فرہنگ:

مُزد: مزدوری، اُجرت۔ ہم چناں: اِسی طرح۔ راغ: سبزہ زار، پہاڑ کے نیچے کا میدان، دامن کوہ، جنگل۔ بردۂ: تو نے لے لی۔ آن: وقت، لمحہ، وہ شخص، ناز، ادا، کیفیت جو حسن معشوق میں ہوتی ہے۔ مال: ملکیت۔ داغم: مجھے غم ہے۔ شایان: لائق، سزاوار۔ می سزد: لائق ہوتا ہے۔

(18) زندگی کیا ہے؟ ہیرے کی کان ہے تو امانت رکھنے والا ہے، اِس کا مالک اور ہے۔

(19) روشن فطرت مردِ حق کی آبرو ہے۔ خدا کے لوگوں کی خدمت اِس کا مقصد ہے۔

(20) خدمت پیغمبری کے طور طریقوں سے ہے، خدمت کی مزدوری مانگنا تجارت ہے۔

(21) اِسی طرح یہ ہوا، مٹی، بادل، کھیتی، باغ، جنگل، محل، گلیاں، پتھر، اینٹ۔

(22) اے کہ تو کہتا ہے (یہ سب) ہمارا سامان ہے ہم سے ہے۔ اے نادان مرد! سب کچھ اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے۔

(23) اللہ کی زمین کو اپنی زمین (کہتا ہے) تو جانتا ہے، بتا آیہ "لَا تُفْسِدُوا" کی تشریح کیا ہے؟

(24) آدم کی اولاد نے شیطان سے دل لگالیا، میں نے شیطان میں سوائے فساد کے کچھ نہیں دیکھا۔

(25) کوئی شخص امانت کو اپنے کام میں نہیں لاتا، اے نیک (انسان) جو کہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے اُسے اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دے۔

(26) تو نے وہ چیز لے لی جو تیری ملکیت نہیں ہے، مجھے غم ہے اُس کام سے جو تیرے لائق نہیں ہے۔

(27) اگر تو کسی چیز کا مالک رہتا ہے (تو اِس کے) لائق ہوتا ہے، اگر نہ (مالک) رہے، (تو) خود کہہ (کب اِس شے کے) لائق ہوتا ہے؟

(28) اللہ کی ملکیت کو دوبارہ اللہ کو دے تا کہ تو اپنے کاموں کی گرہ کھولے۔

(29) زیرِ گردوں فقر و مسکینی چراست؟ آنچہ از مولاست می گوئی زماست!

(30) بندۂ کز آب و گل بیروں نجست شیشۂ خود را بسنگِ خود شکست!

(31) اے کہ منزل را نمی دانی ز رہ قیمتِ ہر شے ز اندازِ نگہ!

(32) تا متاعِ تست گوہر گوہر است ورنہ سنگ است از پشیزے کمتراست!

(33) نوعِ دیگر بیں جہاں دیگر شود ایں زمین و آسماں دیگر شود

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

چرا: کیوں، کس لیے۔ مسکین: بالکل ساکت، بہت ہی بے حرکت، نہایت بے طاقت، جسے مفلسی اور فقیری نے بالکل بے حرکت اور طاقت کر دیا ہو جس کے پاس بالکل کچھ نہ ہو۔ فقیر سے بھی بڑھ کر مفلس فقیر۔ اہل شرع فقیر اُسے کہتے ہیں جس کے پاس اِس قدر مال نہ ہو جس پر زکوۃ دینا واجب ہے۔ مسکین اِسے کہتے ہیں جس کے پاس بالکل کچھ نہ ہو، بالکل خالی ہاتھ۔ کز: کہ از۔ نجست: نہ کودا، نہ رہا، نہ چھوٹا۔ ز رہ: راستے سے۔ انداز: قیاس، اندازہ، ملاپ، ناپ، رتبہ، ادارہ، وضع، طور، طریقہ۔ پشیز: پائی، دھیلا، پیسہ، سب سے کم تر سکہ، کھوٹا سکہ، بے چیز۔

maablib.org

(29) آسماں کے نیچے غریبی اور مسکینی کس لیے ہے؟ (اس لیے کہ) جو کچھ خدا کا ہے، تو کہتا ہے میرا ہے۔

(30) وہ بندہ کہ جو پانی اور مٹی سے باہر نہ کودا (اُس نے) اپنے شیشے کو اپنے پتھر سے توڑا۔

(31) اے کہ تُو منزل کو راستے سے نہیں جانتا، ہر شے کی قیمت سوچنے کے انداز سے ہے۔

(32) ہیرا جب تک تیرا سامان ہے (یعنی تیرے پاس ہے) ہیرا ہے ورنہ پتھر ہے کھوٹے سکے سے کم تر ہے۔

(33) اور قسم دیکھ جہاں اور ہو گا (جہاں کو جس طرح دیکھے گا، اُسی طرح جہاں ہو گا) یہ زمین و آسمان اور ہوں گے۔

maablib.org

احوالِ دوشیزہ مریخ کہ دعوائے رسالت کردہ

① در گذشتم از ہزاراں کوے و کاخ　　بر کنارِ شہر میدانِ فراخ!
② اندراں میداں ہجومِ مرد و زن　　درمیاں یک زن قدش چو نارون
③ چہرہ اش روشن ولے بے نورِ جاں　　معنی او بر بیانِ او گراں!
④ حرفِ او بے سوز و چشمش بے نمے　　از سرورِ آرزو نامحرمے!
⑤ فارغ از جوشِ جوانی سینہ اش　　کور و صورت ناپذیر آئینہ اش!
⑥ بے خبر از عشق و از آئینِ عشق　　صعوۂ رد کردۂ شاہینِ عشق!

فرہنگ:

فراخ: وسیع، کشادہ، چوڑا۔ گذشتم: میں گزرا۔ نارون: ناربن، انار کا درخت، ایک درخت کا نام جو نہایت سیدھا، سایہ دار اور خوبصورت ہوتا ہے اور اسے معشوقہ کے قد سے تشبیہ دیتے ہیں۔ معنی: مطلب، مقصد، مضمون، گن، خوبیاں، کمالات باطنی۔ بیاں: ظاہر کرنا، آشکارا کرنا، کھول کر بات کرنا۔ پذیر: مان لینا، قبول کرنا۔ کور: اندھا۔ فارغ: خالی، بے کار، بے فکر، آسودہ۔ صعوہ: ممولا جو ایک چھوٹا سا پرندہ ہے۔ رد کردن: واپس کرنا، لوٹانا، پھیر دینا، قے کرنا، رُخ موڑنا۔

مریخ کی اِس دوشیزہ کے حالات جس نے رسالت کا دعویٰ کیا

① میں ہزاروں محلات اور گلیوں سے گزرا، شہر کے کنارے وسیع میدان (تھا)۔

② اِس میدان کے اندر مردوں اور عورتوں کا ہجوم تھا، درمیان میں ایک عورت تھی جس کا قد نارون (ایک بلند درخت) کی طرح تھا۔

③ اُس کا چہرہ روشن لیکن روح کی روشنی سے خالی تھا، اُس کا مضمون اُس کے بیان پر بھاری تھا۔

④ اس کے الفاظ بے سوز اور آنکھ بے نم تھی (وہ) آرزو کے سرور سے ناواقف تھی۔

⑤ اُس کا سینہ جوشِ جوانی سے خالی تھا، اُس کا آئینہ اندھا تھا اور صورت قبول نہیں کرتا تھا۔

⑥ عشق اور عشق کے قوانین سے بے خبر (وہ ایسا) مولا (تھی) عشق کے شاہین نے جس کا رُخ پھیر دیا ہو (موڑ دیا ہو)۔

⑦ گفت بابا آں حکیم نکتہ داں — "نیست ایں دوشیزہ از مریخیاں

⑧ سادہ و آزادہ و بے ریو و رنگ — فرزمرز او را بدزدید از فرنگ

⑨ پختہ درکار نبوت ساختش — اندریں عالم فروانداختش!

⑩ گفت نازل گشتہ ام از آسماں — دعوت من دعوت آخر زماں!

⑪ از مقام مرد و زن دارد سخن — فاش تر می گوید اسرار بدن!

⑫ نزد ایں آخر زماں تقدیر زیست — در زبان ارضیاں گویم کہ چیست"

☆☆☆

فرہنگ:

نکتہ داں: دقیقہ رس، باریک بات کا جاننے والا، بڑا دانا، صاحب فہم و فراست۔ دوشیزہ: کنواری عورت، باکرہ۔ ریو: فریب، مکر، حیلہ۔ رنگ: رنگت، قسمت، ریشم، عیب، عار، رنج، محنت، قوت، روح، جاں، خوشی، سرور، نشہ وغیرہ۔ دُزدید: چرالایا۔ پختہ: پکا ہوا، سخت، مضبوط۔ فروانداختش: اُسے نیچے لا پھینکا۔ نازل گشتہ ام: میں نازل ہوئی ہوں۔ آخرالزماں: قرب قیامت، موت کا قرب، خاتمہ کا وقت، زوال کا دن، بڑھاپا۔ دعوت: دُعا، بلانا، ضیافت۔

⑦ اُس باریک باتوں کے جاننے والے حکیم نے ہم سے کہا یہ کنواری عورت اہل مریخ سے نہیں ہے۔

⑧ (وہ) سادہ، آزاد، فریب اور عیب کے بغیر (تھی) فرزمرز (شیطان) اُسے یورپ سے پکڑ لایا۔

⑨ (شیطان نے) اُسے نبوت کے کام میں مضبوط بنایا (اور) اُسے جہاں اندر نیچے لا پھینکا۔

⑩ اُس (دوشیزہ) نے کہا میں آسمان سے نازل ہوئی ہوں، میری دعوت (بلانا) آخرزماں (قرب قیامت) کی دعوت ہے۔

⑪ اُس نے عورت اور مرد کے مقام کے متعلق بات کی، بدن کے راز کھول کر بتاتی ہے۔

⑫ اِس آخرزماں کے نزدیک زندگی کی تقدیر، میں اہل زمین کی زبان میں بتاتا ہوں کہ کیا ہے؟

maablib.org

تذکیر نبیۂ مریخ

① اے زناں! اے مادراں! اے خواہراں! | زیستن تا کے مثالِ دلبراں؟
② دلبری اندر جہاں مظلومی است | دلبری محکومی و محرومی است
③ در دو گیسو شانہ گردانیم ما | مرد را نخچیرِ خود دانیم ما
④ مرد صیادی بہ نخچیری کند | گردِ تو گردد کہ زنجیری کند!
⑤ خود گدازیہائے او مکر و فریب | درد و داغ و آرزو مکر و فریب!
⑥ گرچہ آں کافر حرم سازد ترا | مبتلائے درد و غم سازد ترا
⑦ ہمبرِ او بودن آزارِ حیات | وصلِ او زہر و فراقِ او نبات

فرہنگ:

مادراں: مادر کی جمع، ماں۔ خواہراں: خواہر کی جمع، بہن، ہمشیرہ۔ دلبراں: دلبر کی جمع، دل لے جانے والا، معشوق۔ گیسو: سر کے دونوں طرف لٹکے ہوئے بال، لٹیں، لٹ۔ شانہ: کنگھی، کندھے کی ہڈی، کندھا۔ گردان: گلا، گلو، تاڑ۔ نخچیر: صید، شکار۔ مبتلا: آزمایا ہوا، گرفتار بلا، پھنسایا ہوا۔ ہمبر: مانند، مثل، ہم مثل۔ نبات: قند سفید، مصری، چینی۔

مریخ کی نبیہ کی نصیحت

① اے عورتو! اے ماؤ! اے بہنو! کب تک معشوقوں کی طرح جینا۔

② جہاں میں دلبری (معشوق ہونا) مظلومی ہے، دلبری محکومی و محرومی ہے۔

③ دو لٹیں (سر کی دونوں طرف کھلے بال) ہمارے کندھے (اور) گلے میں ہوتی ہیں (اور) ہم مرد کو اپنا شکار سمجھتی ہیں۔

④ مرد تیرا شکاری (ہے) (خود) تیرا شکار بنتا ہے تمہارے ارد گرد گھومتا ہے تاکہ تجھے غلام کرے۔

⑤ اس کا اپنے آپ کو پگھلانا مکر و فریب (ہے) اس کے درد اور غم، آرزو مکر و فریب (ہیں)۔

⑥ اگرچہ اس کافر نے تجھے حرم بنایا (لیکن) تجھے درد و غم میں گرفتار کر دیا۔

⑦ اس کا ہم مثل ہونا زندگی کا دکھ ہے۔ اس کا ملنا زہر اور اس کی جدائی مصری (میٹھی چیز) ہے۔

⑧ مارِ پیچاں! از خم و پیچش گریز	زہرہائش را بخونِ خود مریز!
⑨ از اُمومت زرد روئے مادراں!	اے خنک آزادیٔ بے شوہراں!

......☆......☆......☆......

⑩ وحیِ یزداں پے بہ پے آید مرا	لذّتِ ایماں بیفزاید مرا
⑪ آمد آں وقتے کہ از اعجازِ فن	می تواں دیدن جنین اندر بدن!
⑫ حاصلے برداری از کشتِ حیات	ہر چہ خواہی از بنین و از بنات!
⑬ گر نباشد بر مرادِ ما جنین	بے محابا کشتنِ او عینِ دین!
⑭ در پسِ ایں عصر اعصارِ دگر	آشکارا گردد اسرارِ دگر
⑮ پرورش گیرد جنیں نوعِ دگر	بے شبِ ارحام دریابد سحر!
⑯ تا بمیرد آں سراپا اہرمن	ہمچو حیواناتِ ایامِ کہن!
⑰ لالہ ہائے داغ و بادامانِ پاک	بے نیاز از شبنمے خیزد ز خاک!

فرہنگ:

مارِپیچاں: گھیر لینے والا سانپ۔ پیچ: خم، حلقہ، گھیرا، تاب، جسد، رشک۔ خم: ٹیڑھا، کج، ٹیڑھ، کجی۔ گریز: بھاگ۔ مریز: تو نہ گرا، تو نہ ڈال۔ اُمومت: ماں ہونا۔ زرد رو: خوفزدہ، شرمندہ، عاشق، کمزور۔ خُنک: ٹھنڈا، سرد، آسانی، خوش۔ بیفزاید: اضافہ کرے۔ پے بہ پے: مسلسل، لگاتار۔ اعجاز: معجزہ۔ جنین: وہ بچہ جو ابھی ماں کے پیٹ میں ہو۔ حاصل برداری: تم نے حاصل کیا/کروگے۔ بنین: ابن کی جمع، بیٹے۔ بنات: بنت کی جمع، بیٹیاں۔ مراد: مطلب، مقصد۔ بے محابا: بے دھڑک، بے کھٹکے، بلالحاظ، بے دریغ۔ اعصار: عصر کی جمع، زمانے۔ آشکارا گردد: ظاہر ہوں گے۔ ارحام: رحم کی جمع، جہاں ماں کے پیٹ میں بچہ پرورش پاتا ہے۔ دریابد: پالے گا۔

⑧ (یہ) گھیرنے والا سانپ (ہے) اِس کے ٹیڑھے پن اور گھیرے سے بھاگ، تُو اِس کے زہر کو اپنے خون میں مت ڈال۔

⑨ ماں بننے سے ماؤں کے چہرے زرد ہیں (وہ کمزور ہوگئی ہیں) اے (عورت) بغیر شوہروں کے آزادی میں خوشی ہے۔

⑩ مجھ پر مسلسل وحی نازل ہوئی (اور) میرے ایمان کی لذت میں اضافہ ہوا۔

⑪ وہ وقت آیا کہ فن کے معجزے سے بچے کو ماں کے پیٹ میں دیکھا جا سکتا ہے۔

⑫ زندگی کی کھیتی سے تم نے حاصل کیا جو کچھ چاہا، بیٹوں سے اور بیٹیوں سے (بیٹے اور بیٹیاں جو چاہا حاصل کیا)

⑬ اگر ماں کے پیٹ میں بچہ ہمارے مطلب کا نہ ہوا، اُس کو بے دھڑک مار دینا دین کے مطابق ہے۔

⑭ اس کے زمانے کے بعد دوسرے زمانوں میں اور راز ظاہر ہوں گے۔

⑮ ماں کے پیٹ میں بچے اور طرح کی پرورش پائیں گے، ارحام کی رات کے بغیر سحر پائیں گے۔

⑯ یہاں تک کہ وہ سر سے لے کر پاؤں تک شیطان (مرد) مر جائے، جس طرح پرانے دنوں میں (زمانے میں) حیوانات (مر گئے)۔

⑰ لالہ بے داغ اور پاک دامن کے ساتھ، شبنم سے بے نیاز خاک سے اُٹھا۔

⑱ خود بخود بیروں فتد اسرار زیست　　نغمہ بے مضراب بخشد تار زیست!

⑲ آنچہ از نیساں فرو ریزد مگیر　　اے صدف در زیرِ دریا تشنہ میر!

⑳ خیز و با فطرت بیا اندر ستیز　　تاز پیکارِ تو حُر گردد کنیز!

㉑ رستن از ربطِ دو تن توحیدِ زن　　حافظِ خود باش و بر مرداں متن!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

بیروں فتد: باہر گرے۔ **مضراب:** ستار بجانے کا آلہ۔ **بخشد:** بخشے، عطا کرے۔ **نیساں:** ساتویں رومی مہینے کا نام، اس مہینے کی بارش کو بھی نیساں کہتے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس مہینے کی بارش کے قطروں سے سیپوں (صدف) میں موتی بنتے ہیں۔ **فرو ریز:** نیچے گرے۔ **تشنہ میر:** پیاسی مر جا۔ **بیا:** تُو آ۔ **ستیز:** جنگ، لڑائی۔ **پیکار:** جنگ، لڑائی، معرکہ۔ **حُر گردد:** آزاد ہو جائے۔ **کنیز:** لونڈی۔ **رستن:** رہائی پانا، آزاد ہونا۔ **ربط:** تعلق۔ **متن:** ناز نہ کر، غرور نہ کر۔

⑱ اپنے آپ زندگی کے راز باہر گرے (ظاہر ہوئے) زندگی کی تار کو بغیر مضراب کے نغمے بخشے (گئے)۔

⑲ جو کچھ بارش سے نیچے گرے، نہ لے، اے صدف (سیپی) سمندر کے نیچے پیاسی مرجا۔

⑳ اٹھ اور فطرت کے خلاف لڑائی میں آ، یہاں تک کہ تیری لڑائی سے لونڈی (مراد عورت) آزاد ہو جائے۔

㉑ دو جسموں کے تعلق سے رہائی پانا، عورت کی توحید ہے، خود اپنی حفاظت کر اور مردوں پر ناز نہ کر۔

maablib.org

رومی

① مذہبِ عصرِ نو آئینے نگر | حاصلِ تہذیبِ لادینے نگر!

② زندگی را شرع و آئین است عشق | اصلِ تہذیب است دیں، دین است عشق!

③ ظاہرِ او سوزناک و آتشیں | باطنِ او نورِ ربّ العالمیں!

④ از تب و تابِ درونش علم و فن | از جنونِ ذو فنونش علم و فن!

⑤ دیں نگردد پختہ بے آدابِ عشق | دیں بگیر از صحبتِ اربابِ عشق!

فرہنگ:

تہذیب: سنوارنا، آراستہ کرنا، اصلاح دینا، پاک کرنا۔ آتشیں: آگ کا بنا ہوا، گرم، تیز مزاج، آگ کا کیڑا۔ سوزناک: جلا دینے والا۔ ذوفنون: کئی فنوں میں ماہر۔ ارباب: رب کی جمع، صاحب، رئیس، مالک، زمیندار، جاگیردار۔ آداب: ادب کی جمع، عمدہ اطوار، طریقے، پسندیدہ روش، ہر چیز کی حد اور اندازہ ملحوظ رکھنا۔

رومی

① نئے زمانے کے مذہب کے قانون دیکھ، لادین تہذیب کا حاصل دیکھ۔

② عشق زندگی کی شرع اور قانون ہے دین تہذیب کی بنیاد ہے (اور) عشق دین ہے۔

③ اس کا ظاہر جلا دینے والا اور تیز مزاج ہے، اس کا باطن تمام جہانوں کے پالنے والے کا نور ہے۔

④ علم وفن اس کی اندرونی حرارت اور روشنی سے ہیں۔ علم وفن اس کئی فنوں کے ماہر کے جنوں سے ہیں۔

⑤ عشق کے طور طریقوں کے بغیر دین پختہ نہیں ہوتا۔ ارباب عشق کی صحبت سے دین لے (سیکھ)۔

maablib.org

maablib.org

فلکِ مُشتری

ارواحِ جلیلہ، حلاج و غالب و قرۃ العین طاہرہ
کہ بہ نشیمنِ بہشتی نگرویدند و بگردشِ جاوداں گرائیدند

① من فدائے ایں دلِ دیوانہ — ہر زماں بخشد دگر ویرانہ
② چوں بگیرم منزلے گوید کہ خیز! — مردِ خود رس بحر را داند قفیز
③ زانکہ آیاتِ خدا لا انتہا ست — اے مسافر جادہ را پایاں کجاست؟
④ کارِ حکمت دیدن و فرسودن است — کارِ عرفاں دیدن و افزودن است!
⑤ آں بسنجد در ترازوے ہنر — ایں بسنجد در ترازوے نظر!
⑥ آں بدست آورد آب و خاک را — ایں بدست آورد جانِ پاک را!
⑦ آں نگہ را بر تجلی می زند — ایں تجلی را بخود گم می کند!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

فدا: سر بہا، وہ قیمت جو قیدی رہائی کے لیے ادا کرتا ہے، قیمت سر، قیمتِ جان، سر خرید: بھینٹ کسی کے عوض جان دینا، قربان، نثار۔ منزل بگیرم: میں کسی ایک جگہ ٹھہرا۔ خود رس: خود تک پہنچنے والا، خود کو جاننے والا۔ قفیز: ایک پیمانہ۔ پایان: آخر، انجام، انتہا۔ فرسودن: گھسنا، پرانا ہونا، کہنہ ہونا۔ افزودن: بڑھنا، بڑھانا۔ سنجد: وزن ہوا، تولے گئے۔ دست آوردن بچیزے: کسی چیز پر غالب آنا۔ تجلی: روشن اور آشکارا کرنا، روشن ہونا، روشنی، جلوہ کرنا اور فارسیوں کے استعمال میں مراد نورِ الٰہی سے جو کوہ طور پر موسیٰ علیہ السلام پر ظاہر ہوا۔

حلاج اور غالب اور قرۃ العین طاہرہ کی عظیم روحیں جو بہشتی نشیمن کی طرف مائل نہ ہوئیں اور ہمیشہ رہنے والی گردش کی طرف راغب ہیں

① میں اس دیوانے دل پر قربان (جس نے) ہر لمحے (مجھے) اک اور ویرانہ بخشا۔

② جب میں کسی ایک جگہ ٹھہرا (یہ) کہہ کر اُٹھ! خود کو جاننے والے مرد نے سمندر کو (بھی) ایک پیمانہ سمجھا۔

③ چونکہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی کوئی انتہا نہیں ہے (تو) اے مسافر (پھر) راستے کی انتہا کہاں ہے؟

④ حکمت کا کام دیکھنا اور بیان کرنا ہے، عرفان کا کام دیکھنا اور بن جانا ہے۔

⑤ اُس کا جسم کے ترازو میں وزن ہوا، اِس کا فقر کے ترازو میں وزن ہوا۔

⑥ اُس پر پانی اور مٹی (جسم) غالب آیا، اِس پر جان پاک غالب آئی (وہ جسم کے بوجھ آیا، یہ جان پاک کے بوجھ آیا)

⑦ اُس نے تجلی (فقر) کو تجلی پر وار، اِس نے تجلی کو خود میں گم کیا۔

⑧ در تلاشِ جلوہ ہائے پَے بہ پَے | طے کنم افلاک و می نالم چو نَے!
⑨ ایں ہمہ از فیضِ مردے پاک زاد | آنکہ سوزِ او بجانِ من فتاد!
⑩ کاروانِ ایں دو بینائے وجود | بر کنارِ مشتری آمد فرود!
⑪ آں جہاں آں، خاکدانے ناتمام | در طوافِ او قمرہا تیز گام
⑫ خالی از مے شیشۂ تاکش ہنوز | آرزو نارستہ از خاکش ہنوز
⑬ نیم شب! از تابِ ماہاں نیم روز | نے برودت در ہوائے او نہ سوز
⑭ من چو سوئے آسماں کردم نظر | کوکبش دیدم بخود نزدیک تر
⑮ ہیبتِ نظارہ از ہوشم ربود | شد دگرگوں نزد و دور و دیر و زود!
⑯ پیشِ خود دیدم سہ روحِ پاکباز | آتش اندر سینہ شاں گیتی گداز!

فرہنگ:

پاک زاد: نیک اصل، نیک طینت، نیک فطرت۔ بینا: آنکھ، آنکھ والے، دیکھنے والے، صاحب بصیرت، عقل مند۔ فرود آمد: اُترا۔ ناتمام: ادھورا، نامکمل، ناقص، خام، کچا۔ خاکداں: کوڑا مٹی پھینکنے کی جگہ، دُنیا۔ تیز گام: تیز رو، تیز رفتار۔ شیشہ: آئینہ، بوتل، صراحی، آلہ مقیاس الہوا، بیرومیٹر۔ تاک: انگور کی بیل۔ نارُستہ: نہیں اُگی تھی۔ نیم شب: آدھی رات کا وقت۔ نیم روز: دوپہر۔ برودت: ٹھنڈک، سردی، ہنوز۔ ماہاں: ماہ کی جمع، چاند۔ تاب: چمک، روشنی۔ نظر کردم: میں نے دیکھا۔ کوکب: ستارے۔ ہیبت: خوف، ڈر، رعب، دبدبہ، بزرگی، پرہیز۔ ربودن: اُچک لینا، چھین لینا، کسی سے جلدی سے چیز لے کر بھاگ جانا۔ دگرگوں: اور طرح، اور ہی طرح۔ نزد: نزدیک۔ زود: جلد۔ پاک باز: راست باز، سچا، عاشق صادق۔ گیتی: دُنیا، زمین، عالم۔ ایک پھول کا نام۔

⑧ مسلسل جلوؤں کی تلاش میں، مَیں نے افلاک کا سفر کیا، اور میں بانسری کی طرح آہ و فریاد کرتا ہوں۔

⑨ یہ سارا فیض نیک فطرت مرد (رومی) کا تھا۔ جس نے اپنا سوز میری جان میں ڈال دیا۔

⑩ اِن دو وجود کی بصیرت رکھنے والوں کا قافلہ مشتری کے کنارے اُترا۔

⑪ وہ جہاں، وہ نامکمل دُنیا (یعنی مشتری) اُس کے طواف میں کئی تیز رفتار چاند تھے۔

⑫ ابھی تک اس کے انگور (کی بیل) کی صراحی شراب سے خالی (تھی) ابھی تک اِس کی خاک سے آرزو نہیں اُگی تھی (پیدا نہیں ہوئی تھی)

⑬ (اُس کی) آدھی رات چاندوں کی روشنی سے دوپہر (ہے) اُس کی ہوا میں نہ ٹھنڈک ہے نہ سوز (حرارت ہے)۔

⑭ جب میں نے آسمان کی طرف دیکھا، اِس ستارے کو اپنے زیادہ نزدیک دیکھا۔

⑮ نظارے کے رُعب نے میرے ہوش چھین لیے، نزدیک اور دور (مکاں) اور جلد و دیر (زماں) اور طرح کے ہو گئے (تبدیل ہو گئے)۔

⑯ اپنے سامنے میں نے تین پاک عاشق روحیں دیکھیں۔ اُن کے سینے میں عالم پگھلا دینے والی آگ (تھی)۔

⑰ در برِ شاں حلہ ہائے لالہ گوں　　چہرہا رخشندہ از سوزِ دروں!
⑱ در تب و تابے زہنگامِ الست　　از شرابِ نغمہ ہائے خویش مست!
⑲ گفت رومی "ایں قدر از خود مرو　　از دمِ آتش نوایاں زندہ شو!
⑳ شوقِ بے پروا ندیدستی نگر!　　زورِ ایں صہبا ندیدستی نگر!
㉑ غالب و حلاج و خاتونِ عجم　　شورہا افگندہ در جانِ حرم!
㉒ ایں نواہا روح را بخشد ثبات　　گرمیٔ او از درونِ کائنات!"

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

در بر کردن: لباس اور زرہ وغیرہ پہننا، پہنانا۔ حُلّہ: کپڑوں کا جوڑا، دو کپڑے، استر دار کپڑا، جُبہ، جامہ، یمن کی چادر۔ گون: رنگ، روشن، طرز، طور، طرح، صفت۔ رخشندہ: روشن، چمکتا ہوا۔ ہنگام: وقت، موسم، ہنگامہ، مجمع، انجمن، محفل۔ الست: قرآن شریف کی آیت۔ اَلَستُ بِرَبِّکُم کی طرف اشارہ ہے یعنی کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں، خدا اور انسانی روحوں کا عہد و پیمان۔ از خود مرو: اپنے آپ سے آگے نہ جا۔ ندیدستی: تو نے نہیں دیکھا ہے۔ صہبا: سفید انگوروں کی شراب۔ خاتونِ عجم: ایرانی خاتون، قرۃ العین طاہرہ، اس کا اصل نام زریں تاج تھا۔ بابی فرقہ سے وفا کی وجہ سے قتل کر دی گئی۔ شورہا افگندہ: بہت شور ڈال دیا۔

⑰ انہوں نے لالہ کی طرح سُرخ رنگ کے کپڑے پہنے تھے، اُن کے چہرے باطنی سوز سے روشن تھے۔

⑱ محفل الست کی چمک اور حرارت میں، اپنے نغموں کی شراب میں مست تھے۔

⑲ رومی نے کہا "اِس قدر اپنے آپ سے آگے نہ جا، اِن آتش نواؤں کے دم سے زندہ ہو جا (اِن کی باتیں سُن)۔

⑳ تو نے شوقِ بے پروا نہیں دیکھا ہے (اب) دیکھ! تو نے اس شراب کا زور نہیں دیکھا ہے (اب) دیکھ!

㉑ غالب، حلاج اور قرۃ العین طاہرہ (جو) حرم کی جان میں بہت شور ڈالنے والے (ہیں)۔

㉒ اِن کے نغمے روح کو پائیداری بخشتے ہیں، اِس کی گرمی کائنات کے باطن سے ہے۔

نوائے حلاج

① زخاکِ خویش طلب آتشے کہ پیدا نیست | تجلیٔ دگرے در خورِ تقاضا نیست!

② نظر بخویش چناں بستہ ام کہ جلوۂ دوست | جہاں گرفت و مرا فرصتِ تماشا نیست!

③ بملکِ جم ندہم مصرعِ نظیری را | "کسے کہ کشتہ نشد از قبیلۂ ما نیست"

④ اگرچہ عقلِ فسوں پیشہ لشکرے انگیخت | تو دل گرفتہ نباشی کہ عشق تنہا نیست

⑤ تو رہ شناس نۂ و ز مقامِ بیخبری | چہ نغمہ ایست کہ در بربطِ سلیمٰی نیست

فرہنگ:

پیدا: ظاہر، عیاں، آشکارا۔ درخور: سزاوار، لائق۔ تقاضا: طلب، خواہش، مانگنا۔ نظر بر چیزے بستن: کسی چیز کی طرف کمال توجہ کرنا۔ جہاں گرفت: جہاں لے لیا، جہاں پر چھا گیا۔ تماشا: حیرت اور شوق سے دیکھنا، سیر کرنا۔ جم: ایران کے بادشاہ کا نام، جمشید۔ نظیری: فارسی کا مشہور شاعر محمد حسین نظیری۔ کشتہ: مقتول، قتل کیا گیا، مجازاً بمعنی عاشق۔ فسوں: جادو، منتر، فریب، مکر۔ پیشہ: ہنر، فن، کسب، کام، دھندا۔ انگیختن: بھڑکانا، اُبھارنا، اُکسانا، بلند کرنا، اچھالنا، کھینچنا، حرکت دینا، پیدا کرنا، تعمیر کرنا۔ دل گرفتہ: رنجیدہ، غمگین، ناخوش۔ رہ شناس: راستہ جاننے والا۔ نہ: نہیں۔ بربط: ایک ساز کا نام۔ سلیمیٰ: سلمیٰ، عرب کی ایک مشہور حسینہ کا نام، اب ہر ایک معشوق کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

نوائے حلاج

① اپنی خاک سے وہ آگ طلب کر کہ (جو) ظاہر نہیں ہے دوسروں کی تجلی مانگنے کے لائق نہیں ہے۔

② میں نے اِس طرح خود پر توجہ کی کہ دوست کا جلوہ جہاں پر چھا گیا اور مجھے شوق اور حیرت سے دیکھنے کی فرصت نہیں ہے۔

③ میں جمشید کے ملک (ایران) کے بدلے نظیریؔ کا یہ مصرع نہ دوں۔ "وہ شخص جو کہ مارا نہیں گیا ہمارے قبیلے سے نہیں ہے۔"

④ اگرچہ فریب سے کام کرنے والی عقل نے لشکر پیدا کر لیے، تو غمگین نہ ہو کہ عشق تنہا نہیں ہے۔

⑤ تو راستہ جاننے والا نہیں ہے اور (اپنے) مقام سے بے خبر ہے (ورنہ) کون سا نغمہ ہے جو محبوب کے ساز میں نہیں ہے۔

⑥ ز قید و صید نہنگاں حکایتے آور — مگو کہ زورقِ ما روشناس دریا نیست

⑦ مرید ہمتِ آں رہروم کہ پا نگذاشت — بہ جادۂ کہ درو کوہ و دشت و دریا نیست

⑧ شریکِ حلقۂ رندانِ بادہ پیما باش — حذر ز بیعتِ پیرے کہ مردِ غوغا نیست!

.......☆.......☆.......☆.......

فرہنگ:

نہنگاں: نہنگ کی جمع، مگرمچھ۔ حکایت: روایت، کہانی، بات، بیان کرنا۔ روشناس: جان پہچان والا، واقف کار، مشہور و معروف، خوبصورت، خوش قطع۔ زورق: کشتی۔ رہرو: مسافر۔ پانگذاشت: پاؤں نہ رکھا۔ جادہ: راستہ۔ رند: بے قید، لاأبالی، منکر دانا وہ شخص جو دانائی سے منکر ہو نہ کہ جہل سے، وہ شخص جو بظاہر قابل ملامت ہو اور باطن میں اچھا ہو، وہ شخص جو احکام شریعت کا پابند نہ ہو، شرع سے آزاد اور بے قید آدمی۔ بادہ پیما: مے نوش، شراب پینے والا۔ حذر: پرہیز کرنا، ڈرنا، ڈر، خوف۔ بیعت: فرماں برداری، عہد و پیمان کرنا، مرید ہونا۔

maablib.org

⑥ مگر مچھوں کو قید کرنے اور شکار کرنے کی بات کر، مت کہہ کہ ہماری کشتی سمندر کی واقف کار نہیں ہے۔

⑦ میں اُس مسافر کی ہمت کا مرید ہوں کہ جس نے پاؤں نہ رکھا، (اُس) راستے پر کہ جس میں پہاڑ، بیابان اور سمندر نہیں ہیں۔

⑧ ایسے شراب پینے والوں کے حلقے میں شریک ہو جا جس کا باطن اچھا ہے، ایسے پیر کی فرماں برداری سے پرہیز کر جو توبہ کرنے والا نہیں ہے۔

maablib.org

نوائے غالب

① "بیا کہ قاعدۂ آسماں بگردانیم ‌ ‌ ‌ قضا بگردشِ رطلِ گراں بگردانیم
② اگر ز شحنہ بود گیرودار نندیشیم ‌ ‌ ‌ وگر ز شاہ رسد ارمغاں بگردانیم
③ اگر کلیم شود ہمزباں سخن نکنیم ‌ ‌ ‌ وگر خلیل شود میہماں بگردانیم
④ بجنگ باج ستانانِ شاخساری را ‌ ‌ ‌ تہی سبد ز درِ گلستاں بگردانیم
⑤ بصلح بال فشانانِ صبحگاہی را ‌ ‌ ‌ ز شاخسار سوئے آشیاں بگردانیم
⑥ ز حیدریم من و تو زما عجب نبود ‌ ‌ ‌ گر آفتاب سوئے خاوراں بگردانیم"

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

قاعدہ: بیٹھنے والی عورت، بیٹھی ہوئی عورت، پیندا، بنیاد، دستور، قانون۔ گردانیم: ہم پھیردیں، ہم گھمادیں۔ قضا: تمام کرنا، بیان کرنا، تقدیر، خدا کا حکم، موت، مرگ۔ رطل گراں: بڑا پیمانہ، شراب کا بڑا پیالہ۔ شحنہ: کوتوال۔ گیرودار: حکومت، حکمرانی، امیری، جنگ، لڑائی، پکڑ اور نگہ رکھ۔ نندیشیم: نہ اندیشیم: ہم فکر نہ کریں، ہم خوف نہ کھائیں۔ ارمغاں: سوغات، تحفہ، انوکھی چیز۔ ہم زباں: ہم قول، متفق، خاص دوست۔ سُخن نکنیم: ہم بات نہ کریں۔ باج ستانان: خراج لینے والے۔ شاخسار: وہ جگہ جہاں بہت سے شاخ دار درخت ہوں، بہت ٹہنیوں والا درخت۔ سبد: ٹوکری۔ بال: انسان کے بازو، پرندے کے بازو، پَر، دل، جان، عیش، عظمت، شہد، انگبین۔ صبح گاہی: صبح کے وقت۔ فشانان: فشاں کی جمع، جھاڑتا ہوا، جھاڑنے والا۔ آشیان: گھونسلہ، چھت۔

نوائے غالب

① تو آ کہ ہم آسمان کا دستور پھیر دیں۔ شراب کے بڑے پیالے کی گردش سے تقدیر پھیر دیں۔

② اگر کوتوال کی حکومت ہے (تو) ہم اس کی فکر نہ کریں اور اگر شاہ کی طرف سے تحفہ آئے (تو اسے) پھیر دیں، (یعنی واپس کر دیں)

③ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام ہم جیسی بات کریں (تو) ہم (اُن) سے بات نہ کریں اور اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام (ہمارے) مہماں ہوں (تو اُنہیں) پھیر دیں۔

④ تیری شاخوں سے خراج لینے والوں کے ساتھ جنگ کریں (اور اُنہیں) خالی ٹوکری کے ساتھ باغ کے دروازے سے پھیر دیں۔

⑤ صبح کے وقت پَر جھاڑنے والوں (پرواز کے لیے تیار پرندوں) کو صلح کے ساتھ، ہم شاخوں سے گھونسلے کی طرف پھیر دیں۔

⑥ میں اور تو حیدری ہیں ہمارے لیے انوکھی بات نہیں ہے۔ اگر آفتاب کو (واپس) مشرق کی طرف پھیر دیں۔

نوائے طاہرہ

① ”گر بتو افتدم نظر چہرہ بہ چہرہ رُو بہ رُو | شرح دہم غمِ ترا نکتہ بہ نکتہ مو بمو!
② از پئے دیدنِ رخت ہمچو صبا فتادہ ام | خانہ بخانہ در بدر کوچہ بکوچہ کو بکو!
③ می رود از فراقِ تو خونِ دل از دو دیدہ ام | دجلہ بدجلہ یم بہ یم چشمہ بہ چشمہ جو بجو!
④ مہرِ ترا دلِ حزیں بافتہ بر قماشِ جاں | رشتہ بہ رشتہ نخ بہ نخ تار بہ تار پو بہ پو!
⑤ در دلِ خویش طاہرہ گشت و ندید جز ترا | صفحہ بہ صفحہ لا بہ لا پردہ بہ پردہ تو بہ تو!“

☆......☆......☆......

فرہنگ:

می رود: بہتا ہے۔ دجلہ: عراق کا مشہور دریا۔ جُو: ندی۔ حزین: غمگین، غمزدہ۔ بافتہ: تنا ہوا، ریشمی کپڑے کی ایک قسم۔ قماش: اسباب، گھر کا سامان، ریشمی کپڑے، صفت، جوہر۔ رشتہ: دھاگہ، تار، ناطہ۔ نخ: سوت یا ریشم کا دھاگہ، ایک قسم کا قیمتی کپڑا، کملی، ہل کی پھال، صف، لشکر، چھوٹی، شطرنج، کم، تھوڑا۔ تار: ڈور، تانا، سوت، تاریک، تاڑ کا درخت، ساز کا تار۔ پو: پرہ، متوسط چال، نور کا تڑکا، سویرا۔ تار و پود: تانا بانا۔ گشت: شُد کا مترادف، ہوا، ہو گیا، پھیرا، پھیرنا، سیر، دیکھنا، محو ہو گیا، مٹا دینا، خربوزہ۔ صفحہ: ورق کا ایک رُخ، ایک طرف، کنارہ۔ لا: لاف، لاف و گزاف، قینچی، پردہ، تہہ، بیہودہ بکنے والا۔ تو: تہہ، پردہ، اندر، ملائی۔

نوائے طاہرہ

① اگر تجھ پر میری نظر پڑے (ہم) آمنے سامنے ہوں چہرہ، چہرے کے سامنے ہو (پھر) میں تجھے اپنے غم کی پوشیدہ سے پوشیدہ، چھوٹی سے چھوٹی بات بغیر کسی فرق کے کھول کر بتاؤں۔

② (تجھے) دیکھنے کے لیے میں نے بہار کی ہوا کی طرح گھر گھر، دروازہ دروازہ، محلہ محلہ، گلی گلی (اپنا) سامان گرایا۔

③ تیری جدائی سے میری دونوں آنکھوں سے خونِ دل، دریا دریا، سمندر سمندر، چشمہ چشمہ، ندی ندی بہتا ہے۔

④ غمزدہ دل نے تیری محبت سے جان کے سامان کا دھاگہ دھاگہ، سوت سوت اور تانا بانا بُنا ہے۔

⑤ طاہرہ نے اپنے دل کا ورق ورق، پردہ پردہ، ہر ایک تہ اندر تک دیکھی اور تیرے سوا (وہاں) کسی کو نہ دیکھا۔

⑥ سوز و سازِ عاشقانِ درد مند — شورہاے تازہ در جانم فگند

⑦ مشکلاتِ کہنہ سر بیروں زدند — باز بر اندیشہ ام شبخوں زدند!

⑧ قلزمِ فکرم سراپا اضطراب — ساحلش از زورِ طوفانے خراب!

⑨ گفت رومیؔ وقت را از کف مدہ — اے کہ می خواہی کشودِ ہر گرہ!

⑩ چند در افکارِ خود باشی اسیر — ایں قیامت را بروں ریز از ضمیر!

☆......☆......☆

زندہ رود مشکلاتِ خود را پیشِ ارواحِ بزرگ میگوید

① از مقامِ مومناں دوری چرا؟ — یعنی از فردوس مھجوری چرا؟

فرہنگ:

شور: غوغا، غل، شہرت، نمک، نمکین، عشق، جنون۔ درد مند: دُکھیا، دُکھی مصیبت زدہ، ہمدرد، غم خوار، رحمدل۔ شب خوں زدند: چھپ کر حملہ کیا۔ اضطراب: بے قراری، گھبراہٹ۔ خراب: ویران، ویرانی، ویران کرنا۔ از دست دادن: گنوا بیٹھنا، کھو بیٹھنا، ہاتھ سے دے دینا، ضائع کرنا۔ می خواہی: تو چاہتا ہے۔ گرہ کشودن: گرہ کھولنا۔ چند: کب تک، کتنا، کتنے، ہر چہ ہر چند۔ ریز: ریختن کا امر، گرا، ڈال، بکھیر۔ چرا: کیوں، کس لیے۔ مھجوری: جدائی، فراق، فت۔

⑥ ہمدرد عاشقوں کے سوز وساز نے میری روح میں نئے جنون ڈال دیئے۔

⑦ پرانی مشکلات نے سر باہر نکالا، میری فکر نے پھر جھپ کر حملہ کیا۔

⑧ میری فکر کا سمندر سارے کا سارا گھبراہٹ (بن گیا) اِس کا ساحل طوفاں کے زور سے ویران ہوگیا۔

⑨ رومی نے کہا وقت ضائع نہ کر، اے کہ تُو ہر گرہ کھولنا چاہتا ہے (ہر مشکل حل کرنا چاہتا ہے)

⑩ کب تک اپنے خیالات کا قیدی رہے گا، اِس قیامت کو ضمیر سے باہر بکھیر۔

زندہ رود اپنی مشکلات بزرگ روحوں کے سامنے بیان کرتا ہے

① مومنوں کے مقام سے دوری کیوں؟ یعنی جنت سے جدائی کیوں؟

حلاّج

① مردِ آزادے کہ داند خوب و زشت ‏ می نگنجد روح او اندر بہشت!

② جنتِ مُلّا مے و حور و غلام ‏ جنتِ آزادگاں سیر دوام!

③ جنتِ مُلّا خور و خواب و سرود ‏ جنتِ عاشق تماشائے وجود!

④ حشرِ مُلّا شقِّ قبر و بانگِ صور ‏ عشقِ شور انگیز خود صبحِ نشور!

⑤ علم بر بیم و رجا دارد اساس ‏ عاشقاں را نے امید و نے ہراس!

⑥ علم ترساں از جلالِ کائنات ‏ عشق غرق اندر جمالِ کائنات

فرہنگ:

می نگنجد: نہیں سماتی ہے، لائق و سزاوار نہیں ہوتی ہے۔ آزاد مرد: جو دنیا سے بے تعلق ہو، کامل۔ تماشا: دیکھنا، سیر کرنا، ہنگامہ۔ حشر: جلاوطن کرنا، جمع کرنا، اُٹھانا، قیامت، یوم الحشر۔ شق: نیچ، پھیرنا، شگاف کرنا، کسی کو رنج و غم میں ڈالنا، دانت نکالنا، قوم سے جدا ہونا، خیبر کے قلعوں میں سے ایک قلعے کا نام۔ شور انگیز: شور اٹھانے والا۔ نُشُور: زندہ ہونا یوم النشور بمعنی روزِ قیامت۔ بیم: خوف، ڈر۔ رَجا: بھروسہ، اُمید، اُمید رکھنا، ڈرنا، ڈر۔ ہراس: خوف، ڈر۔ اساس: نیو، بنیاد، جڑ۔ ترساں: ڈرتا ہوا، خوفزدہ، ڈرنے والا۔ جلال: عظمت، بزرگی، باعظمت و بزرگ ہونا، آزمودہ کار ہونا، عمر رسیدہ ہونا، حقیر ہونا۔ جمال: حسن، خوبصورتی، خوبی۔

حلاج

1. وہ آزاد مرد جو اچھا اور بُرا جانے، اُس کی روح جنت میں نہیں سماتی ہے۔
2. شراب، حور اور غلام ملا کی جنت ہے، آزاد مردوں کی جنت ہمیشہ کی سیر ہے۔
3. کھانا، سونا اور نغمہ سننا ملا کی جنت ہے، عاشق کی جنت وجود کی سیر کرنا ہے۔
4. ملا کی قیامت، قبر کی صبح (قبر کا پھٹنا) اور صور کی آواز ہے (جبکہ) شور اُٹھانے والا عشق خود قیامت کی صبح ہے۔
5. علم خوف اور اُمید پر بنیاد رکھتا ہے، عاشقوں کو نہ اُمید ہوتی ہے نہ خوف۔
6. علم کائنات کی عظمت و بزرگی سے ڈرنے والا ہے، عشق کائنات کی خوبصورتی میں ڈوبا ہوا ہے۔

⑦ علم را بر رفتہ و حاضر نظر — عشق گوید آنچہ می آید نگر!
⑧ علم پیماں بستہ با آئینِ جبر — چارۂ او چیست غیر از جبر و صبر!
⑨ عشق آزاد و غیور و ناصبور — در تماشائے وجود آمد جسور!
⑩ عشقِ ما از شکوہا بیگانہ ایست — گرچہ او را گریۂ مستانہ ایست
⑪ ایں دلِ مجبورِ ما مجبور نیست — ناوکِ ما از نگاہِ حور نیست!
⑫ آتشِ ما را بیفزاید فراق — جانِ ما را سازگار آید فراق!
⑬ بے خلشہا زیستن نا زیستن — باید آتش در تہِ پا زیستن!
⑭ زیستن ایں گونہ تقدیرِ خودی است — از ہمیں تقدیر تعمیرِ خودی است
⑮ ذرہ از شوقِ بے حد رشکِ مہر — گنجد اندر سینۂ او نہ سپہر!
⑯ شوق چوں بر عالمے شبخوں زند — آنیاں را جاودانی می کند!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

رفتہ: گزرا ہوا، ماضی۔ می آید: آتا ہے/آئے گا۔ نگر: دیکھ، دیکھو۔ حاضر: موجود، سامنے ہونے والا۔ پیماں: وعدہ، قول، عہد، اقرار، شرط، رشتہ، خویش، پیوند۔ بستہ: بندھا ہوا، بقچہ، پارسل، بنڈل۔ چارہ: علاج، تدبیر، فریب، جدائی۔ غیور: بڑا باغیرت، غیرت مند، بڑا رشک کرنے والا۔ بے صبور: بے صبر۔ جسور: دلیر، دلاور۔ گریہ: رونا، رقت۔ ناوک: کھوکھلی لکڑی، تیر، ایک خاص قسم کا تیر جو چھوٹا ہوتا ہے۔ سازگار: لائق، موافق، موافق دوست۔ خلش: چبھنا، چبھانا، زخم کرنا، جھگڑا۔ گونہ: طور، وضع، اسلوب، رنگ ڈھنگ، رخسارہ، قسم نوع، جنس، چوڑی کی دونوں طرفیں۔ آنیاں: آنی کی جمع، عارضی، وقتی۔

⑦ علم کی گزرے ہوئے اور موجود پر نظر ہوتی ہے، عشق کہے جو کچھ سامنے آئے گا (اُسے) دیکھ۔

⑧ علم جبر (تقدیر) کے قانون سے بندھا ہوا ہے (اس کے پاس) جبر (تقدیر) پر صبر کرنے کے سوا اور کیا تدبیر ہے (کوئی تدبیر نہیں ہے)۔

⑨ عشق آزاد، غیرت مند اور بے صبر ہوتا ہے، وجود کی سیر کرنے میں دلیر ہوتا ہے۔

⑩ ہمارا عشق شکوے شکایت سے اجنبی ہوتا ہے اگرچہ اُس کا رونا مستی کی وجہ سے ہے۔

⑪ ہمارا یہ مجبور دل مجبور نہیں ہے ہمارا تیر (جو تیر ہمارے سینے میں ہے) (وہ) حور کی نگاہ کا نہیں ہے۔

⑫ جدائی نے ہماری آگ بڑھائی، جدائی ہی ہماری جان کے لائق ہوئی۔

⑬ بغیر زخموں کے جینا، جینا نہیں ہے، پاؤں کے نیچے آگ رکھ کر جینا چاہیے۔

⑭ اسی طریقے سے جینا خودی کی تقدیر ہے، ایسی تقدیر سے ہی خودی کی تعمیر ہوتی ہے۔

⑮ (اس) بے حد شوق (عشق) کی وجہ سے ذرے پر سورج بھی رشک (حسد) کرتا ہے۔ اُس کے سینے میں نو آسمان سما جاتے ہیں۔

⑯ شوق (عشق) جب عالم پر حملہ کرتا ہے، عارضیوں کو ہمیشہ رہنے والا بنا دیتا ہے۔

زندہ رود

① گردشِ تقدیر، مرگ و زندگی است — کس نداند گردشِ تقدیر چیست!

حلّاج

① ہر کہ از تقدیر دارد ساز و برگ — لرزد از نیروئے او ابلیس و مرگ!
② جبر دینِ مردِ صاحب ہمت است — جبرِ مرداں از کمالِ قوت است!
③ پختہ مردے پختہ تر گردد ز جبر — جبر مردِ خام را آغوشِ قبر!
④ جبرِ خالدؓ عالمے برہم زند — جبرِ ما بیخ و بُنِ ما بر کند!
⑤ کارِ مردان است تسلیم و رضا — بر ضعیفاں راست ناید ایں قبا!
⑥ تو کہ دانی از مقامِ پیرِ روم — می ندانی از کلامِ پیرِ روم!

فرہنگ:

سازوبرگ: سازوسامان۔ لرزد: کپکپی طاری ہوتی ہے، کانپتے ہیں۔ نیرو: قدرت، طاقت، قوت، زور، بل۔ کمال: تمام، پورا، تمام ہونا۔ بیخ و بُن ما بر کند: ہمیں جڑ اور بنیاد سے اکھاڑ پھینکا، ہمیں تباہ و برباد کر دیا۔ رضا: خوشنودی، اہلِ تصوف کی اصطلاح میں خواہ رنج ہو یا راحت بندہ کا خدا کی مرضی پر راضی رہنا۔ تسلیم: مان لینا، سلام کرنا، سلامت رکھنا، حکم منظور کرنا، سُپرد کرنا۔

زندہ رود

① تقدیر کی گردش (ہی) زندگی اور موت ہے، کوئی شخص نہیں جانتا کہ تقدیر کی گردش کیا ہے؟

حلّاج

① جو کوئی تقدیر کا ساز و سامان رکھتا ہے، اُس کی قوت سے شیطان اور موت کانپتے ہیں۔

② تقدیر ہمت والے مردوں کا مذہب ہے، مردوں کی تقدیر قوت کے کمال (پوری قوت) سے ہوتی ہے۔

③ مضبوط مرد تقدیر سے اور زیادہ مضبوط ہوتا ہے، کمزور مرد کی تقدیر قبر کی آغوش ہوتی ہے۔

④ خالد کی تقدیر نے عالم اُلٹ پلٹ کر دیا، ہماری تقدیر نے ہمیں جڑ اور بنیاد سے اُکھاڑ پھینکا۔

⑤ مان لینا اور خوش رہنا مردوں کا کام ہے، کمزوروں کو یہ قبا (لباس و پوشاک) پوری نہیں آتی۔

⑥ تُو جو پیر روم رحمۃ اللہ علیہ کے مقام سے واقف ہے، تو پیر روم رحمۃ اللہ علیہ کے کلام (شاعری) سے واقف نہیں ہے۔

⑦ ''بود گبرے در زمانِ بایزید | گفت او را یک مسلمانِ سعید
⑧ خوشتر آں باشد کہ ایماں آوری | تا بدست آید نجات و سروری
⑨ گفت ایں ایماں اگر ہست اے مرید | آں کہ دارد شیخ عالم بایزید
⑩ من ندارم طاقتِ آں تابِ آں | کاں فزوں آمد زکوششہاے جاں!''

(رومی)

⑪ کارِ ما غیر از امید و بیم نیست | ہر کسے را ہمتِ تسلیم نیست!
⑫ اے کہ گوئی بودنی ایں بود شد | کارہا پابند آئیں بود شد
⑬ معنیٔ تقدیر کم فہمیدۂ | نے خودی را نے خدارا دیدۂ
⑭ مرد مومن با خدا دارد نیاز | باتو ما سازیم تو با ما بساز
⑮ عزمِ او خلاقِ تقدیرِ حق است | روزِ ہیجا تیرِ او تیرِ حق است!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

گبر: آتش پرست، آگ کو پوجنے والا۔ سعید: مبارک، نیک، نیک ہونا، خوش بخت، خوش قسمت۔ بودن: ہونا، رہنا۔ بود: ہستی، وجود، موجود۔ بودنی: تمام موجودات۔ شد: ہوا، گیا، گزرا۔ کم فہمیدۂ: تو نے نہیں سمجھے۔ نیاز: احتیاج، خواہش، حاجت، حاجت مند، آرزو مند، محتاج۔ ہیجا: لڑائی، جنگ۔ خلاق: بہت پیدا کرنے والا، خلق کرنے والا، بنانے والا، اللہ تعالیٰ۔

⑦ بایزید (حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ) کے دور میں ایک آتش پرست رہتا تھا اُسے ایک نیک بخت مسلمان نے کہا۔ ''

⑧ یہ بہتر ہوگا کہ تُو ایمان لے آتا کہ تجھے نجات اور سرداری مل جائے۔

⑨ اُس نے کہا اے (اسلام کے) مرید! ایمان اگر یہ ہے کہ جو شیخ عالم بایزید رحمۃ اللہ علیہ رکھتے ہیں۔

⑩ میں وہ طاقت، وہ تاب نہیں رکھتا کہ وہ میری جان کی کوششوں سے زیادہ ہے۔

⑪ ہمارا کام اُمید اور خوف کے سوا کچھ نہیں ہے (لیکن) ہر شخص میں (اللہ کی مرضی) مان لینے کی ہمت نہیں ہے۔

⑫ اے کہ تُو کہتا ہے یہ تمام موجودات ہیں (تو) ہو گئیں۔ تمام کام قانون کے پابند ہیں تو (ہو گئے)۔

⑬ تقدیر کا معنی تو نے نہیں سمجھا تو نے نہ خودی کو اور نہ ہی خدا کو دیکھا ہے۔

⑭ مردِ مومن خدا کا حاجت مند ہے، ہم تیرے کام کرتے ہیں تو ہمارے کام بنا۔

⑮ اُس کا (مردِ مومن کا) ارادہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر بنانے والا ہے جنگ کے روز اُس کا تیر اللہ تعالیٰ کا تیر ہے ("مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ" کی طرف اشارہ ہے)

maablib.org

زندہ رود

① کم نگاہاں فتنہ ہا انگیختند — بندۂ حق را بدار آویختند!
② آشکارا بر تو پنہانِ وجود — باز گو آخر گناہِ تو چہ بود؟

حلّاج

① بود اندر سینۂ من بانگِ صور — ملتے دیدم کہ دارد قصدِ گور!
② مومناں با خوے و بوے کافراں — لا اِلٰہ گویان و از خود منکراں!
③ امرِ حق گفتند نقشِ باطل است — زانکہ او وابستۂ آب و گِل است
④ من بخود افروختم نارِ حیات — مردہ را گفتم ز اسرارِ حیات!
⑤ از خودی طرحِ جہانے ریختند — دلبری با قاہری آمیختند!
⑥ ہر کجا پیدا و ناپیدا خودی — بر نمے تابد نگاہِ ما خودی!
⑦ نارہا پوشیدہ اندر نورِ اوست — جلوہ ہائے کائنات از طورِ اوست
⑧ ہر زماں ہر دل دریں دیرِ کہن — از خودی در پردہ میگوید سخن
⑨ ہر کہ از نارش نصیبِ خود نبرد — در جہاں از خویشتن بیگانہ مُرد
⑩ ہندو ہم ایراں ز نورش محرم است — آنکہ نارش ہم شناسد آں کم است!
⑪ من ز نور و نارِ او دادم خبر — بندۂ محرم! گناہِ من نگر!
⑫ آنچہ من کردم تو ہم کردی، بترس! — محشرے بر مردہ آوردی، بترس!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

خُوبُو: عادت، خصلت، چال چلن، رنگ ڈھنگ۔ امر: حکم، فرمان۔ وابستہ: بندھا ہوا، رشتہ دار، عزیز، متعلق۔ امرِ حق: اللہ تعالیٰ کا امر، روح۔ افروختم: میں نے روشن کی۔ طرح: بنیاد ڈالنا، طور، ڈھنگ، گرانا، دور کرنا۔

زندہ رود

① کم نظر لوگوں نے آزمائشیں پیدا کر دیں، بندۂ حق کو سولی پر لٹکا دیا۔

② وجود کا چھپنا تجھ پر ظاہر ہے دوبارہ بتا، آخر تیرا گناہ کیا تھا؟

حلّاج

① میرے سینے میں بانگِ صُور تھی میں نے دیکھا کہ ملت نے قبر کا ارادہ کر لیا۔

② مومنوں کی عادتیں کافروں والی (ہو گئیں) لا الٰہ کہتے تھے اور اپنے آپ کے منکر تھے۔

③ انہوں نے کہا روح نقشِ باطل ہے کیونکہ وہ پانی اور مٹی (بدن) سے بندھے ہوئے ہیں۔

④ میں نے اپنے اندر زندگی کی آگ روشن کی، مُردوں سے زندگی کے راز کہہ دیے۔

⑤ (میں نے کہا) خودی سے جہاں کی بنیاد رکھی گئی، دلبری کو قاہری کے ساتھ ملا دیا گیا۔

⑥ ہر جگہ خودی ظاہر ہے اور (ہر جگہ خودی) ظاہر نہیں ہے ہماری نگاہ اس کی تاب نہیں لاتی (اسے دیکھ نہیں سکتی)۔

⑦ اِس کے نور میں مختلف قسم کی آگ چھپی ہے اِسی کے طور سے کائنات کے جلوے ہیں۔

⑧ اِس پرانے بُت خانے (دُنیا) میں ہر دل، ہر وقت، چھپ کر خودی سے بات کرتا ہے۔

⑨ جس کسی نے اِس (خودی) کی آگ سے اپنا حصہ نہ لیا (وہ) جہاں میں اپنے آپ سے اجنبی مرا۔

⑩ ہندو اور ایران کے رہنے والے بھی اِس کے نور سے واقف ہیں جو کہ اِس کی آگ کو بھی پہچانیں وہ نہیں ہیں۔

⑪ میں نے اِس (خودی) کے نور اور آگ کی خبر دی، اے جاننے والے بندے میرا گناہ دیکھ!

⑫ جو کچھ میں نے کیا، تُو نے بھی وہی کیا (اِس سے) ڈر! تُو مُردہ لوگوں میں قیامت لایا، (اِس سے) ڈر!

طاہرہ

① از گناہِ بندۂ صاحب جنوں　　کائناتِ تازۂ آید بروں!
② شوقِ بے حد پردہا را بردرد　　کہنگی را از تماشا می برد!
③ آخر از دار و رسن گیرد نصیب　　بر نگردد زندہ از کوے حبیب!
④ جلوۂ او بنگر اندر شہر و دشت　　تا نہ پنداری کہ از عالم گذشت!
⑤ در ضمیرِ عصر خود پوشیدہ است　　اندریں خلوت چساں گنجیدہ است؟

-----☆-----☆-----☆-----

فرہنگ:

کہنگی: پرانا پن، قدامت، دیرینہ سالی۔ پنداری: تو سمجھے، تو خیال کرے، تُو گمان کرے۔ پوشیدہ است: چھپا ہوا ہے۔ چساں: کس طرح۔ گنجیدہ است: سمایا ہوا ہے۔

طاہرہ

① صاحب جنوں بندے کے گناہ سے نئی کائنات باہر آئی۔

② حد سے بڑھا ہوا شوق (عشق) پردوں کو پھاڑ دیتا ہے (دُنیا کے) تماشے سے پرانا پن لے جاتا ہے۔

③ آخر دار ورسن (پھانسی) سے اپنا حصہ لیتا ہے، دوست کی گلی سے زندہ واپس نہیں آتا۔

④ اس (منصور حلاج) کے جلوے شہر اور بیابان میں دیکھ، تاکہ تُو (یہ) خیال نہ کرے کہ (وہ) دُنیا سے جاچکا ہے۔

⑤ (منصور) زمانے کے ضمیر میں خود چھپا ہوا ہے (نجانے) اس تنہائی میں کس طرح سمایا ہوا ہے؟

maablib.org

زندہ رُود

① اے ترا دادند دردِ جستجوے　　معنیِ یک شعرِ خود با من بگوے

② "قمری کفِ خاکستر و بلبل قفسِ رنگ　　اے نالہ نشانِ جگر سوختۂ چیست؟"

☆......☆......☆......

غالب

① نالہ کو خیزد از سوزِ جگر　　ہر کجا تاثیرِ او دیدم دگر!

② قمری از تاثیرِ او واسوختہ　　بلبل ازوے رنگہا اندوختہ!

③ اندرو مرگے باغوشِ حیات　　یک نفس اینجا حیات آنجا ممات!

④ آنچناں رنگے کہ ارژنگی ازوست　　آنچناں رنگے کہ بیرنگی ازوست

⑤ تو ندانی ایں مقامِ رنگ و بوست　　قسمتِ ہر دل بقدرِ ہاے و ہوست!

⑥ یا برنگ آ یا بہ بے رنگی گزر　　تا نشانے گیری از سوزِ جگر!

☆......☆......☆......

فرہنگ:

قُمری: فاختہ کی قسم کا مشہور پرندہ۔ خاکستر: راکھ، خاک۔ قفس: پنجرا۔ سوختہ: جلا ہوا، سنجیدہ، موزوں، شراب کا پھول، پرویز کے پانچویں خزانے کا نام، روم میں طالب علم کو سوختہ کہتے ہیں۔ واسوختہ: معشوق سے بیزار ہونے والا، عشق کو چھوڑ دینے والا، جلا ہوا۔ اندوختہ: جمع کیا ہوا۔ آنچناں: اس طرح۔ ارژنگی: مختلف رنگ ہونا۔ ہائے و ہو: شور وغل۔ آ: آجا۔ گذر: تو گزر۔

زندہ رُود

① اے کہ تجھے جستجو (تلاش) کا درد دیا گیا، مجھے اپنے ایک شعر کا معنی بتا۔

② قمری راکھ کی ہتھیلی (تھوڑی سی راکھ) ہے بلبل رنگ کا پنجرا ہے اے نالہ (میری فریاد) جلا ہوا جگر کا نشان کیا ہے؟

غالب

① نالہ (فریاد) جو کہ سوز جگر سے اُٹھا، میں نے ہر جگہ اُس کا اثر مختلف دیکھا۔

② قمری اِس کے اثر سے جلی ہوئی ہے بلبل نے اِس سے مختلف رنگ اکٹھے کیے ہوئے ہیں۔

③ اِس (نالے) کے اندر موت زندگی کی آغوش میں ہے، ایک سانس اِس جگہ زندگی اُس جگہ موت ہے۔

④ ایک رنگ اِس طرح کا ہے کہ اِس سے مختلف رنگ (پیدا) ہوتے ہیں ایک رنگ اِس طرح کا ہے کہ اِس سے بے رنگی (پیدا) ہوتی ہے۔

⑤ تو نہیں جانتا کہ یہ (دُنیا) رنگ اور خوشبو کا مقام ہے، ہر دل کی قسمت اِس کے شور وغل کے مطابق ہوتی ہے۔

⑥ یا رنگوں میں آ، یا تو بے رنگی میں گزر تا کہ تو سوز جگر سے نشان لے لے۔

زندہ رود

① صد جہاں پیدا دریں نیلی فضاست　　ہر جہاں را اولیا و انبیاست؟

غالب

① نیک بنگر اندریں بود و نبود　　پے بہ پے آید جہانہا در وجود!
② ہر کجا ہنگامۂ عالم بود　　رحمۃ للعالمینے ہم بود!

-----☆-----☆-----☆-----

زندہ رود

① فاش تر گو زانکہ فہم نارساست

غالب

① ایں سخن را فاش تر گفتن خطاست!

فرہنگ:

نیک: اچھا، خوب، بہت۔ بود: ہستی، ہونا۔ نبود: عدم، نہ ہونا۔ ہنگامہ: ہنگام، وقت، مجمع، انبوہ، اژدھا، لوگوں کا اکٹھ۔ فہم: سمجھ، عقل، دانائی۔ نارسا: نہ پہنچنے والا، نامراد، بے اثر، نابالغ، خام، کچا۔ ناقص۔ خطا: بھول چوک، غلطی، قصور، وہ گناہ جو بغیر ارادے کے سرزد ہو۔

زندہ رود

① اِس نیلی فضا میں سینکڑوں جہاں ظاہر ہیں۔ (کیا) ہر جہاں کے اولیا اور انبیا ہوتے ہیں؟

غالب

① ہستی اور عدم کے اندر خوب دیکھ، مسلسل کئی جہاں وجود میں آ رہے ہیں۔
② جہاں کہیں عالم کا ہنگامہ ہے (وہاں) رحمۃ للعالمین (حضور نبی کریم ﷺ) بھی ہیں۔

زندہ رود

① زیادہ کھول کر بتائیں کیونکہ میری سمجھ ناقص ہے۔

غالب

① یہ بات زیادہ کھول کر کہنا غلطی ہے۔

زندہ رود

① گفتگوے اہلِ دل بے حاصل است؟

غالب

① نکتہ را برلب رسیدن مشکل است!

زندہ رود

① تو سراپا آتش از سوزِ طلب! بر سخن غالب نیائی اے عجب!

غالب

① خلق و تقدیر و ہدایت ابتدا است رحمۃ للعالمینی انتہاست!

فرہنگ:

سوز: جلن، سوزش۔ طلب: مانگنا، خواہش کرنا، تلاش کرنا، ڈھونڈنا، جستجو، تلاش۔ غالب نیائی: غلبہ نہیں پا رہا۔

زندہ رود

① اہل دل کی گفتگو بے حاصل ہے؟

غالب

① پوشیدہ بات کا لب پر پہنچنا مشکل ہے۔

زندہ رود

① تُو تلاش کی جلن میں سر سے لے کر پاؤں تک آگ ہے حیرت ہے کہ تُو (بھی) بات پر غلبہ نہیں پا رہا۔

غالب

① خلق، تقدیر اور ہدایت ابتدا ہے رحمۃ للعالمین (حضور نبی کریم ﷺ) کا تمام جہانوں کے لیے رحمت بنانا) انتہا ہے۔

زندہ رود

① من ندیدم چہرۂ معنی ہنوز آتشے داری اگر ما را بسوز!

غالب

① اے چو من بینندۂ اسرارِ شعر این سخن افزوں تر است از تارِ شعر
② شاعراں بزمِ سخن آراستند ایں کلیماں بے یدِ بیضاستند
③ آنچہ تو از من بخواہی کافری است کافری کو ماورائے شاعری است

فرہنگ:

معنی: مراد، مطلب، مقصد، مضمون، گن، کمالات باطنی۔ بسوز: تُو جلا۔ بینندہ: بینا، دیکھنے والا، دانشمند، عاقبت اندیش، آنکھ۔ ماورا: سوا، علاوہ، بجز۔ کافر: چھپانے والا، دینِ حق کو چھپانے والا، اپنے مالک کی نعمت کا انکار کرنے والا، منکر، بے دین، بڑا دریا، بڑی نہر۔

maablib.org

زندہ رود

① میں نے اب تک کمالات باطنی کی صورت نہیں دیکھی اگر تیرے پاس آگ ہے تو ہمیں بھی جلا۔

غالب

① اے کہ تُو (بھی) میری طرح شعر کے رازوں کا دیکھنے والا ہے یہ بات شعر کے تار سے زیادہ بڑھ کر ہے (شعر میں بیان کرنا مشکل ہے)

② شاعروں نے (بھی) باتوں کی محفل سجائی (لیکن یہ سارے) موسیٰ ید بیضا کے بغیر ہیں۔

③ جو کچھ تو مجھ سے چاہتا ہے کافری ہے۔ کافری کہ جو شاعری کے علاوہ ہے۔

maablib.org

حلاّج

① ہر کجا بینی جہانِ رنگ و بو — آں کہ از خاکش بروید آرزو

② یا ز نورِ مصطفیٰ ﷺ او را بہاست — یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفیٰ ﷺ است

زندہ رود

① از تو پرسم گرچہ پرسیدن خطاست — سرِّ آں جوہر کہ نامش مصطفیٰ ﷺ ست!

② آدمے یا جوہرے اندر وجود — آں کہ آید گاہے گاہے در وجود؟

فرہنگ:

بہا: مول، قیمت۔ جوہر: گوہر کا معرب، موتی، قیمتی، پتھر، دلاور، نچوڑ، ست، خلاصہ، روح، وہ چیز جو بذات خود قائم ہو۔ عرض کے خلاف جس کا قیام جوہر کے وسیلے سے ہوتا ہے جیسے لوح اور نقش میں لوح جوہر اور نقش عرض ہے کپڑا اور رنگ میں کپڑا جوہر ہے اور رنگ عرض ہے۔ جوہر اول: حضرت جبرائیل علیہ السلام، یا حکم، یا حضرت آدم علیہ السلام یا حضور نبی کریم ﷺ کا نور یا عقل اول۔ گاہ: وقت، جگہ، خیمہ، تخت، بادشاہی اور جوئے کا داؤ۔ گاہ گاہ: کبھی کبھی، وقتاً فوقتاً۔

حلاّج

① جہاں کہیں بھی تُو نے رنگ اور خوشبو کا جہاں دیکھا، وہ (جہاں) کہ جس کی مٹی سے آرزو اُگی۔

② یا اس کی قیمت (قدر و قیمت) نورِ مصطفیٰ ﷺ سے ہے یا ابھی تک وہ مصطفیٰ ﷺ کی تلاش میں ہے۔

زندہ رود

① میں آپ سے پوچھتا ہوں اگرچہ (یہ) پوچھنا غلطی ہے اُس جوہر کا راز (کیا ہے) کہ جس کا نام مصطفیٰ ﷺ ہے۔

② وجود میں آدم ہے یا جوہر ہے وہ (نورِ مصطفیٰ ﷺ) جو وقتاً فوقتاً وجود میں آیا۔

حلاّج

① پیشِ او گیتی جبیں فرسودہ است — خویش را خود عبدہٗ فرمودہ است!

② عبدہٗ از فہمِ تو بالا تر است — زانکہ او ہم آدم وہم جوہر است

③ جوہرِ اونے عرب نے انجم است — آدم است وہم ز آدم اقدم است!

④ عبدہٗ صورت گر تقدیرہا — اندرو ویرانہ ہا تعمیرہا!

⑤ عبدہٗ ہم جانفزا ہم جانستاں — عبدہٗ ہم شیشہ ہم سنگ گراں!

⑥ عبد دیگر عبدہٗ چیزے دگر — ما سراپا انتظار او منتظر!

فرہنگ:

گیتی: دُنیا، عالم۔ جبین: ماتھا، پیشانی، پیشانی کی دونوں طرفیں۔ فرسودہ: بہت پرانا، بہت پرانی اور بے کار شے، گھسی ہوئی چیز۔ فرمودہ: حکم، فرمان، فرمائش، فرمائشی۔ اقدم: بہت مقدم، سب سے پہلے، سب سے اول۔ صورت گر: مصور، نقاش، صورتیں بنانے والا، شکلیں بنانے والا۔ تعمیر: عمارت بنانا، آباد کرنا، عمر دراز دینا، درازی عمر کی دُعا دینا۔ جاں فزا: جان کا بڑھانے والا، خوشی بڑھانے والا، آبِ حیات۔ جاں ستاں: جان لینے والا۔ سنگ گراں: سخت پتھر، بھاری پتھر۔ منتظر: وہ جس کا انتظار کیا جائے۔

حلاّج

① آپ ﷺ کے سامنے عالم کی پیشانی گھستی ہے (لیکن) آپ ﷺ نے خود کو عبدہٗ (اُس کا بندہ، اللہ کا بندہ) کہا ہے۔

② عبدہٗ تمہاری سمجھ سے زیادہ بلند ہے کیونکہ آپ ﷺ آدم بھی ہیں اور جوہر بھی۔

③ آپ ﷺ کا جوہر نہ عرب (عربی) ہے نہ عجم (عجمی)، آپ ﷺ آدم ہیں اور آدم سے پہلے بھی ہیں۔

④ عبدہٗ تقدیروں کی صورتیں بنانے والے ہیں اِس کے اندر (میں شامل) ویرانے اور آبادیاں ہیں (مراد سب کی تقدیریں)

⑤ عبدہٗ جان لینے والا بھی ہے اور جان بڑھانے والا بھی ہے عبدہٗ شیشہ بھی ہے اور سخت پتھر بھی ہے۔

⑥ عبد (بندہ) اور (چیز) ہے (اور) عبدہٗ (اُس کا بندہ) اور چیز ہے ہم سر سے لے کر پاؤں تک انتظار (انتظار کرنے والے) ہیں (اور) اُن کا انتظار کیا جاتا ہے۔

⑦ عبدہٗ دہر است و دہر از عبدہٗ ست — ماہمہ رنگیم او بے رنگ و بوست!

⑧ عبدہٗ با ابتدا بے انتہا ست — عبدہٗ را صبح و شامِ ما کجا ست!

⑨ کس ز سرِّ عبدہٗ آگاہ نیست — عبدہٗ جز سرِّ الّا اللہ نیست!

⑩ لا الٰہ تیغ و دمِ او عبدہٗ — فاش تر خواہی بگو ہو عبدہٗ

⑪ عبدہٗ چند و چگونِ کائنات — عبدہٗ رازِ درونِ کائنات!

⑫ مدّعا پیدا نگردد زین دو بیت — تانہ بینی از مقامِ مَا رَمَیۡتَ

⑬ بگور از گفت و شنود اے زندہ رود — غرق شو اندر وجود اے زندہ رود!

☆ ☆ ☆

فرہنگ:

ہو: قلندروں کی آواز، کشتی گیروں کی آواز جو کشتی کے وقت بلند کرتے ہیں۔ تنبیہ کا کلمہ، آگاہ ہو، آگاہ، ہنگامہ مٹانے کی آواز، خوف، اللہ تعالیٰ کا نام، غل شور۔ چند: کب تک، کتنا، کتنے۔ چگون: کس طرح، کیونکر۔ مُدّعا: مطلب، آرزو، وہ شے جس کا دعویٰ کیا جائے۔ پیدا گرد: آشکارا کرنے والا، ظاہر کرنے والا۔ گفت و شنود کردن: بات چیت کرنا۔

⑦ عبدہٗ زمانہ ہے اور زمانہ عبدہٗ سے ہے ہم سب رنگ (رنگے ہوئے) ہیں اور وہ رنگ اور خوشبو کے بغیر ہے۔

⑧ عبدہٗ کی ابتدا ہے انتہا کوئی نہیں ہے عبدہٗ کی صبح وشام ہماری (صبح وشام) جیسی کہاں ہیں؟

⑨ کوئی شخص بھی عبدہ کے راز سے واقف نہیں ہے عبدہ الا اللہ کے راز کے سوا کچھ نہیں ہے۔

⑩ لا الہ تلوار ہے اور عبدہ اس کی دھار ہے تو زیادہ کھولنا چاہتا ہے تو کہہ دے ہُو (اللہ تعالیٰ) عبدہ ہے۔

⑪ عبدہ کائنات کا کتنا اور کس طرح (مراد حقیقت) ہے عبدہ، کائنات کے باطن کا راز ہے۔

⑫ یہ دو شعر مطلب ظاہر کرنے والے نہیں ہیں، یہاں تک کہ تُو مقامِ مازاغ سے نہ دیکھے۔

⑬ اے زندہ رود! بات سے (آگے) گذر جا، اے زندہ رود! وجود میں ڈوب جا۔

maablib.org

زندہ رود

① کم شناسم عشق را ایں کار چیست؟ ذوقِ دیدار است؟ پس دیدار چیست؟

حلاّج

① معنیٔ دیدار آں آخر زماں ﷺ حکمِ او بر خویشتن کردن رواں

② در جہاں زی چوں رسولِ انس و جاں ﷺ تا چو او باشی قبولِ انس و جاں

③ باز خود را بیں، ہمیں دیدارِ اوست سنتِ او سرّے از اسرارِ اوست

زندہ رود

① چیست دیدارِ خدائے نہ سپہر آں کہ بے حکمش نہ گردد ماہ و مہر؟

فرہنگ:

انس: انسان، آدمی۔ جان: جنات، جنوں کا باوا آدم، ایک قسم کا سفید سانپ۔ زی: زندگی گزار، زندگی بسر کر۔

maablib.org

زندہ رود

① میں نہیں جانتا عشق کا یہ کام کیا ہے؟ (کیا) امت : یہ اس ہے؛ پس دیدار کیا ہے؟

حلاّج

① آخر زماں (حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) کے دیدار کے معنی (کیا ہیں) آپ ﷺ کا حکم اپنے اوپر جاری کرنا ہے (آپ ﷺ کی سنت کی پیروی کرنا ہے)

② تُو جہاں میں رسولِ انس وجان (حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) کی طرح زندگی بسر کر یہاں تک کہ آپ ﷺ کی طرح تجھے بھی انس وجاں (انسان اور جن) قبول کرلیں۔

③ پھر خود کو دیکھ یہی آپ ﷺ کا دیدار ہے، آپ ﷺ کی سنت، آپ ﷺ کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔

زندہ رود

① نو آسمانوں والے خدا کا دیدار کیا ہے؟ وہ کہ جس کے حکم کے بغیر چاند اور سورج گردش نہیں کرتے۔

حلّاج

① نقشِ حق اوّل بجاں انداختن — باز او را در جہاں انداختن!

② نقشِ جاں تا در جہاں گردد تمام — می شود دیدارِ حق دیدارِ عام!

③ اے خنک مردے کہ از یک ہُوے او — نہ فلک دارد طوافِ کوے او!

④ وائے درویشے کہ ہُوے آفرید — باز لب بر بست و دم در خود کشید

⑤ حکمِ حق را در جہاں جاری نکرد — نانے از جو خورد و کرّاری نکرد

⑥ خانقاہے جست و از خیبر رمید — راہبی ورزید و سلطانی ندید!

⑦ نقشِ حق داری؟ جہاں نخچیرِ تست — ہم عناں تقدیر با تدبیرِ تست

⑧ عصرِ حاضر باتو می جوید ستیز — نقشِ حق بر لوحِ ایں کافر بریز!

☆☆☆

فرہنگ:

انداختن: ڈالنا، ترتیب دینا، پھینکنا، بنانا، بچھانا، سکھانا، سنوارنا، عرض کرنا، توپ چلانا۔ دم در کشیدن: خاموش ہونا۔ جست: تلاش کی، ڈھونڈی، پالی۔ رمید: بھاگ گیا۔ ورزید: اختیار کی، کاشتکاری کی، مشق کی، پے در پے کی۔ ہم عناں: ہمراہ، برابر، ساتھی، رفیق۔

حلاّج

① پہلے اللہ تعالیٰ کا نقش (اپنی) جان میں ڈال پھر اسے جہاں میں ڈال۔

② یہاں تک کہ نقش جاں جہاں میں مکمل ہو جائے (تو پھر) اللہ تعالیٰ کا دیدار عام ہو جاتا ہے۔

③ خوش بخت ہے وہ مرد کہ جس کی ایک ہُو سے تو آسمان اُس کی گلی کا طواف کرتے ہیں۔

④ افسوس ہے اُس درویش پر جس نے ہُو پیدا کی پھر لب بند کر لیے اور خاموش ہو گیا۔

⑤ اللہ کا حکم جہاں میں جاری نہ کیا، جو کی روٹی کھائی اور حیدری نہ کی۔

⑥ خانقاہ ڈھونڈ لی اور خیبر سے بھاگ گیا، راہبی اختیار کی اور سلطانی نہ دیکھی۔

⑦ (اگر) نقشِ حق تیرے پاس ہے جہاں تیرا شکار ہے، تقدیر تیری تدبیر کے ساتھ ہے۔

⑧ موجودہ زمانہ تجھ سے جنگ کرنا چاہتا ہے اس کافر کی تختی پر اللہ تعالیٰ کا نقش ڈال دے۔

maablib.org

زندہ رود

① نقش حق را در جہاں انداختند　　من نمی دانم چساں انداختند؟

حلاّج

① یا بزور دلبری انداختند　　یا بزور قاہری انداختند!
② زانکہ حق در دلبری پیدا تر است　　دلبری از قاہری اولیٰ تر است!

زندہ رود

① باز گو اے صاحب اسرار شرق　　درمیانِ زاہد و عاشق چہ فرق؟

حلاّج

① زاہد اندر عالم دنیا غریب　　عاشق اندر عالم عقبیٰ غریب!

فرہنگ:

غریب: عجیب، نادر، بیگانہ، اجنبی، دور، مسافر، محتاج، مفلس۔ عُقبیٰ: عاقبت، آخرت، اگلا جہاں۔

زندہ رود

① اللہ تعالیٰ کا نقش جہاں میں ڈالا گیا، میں نہیں جانتا کیسے ڈالا گیا؟

حلاّج

① یا دلبری کے زور سے ڈالا گیا، یا قاہری کے زور سے ڈالا گیا۔

② چونکہ حق دلبری میں زیادہ ظاہر ہوتا ہے (اس لیے) دلبری، قاہری سے زیادہ بہتر ہے۔

زندہ رود

① اے شرق کے راز جاننے والے! پھر بتا، زاہد (عبادت کرنے والے) اور عاشق کے درمیان کیا فرق ہے؟

حلاّج

① زاہد عالمِ دنیا میں اجنبی ہے (اور) عاشق آخرت کے عالم میں اجنبی ہے۔

زندہ رود

① معرفت را انتہا نابودن است　　زندگی اندر فنا آسودن است؟

حلّاج

① سکرِ یاراں از تہی پیمانگی است　　نیستی از معرفت بیگانگی است
② اے کہ جوئی در فنا مقصود را　　در نمی یابد عدم موجود را!

زندہ رود

① آنکہ خود را بہتر از آدم شمرد　　در خُم و جامش نہ مے باقی نہ دُرد
② مشتِ خاکِ ما بگردوں آشناست　　آتشِ آں بے سروساماں کجاست؟

فرہنگ:

آسودن: آرام پانا، آسودہ ہونا، سونا۔ سکر: مستی، نشہ، بے ہوشی۔ تہی پیمانگی: پیالے یا پیمانے کا خالی ہونا۔ نیستی: نیست ہونا، نابودگی، عدم، ہستی کی ضد، فنا۔ شمردن: شمار کرنا، گننا، خیال کرنا، دینا۔ خُم: شراب کا مٹکا۔

زندہ رود

① معرفت کی کوئی انتہا نہیں ہے (کیا) زندگی فنا میں آرام پاتی ہے؟

حلّاج

① یاروں کی مستی اِن کے پیالے خالی ہونے کی وجہ سے ہے فنا، معرفت سے دُوری ہے۔

② اے کہ تُو فنا میں اپنا مقصد ڈھونڈتا ہے عدم میں موجود نہیں ملتا ہے۔

زندہ رود

① وہ (ابلیس) جس نے خود کو آدم سے بہتر خیال کیا اُس کے جام اور شراب کے مٹکے میں شراب باقی ہے نہ تلچھٹ (تلچھٹ: جام یا صراحی کے پیندے میں بچ جانے والے ذرے)

② ہماری مٹھی بھر مٹی آسمان کی واقف ہے اُس بے سروسامان کی آگ کہاں ہے؟

حلاّج

① کم بگو زاں خواجۂ اہلِ فراق | تشنہ کام و از ازل خونیں ایاق!
② ماجہول او عارفِ بود و نبود | کفرِ او ایں راز را برما کشود!
③ از فتادن لذّتِ برخاستن | عیشِ افزودن ز دردِ کاستن!
④ عاشقی در نارِ او واسوختن | سوختن بے نارِ او ناسوختن!
⑤ زانکہ او در عشق و خدمت اقدم است | آدم از اسرارِ او نامحرم است!
⑥ چاک کن پیراہن تقلید را | تا بیاموزی ازو توحید را

☆......☆......☆

فرہنگ:

ایاق: ساغر، جام۔ خونیں: خون آلودہ، خون میں لتھڑا ہوا۔ خواجہ: گھر کا مالک، صاحب خانہ، شیخ، سردار، پیر، حاکم، صاحب جمعیت، مال دار، روح، دل، وہ ملازم جس کا عضو تناسل کاٹ دیا گیا۔ تشنہ کام: بہت پیاسا وہ شخص جس سے پیاس کا حلق خشک ہو جائے۔ جہول: سخت بے وقوف، نہایت احمق، بہت نادان۔ فتادن: گرنا، پڑنا۔ برخاستن: اُٹھنا، برطرف ہونا، دور ہونا۔ افزودن: بڑھنا، بڑھانا۔ کاستن: گھٹنا، گھٹانا۔ واسوختن: معشوق سے بیزار ہونا اور اعراض کرنا، عشق چھوڑ بیٹھنا۔ سوختن: جلنا، جلانا، شعرائے ایران کی اصطلاح میں معشوق کے ظلم و ستم برداشت کرنا اور اپنے آپ کو اس کے عشق میں فنا کر دینا۔ بیاموزی: تو سیکھے۔

حلاّج

① اُس جدا ہونے والوں کے سردار کی بات نہ کر، وہ بہت پیاسا ہے اور ازل سے اُس کا جام خون آلودہ ہے۔

② ہم سخت بیوقوف ہیں وہ ہستی و عدم (ہونے اور نہ ہونے) کو جانتا ہے اُس کے انکار نے یہ راز ہم پر کھولا۔

③ اُٹھنے کی لذت گرنے سے ہے عیش کا بڑھنا درد کے گھٹنے سے ہے۔

④ عاشق اُس کی آگ میں معشوق سے بیزاری ہے، اُس کی آگ کے بغیر جلنا نہ جلنے کے برابر ہے۔

⑤ کیونکہ وہ عشق اور خدمت میں سب سے پہلے ہے، آدم اُس کے رازوں سے نامحرم ہے۔

⑥ تقلید (پیروی) کا لباس پھاڑ دے تاکہ تُو اُس سے توحید سیکھے۔

زندہ رود

① اے ترا اقلیمِ جاں زیرِ نگیں　　　یک نفس با ما دگر صحبت گزیں

حلّاج

① با مقامے در نمی سازیم و بس　　　ما سراپا ذوقِ پروازیم و بس
② ہر زماں دیدن تپیدن کار ماست　　　بے پر و بالے پریدن کار ماست!

فرہنگ:

اقلیم: ولایت۔ زیرنگین کردن: مسخر کرنا، مطیع کرنا، تسخیر کرنا۔ صحبت: دوستی، یاری، پاس رہنا۔ پریدن: اُڑنا، دور ہونا، جدا ہونا، فخر کرنا، غرور کرنا، آنکھ پھڑکنا۔

maablib.org

زندہ رود

① اے کہ روح کی ولایت تیری مطیع (اطاعت کرنے والی) ہے۔ایک دو لمحے اور ہمارے پاس رہ۔

حلاّج

① بس کہ ہم ایک مقام سے مطابقت نہیں رکھتے، ہم سر سے لے کر پاؤں تک بس پرواز کی لذت ہیں۔

② ہر لمحے دیکھنا، تڑپنا ہمارا کام ہے، بال و پر کے بغیر اُڑنا ہمارا کام ہے۔

نمودار شدن خواجہ اہلِ فراق ابلیس

① صحبتِ روشندلاں یک دم دو دم — آں دو دم سرمایۂ بود و عدم!
② عشق را شوریدہ تر کرد و گذشت — عقل را صاحب نظر کرد و گذشت!
③ چشم بربستم کہ باخود دارمش — از مقامِ دیدہ در دل آرمش
④ ناگہاں دیدم جہاں تاریک شد — از مکاں تا لا مکاں تاریک شد
⑤ اندراں شب شعلۂ آمد پدید — از درونش پیر مردے بر جہید
⑥ یک قبائے سرمگی اندر برش — غرق اندر دودِ پیچاں پیکرش
⑦ گفت رومیؔ خواجۂ اہلِ فراق! — آں سراپا سوز و آں خونیں ایاق!

☆......☆......☆

فرہنگ:

شوریدہ: تلخ مزہ، پریشان، آشفتہ، دیوانہ، مستانہ، عاشق۔ گذشتن: گزرنا، گزر جانا، ختم ہونا، ہار چکنا، مجازاً، گر جانا۔ بربستم: میں نے بندکی۔ دارمش: اسے رکھ لوں۔ آرمش: اسے لے آؤں۔ دود: دھواں۔ پیچاں: بل کھاتا ہوا، خمدار۔ جہیدن: اُچھلنا، کودنا، تیز چلنا۔ سُرمئی: سُرمے کے رنگ کا، سیاہ۔ برش: سیاہ یا سفید داغ جو گھوڑے کے اصلی رنگ سے مختلف ہوں۔ خونیں: خون آلودہ۔ ایاق: پیالہ، جام۔

خواجہ اہل فراق ابلیس کا ظاہر ہونا

① روشن دل والوں کی صحبت ایک لمحے یا دو لمحے ہوتی ہے وہ دو لمحے بود و عدم (ہونے اور نہ ہونے) کا سرمایہ ہوتے ہیں۔

② عشق کو اور زیادہ دیوانہ کیا اور ختم ہوگئی، عقل کو صاحب نظر کیا اور ختم ہوگئی۔

③ میں نے آنکھ بند کی کہ اِسے (صحبت کو) اپنی ذات میں رکھ لوں، آنکھ کے مقام سے اِسے دِل میں لے آؤں۔

④ اچانک میں نے دیکھا کہ جہاں تاریک ہو گیا، مکاں سے لامکاں (سب) تاریک ہو گیا۔

⑤ اِس رات کے اندر ایک شعلہ ظاہر ہوا، اِس (شعلہ کے) اندر سے ایک بوڑھا آدمی باہر کودا۔

⑥ سیاہ داغ میں سُرمے کے رنگ جیسا لباس (پہنے ہوئے تھا) اُس کا جسم بل کھاتے ہوئے دھوئیں میں ڈوبا ہوا تھا۔

⑦ رومی نے کہا (یہ) اہل فراق کا سردار (ابلیس) ہے۔ وہ سر سے لے کر پاؤں تک سوز (جلن) ہے وہ خون آلودہ پیالے والا ہے۔

⑧ کہنۂ کم خندۂ اندک سخن — چشم او بینندۂ جاں در بدن!

⑨ رند و مُلّا و حکیم و خرقہ پوش — در عمل چوں زاہدانِ سخت کوش

⑩ فطرتش بیگانۂ ذوقِ وصال — زہدِ او ترکِ جمالِ لایزال!

⑪ تا گسستن از جمال آساں نبود — کار پیش افگند از ترکِ وجود

⑫ اندکے در وارداتِ او نگر — مشکلاتِ او ثباتِ او نگر!

⑬ غرق اندر رزمِ خیر و شر ہنوز — صد پیمبر دیدہ و کافر ہنوز!

☆ ☆ ☆

⑭ جانم اندر تن ز سوزِ او تپید — بر لبش آہے غم آلودے رسید

⑮ گفت و چشمِ نیم وا بر من کشود — "در عمل جز ما کہ برخوردار بُود؟

⑯ آنچناں بر کارہا پیچیدہ ام — فرصتِ آدینہ را کم دیدہ ام!

⑰ نے مرا افرشتۂ نے چاکرے — وحیِ من بے منتِ پیغمبرے!

⑱ نے حدیث و نے کتاب آوردہ ام — جانِ شیریں از فقیہاں بردہ ام

⑲ رشتۂ دیں چوں فقیہاں کس نہ رشت — کعبہ را کردند آخر خشت خشت!

فرہنگ:

کہنہ: قدیم، پرانا، بوڑھا۔ کم خندہ: نہ ہنسنے والا۔ اندک سُخن: کم باتیں کرنے والا۔ بینندۂ: دیکھنے والا۔ خرقہ پوش: درویش فقیر۔ سخت کوش: بہت کوشش کرنے والا۔ جمال لایزال: ایسا جمال جسے زوال نہ ہو، اللہ تعالیٰ کا جمال۔ گستن: ٹوٹنا، توڑنا۔ ثبات: قیام، پائیداری، قرار۔ تپید: تڑپی۔ رسید: پہنچی۔ نیم وا: آدھی کھلی۔ برخوردار: خوش، پھلا پھولا، یہ چھوٹوں کے واسطے دُعا ہے۔ آں چناں: اس طرح۔ پیچیدہ ام: میں الجھا ہوا ہوں۔ آدینہ: جمعہ کا دن۔ چاکر: نوکر، خدمت گار۔ منت: احسان۔ آوردہ ام: میں لایا۔ بردہ ام: میں لے گیا۔ رشت: کاتا (چرخے کا کاتا) خشت خشت کردند: اینٹ سے اینٹ بجادی۔

⑧ (وہ) بوڑھا نہ ہنسنے والا، کم بات کرنے والا (ہے) اُس کی آنکھ بدن میں روح دیکھ لینے والی ہے۔

⑨ (وہ) رند، ملا، حکیم، درویش (ہے) عمل میں سخت کوشش کرنے والے زاہدوں کی طرح ہے۔

⑩ اُس کی فطرت وصال کی لذت سے اجنبی ہے۔ اُس کا زُہد (اللہ تعالیٰ کے) اُس حُسن کو چھوڑ دینا ہے جسے زوال نہیں آتا۔

⑪ (اللہ تعالیٰ کے) حسن سے ٹوٹنا (دور ہونا) آسان کام نہ تھا۔ اُس نے سجدہ نہ کر کے یہ کام کیا۔

⑫ تھوڑا سا اِس کے دِل پر گزرنے والا حال دیکھ۔ اِس کی مشکلات (اور) اِس کی پائیداری دیکھ۔

⑬ ابھی تک خیر و شر (نیکی اور بدی) کی جنگ میں ڈوبا ہوا ہے (اس نے) سینکڑوں پیغمبر دیکھے اور ابھی تک کافر ہے۔

⑭ اُس کے سوز سے میری جان جسم کے اندر تڑپی، اُس کے ہونٹوں سے ایک غم سے بھری ہوئی آہ نکلی۔

⑮ اُس نے آدھی آنکھ مجھ پر کھولی اور کہا، ہمارے سوا عمل میں کون پھلا پھولا۔

⑯ میں (اپنے) کاموں میں اِس طرح اُلجھا ہوا ہوں (کہ) جمعے کے دِن (مراد چھٹی کا دِن) کی فرصت (بھی) میں نے نہیں دیکھی ہے۔

⑰ نہ میرے پاس فرشتے ہیں اور نہ نوکر، میری وحی پیغمبر کے احسان کے بغیر ہے۔

⑱ میں نہ حدیث اور نہ کتاب لایا ہوں فُقہا کی میٹھی جان لے گیا ہوں۔

⑲ دین کا دھاگہ فقیہوں کی طرح کسی نے نہیں کاتا۔ آخر انہوں نے کعبے کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔

⑳ کیشِ مارا ایں چنیں تاسیس نیست | فرقہ اندر مذہب ابلیس نیست!
㉑ درگذشتم از سجود اے بے خبر | ساز کردم ارغنونِ خیر و شر
㉒ از وجودِ حق مرا منکر مگیر | دیدہ بر باطن کشا ظاہر مگیر
㉓ گر بگویم نیست، ایں از ابلہی است | زانکہ بعد از دید نتواں گفت نیست!
㉔ من "بلیٰ" در پردۂ "لا" گفتہ ام | گفتۂ من خوشتر از ناگفتہ ام!
㉕ تا نصیب از دردِ آدم داشتم | قہرِ یار از بہرِ او نگذاشتم!
㉖ شعلہ ہا از کشت زارِ من دمید | او ز مجبوری بہ مختاری رسید!
㉗ زشتئ خود را نمودم آشکار | با تو دادم ذوقِ ترک و اختیار
㉘ تو نجاتے دہ مرا از نارِ من | وا کن اے آدم گرہ از کارِ من!
㉙ اے کہ اندر بندِ من افتادۂ | رخصتِ عصیاں بشیطاں دادۂ

فرہنگ:

کیش: عادت، خُو، دین، مذہب، تیردان، ترکش، ایک جانور کا نام۔ تاسیس: بنیاد، جڑ۔ درگزشتم: میں گزر گیا۔ ساز کردم: آمادہ کیا، تیار کیا۔ ارغنون: ارغن ایک باجا جسے افلاطون نے ایجاد کیا، ارگن۔ ابلہی: بیوقوفی، بھولا پن، نادانی۔ گذاشتن: چھوڑ دینا، ترک کرنا، رہا کرنا۔ کشتِ زار: کھیت۔ دمید: اُگے۔ مختار: اختیار دیا گیا، اختیار کیا گیا، اختیار کرنے والا، صاحب اختیار، اختیار کیا ہوا، پسندیدہ، چُنا ہوا، انتخاب کیا ہوا۔ زشتی: بُرائی، بدصورتی۔ افتادہ: گر ہوا، پڑا ہوا، بیمار، عاجز، ناتواں۔ واکن: کھول دے۔ رُخصت دادن: اجازت دینا۔ عصیاں: نافرمانی۔

⑳ ہمارے دین کی بنیاد اس طرح کی نہیں ہے۔ ابلیس کے مذہب میں فرقہ نہیں ہے۔

㉑ اے بے خبر میں سجدوں سے گذر گیا، میں نے نیکی اور بدی کے باجے کو (بجنے کے لیے) تیار کیا۔

㉒ مجھے اللہ تعالیٰ کے وجود کا منکر نہ سمجھ، باطن پر نظر ڈال، ظاہر پہ نہ جا۔

㉓ اگر میں نہیں کہوں (اللہ کے وجود کا انکار کروں) یہ بے وقوفی ہے کیونکہ دیکھنے کے بعد "نہیں" نہیں کہا جا سکتا۔

㉔ میں نے "نہیں" کے پردے میں "ہاں" کہا میرا کہنا نہ کہنے سے بہتر ہے۔

㉕ چونکہ میں آدم کے درد سے حصہ رکھتا ہوں میں نے یار (اللہ تعالیٰ) کا قہر اُس (آدم) کے واسطے نہ چھوڑا (اللہ کا قہر آدم کے واسطے اپنے سر لیا)

㉖ میرے کھیت سے بہت سے شعلے اُگے (اور) وہ (یعنی آدم) مجبوری سے مختاری تک پہنچا۔

㉗ میں نے اپنی بُرائی واضح کر کے دکھائی، میں نے تمہیں پا ترک کرنے اور اختیار کرنے کی لذت دی۔

㉘ تُو مجھے میری آگ سے نجات دے، اے آدم! میرے کام کی گرہ کھول دے۔

㉙ تو کہ میری قید میں پڑا ہوا ہے، تو نے ہی شیطان کو نافرمانی کی اجازت دی۔

⑳ در جہاں باہمتِ مردانہ زی	غم گسار من! ز من بیگانہ زی!
㉛ بے نیاز از نیش و نوشِ من گذر	تا نہ گردد نامہ ام تاریک ترا!
㉜ در جہاں صیاد با نخچیرہاست	تا تو نخچیری بکیشم تیرہاست!
㉝ صاحبِ پرواز را افتاد نیست	صید اگر زیرک شود صیاد نیست!"

☆☆☆

㉞ گفتمش "بگذر ز آئینِ فراق	اَبْغَضُ الْاَشْیَآءِ عِنْدِیْ الطَّلَاق"
㉟ گفت "سازِ زندگی سوز فراق	اے خوشا سر مستیٔ روزِ فراق!
㊱ بر لبم از وصل می ناید سخن	وصل اگر خواہم نہ او ماند نہ من"
㊲ حرفِ وصل او را ز خود بیگانہ کرد	تازہ شد اندر دلِ او سوز و درد!
㊳ اندکے غلطید اندر دودِ خویش	باز گم گردید اندر دودِ خویش
㊴ نالۂ زاں دودِ پیچاں شد بلند	اے خنک جانے کہ گردد درد مند!

فرہنگ:

ہمت: قصد، ارادہ، مراد، حوصلہ، فکر، حزن، مجازاً دُعا۔ زی: جی، زندگی بسر کر۔ غم گسار: غم خوار، دوست، یار، غم دور کرنے والے۔ نیاز: احتیاج، خواہش، حاجت، حاجت مند۔ نیش: بچھو یا بھڑ کا ڈنک، تلوار، خنجر، تیر، چاقو، چھری وغیرہ کی نوک، درندوں کے نوک دار دانت۔ نوش: امرت، آبِ حیات، خوش مزہ، میٹھا، شیریں، زندگی، خوش، شہد، تریاق۔ گذر: تو گزر۔ صید: شکار۔ صیاد: شکاری۔ اُفتاد: وہ گرا، اتفاق، بناوٹ، ساخت۔ زیرک: دانا، عاقل، حکیم۔

(30) جہاں میں مردوں جیسے حوصلے سے زندگی بسر کر، اے میرے غم دور کرنے والے! مجھ سے اجنبی بن کر زندگی بسر کر۔

(31) تُو میرے ڈنک اور شہد کی ضرورت کے بغیر گزر (زندگی گزار) تا کہ میرا نامہ اور زیادہ تاریک نہ ہو۔

(32) جہاں میں شکاری (کا وجود) بہت زیادہ شکار ہونے کی وجہ سے ہے۔ جب تک تُو شکار ہے میرے ترکش میں بہت زیادہ تیر ہیں۔

(33) پرواز کرنے والا گرتا نہیں، شکار اگر عقل مند ہو جائے تو شکاری نہیں ہے (شکاری کا وجود ختم ہو جاتا ہے)

(34) میں نے اُس سے کہا تو جدائی کے قانون کو ختم کر (اِس حدیث کو سامنے رکھ) میرے نزدیک سب سے ناپسندیدہ عمل طلاق ہے۔

(35) اُس (ابلیس) نے کہا زندگی کا سامان سفر جدائی کے سوز سے ہے، جدائی کے دن کے نشے میں مست ہونا کیا خوب ہے۔

(36) وصل (ملاپ) کی بات میرے لب پر نہیں آتی میں اگر وصل چاہوں تو نہ وہ رہے اور نہ میں۔

(37) وصل کی بات نے اُسے خود سے بیگانہ کر دیا۔ اس کے دل میں سوز و درد تازہ ہو گیا۔

(38) تھوڑی دیر کے لیے اُس نے اپنے دھوئیں میں کروٹیں بدلیں پھر اپنے دھوئیں میں گم ہو گیا۔

(39) پھر اس بل کھاتے ہوئے دھوئیں سے نالہ (فریاد) بلند ہوا، کیا خوش ہے وہ جان جو درد مند ہو گئی۔

نالۂ ابلیس

① اے خداوندِ صواب و ناصواب — من شدم از صحبتِ آدم خراب!
② ہیچ گہ از حکمِ من سر بر نتافت — چشم از خود بست و خود را در نیافت!
③ خاکش از ذوقِ ابا بیگانۂ — از شرارِ کبریا بیگانۂ!
④ صید خود صیاد را گوید بگیر — الاماں از بندۂ فرماں پذیر!
⑤ از چنیں صیدے مرا آزاد کن — طاعتِ دیروزۂ من یاد کن
⑥ پست ازو آں ہمتِ والائے من — وائے من اے وائے من اے وائے من!
⑦ فطرتِ او خام و عزمِ او ضعیف — تابِ یک ضربم نیارد ایں حریف

فرہنگ:

صواب: راست، درست، برخلاف خطا کے، راستی، درستی۔ **ناصواب:** جو درست نہ ہو، غلط۔ **ہیچ:** تھوڑا سا، اندک، ناچیز، معدوم، کچھ، کوئی۔ **ابا:** انکار۔ **سرنتافت:** سرکشی نہیں کی، نافرمانی نہیں کی۔ **چشم بستن:** اعراض کرنا، بے توجہی کرنا۔ **دریافتن:** تحقیق کرنا، پانا۔ **شرار:** شرارہ کی جمع، آگ کی اُڑنے والی چنگاریاں، فارسی میں واحد کے لیے آتا ہے۔ **کبریا:** عظمت، بزرگی، بڑائی، اللہ تعالیٰ کا نام۔ **فرماں پذیر:** فرماں بردار، حکم ماننے والا۔ **دیروزہ:** گزرا ہوا کل کا دن، روزِ گذشتہ۔ **والا:** قدر، مرتبہ، بزرگی، بلند، بزرگ، قدوقامت، مکان کی چھت۔ **وائے:** افسوس ہے۔ **حریف:** ہم پیشہ، ہم کار، مقابل، شریک، دوست، دشمن۔

ابلیس کی فریاد

① اے درست اور غلط کے خدا! میں آدم کی صحبت سے خراب ہو گیا۔

② کسی وقت اس نے میرے حکم کی فرمانبرداری نہیں کی، خود پہ چشم بند کی اور خود کو نہیں پایا۔

③ انکار کی لذت سے اس کی مٹی اجنبی ہے۔ (یہ) عظمت کی چنگاری سے بیگانہ ہے۔

④ شکار خود شکاری سے کہے مجھے پکڑ (ایسے) حکم ماننے والے بندے سے خدا کی پناہ۔

⑤ اس طرح کے شکار سے مجھے آزاد کر، میری گزرے دنوں کی عبادت یاد کر۔

⑥ اس نے میری بلند ہمت پست کر دی، مجھ پر افسوس ہے، اے کہ مجھ پر افسوس ہے اے کہ مجھ پر افسوس ہے۔

⑦ اس کی فطرت ناقص ہے، اس کا ارادہ کمزور ہے، یہ مقابل تو میری ایک ضرب کی تاب نہیں لایا۔

⑧ بندۂ صاحب نظر باید مرا — یک حریفِ پختہ تر باید مرا!

⑨ لعبتِ آب و گل از من باز گیر — می نیاید کودکی از مردِ پیر!

⑩ ابنِ آدم چیست؟ یک مشتِ خس است — مشتِ خس را یک شرار از من بس است!

⑪ اندریں عالم اگر جز خس نبود — ایں قدر آتش مرا دادن چہ سود؟

⑫ شیشہ را بگداختن عارے بود — سنگ را بگداختن کارے بود!

⑬ آنچناں تنگ از فتوحاتِ آدم — پیشِ تو بہرِ مکافاتِ آدم

⑭ منکرِ خود از تو می خواہم بدہ — سوے آں مردِ خدارا ہم بدہ

⑮ بندۂ باید کہ پیچد گردنم — لرزہ اندازد نگاہش در تنم

⑯ آں کہ گوید از حضورِ من برو — آں کہ پیشِ او نیرزم با دو جو

⑰ اے خدا یک زندہ مردِ حق پرست — لذتے شاید کہ یابم در شکست!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

باید: چاہیے۔ لعبت: کھلونا، کھیلنے کی چیز، کپڑے کی گڑیا جس سے لڑکیاں کھیلتی ہیں، تصویر، بت، پتلی، کٹھ پتلی۔ باز گیر: واپس لے لے۔ کودکی: بچپن۔ چہ سود: کیا فائدہ۔ گداختن: پگھلنا، گلنا، پگھلانا، گلانا۔ عار: غیرت، شرم، عیب، ننگ، دشنام۔ مکافات: باہم برابر ہونا، برابر کھڑے ہونا، بدی کا بدلہ، سزا، عرض، پاداش، انتقام۔ گردن پیچیدن: انکار کرنا، نافرمانی کرنا۔ لرزہ اندازد: کپکپی طاری کر دے۔ حضورِ من: میرے سامنے۔ برو: تو جا، دفع ہو جا۔ نیرزم با دو جو: میری قیمت دو جو کے برابر نہ ہو۔

⑧ مجھے صاحب نظر بندہ چاہیے، مجھے ایک مضبوط تر مقابل چاہیے۔

⑨ (یہ) پانی اور مٹی کی گڑیا (انسان) مجھ سے واپس لے لے بوڑھے آدمی کو بچوں جیسے کام نہیں آتے۔

⑩ آدم کا بیٹا کیا ہے؟ تنکوں کی ایک مٹھی ہے، تنکوں کی مٹھی کے لیے میری ایک چنگاری کافی ہے۔

⑪ اس عالم میں اگر تنکوں کے سوا کچھ نہ تھا (پھر) مجھے اس قدر آگ دینے کا کیا فائدہ۔

⑫ شیشے کو پگھلانا شرم کی بات ہے، پتھر کو پگھلانا کام ہے۔

⑬ اِس طرح کی فتوحات سے میں تنگ آ گیا ہوں، بدی کا بدلہ لینے کے لیے میں تیرے سامنے آیا ہوں۔

⑭ میں تجھ سے اپنا انکار کرنے والا چاہتا ہوں مجھے دے، اُس مردِ خدا کی طرف میری رہنمائی کر۔

⑮ مجھے وہ بندہ چاہیے جو میری نافرمانی کرے، جس کی نگاہ میرے بدن پر کپکپی طاری کر دے۔

⑯ وہ کہ جو میرے سامنے کہے تو دفع ہو جا، وہ کہ جس کے سامنے میری قیمت دو جو کے برابر نہ ہو۔

⑰ اے خدا ایک زندہ مردِ حق پرست (مجھے چاہیے) ہو سکتا ہے میں شکست کی لذت پا سکوں۔

maablib.org

فلکِ زحل

maablib.org

ارواحِ رذیلہ کہ با ملک و ملّت غداری کردہ و دوزخ ایشاں را قبول نکردہ

① پیرِ رومی آں امامِ راستاں
آشنائے ہر مقامِ راستاں

② گفت "اے گردوں نوردِ سخت کوش
دیدۂ آں عالمِ زنّار پوش؟

③ آنچہ بر گردِ کمر پیچیدہ است
از دمِ استارۂ دزدیدہ است!

④ از گراں سیری خرامِ او سکوں
ہر نکو از حکمِ او زشت و زبوں!

⑤ پیکرِ او گرچہ از آب و گِل است
بر زمینش پانہادن مشکل است

⑥ صد ہزار افرشتۂ تندر بدست
قہرِ حق را قاسم از روزِ الست!

⑦ دُرّہ پیہم می زند سیارہ را
از مدارش پرکند سیارہ را

فرہنگ:

امام: پیشوا، ہادی، نماز کا امام، بادشاہ۔ راستاں: راست یا راستا کی جمع، سچا، ٹھیک، درست۔ گردوں نورد: آسمانوں کی سیر کرنے والا، آسمانوں میں گھومنے والا۔ سخت کوش: سخت کوشش کرنے والا۔ زنارپوش: جنیو باندھنے والا، برہمن۔ جنیو: وہ دھاگہ جو ہندو گلے میں اور مجوس وغیرہ کافر کمر پر باندھتے ہیں۔ پیچیدہ: لپٹا ہوا، ملفوف، مشکل بات۔ دُزدیدہ: چرائی ہوئی۔ گراں سیری: سست رفتاری۔ خرام: نرم چال چلنا۔ نکو: اچھا، خوب، بہتر، عمدہ۔ زشت: بُرا، بدشکل، بھونڈا، بدنما۔ زبوں: بے وقوف عاجز، بیچارہ، قیدی، بد، بدتر۔ پانہادن: پاؤں رکھنا۔ تندر: کڑک، گرج۔ قاسم: تقسیم کرنے والا، بانٹنے والا۔ دُرہ: کوڑا، تازیانہ، چابک۔ پُر کند: بھر دیتے ہیں۔ بر کند: اُکھاڑ دیتے ہیں (ایرانی ایڈیشن میں "پُر کند" کی بجائے "بر کند" لکھا ہے)

رذیل روحیں جنھوں نے ملک وملت سے غداری کی اور انہیں دوزخ نے بھی قبول نہ کیا

① پیر روم جو کہ سچ بولنے والوں کو ہدایت دینے والے ہیں سچ بولنے والوں کے ہر مقام سے واقف ہیں۔

② انہوں نے کہا اے سخت کوش (سخت کوشش کرنے والے) آسمانوں کی سیر کرنے والے (کیا) تونے وہ جنیو باندھنے والا عالم دیکھا ہے۔

③ جو کچھ اس کی کمر کے گرد لپٹا ہوا ہے (وہ) ستارے کی دُم سے چرایا ہوا ہے۔

④ سست رفتاری کی وجہ سے اس کا چلنا (حرکت) (بھی) سکوں ہے ہر اچھا اس کے حکم سے بدشکل اور بدتر ہے۔

⑤ اس کا جسم اگرچہ پانی اور مٹی سے (بنا) ہے (لیکن) اس کی زمین پر پاؤں رکھنا مشکل ہے۔

⑥ ہزاروں فرشتے ہاتھوں میں کڑک، گرج، لیے، روزِ الست سے (اس پر) اللہ کا قہر تقسیم کر رہے ہیں۔

⑦ سیارے کو مسلسل کوڑے مار رہے ہیں (یہاں تک کہ) سیارے کو اس کے راستے سے اُکھاڑ دیتے ہیں۔

⑧ عالمے مطرود و مردودِ سپہر | صبحِ او مانندِ شام از بخلِ مہر!
⑨ منزلِ ارواح بے یوم النشور | دوزخ از احراقِ شاں آمد نفور
⑩ اندرونِ او دو طاغوتِ کہن | روحِ قومے کشتہ از بہرِ دو تن!
⑪ جعفر از بنگال و صادق از دکن | ننگِ آدم ننگِ دیں ننگِ وطن!
⑫ ناقبول و نا امید و نامراد | ملتے از کارِ شاں اندر فساد!
⑬ ملتے کو بندِ ہر ملت کشاد | ملک و دینش از مقامِ خود فتاد!
⑭ می ندانی خطۂ ہندوستاں | آں عزیزِ خاطرِ صاحب دلاں
⑮ خطۂ ہر جلوہ اش گیتی فروز | درمیانِ خاک و خوں غلطد ہنوز
⑯ در گِلش تخمِ غلامی را کہ کشت؟ | ایں ہمہ کردارِ آں ارواحِ زشت!
⑰ در فضائے نیلگوں یک دم بایست | تا مکافاتِ عمل بینی کہ چیست!"

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

مطرود: راندہ شدہ، مردود، نکالا گیا۔ مردود: رد کیا گیا، واپس دیا گیا، پھیرا گیا۔ بُخل: بخیلی، کنجوسی، کرم کی ضد۔ یوم النشور: روزِ قیامت۔ احراق: جلانا، پھونکنا۔ نفور: نفرت کنندہ، نفرت کرنے والا، بھاگنے والا۔ طاغوت: بُت، جادوگر، جادو، شیطان، گمراہوں کا سردار، سرکش، دیو، کاہن۔ نااُمید: بے آس، مایوس، ناکام۔ نامراد: بے مراد، ناکام۔ ناقبول: رد کیے گئے، جنہیں قبول نہ کیا گیا۔ فساد: بگاڑ، خرابی، تباہی، تباہ کرنا۔ بند کشادن: زنجیریں کھول دینا۔ فتاد: گر گیا۔ خاطر: جو دل میں گزرے، قصد، ارادہ، دل۔ صاحب: روشن دل، روشن ضمیر، دانا، عقل مند۔ گیتی فروز: دُنیا کو روشن کرنے والا، عالم کو روشن کرنے والا۔ کشت: بویا، بیج ڈالا۔

⑧ آسماں کا رد کیا ہوا، مردود جہاں (ہے) جس کی صبح سورج کی کنجوسی کی وجہ سے شام کی مانند ہے۔

⑨ (یہ جہاں) اُن روحوں کی منزل ہے جن کے لیے روزِ قیامت نہیں ہے دوزخ بھی انہیں جلانے سے نفرت کرتی ہے۔

⑩ اِس (جہاں) کے اندر دو پرانے گمراہوں کے سردار (تھے) جنہوں نے دو بدتوں کے لیے قوم کی روح کو مار ڈالا۔

⑪ (وہ) بنگال سے جعفر اور دکن سے صادق (تھے) (وہ) انسانیت کے لیے باعثِ ذلت ورسوائی، دین کے لیے باعثِ ذلت ورسوائی، وطن کے لیے باعثِ ذلت و رسوائی تھے۔

⑫ (وہ) رد کیے گئے مایوس اور نامراد (تھے) اُن کے کام سے ملت تباہ ہو گئی۔

⑬ وہ ملت کہ جس نے ہر ملت کی زنجیریں کھولیں، اِس (ملت) کے ملک و دین اپنے مقام سے گر گئے۔

⑭ تو نہیں جانتا ہندوستان کی سرزمین، وہ (سرزمین) روشن ضمیروں کے دلوں کو عزیز ہے۔

⑮ وہ خطہ کہ جس کا ہر جلوہ عالم کو روشن کرنے والا ہے (وہ) اب خاک وخون میں لتھڑا پڑا ہے۔

⑯ اِس کی مٹی میں غلامی کا بیج کس نے بویا، یہ سارا کام اُن بدشکل روحوں کا ہے۔

⑰ نیلی فضا میں کچھ دیر کے لیے ٹھہر جا! تا کہ تو دیکھے کہ عمل کی سزا کیا ہے۔

قلزمِ خونیں

① آنچہ دیدم می نگنجد در بیاں	تن ز سہمش بے خبر گردد ز جاں!
② من چہ دیدم؟ قلزمے دیدم ز خوں!	قلزمے طوفاں بروں طوفاں دروں!
③ در ہوا ماراں چو در قلزم نہنگ	کفچہ شب گوں بال و پر سیماب رنگ!
④ موجہا درندہ مانندِ پلنگ!	از نہیبش مردہ بر ساحل نہنگ!
⑤ بحر ساحل را اماں یک دم نداد	ہر زماں کہ پارۂ درخوں فتاد
⑥ موج خوں با موج خوں اندر ستیز	درمیانش زورقے در افت و خیز!
⑦ اندراں زورق دو مرد زرد روے	زرد رُو عریاں بدن آشفتہ موے!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

نگنجد: نہیں سماتا، لائق نہیں ہے۔ سہم: ڈر، خوف۔ ماراں: مار کی جمع، سانپ۔ نہنگ: مگرمچھ۔ کفچہ: چمچہ، کفگیر، ڈوئی، پھن۔ گوں: رنگ، روش، طرز، طور، طرح، صفت۔ درندہ: پھاڑنے والا۔ پلنگ: تیندوا، زرافہ، چارپائی، چیتا۔ نہیب: ڈر، ہیبت، خوف، غارت، لوٹ، مہیب آواز، عظمت۔ اماں: امن، پناہ۔ کہ پارہ: پہاڑ کی چٹان/چٹانیں، پہاڑی۔ زورق: کشتی۔ اُفت و خیز: گرتی اور اُٹھتی۔ زرد رو: عاشق، خوفزدہ، شرمندہ۔ عریاں: برہنہ، ننگا۔ آشفتہ موئے: پریشان بال، بکھرے ہوئے بال۔

خونی سمندر

① جو کچھ میں نے دیکھا وہ بیان میں نہیں سماتا، اس سے بدن ڈر جاتا ہے اور جان سے بے خبر ہو جاتا ہے آدمی بے ہوش ہو جاتا ہے۔

② میں نے کیا دیکھا؟ میں نے خون کا سمندر دیکھا (ایک ایسا) سمندر جس کے باہر طوفان (ہیں اور) اندر بھی طوفان۔

③ فضا میں سانپ جیسے سمندر میں مگرمچھ (سانپوں کے) رات کی طرح (سیاہ) پھن، بال و پر پارے کے رنگ جیسے (سفید) تھے۔

④ اس کی موجیں چیتے کی طرح چیرنے پھاڑنے والی تھیں، ان (موجوں کے) کے خوف سے مگرمچھ ساحل پر مردہ پڑے تھے۔

⑤ سمندر ایک لمحہ بھی ساحل کو امن میں نہیں رہنے دیتا تھا ہر لمحے خون کی پہاڑیاں گرتی تھیں۔

⑥ خوں کی موج، خون کی موج سے لڑ رہی تھی اِن کے درمیان ایک کشتی اُٹھتی اور گرتی تھی۔

⑦ اس کشتی کے اندر دو خوفزدہ مرد تھے خوفزدہ ننگے جسم (اور اُن کے) بال بکھرے ہوئے تھے۔

آشکارا می شود روحِ ہندوستاں

① آسماں شق گشت و حورے پاک زاد — پردہ را از چہرۂ خود برکشاد
② در جبینش نار و نورِ لایزال — در دو چشم او سرورِ لایزال!
③ حلّۂ در بر سبک تر از سحاب — تار و پودش از رگِ برگِ گلاب
④ باچنیں خوبی نصیبش طوق و بند — بر لبِ او نالہ ہائے دردمند!
⑤ گفت رومیؔ "روحِ ہنداست ایں نگر — از فغانش سوزہا اندر جگر!"

فرہنگ:

شق: سخج، چیرنا، شگاف کرنا، کسی کو رنج و غم میں ڈالنا، دانت نکالنا، قوم سے جدا ہونا۔ پاک زاد: نیک اصل، نیک طینت، نیک فطرت۔ سرور: خوش، خوشی، کلی، غنچہ۔ حُلّہ: کپڑوں کا جوڑا، دو کپڑے، بجبہ، جامہ، یمن کی چادر۔ سُبک: ہلکا۔ سحاب: ابر، بادل۔ طوق: گلے کا حلقہ، گول پٹا، ہنسلی۔ فغان: نالہ، فریاد۔ دردمند: دکھیا، دکھی، مصیبت زدہ، ہمدرد، غم خوار، رحم دل۔ خوبی: عمدگی، بہتری، بھلائی، حُسن، خوبصورتی، بڑائی، شرف، فوقیت، گن، جوہر۔

روحِ ہندوستاں ظاہر ہوتی ہے

① آسماں میں شگاف پڑا اور ایک نیک فطرت حور نے اپنے چہرے سے پردہ ہٹایا۔

② اِس کی پیشانی پر لازوال آگ اور نور تھا۔ اس کی دو آنکھوں میں لازوال خوشی تھی۔

③ اِس کا لباس بادل سے زیادہ ہلکا تھا، اِس کا تانا بانا گلاب کی پتیوں کی رگوں سے (بنا) تھا۔

④ ایسی خوبی کے ساتھ اِس کے نصیب میں طوق و بند (غلامی) تھا۔ اِس کے لب پر دُکھیا فریادیں تھیں۔

⑤ رومی نے کہا یہ ہندوستان کی روح ہے (اسے) دیکھ اِس کی آہ و فریاد سے جگر میں بہت جلن پیدا ہوتی تھی (جگر جل اُٹھتا تھا)

روحِ ہندوستان نالہ وفریاد می کند

① شمعِ جاں افسرد در فانوسِ ہند
ہندیاں بیگانہ از ناموسِ ہند!

② مردکے نامحرم از اسرارِ خویش
زخمۂ خود کم زند بر تارِ خویش!

③ بر زمانِ رفتہ می بندد نظر
از تشِ افسردہ می سوزد جگر

④ بندہا بر دست و پائے من ازوست
نالہ ہائے نارسائے من ازوست

فرہنگ:

افسرد: بجھ گئی، مرجھا گئی، ٹھٹھر گئی، پژمردہ ہوگئی۔ فانوس: گلوب، چراغ دان، شمع دان، لگن چیں۔ ناموس: عفت، شرم، عصمت، حیا، نیک نامی، سیاست، شریعت، فرشتے، احکامِ الٰہی، قاعدہ، دستور، آئین، آواز، صدا، حضرت جبرائیل علیہ السلام، صاحب راز، مکر، جنگ، شکاری گھات۔ مردک: مرد کی تصغیر، چھوٹا مرد، مرد کی تصغیر یا تحقیر جو بطور گالی بولا جاتا ہے، حقیر مرد۔ زخمہ: مضراب۔ کم زند: نہیں مارا۔ زمان رفتہ: گزرا ہوا زمانہ۔ نظر می بندد: نظر رہتی ہے۔ تش: آتش۔ تش افسردہ: بجھی ہوئی آگ۔ می سوزد: جلاتی ہے۔ نارسا: نہ پہنچنے والا، نامراد، بے اثر، نابالغ، خام، کچا، ناقص۔ بند: بندھن، قید، شرط، زنجیر جو دیوانوں اور مجرموں کے پاؤں میں ڈالتے ہیں۔

روحِ ہندوستان نالہ وفریاد کرتی ہے

① ہندوستان کے شمع دان میں جان کی شمع بجھی، ہندوستان والے ہندوستان کی عزت سے بیگانہ (اجنبی) ہیں۔

② (یہ) حقیر مرد اپنے رازوں سے بے خبر ہیں (اُنہوں نے) اپنے تار پر اپنا زخمہ نہیں مارا۔

③ گزرے ہوئے زمانے پر نظر رکھتے ہیں، بجھی ہوئی آگ سے اِن کا جگر جلتا ہے۔

④ اِن کی وجہ سے میرے ہاتھ پاؤں میں زنجیر ہے اِن کی وجہ سے میرے سارے نالے بے اثر ہیں۔

madblib.org

⑤ خویشتن را از خودی پرداختہ　　از رسومِ کہنہ زنداں ساختہ

⑥ آدمیت از وجودش دردمند　　عصرِ تو از پاک و ناپاکش نژند

☆☆☆

⑦ بگذر از فقرے کہ عریانی دہد　　اے خنک فقرے کہ سلطانی دہد!

⑧ الحذر از جبر و ہم از خوئے صبر　　جابر و مجبور را زہر است جبر!

⑨ ایں بہ صبرِ پیہم خوگر شود　　آں بہ جبرِ پیہم خوگر شود

⑩ ہر دو را ذوقِ ستم گردد فزوں　　وردِ من یَالَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ

☆☆☆

⑪ کے شبِ ہندوستاں آید بروز!　　مُرد جعفر زندہ روحِ او ہنوز!

فرہنگ:

پرداختہ: فارغ، خالی، مشغول، متوجہ، مصروف، دور کیا ہوا، صیقل کیا ہوا، جدا کیا ہوا۔ ساختہ: بنایا ہوا، مرتب، موجود، مہیا، مستعد، آمادہ۔ نژند: پست، سرنگوں، اوندھا، سرگشتہ، غمگیں، افسردہ، غضب ناک، خشمناک، خوار۔ فقر: فقیری، افلاس، غربت، محتاجی۔ عریانی: برہنگی، ننگا پن، ننگا ہونا۔ خنک: سرد، خوش۔ الحذر: اللہ کی پناہ۔ جبر: ظلم کرنا، زبردستی کرنا، درستی کرنا، مرہم پٹی کرنا۔ جابر: جبر کرنے والا، زیادتی کرنے والا، پھرنے والا، ظالم، جوڑ بٹھانے والا، مرہم پٹی کرنے والا۔ پیہم: مسلسل، لگاتار، برابر، پے در پے۔ خوگر: عادی۔ ستم: ظلم، جفا، بے انصافی۔ فزوں: زیادہ، بڑھا ہوا۔ ورد: ہر روز کا کام، دائمی جگہ۔ کے: کب، کس وقت، کیوں، بلند قدر بادشاہ، شہنشاہ، عناصر اربعہ میں سے ایک عنصر لطیف، پاکیزہ، اصیل، نجیب۔ مُرد: مرگیا۔ ہنوز: اب تک، ابھی تک، تاحال۔

⑤ (انہوں نے) اپنے آپ کو خودی سے جدا کیا ہوا ہے، پرانی رسموں کے قید خانے بنائے ہوئے ہیں۔

⑥ اس کے وجود سے آدمیت دُکھی ہے، اس کے پاک و ناپاک سے نیا زمانہ خوار ہے۔

⑦ اس فقر کو چھوڑ دو جو عریانی بخشے، خوش (آیند) ہے وہ فقر جو سلطانی بخشے۔

⑧ جبر سے اور صبر کی عادت سے بھی خدا کی پناہ، جبر، جابر اور مجبور کے لیے زہر ہے۔

⑨ یہ (مجبور) مسلسل صبر کا عادی ہو جاتا ہے وہ (جابر) مسلسل جبر کا عادی ہو جاتا ہے۔

⑩ دونوں (جابر، مجبور) میں ستم (ظلم) کی لذت بڑھتی ہے میرا ورد "کاش کہ میری قوم جانتی" ہے۔

⑪ ہندوستان کی رات کا دن کب ہو گا، جعفر مر گیا (لیکن) اُس کی روح اب تک زندہ ہے۔

maablib.org

⑫ تاز قیدِ یک بدن وامی رہد / آشیاں اندر تنِ دیگر نہد!

⑬ گاہ او را با کلیسا سازباز / گاہ پیشِ دیریاں اندر نیاز

⑭ دینِ او آئینِ او سوداگری است / عنتری اندر لباسِ حیدری است

⑮ تا جہانِ رنگ و بو گردد دگر / رسم و آئینِ او گردد دگر

⑯ پیش ازیں چیزے دگر مسجودِ او / در زمانِ ما وطن معبودِ او

⑰ ظاہر اُو از غمِ دیں دردمند / باطنش چوں دیریاں زنار بند

⑱ جعفر اندر ہر بدن ملت کُش است / ایں مسلمانے کہن ملت کُش است

⑲ خند خندان است و باکس یار نیست / مار اگر خنداں شود جز مار نیست!

⑳ از نفاقش وحدتِ قومے دو نیم / ملتِ او از وجودِ او لئیم!

㉑ ملتے را ہر کجا غارت گرے است / اصلِ او از صادقے یا جعفرے است

㉒ الاماں از روحِ جعفر الاماں / الاماں از جعفرانِ ایں زماں!"

☆ ☆ ☆

فرہنگ:

وامی رہد: رہا ہوتی ہے۔ آشیاں: گھونسلا، چھت۔ نہد: رکھا، بنایا۔ سازباز: تیار کرنا۔ زیور کی آرائش اور کانٹ چھانٹ۔ نیاز: خواہش، حاجت، حاجت مند، آرزومند محتاج، عفت، گناہ، فساد، ہلاک، خرابی۔ عنتری: گناہ گاری، ہلاکت۔ عنتر: بن مانس۔ مسجود: جسے سجدہ کیا گیا۔ معبود: عبادت کیا گیا۔ کُش: کُشتن مصدر کا امر، مار ڈال، مفعول بہ کے ساتھ ترکیب پانے سے "مار ڈالنے والا" کے معنی دیتا ہے۔ خند خنداں: ہنستے ہنستے، ہر وقت ہنسنے والا۔ خنداں: ہنس مکھ۔ نفاق: دوغلا پن، دشمنی۔ لئیم: کنجوس، بخیل، کنجوس جو نہ آپ کھائے نہ دوسرے کو کھانے دے بخلاف بخیل کے جو خود تو کھاتا ہے مگر دوسرے کو نہیں دیتا۔ غارت گر: تباہ کرنے والا، لوٹنے والا۔ اصل: جڑ، بیخ، نسب، خاندان، بنیاد۔

⑫ یہاں تک کہ ایک بدن کی قید سے رہائی پاتی ہے (تو) دوسرے بدن میں آشیاں بنا لیتی ہے۔

⑬ کبھی اُس نے کلیسا (چرچ) کے ساتھ ساز باز (تیاری) کی، کبھی ہندوؤں کے سامنے ضرورت مند ہے۔

⑭ اِس کا دین اس کا دستور سوداگری ہے یہ حیدری لباس میں گناہ گاری، ہلاکت ہے۔

⑮ یہاں تک کہ جب جہانِ رنگ و بو اور ہوا (تبدیل ہوئی) اس کی رسم اس کا دستور اور ہوا (تبدیل ہوا)۔

⑯ (پہلے) اِن کے سامنے کوئی اور معبود تھا، ہمارے زمانے میں اِن کا معبود وطن ہے۔

⑰ اس کا ظاہر دین کے غم سے دُکھی ہے، اِس کا باطن بت پرستوں کی طرح جنیو باندھنے والا ہے۔

⑱ جعفر (جعفر کی روح) ہر بدن میں ملت کو مار ڈالنے والا ہے یہ پرانا مسلمان ملت کو مار ڈالنے والا ہے۔

⑲ (غدار) ڈسنے والا ہے اور کسی کا دوست نہیں ہے، سانپ اگر ہنس مکھ بھی ہو تو سوائے سانپ کے کچھ نہیں ہے۔

⑳ اس کی دشمنی یا دوغلے پن سے قوم کی وحدت دو ٹکڑے ہے، اِس کے وجود کی وجہ سے ملت نہ خود کھاتی ہے نہ دوسروں کو کھانے دیتی ہے۔

㉑ جہاں کہیں ملت کو کوئی تباہ کرنے والا ہے، اُس کا نسب جعفر یا صادق سے ہے۔

㉒ خدا کی پناہ! جعفر کی روح سے خدا کی پناہ! اس زمانے کے جعفروں سے خدا کی پناہ!

فریادِ یکے از زورق نشینانِ قلزمِ خونیں

① "نے عدم ما را پزیرد نے وجود — وائے از بے مہریٔ بود و نبود!

② تا گذشتیم از جہانِ شرق و غرب — بر درِ دوزخ شدیم از درد و کرب!

③ یک شرر بر صادق و جعفر نزد — بر سرِ ما مشتِ خاکستر نزد

④ گفت دوزخ را خس و خاشاک بہ — شعلۂ من زیں دو کافر پاک بہ!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

پزیرد: قبول کیا، مانا۔ وائے: افسوس ہے۔ بود و نبود: ہونا اور نہ ہونا، ہستی و عدم۔ بے مہری: بے محبتی۔ گذشتیم: ہم گزر گئے۔ درد: دکھ، تکلیف، بیماری۔ کرب: رنج، غم، دُکھ، درد۔ نزد: نہ پھینکی، نہ پڑی۔ خاکستر: راکھ۔ خس و خاشاک: کوڑا کرکٹ۔ بہ: خوب، اچھا، نیک، بہتر۔

خونی سمندر میں کشتی میں بیٹھنے والوں میں سے ایک کی فریاد

① نہ عدم نے ہمیں قبول کیا نہ وجود نے (ہمیں دنیا و آخرت دونوں نے رد کر دیا) ہونے اور نہ ہونے کی بے مجبتی پر افسوس ہے۔

② یہاں تک کہ مشرق اور مغرب کے جہاں سے گزر گئے اور دکھ اور تکلیف لیے دوزخ کے دروازے پر پہنچے۔

③ ایک چنگاری بھی جعفر اور صادق پر نہ پڑی ہمارے سروں پر مٹھی بھر راکھ بھی نہ پڑی۔

④ دوزخ نے کہا (تم سے) کوڑا کرکٹ بہتر ہے، میرے شعلے ان دو کافروں سے پاک بہتر ہیں۔

maablib.org

⑤ آنسوے مہ آسماں رفتیم ما | پیشِ مرگِ ناگہاں رفتیم ما
⑥ گفت جاں سرّے ز اسرارِ من است | حفظِ جان و ہدمِ تن کارِ من است
⑦ جانِ زشتے گر چہ نیرزد با دو جو | اے کہ از من ہدمِ جاں خواہی برو!
⑧ ایں چنیں کارے نمی آید ز مرگ | جانِ غدارے نیاساید ز مرگ!

☆☆☆

⑨ اے ہوائے تند! اے دریائے خوں! | اے زمیں! اے آسمانِ نیلگوں!
⑩ اے نجوم! اے ماہتاب! اے آفتاب! | اے قلم! اے لوحِ محفوظ! اے کتاب!
⑪ اے بتانِ ابیض! اے لُردانِ عرب! | اے جہانے در بغل بے حرب و ضرب!
⑫ ایں جہاں بے ابتدا بے انتہاست! | بندۂ غدار را مولا کجاست؟"

☆☆☆

⑬ ناگہاں آمد صدائے ہولناک | سینۂ صحرا و دریا چاک چاک!
⑭ ربطِ اقلیم بدن از ہم گسیخت | دم بدم کہ پارہ بر کہ پارہ ریخت

فرہنگ:

نُہ: نو۔ **رفتیم:** ہم گئے۔ **مرگ ناگہاں:** اچانک آنے والی موت۔ **حفظ جان:** جان کی حفاظت۔ **ہدم:** ویران کرنا، ڈھا دینا، ویران ہونا، دیوار وغیرہ کا گر پڑنا، خرابی، بربادی۔ **زشت:** بُری، بد، بدشکل۔ **نیرزد با دو جو:** دو جو کی اہمیت یا قدر وقیمت نہیں رکھتی۔ **خواہی:** چاہتے ہو۔ **برو:** تم جاؤ، دفع ہو جاؤ۔ **نیاساید:** آرام نہیں پاتی۔ **ابیض:** بہت سفید، چاندی، تلوار، شریف آدمی۔ **لُرد:** نواب لارڈ۔ **بے حرب و ضرب:** بغیر لڑائی کے۔ **مولا:** مددگار، آزاد کرنے والا، صاحب، خداوند، آقا، سردار، رفیق، آزاد کیا گیا، ہمسایہ، غلام۔ **ناگہاں:** اچانک۔ **ہولناک:** خوفناک۔ **چاک چاک:** پھٹا ہوا، بہت پھٹا ہوا۔ تلوار یا خنجر وغیرہ مارنے کی آواز، تڑاق پڑاق۔ **ربط:** لگاؤ، علاقہ، دل بستگی، باندھنا، تعلق۔ **اقلیم:** ولایت۔ **کہ پارہ:** چٹان، پہاڑی۔ **ریخت:** گریں، بکھر گئیں۔

⑤ ہم آسمان کے اس طرف گئے، اچانک آنے والی موت کے سامنے گئے۔

⑥ اُس (موت) نے کہا جان میرے رازوں میں سے ایک راز ہے جان کی حفاظت اور جسم کی بربادی میرا کام ہے۔

⑦ اگرچہ مُردی جاں دو جَو جتنی اہمیت بھی نہیں رکھتی اے کہ تُو مجھ سے جان کی بربادی چاہتا ہے، تُو دفع ہو جا۔

⑧ موت سے اس طرح کا کام نہیں ہوتا، غدار کی جان موت سے آرام نہیں پاتی۔

⑨ اے تیز ہوا! اے خون کے دریا! اے زمین! اے نیلے آسماں!

⑩ اے ستارو! اے چاند! اے سورج! اے قلم! اے لوح محفوظ! اے کتاب!

⑪ اے بہت سفید بتو! اے مغرب کے لارڈو! اے بغیر لڑائی کے جہاں کو آغوش میں لے لینے والو!

⑫ یہ جہاں ابتدا اور انتہا کے بغیر ہے، غدار بندے کو آزاد کرنے والا کہاں ہے؟

⑬ اچانک ایک خوفناک آواز آئی، دریا اور صحرا کا سینہ تڑاق پڑاق (بہت زیادہ پھٹ گیا) ہو گیا۔

⑭ بدن کی ولایت کے تعلق بھی ٹوٹ گئے، ہر لمحہ پہاڑیوں پر پہاڑیاں گریں۔

maablib.org

15 کوہہا مثلِ سحاب اندر مرور ‏ انہدامِ عالمے بے بانگِ صور!

16 برق و تندر از تب و تابِ دروں ‏ آشیاں جستند اندر بحرِ خوں!

17 موجہا پر شور و از خود رفتہ تر! ‏ غرقِ خوں گردید آں کوہ و کمر!

18 آنچہ بر پیدا و ناپیدا گذشت ‏ خیلِ انجم دید و بے پروا گذشت!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

مرور: گزرنا، چلے جانا۔ انہدام: منہدم ہونا، ڈھ جانا، مکان کا گرنا، ویران ہونا، ڈھا دینا۔ خود رفتہ: بے خود، بے خبر، آپے سے باہر۔ کوہ و کمر: پہاڑ اور وادیاں۔ پیدا: ظاہر، عیاں، آشکارا۔ ناپیدا: جو ظاہر نہ ہو، نا ظاہر۔ تندر: کڑک، گرج۔ خیل: سوار آدمیوں کا گروہ۔

⑮ پہاڑ بادلوں کی طرح چلنے لگے، صور کی آواز کے بغیر عالم ویران ہو گیا۔

⑯ اندرونی تپش اور حرارت کی وجہ سے بجلی اور کڑک، گرج نے خوں کے سمندر میں ٹھکانہ تلاش کیا۔

⑰ موجیں پُرشور اور آپے سے باہر ہو گئیں وہ پہاڑ اور وادیاں خون میں ڈوب گئے۔

⑱ جو کچھ ظاہر اور نا ظاہر پر گزری، ستاروں کی جماعت نے دیکھا اور بے پروا گذر گئی۔

maablib.org

آں سوے افلاک

(افلاک کے اُس طرف)

maablib.org

مقام حکیم المانوی نطشہ

① ہر کجا استیزۂ بود و نبود — کس نداند سرّ ایں چرخ کبود!
② ہر کجا مرگ آورد پیغام زیست — اے خوش آں مردے کہ داند مرگ چیست!
③ ہر کجا مانند باد ارزاں حیات — بے ثبات و با تمنائے ثبات!
④ چشم من صد عالم شش روزہ دید — تا حد ایں کائنات آمد پدید!
⑤ ہر جہاں را ماہ و پروینے دگر — زندگی را رسم و آئینے دگر!
⑥ وقت ہر عالم رواں مانند زو — دیریاز ایں جا و آں جا تندرو!
⑦ سال ما ایں جا مہے، آنجا دمے! — بیش ایں عالم بآں عالم کمے!
⑧ عقل ما اندر جہانے ذوفنوں — در جہانے دیگرے خوار و زبوں!

......☆......☆......☆......

⑨ بر ثغور ایں جہان چون و چند — بود مردے با صدائے دردمند!

فرہنگ:

استیزہ: جنگ۔ بود و نبود: ہونا اور نہ ہونا، ہستی و عدم، ہستی و نیستی، بقا اور فنا۔ چرخ کبود: نیلا آسمان۔ آورد: لائی۔ عالم شش روزہ: چھے دنوں میں بنایا گیا عالم۔ قرآنی تلمیح "فی ستۃ ایام" دنیا چھے دنوں میں بنائی گئی۔ پروین: ثریا، بلندی، ستاروں کا ایک جھرمٹ۔ زو: دریا، بحر، سمندر۔ دیریاز: زمانہ دراز، سست رو، آہستہ چلنے والا۔ تندرو: تیز چلنے والا۔ تندرُو: کنجوس، بخیل۔ ذوفنون: کئی فن اور علم جاننے والا۔ خوار: بے اعتبار، رسوا، ذلیل، بے قدر، تھوڑا، قلیل، آسان، سیدھا۔ زبوں: بے وقوف، عاجز، بے چارہ، قیدی، بدتر۔ ثغور: ثغر کی جمع، سرحدات، سرحدیں۔ چند: کب تک، کتنا، کتنے، ہر چہ، ہر چند۔ چوں: مانند، اگر، جب، ہر گاہ، کیونکر، چرا، چنانچہ، چگونہ۔

جرمن فلسفی نطشے کا مقام

① ہر کہیں ہونے اور نہ ہونے کی جنگ ہے، اِس نیلے آسمان کا راز کسی نے نہ جانا۔

② ہر کہیں زندگی کا پیغام موت لایا، خوب ہے وہ مرد کہ جس نے جانا موت کیا ہے۔

③ ہر کہیں زندگی ہوا کی طرح سستی (ارزاں) ہے (ہر کہیں زندگی) ناپائیدار اور پائیداری کی تمنا میں (ہے)۔

④ میری آنکھ نے سینکڑوں چھے دنوں میں بنائے گئے جہان دیکھے یہاں تک کہ اِس کائنات کی حد ظاہر ہوئی۔

⑤ ہر جہاں کے چاند اور ستارے اور (علیحدہ) ہیں زندگی کی رسمیں اور قانون اور ہیں۔

⑥ ہر جہاں کا وقت سمندر کی طرح جاری (بہہ رہا) ہے اِس جگہ (اِس جہاں میں) آہستہ چلنے والا اُس جگہ (اُس جہاں میں) تیز چلنے والا ہے۔

⑦ ہمارے سال اِس جگہ (اِک جہاں میں) مہینے، اُس جگہ (دوسرے جہاں میں) لمحے ہیں۔ اِس جہاں کا زیادہ اُس جہاں کا کم ہے۔

⑧ ہماری عقل (اِک) جہاں میں کئی فن اور علم جاننے والی ہے دوسرے جہاں میں بے اعتبار اور عاجز ہے۔

⑨ اِس کتنے اور کیونکر کے جہان کی سرحدوں پر ایک دُکھیا آواز کے ساتھ ایک آدمی کھڑا تھا۔

⑩ دیدۂ او از عقاباں تیز تر — طلعتِ او شاہدِ سوزِ جگر!

⑪ دمبدم سوزِ درونِ او فزود — بر لبش بیتے کہ صد بارش سرود!

⑫ "نہ جبریلے نہ فردوسے نہ حورے نے خداوندے — کفِ خاکے کہ می سوزد زجانِ آرزومندے!"

......☆......☆......☆......

⑬ من بہ رومی گفتم ایں دیوانہ کیست؟ — گفت "ایں فرزانۂ المانوی است

⑭ درمیانِ ایں دو عالم جائے اوست — نغمۂ دیرینہ اندر نائے اوست!

⑮ باز ایں حلاج بے دار و رسن — نوعِ دیگر گفتہ آں حرفِ کہن!

⑯ حرفِ او بے باک و افکارش عظیم — غربیاں از تیغِ گفتارش دو نیم!

⑰ ہم نشیں بر جذبۂ او پے نبرد — بندۂ مجذوب را مجنوں شمرد!

⑱ عاقلاں از عشق و مستی بے نصیب! — نبضِ او دادند در دستِ طبیب!

فرہنگ:

طلعت: چہرہ۔ شاہد: گواہ، حاضر، روزِ عرض، روزِ قیامت، فارسی میں بمعنی حسین و جمیل اور معشوق و محبوب کے آتا ہے۔ فزود: بڑھا، بڑھتا تھا، زیادہ ہوتا تھا، زیادہ ہوا۔ بیت: شعر، جمع ابیات۔ سرودن: گانا۔ سرود: گایا۔ کف خاک: خاک کی مٹھی، انسان، آدم۔ می سوزد: جلتا ہے۔ آرزومند: خواہش مند، خواہش رکھنے والا، عاشق۔ فرزانہ: دانا، عقل مند، حکیم۔ المانوی: جرمن۔ دیرینہ: پرانا۔ نائے: بانسری، گلا، حلق۔ حرف کہن: پرانی بات۔ نوع: طرح، قسم۔ پے: قدم، پاؤں، کھوج، پیچھا، تعاقب، عقب۔ پئے: واسطے، ارادہ، قصد، بار، دفعہ، مرتبہ، طاقت، تاب و تواں۔ نبرد: نہ لے گئے، نہ حاصل کیا، نہ پکڑا۔ مجذوب: کھینچا ہوا، خدا کی محبت میں کھینچا ہوا، آپے سے باہر گزرا ہوا۔ مجنون: جنونی، پاگل، دیوانہ، جنون کا مریض، رئیس العاشقین، قیس عامر۔ شمرد: شمار کیا گیا، خیال کیا، دیا۔ عاقلاں: عاقل کی جمع، دانا، عقلمند، زیرک۔

⑩ اس کی آنکھ عقابوں سے زیادہ تیز تھی، اس کا چہرہ سوزِ جگر کا گواہ تھا۔

⑪ ہر لحہ اس کے اندر کا درد بڑھتا تھا۔ اس کے لبوں پر ایک شعر تھا جسے وہ سو بار گاتا تھا۔

⑫ "نہ جبریل ہے، نہ جنت ہے نہ حور ہے نہ خدا ہے انسان (ہے) کہ جو خواہشمند جان سے جلتا رہتا ہے۔

⑬ میں نے رومی سے پوچھا یہ دیوانہ کون ہے۔ اس نے کہا "یہ جرمن دانا ہے۔"

⑭ ان دو جہانوں کے درمیان اس کی جگہ ہے اس کی بانسری میں پرانا نغمہ ہے۔

⑮ اور اس حلاج (نطشے) کو سولی پر نہیں لٹکایا گیا اس نے پرانی بات (انا الحق) اور طرح کہی۔

⑯ اس کی بات بے خوف اور اس کے افکار عظیم تھے۔ اہل مغرب اس کی گفتگو کی تلوار سے دو ٹکڑے ہو گئے۔

⑰ (اس کے) ساتھی اس کے جذبے کا تعاقب نہ کر سکے (اور اس) مجذوب بندے کو مجنوں خیال کیا۔

⑱ عشق و مستی سے بے نصیب عقلمندوں نے اس کی نبض ڈاکٹروں کے ہاتھ میں دے دی۔

⑲ با پزشکاں چیست غیر از ریو و رنگ — وائے مجذوبے کہ زاد اندر فرنگ!

⑳ ابنِ سینا بر بیاضے دل نہد — رگ زند یا حبّ خواب آور دہد

㉑ بود حلاجے بشہرِ خود غریب — جاں ز ملا برد و کشت او را طبیب!

☆......☆......☆......

㉒ مردِ رہ دانے نبود اندر فرنگ — پس فزوں شد نغمہ اش از تارِ چنگ!

㉓ راہرو را کس نشاں از رہ نداد — صد خلل در وارداتِ او فتاد!

㉔ نقد بود و کس عیارِ او را نکرد — کاردانے مردِ کار او را نکرد!

㉕ عاشقے در آہِ خود گم گشتۂ — سالکے در راہِ خود گم گشتۂ!

㉖ مستیٔ او ہر زجاجے را شکست — از خدا ببرید و ہم از خود گسست!

فرہنگ:

پزشکاں: پزشک کی جمع، طبیب، جراح۔ ریو: مکر، حیلہ، فریب۔ رنگ: مکر، فریب۔ بیاض: کاپی، سفیدی، سادہ کاغذ جس پر کچھ لکھا نہ ہو۔ رگ زند: فصد کھولی۔ حب: گولی۔ جاں بُرد: بچ گیا، محفوظ رہا، سلامت رہا۔ کُشت: مار ڈالا۔ مرد راہ داں: راستہ جاننے والا مرد۔ پس: تب، تو، اس لیے، آخرش، بعد، پیچھے، پھر، علاوہ، لہٰذا، آخرکار، لیکن، بہرحال۔ چنگ: چنگل، پنجہ، ایک ساز کا نام جس کا سر جھکا ہوا ہوتا ہے اِسے لبوں سے لگا کر پھونک مار کر بجاتے ہیں، مشہور مصور مانی کی کتاب کا نام، مانی کا نگارخانہ۔ خلل: رخنہ، کشادگی، بگاڑ، فساد، فتور پڑنا، کام میں تباہی آنا۔ واردات: وارد کی جمع، وہ حال جو آدمی پر گزرے، واقعہ، حادثہ۔ عیار: تولنا، جوہر کا ترازو یا کانٹا، سونے چاندی کی چاشنی لینا۔ کاردان: کام جاننے والا، واقف کار، تجربہ کار، معاملہ فہم، وزیر، عامل، کارگزار۔ مرد کار بودن: کام کا آدمی ہونا، خوب ہنرمند ہونا۔ مرد کار: کام کا آدمی، خوب ہنرمند۔ گم گشتہ: کھویا ہوا۔ سالک: راستہ چلنے والا، صوفیوں کی اصطلاح میں وہ شخص جو قربِ الٰہی کا طالب ہو اور فکرِ معاش بھی رکھتا ہو۔ بُرید: کاٹا، جدا کیا، سلب کیا، زائل کیا، چھوڑ دیا، ترک کیا۔

(۱۹) ڈاکٹروں کے پاس مکر اور فریب کے سوا کیا ہے؟ افسوس ہے اس مجذوب پہ جو یورپ میں پیدا ہوا۔

(۲۰) ابن سینا (بہت بڑا ڈاکٹر، طبیب) نے بیاضوں سے دل لگا لیا، فصد کھولی یا نیند کی گولیاں دیں۔

(۲۱) (یہ) حلاج اپنے شہر میں اجنبی تھا، مُلا (پادری) سے بچ گیا اور اُسے طبیب نے مار دیا۔

(۲۲) یورپ میں کوئی راستہ (معرفت کا) جاننے والا مرد نہ تھا اس لیے (اس کے) ساز کے تار سے اس کے نغمے بڑھ گئے۔

(۲۳) مسافر پر کسی نے راستہ ظاہر نہ کیا۔ اس پر گزرنے والے حال میں سینکڑوں بگاڑ پڑ گئے۔

(۲۴) (وہ) زر و سیم تھا، اُسے کسی شخص نے نہ پرکھا، کسی واقف کار نے اُسے کام کا آدمی نہ بنایا۔

(۲۵) ایک عاشق اپنی آہ میں کھو گیا، ایک راستہ چلنے والا اپنی راہ میں کھو گیا۔

(۲۶) اس کی مستی نے ہر شیشے کو توڑ دیا، خدا سے جدا ہوا، خود سے (تعلق) بھی توڑ لیا۔

27 خواست تا بیند بچشمِ ظاہری اختلاط قاہری با دلبری!

28 خواست تا از آب و گل آید بروں خوشہ کز کشتِ دل آید بروں!

29 آنچہ او جوید مقامِ کبریاست ایں مقام از عقل و حکمت ماوراست

30 زندگی شرحِ اشاراتِ خودی است لا و اِلّا از مقاماتِ خودی است!

31 او بہ لا درماند و تا اِلّا نرفت از مقامِ عبدہٗ بیگانہ رفت!

32 با تجلّی ہمکنار و بے خبر دُور تر چوں میوہ از بیخ شجر

33 چشمِ او جز رویتِ آدم نخواست نعرہ بے باکانہ زد، آدم کجاست!

34 ورنہ او از خاکیاں بیزار بود مثلِ موسیٰؑ طالبِ دیدار بود!

35 کاش بودے در زمانِ احمدے تا رسیدے بر سرورِ سرمدے

36 عقلِ او با خویشتن در گفتگوست تو رہِ خود رو کہ راہِ خود نکوست!

37 پیش نہ گامے کہ آمد آں مقام کاندرو بے حرف می روید کلام!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

خواست: چاہا، خواہش کی۔ اختلاط: ملانا، ملنا، محبت، دوستی، گفتگو، بات چیت۔ آیدبروں: باہر آئے۔ خوشہ: گچھا، اناج کی بال بہتہ۔ جوید: تلاش کیا، ڈھونڈا۔ ماورا: سوا، بجز، علاوہ۔ نشان دادان: ظاہر کرنا۔ درماند: ناچار ہوا، عاجز ہوا۔ رفت: گیا، چلا، مرگیا۔ ہمکنار: ہم آغوش، بغل گیر۔ میوہ: پھل۔ بیخ: جڑ، بیج۔ رویت: دیکھنا، نظر کرنا۔ سرمد: جس کی ابتدا اور انتہا نہ ہو، اللہ تعالیٰ، ہمیشہ، دائم، شب و روز۔ نہ: نہادن کا امر، رکھ۔ گام: قدم۔ کلام: بات، بات کرنا۔

㉗ اُس نے چاہا کہ قاہری کا دلبری سے ملنا، ظاہری آنکھ سے دیکھے۔

㉘ اُس نے چاہا کہ مٹی اور پانی سے باہر آئے، (اُس نے چاہا) کہ دِل کی کھیتی سے گچھا (پھل) باہر آئے۔

㉙ جو کچھ اُس نے ڈھونڈا (وہ) مقام کبریا ہے یہ مقام عقل اور دانش سے ماورا ہے۔

㉚ زندگی خودی کے اشاروں کی تشریح ہے لا اور الا خودی کے مقامات سے ہیں۔

㉛ وہ "لا" میں (ہی) عاجز ہو گیا اور "الا" تک نہ پہنچا، مقام عبدہٗ سے بیگانہ مرگیا۔

㉜ وہ تجلی سے ہم آغوش (تھا) اور بے خبر (بھی تھا) جس طرح پھل درخت کی جڑ سے دور تر ہوتا ہے۔

㉝ اُس کی آنکھ نے آدم کے دیدار کے سوا کچھ نہ چاہا، اُس نے بغیر کسی خوف کے نعرہ لگایا کہ آدم کہاں ہے؟

㉞ ورنہ وہ انسانوں سے بیزار تھا (اور) موسیٰ علیہ السلام کی طرح (اللہ تعالیٰ کے) دیدار کا طالب تھا۔

㉟ کاش وہ احمد (حضرت شیخ احمد سرہندی) کے زمانے میں ہوتا (اور) وہ ہمیشہ رہنے والے سرور تک پہنچ جاتا۔

㊱ اُس کی عقل اپنے آپ سے گفتگو کر رہی ہے، تو (اے زندہ رود) اپنے راستے پر چل کہ اپنا راستہ بہتر ہے۔

㊲ قدم آگے رکھ کہ وہ مقام آئے کہ جس میں بغیر الفاظ کے بات ہوتی ہے۔

حرکت بجنت الفردوس

① در گذشتم از حدِ ایں کائنات پا نہادم در جہانِ بے جہات!
② بے یمین و بے یسار است ایں جہاں فارغ از لیل و نہار است ایں جہاں
③ پیشِ او قندیلِ ادراکم فسرد حرفِ من از ہیبتِ معنیٰ بمرد!
④ با زبانِ آب و گِل گفتارِ جاں! در قفس پرواز می آید گراں!

☆☆☆

⑤ اندکے اندر جہانِ دل نگر تا ز نورِ خود شوی روشن بصر
⑥ چیست دل؟ یک عالمِ بے رنگ و بوست عالمِ بے رنگ و بو بے چار سوست!
⑦ ساکن و ہر لحظہ سیار است دل! عالمِ احوال و افکار است دل!

فرہنگ:

پانہادم: میں نے پاؤں رکھا۔ یمین و یسار: دائیں بائیں۔ لیل: رات۔ نہار: دن، روز۔ قندیل: فانوس، لالٹین۔ فسرد: بجھ گئی۔ ہیبت: خوف، رعب، دبدبہ، بزرگی۔ بمرد: مرگئے۔ گفتار: گفتگو، بات چیت۔ قفس: پنجرہ۔ ادراک: عقل، سمجھ۔ اندکے: تھوڑی دیر۔ بصر: آنکھ، بینائی۔ ساکن: رُکا ہوا۔ سیار: متحرک، حرکت کرنے والا۔

جنت الفردوس کی طرف روانگی

① میں اس کائنات کی حد سے گزر گیا، میں نے بے اطراف جہاں میں قدم رکھا۔

② یہ جہاں دائیں اور بائیں کے بغیر ہے یہ جہاں دن اور رات سے خالی ہے۔

③ اس کے سامنے میری سمجھ کی لالٹین بجھ گئی میرے الفاظ معنی کے رعب سے مر گئے۔

④ پانی اور مٹی (بدن) کی زبان سے جان کی باتیں (کرنا مشکل ہے) (جس طرح) پنجرے میں پرواز مشکل ہوتی ہے۔

⑤ تھوڑی دیر دل کے جہان میں دیکھ! یہاں تک کہ تیرے اپنے نور سے آنکھ روشن ہو۔

⑥ دل کیا ہے رنگ اور خوشبو کے بغیر ایک جہان ہے۔ رنگ اور خوشبو کے بغیر جہاں چار طرفوں کے بغیر ہے۔

⑦ دل رُکا ہوا اور ہر لمحہ حرکت کرنے والا ہے دل احوال اور افکار کا عالم ہے۔

⑧ از حقائق تا حقائق رفتۂ عقل — سیرِ او بے جادہ و رفتار و نقل!

⑨ صد خیال و ہر یک از دیگر جداست — ایں بگردوں آشنا آں نارساست!

⑩ کس نگوید ایں کہ گردوں آشناست — بر یمینِ آں خیالِ نارساست!

⑪ یا سرودے کاید از دیدارِ دوست — نیم گامے از ہوائے کوئے اوست!

⑫ چشمِ تو بیدار باشد یا بخواب — دل بہ بیند بے شعاعِ آفتاب!

⑬ آں جہاں را بر جہانِ دل شناس — من چہ گویم زانچہ ناید در قیاس!

☆ ☆ ☆

⑭ اندراں عالم جہانے دیگرے — اصلِ او از کن فکانے دیگرے!

⑮ لازوال و ہر زماں نوعِ دگر — ناید اندر وہم و آید در نظر!

⑯ ہر زماں او را کمالے دیگرے — ہر زماں او را جمالے دیگرے!

⑰ روزگارش بے نیاز از ماہ و مہر — گنجد اندر ساحتِ او نہ سپہر!

⑱ ہر چہ در غیب است آید روبرو — پیش ازاں کز دل بروید آرزو!

⑲ در زبانِ خود چساں گویم کہ چیست — ایں جہاں نور و حضور و زندگی ست

⑳ لالہ ہا آسودہ در کہسارہا — نہرہا گردندہ در گلزارہا!

فرہنگ:

حقائق: حقیقت کی جمع۔ بے جادہ: بغیر راستے کے۔ نقل: ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا یا لے جانا۔ نارسا: نہ پہنچنے والا، نامراد، بے اثر۔ کاید: کہ آید: جو آتا ہے۔ نیم گام: نصف قدم۔ ہوا: خواہش۔ کوئے دوست: یار کی گلی۔ قیاس: اندازہ۔ اصل: بنیاد۔ کن فکاں: عالم موجودات، ابتدائے آفرینش میں اللہ تعالیٰ کی جو چیز پیدا کرنا منظور تھی، اُس سے فرمایا تھا کہ کُن ہو جا اور فکاں بمعنی بس ہو گئی، یعنی وجود میں آ گئی۔ ساحت: صحن، آنگن، میدان، کشادگی۔ بروید آرزو: آرزو پیدا ہو۔ آسودہ: خوش حال۔ گردندہ: پھیرنے والا، لوٹنے والا، ہونے والا۔

⑧ عقل حقیقتوں سے حقیقتوں تک گئی، اِس کی سیر رفتار اور ایک سے دوسری جگہ جانے کے بغیر ہے۔

⑨ (دل میں) سینکڑوں خیال ہیں اور ہر ایک خیال دوسرے خیال سے جُدا (مختلف) ہے۔ یہ (خیال) آسمان سے واقف ہے اور وہ (خیال) نہ پہنچنے والا ہے۔

⑩ کسی نے نہ کہا کہ یہ (خیال) آسمان کا واقف ہے اور اِس کی دائیں طرف والا خیال نہ پہنچنے والا ہے۔

⑪ یا (نہ کوئی یہ کہتا ہے کہ) دوست کے دیدار سے جو سرور آتا ہے (وہ سرور) دوست کی گلی کی خواہش سے نصف قدم پر ہے۔

⑫ تیری آنکھ جاگ رہی ہو یا سوئی ہو، دل سورج کی شعاعوں کے بغیر دیکھتا ہے۔

⑬ اُس جہاں کو (جنت کو) دل کے جہان سے پہچان، میں اُس کے بارے میں کیا کہوں جو اندازے میں نہیں آتا۔

⑭ اِس عالم کے اندر اور جہان ہے جس کی بنیاد اور (یعنی دوسری) کن فکاں سے ہے۔

⑮ (یہ) لازوال ہے اور ہر لحہ بدلتا ہے وہم میں نہیں آتا، نظر میں آتا ہے۔

⑯ ہر لمحے اس کا اور کمال ہے ہر لمحے اِس کا اور جمال (حسن) ہے۔

⑰ اِس کے زمانے کو چاند اور سورج کی ضرورت نہیں ہے، نو آسماں اِس کے صحن میں سما جاتے ہیں۔

⑱ ہر وہ چیز جو غیب ہے، سامنے آجاتی ہے اِس سے پہلے کہ دل میں اِس کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔

⑲ اپنی زبان سے کیا کہوں کہ کیا ہے؟ یہ جہاں نور ہے، حضور ہے، زندگی ہے۔

21 غنچہ ہاے سرخ و اسپید و کبود — از دمِ قدوسیاں او را کشود!
22 آب ہا سیمیں ہوا ہا عنبریں — قصر ہا باقبہ ہاے زمردیں!
23 خیمہ ہا یاقوت گوں زرّیں طناب — شاہداں با طلعتِ آئینہ تاب!
24 گفت رومی "اے گرفتارِ قیاس — در گذر از اعتباراتِ حواس
25 از تجلی کارہاے خوب و زشت — می شود آں دوزخ ایں گردد بہشت!
26 ایں کہ بینی قصرہاے رنگ رنگ — اصلش از اعمال و نے از خشت و سنگ!
27 آنچہ خوانی کوثر و غلمان و حور — جلوۂ ایں عالمِ جذب و سرور!
28 زندگی ایں جا ز دیدار است و بس — ذوقِ دیدار است و گفتار است و بس!"

☆......☆......☆

فرہنگ:

غنچہ: کلی۔ سپید: سفید۔ کبود: نیلا۔ سیمیں: چاندی کا، چاندی جیسا۔ عنبریں: عنبر کی سی خوشبو، خوشبودار۔ قصر: عمدہ مکان، محل۔ قُبّہ: گول عمارت، گنبد۔ زُمردیں: زمرد کے رنگ کی چیز، سبز رنگ کی چیز۔ یاقوت: ایک بیش قیمت اور مشہور جواہر کا نام، جو چار رنگ کا ہوتا ہے، سرخ، زرد، نیلا، سفید، یاقوت سرخ، سات رنگوں کا ہوتا ہے شاہدان: شاہد کی جمع، گواہ، حاضر، روزِ قیامت، فارسی میں بمعنی حسین و جمیل اور معشوق ومحبوب کے آتا ہے۔ طلعت: رُخ، منہ، چہرہ، دیدار، دیکھنا۔ آئینہ تاب: آئینے کی سی چمک والے خوانی: تو کہتا ہے۔ کوثر: بہت زیادہ بڑائی، بہشت کی ایک نہر کا نام۔ غلمان: غلام کی جمع، لڑکے، وہ غلام جو بہشت میں اہلِ جنت کی خدمت پر مامور ہوں گے۔

(20) اس کے پہاڑوں میں لالہ (سرخ رنگ کے پھول) خوشحال ہیں اس کے باغوں میں نہریں پھر رہی ہیں۔

(21) سرخ، سفید اور نیلی کلیاں ہیں، اِن کا کھلنا فرشتوں کے دم سے ہے۔

(22) چاندی جیسا پانی، خوشبودار ہوائیں، سبز رنگ کے گنبدوں والے محلات۔

(23) یاقوت کے رنگوں جیسے خیمے (اُن خیموں کی) سنہری ڈوریاں، آئینے کی طرح چمکتے چہرے والے محبوب (حوریں)۔

(24) رومی نے کہا اے اندازے میں گرفتار حواس کے بھروسے سے آگے گزر۔

(25) (اللہ تعالیٰ کی) تجلّی سے اچھے اور بُرے کام، وہ (برے کام) دوزخ بن جاتے ہیں، یہ (اچھے کام) جنت بن جاتے ہیں۔

(26) یہ جو تو نے مختلف رنگوں کے محلات دیکھے۔ اِن کی بنیاد اعمال سے ہے اینٹ اور پتھر سے نہیں ہے۔

(27) جنہیں تو کوثر (جنت کی نہر) غلمان (خدمت گار لڑکے) اور حور کہتا ہے یہ عالمِ جذب و سرور کے جلوے ہیں۔

(28) اِس جگہ زندگی بس دیدار ہے۔ دیدار کی لذت ہے اور بس گفتار کی لذت ہے۔

maablib.org

قصرِ شرف النساء

① گفتم ایں کاشانہ از لعلِ ناب — آنکہ می گیرد خراج از آفتاب!
② ایں مقام، ایں منزل ایں کاخِ بلند — حوریاں بر درگہش احرام بند!
③ اے تو دادی سالکاں را جستجوے — صاحب او کیست؟ بامن باز گوے
④ گفت "ایں کاشانہ شرف النساست — مرغِ بامش با ملائک ہم نواست!
⑤ قلزمِ ما ایں چنیں گوہر نزاد — ہیچ مادر ایں چنیں دختر نزاد!
⑥ خاکِ لاہور از مزارش آسماں — کس نداند رازِ او را در جہاں!

فرہنگ:

شرف النسا مغلیہ دور میں پنجاب کے حاکم (۱۷۱۳ء) نواب عبدالصمد خاں کی بیٹی تھی! اسے قرآن اور تلوار سے محبت تھی اس کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ اسے ساری عمر تلاوت قرآن کا شوق رہا۔ کاشانہ: چھوٹا سا گھر۔ لعل ناب: خالص لعل، خالص لال۔ درگاہ: کچہری، دربار۔ احرام بند: ادب و احترام سے کھڑی ہیں۔ مرغ: پرندے۔ بام: چھت۔ ہم نوا: بولنے میں یکساں، ایک سی آواز دے۔ نزاد: پیدا نہیں ہوا۔ چنیں: ایسا، ایسی بات۔ ہیچ: کسی، کچھ، ناچیز تھوڑا، تھوڑا سا۔

قصرِ شرف النساء

① میں نے کہا یہ خالص لعل (ہیرے، موتی) کا چھوٹا سا گھر جو کہ سورج سے خراج لیتا ہے۔

② یہ مقام، یہ منزل، یہ بلند محل جس کے دربار میں حوریں ادب سے کھڑی ہیں۔

③ اے (پیر رومی) آپ نے (معرفت کے) راستے پر چلنے والوں کو جستجو دی ہے۔ مجھے بتائیں اس (مکان) کا مالک کون ہے؟

④ اُس (پیر رومی) نے کہا یہ چھوٹا سا گھر شرف النساء کا ہے، اس (مکان) کی چھت کے پرندے فرشتوں کے ہم نوا ہیں۔

⑤ ہمارے سمندر نے ایسا گوہر پیدا نہیں کیا، کسی ماں نے ایسی بیٹی پیدا نہیں کی۔

⑥ اس کے مزار کی وجہ سے لاہور کی مٹی آسماں ہے جہاں میں کسی شخص نے اس کا راز نہ جانا۔

⑦ آں سراپا ذوق و شوق و درد و داغ — حاکمِ پنجاب را چشم و چراغ

⑧ آں فروغ دودۂ عبدالصمد — فقرِ او نقشے کہ ماند تا ابد!

⑨ تا ز قرآن پاک می سوزد وجود — از تلاوت یک نفس فارغ نبود

⑩ در کمر تیغ دو رُو قرآں بدست — تن بدن ہوش و حواس اللہ مست!

⑪ خلوت و شمشیر و قرآن و نماز — اے خوش آں عمرے کہ رفتہ اندر نیاز!

⑫ بر لبِ او چوں دمِ آخر رسید — سوے مادر دید و مشتاقانہ دید!

⑬ گفت اگر از رازِ من داری خبر — سوے ایں شمشیر و ایں قرآں نگر

⑭ ایں دو قوت حافظِ یک دیگراند — کائناتِ زندگی را محور اند!

⑮ اندریں عالم کہ میرد ہر نفس — دخترت را ایں دو محرم بود و بس!

⑯ وقتِ رخصت با تو دارم ایں سخن — تیغ و قرآں را جدا از من مکن

⑰ دل بآں حرفے کہ می گویم بنہ — قبرِ من بے گنبد و قندیل بہ!

⑱ مومناں را تیغ با قرآں بس است — تربتِ ما را ہمیں ساماں بس است!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

چشم و چراغ: سرمایہ بصارت، باعث بینائی، بصارت، عزت و فخر کا سرمایہ۔ دودہ: خاندان۔ می سوزد: جلتا ہے۔ تیغ دو رو: دو دھاری تلوار۔ عمر: زندگی، زندگانی۔ نیاز: خواہش، حاجت، آرزومند، محتاج، اظہار محبت، تحفۂ درویش۔ مشتاقانہ: خواہش مندی سے۔ محور: وہ شے جس پر کوئی چیز گھومے یا گردش کرے۔ میرد: مرجاتا ہے۔ دخترت: تیری بیٹی۔ دل بنہ: دل میں رکھ۔ تربت: قبر۔ ہمیں: یہی، یہ ہی۔ خبردار: جاننے والا، واقف، آگاہ۔ خبرداری: تو جاننے والی ہے، تو واقف ہے۔

⑦ وہ سر سے لے کر پاؤں تک ذوق وشوق اور درد و داغ ہے حاکم پنجاب کے لیے عزت اور فخر کا سرمایہ ہے۔

⑧ وہ عبدالصمد کے خاندان کی روشنی ہے اُس کے فقر کا اثر ابد تک رہے گا۔

⑨ قرآن پاک سے (مراد قرآن کے سوا سے اِس کا) پورا وجود جلتا تھا اُس کا ایک لمحہ بھی تلاوت سے خالی نہیں تھا۔

⑩ کمر میں دودھاری تلوار اور ہاتھ میں قرآن، تن بدن ہوش وحواس اللہ مست۔

⑪ تنہائی، تلوار، قرآن، نماز، اچھی ہے، وہ زندگی جو اظہارِ محبت میں گزرے۔

⑫ آخری سانس جب اُس کے لب پہ پہنچا (موت کا وقت آ گیا) اُس نے ماں کی طرف دیکھا اور خواہش مندانہ دیکھا۔

⑬ اُس نے (ماں سے) کہا اگر تو میرے راز کی جاننے والی ہے (تو پھر) اِس تلوار اور اِس قرآن کی طرف دیکھ۔

⑭ یہ دو قوتیں ایک دوسرے کی محافظ ہیں۔ زندگی کی کائنات اِن کے گرد گھومتی ہے۔

⑮ اِس جہاں میں ہر نفس کو موت آتی ہے تیری بیٹی کے بس یہ دو محرم ہیں۔

⑯ (اِس دُنیا سے) رُخصت کے وقت میں چاہتی ہوں، تلوار اور قرآن کو مجھ سے جُدا نہ کر۔

⑰ میں جو بات کہتی ہوں اِسے دِل میں رکھ (لے) میری قبر بغیر گنبد اور لالٹین سے بہتر ہے۔

⑱ مومنوں کے لیے قرآن کے ساتھ تلوار کافی ہے۔ ہماری قبر کے لیے یہی سامان کافی ہے۔

⑲ عمرہا در زیرِ ایں زرّیں قباب — بر مزارش بود شمشیر و کتاب

⑳ مرقدش اندر جہانِ بے ثبات — اہلِ حق را داد پیغامِ حیات!

㉑ تا مسلماں کرد با خود آنچہ کرد — گردشِ دوراں بساطش در نورد

㉒ مردِ حق از غیرِ حق اندیشہ کرد — شیرِ مولا روبہی را پیشہ کرد!

㉓ از دلش تاب و تبِ سیماب رفت — خود بدانی آنچہ بر پنجاب رفت!

㉔ خالصہ شمشیر و قرآں را بُبرد — اندراں کشور مسلمانی بمُرد"

☆☆☆

فرہنگ:

زریں: سنہری۔ قباب: قبہ کی جمع، گنبد۔ مرقد: گور، قبر، خواب گاہ۔ درنورد: لپیٹ دی۔ اندیشہ کرد: خوف کیا، خوف کھایا۔ روبہی: لومڑی جیسا، چالاکی، بزدلی۔ پیشہ کرد: کام کیا۔ سیماب: پارہ۔ خالصہ: سکھ۔

(19) مدتوں اس سنہری گنبد کے نیچے اِس (شرف النسا) کے مزار میں تلوار اور کتاب تھے۔

(20) اس ناپائیدار جہان میں اس کی قبر نے اہل حق کو زندگی کا پیغام دیا۔

(21) یہاں تک کہ مسلمانوں نے (خود) کیا، اپنے ساتھ جو کچھ کیا اور زمانے کی گردش نے اِن کی بساط لپیٹ دی۔

(22) اللہ کے بندے غیر اللہ سے ڈر گئے، اللہ کے شیر نے لومڑی جیسا کام کیا (بزدلی دکھائی)

(23) اِس کے دِل سے پارے کی چمک اور حرارت چلی گئی تو خود جانتا ہے جو کچھ (پھر) پنجاب پر گزری۔

(24) سکھ تلوار اور قرآن لے گئے (پھر اِس کے بعد) اِس سرزمین میں مسلمانی مرگئی۔ (سکھوں نے ۱۸۰۱ء سے لے کر ۱۸۴۶ء تک پنجاب پر حکومت کی)

زیارتِ امیر کبیر حضرت سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

و

مُلّا طاہر غنی کشمیری

① آہ پنجاب! آں زمینِ ارجمند! — حرفِ رومیؔ در دلم سوزے فگند
② کہنہ غمہا را خریدم در بہشت! — از تبِ یاراں تپیدم در بہشت
③ از کنارِ حوضِ کوثر شد بلند! — تا دراں گلشن صدائے دردمند
④ "جمع کردم مشتِ خاشاکے کہ سوزم خویش را — گُل گماں دارد کہ بندم آشیاں در گلستاں"
(غنی)

☆......☆......☆......

فرہنگ:

امیر کبیر سیّد علی ہمدانی: آٹھویں صدی ہجری میں ہمدان (ایران) میں پیدا ہوئے۔ سلطان شہاب الدین، بادشاہ قطب الدین کا زمانہ دیکھا، دونوں نے انہیں بہت زیادہ عزت دی۔ اسلام کے بہت بڑے مبلغ تھے۔ کشمیر میں اسلام نہی کی بدولت پھیلا۔

ملا طاہر غنی: نام محمد طاہر، تخلص غنی، گیارہویں صدی ہجری میں فارسی کے مشہور شاعر گزرے ہیں ان کا تعلق کشمیر سے تھا۔

فگند: ڈال دیا۔ ارجمند: صاحبِ رتبہ، صاحب قدر و منزلت، قدر و قیمت والا۔ تب: بخار، بے چینی، بے قراری۔ تپیدم: میں تڑپا۔ جمع کردم: میں نے جمع کیے۔ مشت خاشاک: مٹھی بھر تنکے۔ سوزم: میں جلاؤں۔ گماں دارد: خیال کیا۔

امیر کبیر حضرت سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ

اور

ملا طاہر غنی کشمیری کی زیارت

① رومی کی بات نے میرے دل میں سوز ڈال دیا، آہ پنجاب! وہ قدرو منزلت والی زمیں!

② میں جنت میں دوستوں کی بے چینی سے تڑپا، جنت میں مَیں نے پرانے غم خرید لیے۔

③ یہاں تک کہ اس باغ میں حوضِ کوثر کے کنارے سے دُکھی آواز بلند ہوئی۔

④ میں نے مٹھی بھر تنکے جمع کیے کہ خود کو جلاؤں، پھول نے خیال کیا کہ میں باغ میں آشیاں بنانے لگا ہوں (غنی)

⑤ گفت رومی "آنچہ می آید نگر | دل مدہ با آنچہ بگذشت اے پسر!
⑥ شاعرِ رنگیں نوا طاہر غنی | فقرِ او باطن غنی ظاہر غنی!
⑦ نغزہ می خواند آں مست مدام | در حضورِ سیّدِ والا مقام
⑧ سیدالسادات، سالارِ عجم | دستِ او معمارِ تقدیرِ اُمم!
⑨ تا غزالی درسِ اللہ ھو گرفت | ذکرِ و فکر از دودمانِ او گرفت!
⑩ مرشدِ آں کشورِ مینو نظیر | میر و درویش و سلاطیں را مشیر!
⑪ خطہ را آں شاہِ دریا آستیں | داد علم و صنعت و تہذیب و دیں
⑫ آفرید آں مردِ ایرانِ صغیر | با ہنرہائے غریب و دلپذیر
⑬ یک نگاہِ او کشاید صد گرہ | خیز و تیرش را بدل راہے بدہ"

☆ ☆ ☆

فرہنگ:

رنگین: خوب، خوش۔ غنی: تونگر، دولت مند، بے پروا، بے نیاز۔ می خواند: گاتا ہے۔ مدام: ہمیشہ۔ والا مقام: بلند مرتبہ۔ سیّد: سردار، پیشوا، بزرگ، رئیس۔ سادات: سادت کی جمع، سیّد، سردار، پیشوا۔ سالار: سردار۔ عجم: ایران اور ترکستان۔ درس گرفت: سبق لیا۔ دودمان: خاندان۔ کشور: ملک، اقلیم، ولایت۔ مینو: بہشت، عالم علوی، خاک، آسمان، رہ گزر۔ نظیر: مثل، مانند۔ دریاآستیں: بہت سخی، فیاض۔ آفرید: پیدا کیا۔ غریب: نادر، بیگانہ، دور، مسافر، محتاج، مفلس۔ دلپذیر: مرغوب، پسندیدہ، پسند خاطر۔ راہ دادن: رستہ دینا، اجازت دینا، منظور کرنا، رضامند ہونا۔

⑤ رومی نے کہا "جو کچھ آتا ہے اسے دیکھ، اے بیٹے! جو گزر گیا اُسے دل نہ دے۔

⑥ یہ خوش آواز شاعر طاہر غنی ہے اس کا فقر، ظاہر، باطن بے نیاز ہے۔

⑦ وہ (غنی) ہمیشہ مست رہنے والا، بلند مرتبہ سیّد (علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ) کے سامنے نغمہ گاتا ہے۔

⑧ پیشواؤں کا پیشوا، عجم کا سردار، اُس کا ہاتھ امتوں کی تقدیر کا معمار (بنانے والا) ہے۔

⑨ جب غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ ھو کا درس لیا (تو) ذکر و فکر (کی تعلیم و تربیت) آپ (علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ) کے خاندان سے لیا۔

⑩ جنت مثال (مانند) ملک کے وہ مرشد سرداروں، درویشوں اور سلطانوں کو مشورہ دینے والے تھے۔

⑪ اُس سخی بادشاہ نے علاقہ (کشمیر) کو علم، صنعت، تہذیب اور دین دیا۔

⑫ اُس مرد (سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ) نے نادر اور پسندیدہ ہنروں والا چھوٹا ایران پیدا کیا۔

⑬ اُس کی ایک نگاہ نے سینکڑوں گرہیں کھول دیں اٹھ اور اُس کے تیر کو دل میں راہ دے۔

maablib.org

در حضورِ شاہِ ہمدان

زندہ رود

① از تو خواہم سرِّ یزداں را کلید — طاعت از ما جست و شیطاں آفرید

② زشت و ناخوش را چناں آراستن! — در عمل از ما نکوئی خواستن!

③ از تو پرسم ایں فسوں سازی کہ چہ! — با قمارِ بد نشیں بازی کہ چہ!

④ مشتِ خاک و ایں سپہر گرد گرد — خود بگو می زیبدش کارے کہ کرد؟

⑤ کارِ ما، افکارِ ما آزارِ ما — دست با دنداں گزیدن کارِ ما!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

کلید: کُنجی۔ جست: تلاش کی، ڈھونڈی، پائی، چاہی۔ زشت: بُرا، بدشکل، بھونڈا، بدنما۔ ناخوش: ناراض، بے زار، متنفر، بیمار، مریض، علیل۔ چُناں: ایسا، اِس قدر، اِس کی مانند۔ نکوئی: بھلائی، نیکی۔ فسوں سازی: جادوگری۔ کہ: کون، جو، کیونکر، دور۔ چہ: کیا، کیونکر، ہرچہ، بہت، مساوات کے معنی بھی دیتا ہے۔ قماربازی: جُوا کھیلنا۔ نشیں: بیٹھ، بیٹھنے والا، قطب آسمانی۔ بدنشیں: بُرا ساتھی مراد شیطان۔ سپہر گرد گرد: گردش کرنے والا، آسماں۔ دست بدنداں گزیدن: افسوس کرنا، حیرت کرنا، پشیمان ہونا۔

شاہ ہمدان کے حضور میں

زندہ رود

① میں آپ سے اللہ تعالیٰ کے اِس راز کی کنجی چاہتا ہوں، ہم سے اطاعت تلاش کی (چاہی) اور شیطان (بھی) پیدا کر دیا۔

② بُرے اور ناراض (شیطان) کو اِس قدر سجانا (اور پھر) عمل میں ہم سے نیکی چاہنا۔

③ میں آپ سے پوچھتا ہوں یہ جادوگری کیونکر مساوات ہے؟ بُرے ساتھی (شیطان) کے ساتھ جوا کھیلنا کیونکر مساوات ہے۔

④ خاک کی مٹھی (انسان) اور یہ گردش کرنے والے آسمان، آپ خود کہیں جو کام اُس نے کیا، اُسے زیب دیتا ہے۔

⑤ ہمارے کام، ہمارے افکار، ہمارے دُکھ (کیا بس) حیران ہونا ہمارا کام ہے۔

maablib.org

شاہِ ہمدان

① بندۂ کز خویشتن دارد خبر — آفریند منفعت را از ضرر!

② بزم با دیو است آدم را وبال — رزم با دیو است آدم را جمال!

③ خویش را بر اہرمن باید زدن — تو ہمہ تیغ آں ہمہ سنگِ فسن!

④ تیز تر شو تافتد ضربِ تو سخت — ورنہ باشی در دو گیتی تیرہ بخت!

.....☆.....☆.....☆.....

فرہنگ:

خبردار: آگاہ۔ آفریند: پیدا کرتا ہے۔ منفعت: فائدہ، نفع، سودمندی۔ ضرر: نقصان، تکلیف، دُکھ۔ بزم: مجلس، جشن، عیش ونشاط، ایک گاؤں کا بھی نام ہے۔ وبال: سختی، گرانی، عذاب، بدانجامی، ناگوار ہونا۔ دیو: شیطان۔ رزم: لڑائی، جنگ، ایندھن، سوختہ۔ اہرمن: شیطان۔ اہرمن زدن: شیطان کا مقابلہ کرنا۔ سنگ فسن: سان کا پتھر جس پر تلوار وغیرہ کو تیز کرتے ہیں۔ گیتی. جہان۔ تیرہ بخت: سیاہ بخت، بد بخت، بدنصیب۔

شاہِ ہمدان

① وہ بندہ جو کہ اپنے آپ سے آگاہ ہوتا ہے، دُکھ سے نفع پیدا کرتا ہے۔

② شیطان کے ساتھ مجلس کرنا (بیٹھنا) آدم کا عذاب ہے۔ شیطان کے ساتھ جنگ کرنا آدم کا حسن ہے۔

③ اپنے آپ کو مقابلے کے لیے شیطان کے سامنے لانا چاہیے۔ تُو سارے کا سارا تلوار ہے وہ (شیطان) سارے کا سارا تلوار تیز کرنے والا پتھر ہے۔

④ تیز تر ہو جا تا کہ تیری ضرب سخت پڑے، ورنہ دونوں جہانوں میں بدبخت بن جا۔

maablib.org

زندہ رود

① زیرِ گردوں آدم آدم را خورد — ملتے بر ملتے دیگر چرد!
② جاں ز اہلِ خطہ سوزد چوں سپند — خیزد از دل نالہ‌ہائے درد مند!
③ زیرک و درّاک و خوش گِل ملتے است — در جہاں تردستئ او آیتے است
④ ساغرش غلطندہ اندر خونِ اوست — در نئے من نالہ از مضمونِ اوست!
⑤ از خودی تا بے نصیب افتادہ است — در دیارِ خود غریب افتادہ است!
⑥ دست مزدِ او بدستِ دیگراں — ماہئ رودش بہ شستِ دیگراں!

فرہنگ:

خورد: کھایا۔ چریدن: چرنا، گھاس کھانا۔ چرد: چرا یعنی گھاس کی طرح کھایا۔ اہل خطّہ: اہل علاقہ مراد خطہ کشمیر۔ سوزد: جلے، جلی۔ سپند: حرمل، کالا دانہ، جسے زخمِ چشم کے دفعیہ دور کرنے کے لیے جلاتے ہیں۔ زیرک: دانا، عقلمند۔ درّاک: خوب سمجھنے والا، بڑا جاننے والا۔ خوش گِل: خوبصورت۔ تردستی: چالاکی، چستی، پھرتی، ہنرمندی۔ آیت: آسمانی کتاب کا جملہ، علامت، نشانی۔ غلطندہ: لڑھکنے والا، لوٹنے والا۔ نے: بانسری۔ مضمون: ضمن میں لیا ہوا، مطلب، معنی۔ افتادہ: پڑا ہوا۔ دیار: ملک۔ غریب: اجنبی۔ مزد: مزدوری، اُجرت۔ ماہی: مچھلی۔ رود: نہر، ندی، نالہ۔ شست: مچھلی پکڑنے کا کانٹا۔

زندہ رود

① آسمان کے نیچے آدم نے آدم کو کھایا، ایک قوم دوسری قوم کو گھاس کی طرح چر گئی۔

② اہل کشمیر کے لیے میری جان حرمل کی طرح جلی، میرے دل سے دکھی فریادیں اٹھیں۔

③ (وہ) عقلمند، خوب سمجھنے والی، خوبصورت ملت ہے جہاں میں اس کی ہنرمندی علامت ہے۔

④ اس کا جام اسی کے خون میں لڑھکنے والا ہے، اسی کے مضمون سے میری بانسری میں فریاد ہے۔

⑤ کیونکہ (وہ) خودی سے بے نصیب پڑی ہے، اپنے (ہی) ملک میں اجنبی پڑی ہے۔

⑥ اس کے ہاتھ کی مزدوری دوسروں کے ہاتھ میں ہے۔ اس کی ندی کی مچھلی دوسروں کے کانٹے میں (پھنسی ہوئی) ہے۔

⑦ کاروانہا سوے منزل گام گام | کار او ناخوب و بے اندام و خام!

⑧ از غلامی جذبہ ہائے او بمرد | آتشے اندر رگِ تاکش فسرد!

⑨ تا نہ پنداری کہ بود است ایں چنیں | جبہہ را ہموارہ سُود است ایں چنیں!

⑩ در زمانے صف شکن ہم بودہ است! | چیرہ و جانباز و پُر دم بودہ است!

☆......☆......☆......

⑪ کوہ ہائے خنگ سار او نگر | آتشیں دستِ چنار او نگر!

⑫ در بہاراں لعل می ریزد ز سنگ | خیزد از خاکش یکے طوفانِ رنگ!

⑬ لکہ ہائے ابر در کوہ و دمن | پنبہ پرّاں از کمانِ پنبہ زن!

فرہنگ:

گام: قدم۔ گام گام: قدم بقدم۔ ناخوب: خراب، بُرا، بد، زشت۔ بے اندام: بے ادب، گستاخ۔ خام: کچا، کمزور، ناتجربہ کاری۔ رگ: نس، شریان، ورید، اصل و نسب، غیرت، حمیت۔ تاک: انگور کا درخت، داکھ کی بیل۔ فسُرد: بجھ گئی۔ پندار: سمجھ، گمان، خیال، تصور، غرور، نخوت۔ پنداری: تو سمجھے۔ چنیں: ایسی، ایسی بات۔ جَبْہَہ: ماتھا، پیشانی، سردار۔ ہموارہ: ہمیشہ دائم۔ سود: نفع، فائدہ، بیاج، اسود کی جمع، سیاہ، کالے حبشی لوگ۔ صف شکن: صف توڑنے والا، بہادر، دلیر۔ چیرہ: غالب ہونا، غلبہ پانا، بہادر، دلیر، چیری بمعنی دستار، پگڑی۔ جانباز: جاں پر کھیلنے والا، محنتی، جفاکش۔ خنگ سار: سفید سر۔ آتشیں: آگ کا بنا ہوا، گرم، تیز مزاج، آگ کا کیڑا۔ چنار: ایک بہت بڑے درخت کا نام، جس کی عمر دو سو برس سے بھی زیادہ ہوتی ہے اس کے پتے انسان کے پنجے کے مشابہ ہوتے ہیں۔ لغات میں لکھا ہے کہ رات کو اس درخت سے خود بخود آگ کی چنگاریاں جھڑتی ہیں۔ اس درخت میں پھل نہیں آتا، عورتوں کے مہندی لگے ہاتھوں کو اس کے پتوں سے تشبیہ دیتے ہیں۔ می ریزد: گرتے ہیں۔ لکہ ہائے ابر: بادل کے ٹکڑے۔ پنبہ: روئی، کپاس، قطن۔ کمان: دھنک، تیر چلانے کا آلہ، دُھنکی۔ پنبہ زن: دُھنیا، روئی دُھنکنے والا، نداف، حلاج۔ پنبہ پراں: اُڑتی ہوئی روئی۔

⑦ کارواں (دوسری قوموں کے) قدم بقدم منزل کی طرف (جا رہے) ہیں۔اس کا کام خراب، بے ادب اور کمزور ہے۔

⑧ غلامی سے اِس کے جذبے مر گئے ہیں، اس کی رگ تاک میں آگ بجھ گئی۔

⑨ تو ہرگز یہ نہ سمجھے کہ وہ ایسے ہی ہیں (یہ کہ اُن کی) پیشانی ہمیشہ سے ایسی ہی سیاہ ہے (مراد وہ دوسروں کے سامنے پیشانی رگڑتے رہے ہیں۔)

⑩ ایک زمانے میں وہ صفیں توڑنے والے بھی رہے ہیں، پُر دم، غلبہ پانے والے اور جان پر کھیلنے والے بھی رہے ہیں۔

⑪ اِس کے سفید سر والے پہاڑ تو دیکھ! اِس کے چنار کے آگ برساتے ہاتھ (پتے) دیکھ۔

⑫ بہار میں اِس کے پتھروں سے موتی گرتے ہیں، اس کی زمین سے رنگوں کا ایک طوفان اُٹھتا ہے۔

⑬ پہاڑوں اور وادیوں میں بادل کے ٹکڑے (ایسے لگتے ہیں جیسے) روئی دھنکنے والے کی دھنکی (روئی دھنکنے کا آلہ) سے اُڑتی ہوئی روئی۔

⑭ کوہ و دریا و غروب آفتاب! — من خدا را دیدم آنجا بے حجاب!

⑮ با نسیم آوارہ بودم در نشاط — بشنو از نے می سرودم در نشاط

⑯ مرغکے می گفت اندر شاخسار — با پشیزے می نیرزد ایں بہار!

⑰ لالہ رست و نرگسِ شہلا دمید — بادِ نوروزی گریبانش درید!

⑱ عمرہا بالید ازیں کوہ و کمر — نستر از نورِ قمر پاکیزہ تر!

⑲ عمرہا گل رخت بربست و کشاد — خاکِ ما دیگر شہاب الدین نزاد!

☆-----☆-----☆

⑳ نالۂ پر سوز آں مرغِ سحر — داد جانم را تب و تاب دگر!

㉑ تا یکے دیوانہ دیدم در خروش — آنکہ برد از من متاعِ صبر و ہوش!

فرہنگ:

نسیم: نرم ہوا، خوشبودار ہوا، ٹھنڈی ہوا۔ نشاط: کشمیر کے مشہور باغ کا نام۔ "بشنو از نے" مولانا رومی کے شعر سے تلمیح بشنو از نے چوں حکایت می کند، بانسری سے سنو کہ کیا حکایت بیان کر رہی ہے۔ می سرودم: میں گاتا تھا۔ شاخسار: وہ جگہ جہاں بہت سے شاخ دار درخت ہوں، بہت شاخوں والا درخت، باغ، شاخیں۔ پشیز: پائی، دھیلا، پیسہ، سب سے کم قیمت سکہ۔ لالہ: ایک قسم کا سُرخ رنگ کا پھول جو باہر سے سرخ اور اندر سے سیاہ ہوتا ہے۔ رُست: اُگا۔ نرگسِ شہلا: نرگس کی ایک قسم جس میں زردی کی بجائے سیاہی ہوتی ہے، سفید نرگس جو مائل بہ سیاہی ہو۔ دمید: پھوٹا، پھوٹی۔ بادِ نوروزی: بہار کی ہوا۔ نوروز: ماہ فروردیں کی پہلی تاریخ۔ درید: پھاڑ ڈالا۔ بالید: بڑا ہوا، بڑھا، نشوونما پائی۔ نستر: نسترن کا مخفف، سیوتی کا پھول، سفید رنگ کا پھول، نسریں۔ نورِ قمر: چاند کی روشنی۔ رخت بربستن: سفر کرنا، مرجانا۔ رخت کشادن: مقیم ہونا، ٹھہرنا۔ شہاب الدین: کشمیر کا بہت بڑا جنگجو حکمران۔ خروش: شوروغل، فریاد، غوغا۔ متاع: سرمایہ، پونجی، سوداگری کا اسباب، گھر کا اسباب۔

⑭ پہاڑ، دریا اور غروب آفتاب (کا منظر)، میں نے اُس جگہ خدا کو بے پردہ دیکھا ہے۔

⑮ میں باغ نشاط میں ٹھنڈی اور خوشبودار ہوا کے ساتھ آوارہ رہا، میں باغ نشاط میں "بانسری سے سنو" گاتا تھا۔

⑯ شاخوں میں بیٹھے ہوئے ایک پرندے نے مجھ سے کہا "یہ بہار ایک پائی کی قیمت بھی نہیں رکھتی۔"

⑰ لالہ اُگا اور سیاہ نرگس پھوٹی، موسم بہار کی ہوا نے اِس کا گریبان پھاڑ ڈالا۔

⑲ اِن پہاڑوں اور وادیوں میں مدتوں نستر (سفید پھول) جو چاند کی روشنی سے زیادہ پاکیزہ ہیں، نے پرورش پائی۔

⑳ اُس صبح کے پرندے کی پرسوز فریاد نے میری جان کو اور حرارت اور چمک دے دی۔

㉑ یہاں تک کہ میں نے ایک دیوانے کو شوروغل کرتے دیکھا، جو کہ میرے صبر و ہوش کا سرمایہ لے گیا۔

maablib.org

22 "بگذر ز ما و نالۂ مستانہ مجوے | بگذر ز شاخِ گل کہ طلسمے است رنگ و بوے
23 گفتی کہ شبنم از ورقِ لالہ می چکد | غافل دلے است ایں کہ بگرید کنارِ جوے!
24 ایں مُشتِ پر کجا و سرودِ ایں چنیں کجا | روحِ غنی است ماتمیِ مرگِ آرزوے!
25 بادِ صبا اگر بہ جنیوا گذر کنی | حرفے ز ما بہ مجلسِ اقوام باز گوے
26 دہقان و کشت و جوے و خیابان فروختند | قومے فروختند و چہ ارزاں فروختند!"

☆......☆......☆......

فرہنگ:

گذر: گزر جا، ترک کر دے، چھوڑ دے، رہا کر دے۔ مجو: تلاش نہ کر، مت ڈھونڈ۔ ورق لالہ: لالہ کی پتی۔ می چکد: ٹپکتی ہے۔ گرید: رویا۔ کنارِ جو: ندی کے کنارے۔ خیابان: باغ کی روشیں، کیاریاں، چمن، وہ سڑک جس کے دونوں طرف درخت ہوں۔ فروختند: انہوں نے فروخت کر دیے۔

(22) ”تو ہمیں (ہمارے حال پر) چھوڑ دے اور (ہم سے) مست کر دینے والی فریاد تلاش نہ کر، پھول کی شاخ کو (بھی) چھوڑ دے کہ رنگ اور خوشبو ایک جادو ہے۔

(23) تو نے کہا کہ لالہ کی پتی سے شبنم ٹپکتی ہے بے خبر یہ ایک دل ہے جو کہ ندی کے کنارے رویا۔

(24) یہ مٹھی بھر پر کہاں اور یہ اس طرح کا گیت کہاں (یہ تو) غمی کی روح ہے جو آرزو کی موت پر ماتم کر رہی ہے۔

(25) بادِ صبا اگر تیرا جنیوا میں گزر ہو ہماری طرف سے ایک بات مجلس اقوام میں پھر کہنا۔

(26) انہوں نے کسان، کھیت، ندیاں اور باغ فروخت کر دیے، انہوں نے ایک قوم فروخت کر دی اور کتنی سستی فروخت کر دی۔“

شاہِ ہمدان

① با تو گویم رمزِ باریک اے پسر — تن ہمہ خاک است و جاں والا گہر
② جسم را از بہرِ جاں باید گداخت — پاک را از خاک می باید شناخت!
③ گر بِبُرّی پارۂ تن را ز تن — رفت از دستِ تو آں لختِ بدن!
④ لیکن آں جانے کہ گردد جلوہ مست — گر ز دست او را دہی آید بدست!
⑤ جوہرش با ہیچ شے مانند نیست — ہست اندر بند و اندر بند نیست!
⑥ گر نگہداری بمیرد در بدن — ور بیفشانی، فروغِ انجمن!
⑦ چیست جانِ جلوہ مست اے مردِ راد؟ — چیست جاں دادن ز دست اے مردِ راد؟
⑧ چیست جاں دادن؟ بحق پرداختن! — کوہ را با سوزِ جاں بگداختن!

فرہنگ:

رمز: آنکھ، ابرو یا لب سے اشارہ کرنا، پوشیدگی، چھپی ہوئی۔ باریک: پتلا، مہین، لطیف و نازک۔ والا گہر: قیمتی موتی۔ باید گداخت: پگھلانا چاہیے۔ ببری: تو کاٹے۔ لخت: ٹکڑا۔ پارۂ تن: جسم کا ٹکڑا۔ نگہداری: تو نگاہ رکھتا ہے، حفاظت کرتا ہے، روکتا ہے۔ ور: اگر، گرمی، حرارت۔ بیفشانی: تُو قربان کر دے۔ راد: بہادر، سخی، جواں مرد۔ پرداختن: متوجہ ہونا، مشغول ہونا، لگاؤ پیدا کرنا، پاک صاف کرنا، فارغ ہونا، جُدا ہونا۔ گداختن: پگھلنا، گلنا، پگھلانا، گلانا۔

شاہِ ہمدان

① اے بیٹے میں تجھے چھپی ہوئی لطیف و نازک بات بتاتا ہوں جسم سارے کا سارا مٹی ہے اور روح قیمتی موتی ہے۔

② جسم کو روح کے واسطے پگھلانا چاہیے۔ پاک (روح) کی مٹی سے شناخت کرنی چاہیے۔

③ اگر تو جسم سے جسم کا ٹکڑا کاٹ لے، بدن کا وہ ٹکڑا تمہارے ہاتھ سے گیا۔

④ لیکن وہ جان جو کہ (محبوب خدا) کے جلوؤں میں مست ہوئی۔ اگر تو اُس کو ہاتھ سے دیتا ہے (تو وہ دوبارہ) ہاتھ آجاتی ہے۔

⑤ اُس (روح) کا جوہر کسی شے کی مانند نہیں ہے (وہ جسم کی) قید میں ہے اور قید میں نہیں ہے (حقیقت میں آزاد ہے)

⑥ اگر تُو (جان کی) حفاظت کرتا ہے (تو یہ) بدن میں مر جاتی ہے اگر تُو (اسے) قربان کرے (تو یہ) محفل کا نور ہے۔

⑦ اے بہادر مرد! جانِ جلوہ مست کیا ہے؟ اے بہادر مرد! ہاتھ سے جان دے دینا کیا ہے؟

⑧ جان دینا کیا ہے؟ حق کی طرف مشغول ہونا ہے، پہاڑ کو سوزِ جاں سے پگھلانا ہے۔

⑨ جلوہ مستی؟ خویش را دریافتن! — در شباں چوں کوکبے برتافتن!
⑩ خویش را نایافتن نابودن است — یافتن خود را بخود بخشودن است!
⑪ ہر کہ خود را دید و غیر از خود ندید — رخت از زندانِ خود بیروں کشید!
⑫ جلوہ بدمستے کہ بیند خویش را — خوشتر از نوشینہ داند نیش را!
⑬ در نگاہش جاں چو باد ارزاں شود — پیشِ او زندانِ او لرزاں شود!
⑭ تیشۂ او خارہ را بر می درد — تا نصیبِ خود ز گیتی می برد
⑮ تا ز جاں بگذشت جانش جانِ اوست — ورنہ جانش یک دو دم مہمانِ اوست!

☆ ☆ ☆

فرہنگ:

دریافتن: تحقیق کرنا، پانا۔ شباں: شب کی جمع۔ تافتن: بٹنا، چمکنا، غصے ہونا، رنجیدہ ہونا، عکس پڑنا، طلوع کرنا۔ بخشودن: بخشنا، معاف کرنا، رحم کرنا۔ زندان: قید خانہ۔ رخت: سامان، اسباب، لباس، جادہ، سیدھا، گھوڑا، رنج، غم، غصہ، ایک آدمی کی خوراک۔ بیروں کشید: باہر نکالا۔ بدمست: متوالا، مست ہونے والا۔ خوشتر: بہت خوش، بہت اچھا، بہت بہتر۔ نوشینہ: مٹھاس، شہد۔ نیش: ڈنک۔ خارہ: سخت پتھر۔ می درد: پھاڑتا ہے۔

⑨ جلوہ مستی (کیا ہے)؟ اپنے آپ کو پالینا ہے، راتوں میں ستاروں کی طرح چمکنا ہے۔

⑩ خود کو نہ پانا، نہ ہونا (اپنے وجود کو ختم کرنا ہے) ہے (خود کو) پالینا، اپنے آپ کو خود بخشنا ہے۔

⑪ جس کسی نے اپنے آپ کو دیکھا اور اپنے آپ کے سوا کسی کو نہ دیکھا، اُس نے اپنا سامان اپنے قید خانے سے باہر نکال لیا۔

⑫ وہ جلوہ بدمست کہ جس نے خود کو دیکھا، اُس نے ڈنگ کو شہد سے بہتر جانا (تکلیفوں کو خوشیوں سے بہتر سمجھا)

⑬ اُس کی نگاہ میں جاں ہوا کی طرح سستی ہو گئی، اُس کے سامنے اُس کا قید خانہ (جسم) کانپنے لگا۔

⑭ اُس کا تیشہ سخت پتھر کو پھاڑ دیتا ہے یہاں تک کہ دُنیا سے اپنا حصہ لے جاتا ہے۔

⑮ یہاں تک کہ وہ جان سے گزر جاتا ہے اِس کی جان اُس کی جان ہوتی ہے، ورنہ اِس کی جان ایک دو دم اُس کی مہمان ہوتی ہے۔

زندہ رود

① گفتۂ از حکمتِ زشت و نکوے پیرِ دانا نکتۂ دیگر بگوے
② مرشدِ معنی نگاہاں بودۂ محرمِ اسرار شاہاں بودۂ
③ ما فقیر و حکمراں خواہد خراج چیست اصلِ اعتبار تخت و تاج؟

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

گفتہ ای: تُو نے کہا۔ زشت و نکو: اچھا اور بُرا۔ پیر: بزرگ، مرشد، رہنما، ہادی، ولی۔ نُکتہ: وہ پاکیزہ بات جو پوشیدہ ہو اور ہر ایک کی سمجھ میں نہ آ سکے، کلام کی باریکی، نقطہ۔ مرشد: رہنما، ہدایت دینے والا، نیک راستہ بتانے والا۔ معنی: مراد، مطلب، مقصد، مضمون، کمالاتِ باطنی۔ نگاہاں: نگاہ رکھنے والے۔ محرم اسرار شاہاں: بادشاہوں کے راز جاننے والے، حضرت شاہ ہمدان کی کتاب "ملوک" کی طرف تلمیح ہے۔ فقیر: محتاج، حاجت مند، غریب۔ خراج: ٹیکس، محصول۔ اصل: جڑ، بیخ، نسب، بنیاد۔ اعتبار: بھروسہ کرنا، اچھا سمجھنا، ایک دوسرے پر بھروسا کرنا، تعجب کرنا، حیرت پکڑنا، امتحان کرنا۔ تخت و تاج: مُلک و سلطنت۔

زندہ رود

① آپ نے کہا کہ اچھا اور برا حکمت سے ہیں (اللہ کی حکمتیں ہیں) عقلمند رہنما مجھے ایک اور پوشیدہ بات بتائیں۔

② آپ معنی پر نگاہ رکھنے والوں کے رہنما ہیں، آپ بادشاہوں کے راز جاننے والے ہیں۔

③ ہم غریب ہیں اور حکمران ہم سے ٹیکس چاہتا ہے۔ مُلک و سلطنت پر بھروسا کرنے کی بنیاد کیا ہے؟

شاہِ ہمدان

① اصلِ شاہی چیست اندر شرق و غرب؟ یا رضائے امتاں یا حرب و ضرب

② فاش گویم با تو اے والا مقام باج را جز با دو کس دادن حرام!

③ یا اولی الامرے کہ منکم شانِ اوست آیۂ حق حجت و برہانِ اوست

④ یا جواں مردے چو صرصر تندخیز شہر گیر و خویش باز اندر ستیز

فرہنگ:

رِضا: خوشنودی، مرضی پر راضی رہنا۔ اُمتاں: اُمت کی جمع، اُمتیں، جماعتیں۔ حرب و ضرب: جنگ و جدل۔ فاش گفتن: صریحاً بیان کر دینا، صاف اور واضح بیان کرنا، لگی لپٹی بغیر کہہ دینا۔ والا مقام: بلند مرتبہ۔ باج: خراج، جزیہ، محصول ٹیکس۔ اولی الامر: صاحبانِ علم، دانشمندان، حکام، قرآنی تلمیح سورۃ النساء آیت نمبر ۵۹۔ آیۂ حق: اللہ تعالیٰ کی آیت۔ حجت: دلیل، بُرہان، غلبہ۔ برہان: یقینی دلیل، دلیل قاطع۔ صرصر: آندھی، جھکڑ، تیز ہوا۔ تُندخیز: تیزی سے اُٹھنے والا۔ شہر گیر: شہر فتح کرنے والا۔ خویش باز: عشقِ الٰہی میں اپنے آپ سے بے خبر ہونے والا، عشقِ الٰہی میں فنا ہو جانے والا۔ ستیز: جنگ، لڑائی، جھگڑا۔

شاہِ ہمدان

① مشرق اور مغرب میں بادشاہی کی بنیاد کیا ہے؟ یا جماعتوں (قوموں) کی مرضی پر راضی رہنا یا جنگ و جدل (کرنا ہے)۔

② اے بلند مرتبہ تجھ سے صاف صاف کہہ دوں، اِن دو کے علاوہ کسی کو خراج دینا حرام ہے۔

③ یا تم میں سے اولی الامر جس کی شان ہے اور اِس پر اللہ تعالیٰ کی آیت یقینی اور قطعی دلیل ہے۔

④ یا وہ جواں مرد جو آندھی کی طرح تیز اٹھنے والا ہو، جنگ میں شہر فتح کرنے والا ہو اور عشق الٰہی میں اپنے آپ سے بے خبر ہو جانے والا ہو۔

⑤ روزِ کیں کشور کشا از قاہری | روزِ صلح از شیوہ ہاے دلبری
⑥ می تواں ایران و ہندوستاں خرید | پادشاہی را ز کس نتواں خرید
⑦ جامِ جم را اے جوانِ با ہنر | کس نگیرد از دکانِ شیشہ گر
⑧ ور بگیرد مالِ او جز شیشہ نیست | شیشہ را غیر از شکستن پیشہ نیست

فرہنگ:

روز کیں: دشمنی کا دن، جنگ کا دن۔ کشور کشا: بادشاہ، ملک فتح کرنے والا۔می تواں خرید: خرید اجا سکتا ہے۔جام جم: جمشید شاہِ ایران کا پیالہ جو حکمائے ایران نے بنایا تھا کہتے ہیں اس کے ذریعے آسمان کے ستاروں کے مقام اور کسی بھی سوال کا جواب معلوم کیا جا سکتا تھا۔شیشہ گر: شیشہ بنانے والا۔

maablib.org

⑤ جنگ کے دن قاہری سے ملک فتح کرنے والا ہو، صلح کے دن دلبری کے انداز رکھتا ہو۔

⑥ ایران اور ہندوستان خریدا جاسکتا ہے، بادشاہی کسی سے نہیں خریدی جاسکتی۔

⑦ اے ہنرمند جوان جامِ جمشید کسی نے شیشہ گری دُکان سے نہیں لیا۔

⑧ اگر لیتا ہے (مراد جام جم دُکان سے خریدتا ہے تو) اُس کا مال شیشے کے سوا کچھ نہیں ہے (اور) شیشے کا کام ٹوٹنے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

غنی

① ہند را ایں ذوقِ آزادی کہ داد؟ صید را سودائے صیادی کہ داد؟

② آں برہمن زادگانِ زندہ دل لالۂ احمر ز روئے شاں خجل!

③ تیز بین و پختہ کار و سخت کوش از نگاہِ شاں فرنگ اندر خروش!

④ اصلِ شاں از خاکِ دامن گیر ماست! مطلعِ ایں اختراں کشمیرِ ماست!

فرہنگ:

ذوق: لذت۔ صید: شکار۔ صیاد: شکاری۔ سودا: پاگل پن، دیوانگی، عشق، جنوں۔ برہمن: ہندوؤں کے پیشوا، ہندوؤں کی سب سے افضل قوم۔ زادگان: زاد کی جمع، جنا، پیدا کیا۔ فرزند: بیٹا، سن وسال۔ زندہ دِل: خوش طبع، صاف باطن، صوفی، عارف، خداشناس۔ لالہ احمر: سُرخ رنگ کا لالہ۔ خجل: شرمندہ، نادم، پرانا فراخ کپڑا، اُونچی گھاس، گھاس والی زمین۔ تیزبیں: تیز نگاہ رکھنے والے، صاحب نظر۔ پختہ کار: تجربہ کار، واقف کار، ہنرمند، ہوشیار۔ سخت کوش: سخت کوشش کرنے والے۔ خروش: شوروغل، فریاد، غوغا۔ اصل: بنیاد، جڑ، نسب۔ خاك دامن گیر: وہ مقام جہاں دِل لگ چکا ہو اور وہ جگہ چھوڑنے کو جی نہ چاہے۔ مطلع: طلوع ہونے کی جگہ، ستاروں کے نکلنے کی جگہ۔ اختراں: اختر کی جمع، ستارے، پنڈت موتی لال نہرو اور اِس کے بیٹے پنڈت جواہر لال نہرو کی طرف اشارہ ہے کیونکہ دونوں کا تعلق کشمیر سے تھا۔

غنی

① ہندوستان کو یہ آزادی کی لذت کس نے دی؟ شکار کو شکاری کا جنوں کس نے دیا؟

② وہ برہموں کے صاف باطن بیٹے، جن کے چہرے سے لالہ کا سُرخ پھول شرمندہ ہے۔

③ تیز نگاہ رکھنے والے تجربہ کار اور سخت کوشش کرنے والے ہیں۔ اُن کی نگاہ سے انگریز فریاد کر رہا ہے۔

④ اُن کا نسب اُس مقام سے ہے جہاں ہمارا دل لگا ہوا ہے، ان ستاروں کے طلوع ہونے کی جگہ ہمارا کشمیر ہے۔

⑤ خاکِ ما را بے شررِ دانی اگر　　بر درونِ خود یکے بکشا نظر!
⑥ ایں ہمہ سوزے کہ داری از کجاست؟　　ایں دمِ بادِ بہاری از کجاست؟
⑦ ایں ہماں باد است کز تاثیرِ او　　کوہسار ما بگیرد رنگ و بو!

☆……☆……☆

⑧ ہیچ میدانی کہ روزے در وُلر　　موجۂ می گفت با موجِ دگر
⑨ چند در قلزم بیک دیگر زنیم　　خیز تا یک دم بساحل سر زنیم
⑩ زادۂ ما یعنی آں جوے کہن　　شورِ او در وادی و کوہ و دمن!
⑪ ہر زماں بر سنگ رہ خود را زند　　تا بنائے کوہ را بر می کند
⑫ آں جواں کو شہر و دشت و در گرفت　　پرورش از شیرِ صد مادر گرفت
⑬ سطوتِ او خاکیاں را محشرے است　　ایں ہمہ از ماست نے از دیگرے است
⑭ زیستن اندر حدِ ساحل خطاست　　ساحلِ ما سنگے اندر راہِ ماست

فرہنگ:

دم: نفس، سانس، غرور، گھمنڈ، دھوکا، دھونکنی، شعر کا وزن، منتر، افسوں، آہ، زمان وقت، منہ گھونٹ۔ ہماں: ہم آں، وہی ہی۔ ہیچ: کچھ، کوئی، تھوڑا، ناچیز، معدوم۔ وُلر: کشمیر کی مشہور جھیل کا نام۔ موج: لہر۔ چند: کب تک، کتنا۔ زادہ: جنا ہوا، بیٹا۔ بر کندن: اُکھاڑنا، کھینچنا، چھیننا۔ بنائے کوہ: پہاڑ کی بنیاد۔ در: میں، اندر، دروازہ، باب، درۂ کوہ، کتاب کا باب، بار، دفعہ، پہاڑ۔ گرفتن: پکڑنا، تسخیر کرنا، پانا، اُٹھالیا۔ شیر: دودھ، مجازاً شراب۔ سطوت: دبدبہ، قہر، سختی کرنا، حملہ کرنا۔ محشر: میدانِ قیامت، قیامت کے دن لوگوں کے اکٹھا ہونے کی جگہ۔ خطا: بھول چوک، غلطی، گناہ، قصور۔

⑤ اگر تو ہماری مٹی (کشمیر) کو بے شرر سمجھتا ہے (تو) اِک نظر اپنے اندر (باطن میں) ڈال۔

⑥ تیرا یہ سارا سوز کہاں سے ہے؟ یہ بہار کی ہوا کا نفس کہاں سے ہے؟

⑦ یہ وہی ہوا ہے کہ جس کے اثر سے ہمارے پہاڑ رنگ اور خوشبو لیتے ہیں۔

⑧ تو کچھ جانتا ہے کہ ایک دن وُلر (جھیل) میں، ایک لہر دوسری لہر سے کہتی تھی۔

⑨ ہم کب تک سمندر (مراد جھیل) میں ایک دوسرے سے ٹکرائیں گی، اُٹھ کہ کچھ دیر کے لیے ساحل سے سر ماریں۔

⑩ ہماری بیٹی یعنی وہ پُرانی ندی، جس کا شور پہاڑ کے دامن اور وادیوں میں ہے۔

⑪ ہر لمحہ خود کو راستے کے پتھر پر مارتی ہے یہاں تک کہ پہاڑ کی بنیاد اُکھاڑ دیتی ہے۔

⑫ وہ جواں کہ جس نے شہر، بیاباں اور پہاڑ کے دروں کو فتح کیا۔ اُس نے سینکڑوں ماؤں کے دودھ سے پرورش پائی۔

⑬ اِس کا قہر انسانوں کے لیے میدان قیامت ہے، یہ سب ہم سے ہے کسی اور سے نہیں ہے۔

⑭ ساحل کی حد میں زندگی بسر کرنا گناہ ہے ہمارا ساحل ہمارے راستے میں پتھر ہے۔

⑮ با کراں در ساختن مرگ دوام — گر چہ اندر بحر غلطی صبح و شام

⑯ زندگی جولاں میانِ کوہ و دشت — اے خنک موجے کہ از ساحل گذشت!

☆☆☆

⑰ اے کہ خواندی خطِ سیمائے حیات — اے بہ خاور دادہ غوغائے حیات

⑱ اے ترا آہے کہ می سوزد جگر — تو ازو بے تاب و ما بے تاب تر!

⑲ اے ز تو مرغِ چمن را ہائے و ہُو — سبزہ از اشکِ تو می گیرد وضو!

⑳ اے کہ از طبعِ تو کشتِ گل دمید — اے ز اُمیدِ تو جانہا پُر امید!

㉑ کاروانہا را صدائے تو درا — تو ز اہلِ خطہ نومیدی چرا؟

㉒ دل میانِ سینۂ شان مردہ نیست — اخگرِ شاں زیرِ یخ افسردہ نیست!

فرہنگ:

کراں: کنارا۔ درساختن: موافقت کرنا۔ مرگِ دوام: ہمیشہ کی موت۔ غلطی: لوٹتی ہے، کروٹ سے لیٹتی ہے۔ جولاں: دنیا کی تلاش، تجسس، تفتیش۔ خط: وہ لکیر جس میں صرف طول ہو عرض نہ ہو۔ ہر لکھی ہوئی چیز عموماً اور نامہ، مکتوب خصوصاً، نیا سبزہ جو لبوں سے شروع ہو کر رخساروں کے گرد ظاہر ہوتا ہے، حجیت، محضر، روگردانی، اعراض، ایک قصبہ کا نام۔ سیما: علامت، نشان، جس سے نیکی بدی شناخت ہو سکے، چونکہ علامت نیکی بدی پیشانی سے معلوم ہوتی ہے۔ اس لیے بمعنی پیشانی آتا ہے۔ محراب یعنی وہ نشان جو کثرتِ سجدہ سے ماتھے پر پڑ جاتا ہے۔ خاور: مشرق۔ غوغا: شور، غل، فریاد۔ ہائے و ہو: شور و غوغا۔ طبع: سرشت، فطرت، وہ خُو جو آفرینش سے ہو، نقش کرنا، چھاپنا، کوئی چیز قالب میں ڈھالنا، تلوار بنانا، مٹی کے برتن بنانا، سونے چاندی پر سکہ لگانا، خارج از ذہن موجودات۔ کشت: کھیتی۔ دمید: پھوٹی۔ درا: جرس، گھنٹی، گھنٹہ۔ نومیدی: یاس، مایوسی، نا اُمیدی۔ چرا: چہ را، کیوں، کس لیے۔ اخگر: آگ کی چنگاری، ابتدائے عشق۔ یخ: برف۔ افسردہ: بجھی ہوئی۔

(15) کنارے سے موافقت کرنا ہمیشہ کی موت ہے اگرچہ سمندر میں تو صبح و شام لوٹتی ہے۔

(16) زندگی پہاڑوں اور ویرانوں میں دُنیا کے تجسس کا نام ہے، اے موجِ خوش! ساحل سے گزر جا۔

(17) اے کہ تو نے زندگی کی پیشانی کی لکیر پڑھی ہے تو نے مشرق کو زندگی کا شور دیا ہے۔

(18) اے کہ تیری آہ جگر جلاتی ہے تُو اس سے بے تاب ہے اور ہم بے تاب تر ہیں۔

(19) اے کہ تجھ سے باغ کے پرندوں کا شور و غوغا ہے، سبزہ تیرے آنسوؤں سے وضو کرتا ہے۔

(20) اے کہ تیری فطرت سے پھولوں کی کھیتی پھوٹی، تیری اُمید سے بہت سی جانیں پُر امید ہیں۔

(21) تیری آواز کاروانوں کے لیے گھنٹی ہے، تُو اہلِ خطہ (کشمیر) سے مایوس کیوں ہے؟

(22) اُن کے سینوں میں دل مردہ نہیں ہیں، اُن کی چنگاری برف کے نیچے بُجھی نہیں ہے۔

23 باش تا بینی کہ بے آوازِ صُور — ملتے بر خیزد از خاکِ قبور!
24 غم مخور اے بندۂ صاحب نظر — برکش آں آہے کہ سوزد خشک و تر
25 شہرہا زیرِ سپہرِ لاجورد — سوخت از سوزِ دلِ درویش مرد
26 سلطنت نازک تر آمد از حباب — از دمے او را تواں کردن خراب
27 از نوا تشکیلِ تقدیرِ امم — از نوا تخریب و تعمیرِ امم
28 نشترِ تو گرچہ در دلہا خلید — مرترا چوں آں کہ ہستی کس ندید!
29 پردۂ تو از نوائے شاعری است — آنچہ گوئی ماورائے شاعری است!
30 تازہ آشوبے فگن اندر بہشت! — یک نوا مستانہ زن اندر بہشت!

☆ ☆ ☆

فرہنگ:

باش: ٹھہر جا، رہ، سُن، میری طرف دھیان کر۔ قبور: قبر کی جمع، قبریں۔ غم مخور: غم نہ کھا، صاحب نظر: عقل مند، دانا، ذی شعور، دوراندیش، انجام بیں۔ برکش آہ: وہ آہ کھینچ۔ خشک و تر: ادنیٰ و اعلیٰ، سب، لوگ، ہر کوئی۔ سپہر: آسمان۔ لاجورد: نیلے رنگ کا۔ حباب: پانی کا بُلبلہ۔ دم: نفس، سانس، آہ، حیلہ وغیرہ۔ خراب کردن: ویران کرنا۔ نوا: آرزو، صدا، نغمہ۔ تشکیل: شکل بنانا، صورت بنانا، پوشیدہ کرنا، کام کا مشتبہ ہونا۔ تخریب: خراب کرنا، اُجاڑنا، برباد کرنا، تباہ کرنا، ویران کرنا۔ خلید: چبھا، زخمی کیا، زخم کیا۔ مرترا چوں آنکہ: مگر تو جس طرح ہے، مگر تو جو کچھ ہے۔ آشوب: بیماری، دُکھ، فتنہ، گھبراہٹ، شوروغوغا، شوروشر۔ فگن: ڈال۔ نوازن: نغمہ گا۔

٧٣

(23) ٹھہر جا یہاں تک کہ تو دیکھے صور کی آواز کے بغیر (یہ) ملت قبروں کی مٹی سے اُٹھے گی۔

(24) اے دوراندیش بندے! غم نہ کھا، وہ آہ کھینچ جو ادنیٰ و اعلیٰ کو جلا دے۔

(25) نیلے آسمان کے نیچے بہت سے شہر مرد درویش کے سوزِ دل سے جلے۔

(26) سلطنت پانی کے بُلبلے سے زیادہ نازک ہوتی ہے اسے ایک آہ سے ویران کیا جا سکتا ہے۔

(27) نغمے (شاعری) سے اُمتوں کی تقدیر بنتی ہے، نغمے (شاعری) سے اُمتوں کی تباہی ہوتی ہے (اور اسی سے اُمتوں کی) تعمیر ہوتی ہے۔

(28) اگرچہ تیرا نشتر (مراد شاعری) دلوں میں چبھا مگر جو کچھ تیری ہستی ہے کسی شخص نے نہ دیکھی۔

(29) تیری شاعری کی صدا کی وجہ سے تیرا پردہ ہے (ورنہ) جو کچھ تو نے کہا وہ شاعری سے ماورا ہے۔

(30) بہشت میں نیا شور و غوغا ڈال، بہشت میں ایک مست کر دینے والا نغمہ گا۔

زندہ رود

① بانشۂ درویشی در ساز و دما دم زن	چوں پختہ شوی خود را بر سلطنتِ جم زن
② گفتند جہان ما آیا بتو می سازد؟	گفتم کہ نمی سازد! گفتند کہ برہم زن!
③ در میکدہ ہا دیدم شائستہ حریفے نیست!	با رستمِ دستاں زن با مغ بچہ ہا کم زن!
④ اے لالۂ صحرائی تنہا نتوانی سوخت	ایں داغِ جگر تابے بر سینۂ آدم زن

فرہنگ:

درساز: موافقت کر۔ دمادم: پے در پے، دم بدم، مسلسل۔ پختہ: پکا ہوا، سخت، مضبوط۔ سلطنت جم: جمشید کی سلطنت، ایران۔ آیا: کلمہ ندا، کلمہ افسوس، کلمہ تمنا، کلمہ استفہام، کلمہ استعجاب، بمعنی واللہ اعلم۔ برہم زدن: اُلٹ پلٹ کرنا، تتر بتر کرنا، پریشان کرنا، بگاڑ دینا۔ شائستہ: لائق، صاحب لیاقت۔ حریف: ہم پیشہ، ہم کار، مقابل، شریک، دوست، دشمن۔ رُستم دستان: رستم، ایران کے مشہور پہلوان زال بن سام کے بیٹے کا نام، قریباً ۵۵۰ قبل مسیح میں پیدا ہوا، فیثا غورث اور زردشت کا ہم عصر تھا، فردوسی نے شاہنامہ میں اس کے مفصل حالات لکھے ہیں۔ مغ: آتش پرست، مجوسی، شراب بنانے والا۔ مغ بچہ: آتش پرست کا بیٹا۔ تاب: گرمی، چمک، روشنی، توانائی، طاقت، پیچ، پیچیدگی، قہر، غصہ، رنج دہی، محنت، مشقت، غرور۔ لالہ صحرائی: صحرا میں اُگنے والا لالہ، مراد اسلام۔

زندہ رود

① نشۂ درویشی کے ساتھ موافقت کر اور مسلسل کر، جب مضبوط ہو جائے تو سلطنت جم سے مقابلہ کر۔

② انہوں نے پوچھا کیا ہمارا جہاں تمہارے موافق آتا ہے؟ میں نے کہا موافق نہیں آتا، انہوں نے کہا (اسے) اُلٹ پلٹ کر دے۔

③ میں نے دیکھا میکدوں میں کوئی لائق مقابل نہیں ہے، رستم کے ساتھ پی، آتش پرستوں کے ساتھ نہ پی۔

④ اے لالہ صحرائی تنہا نہیں جلا جا سکتا، یہ جگر کو توانائی دینے والا داغ سینۂ آدم میں ڈال۔

⑤ تو سوزِ درونِ او، تو گرئ خونِ او　　　باور نکنی؟ چاکے در پیکرِ عالم زن

⑥ عقل است چراغ تو؟ در راہگذارے نِہ　　　عشق است ایاغ تو با بندۂ محرم زن

⑦ لختِ دل پر خونے از دیدہ فرو ریزم　　　لعلے ز بدخشانم بردار و بخاتم زن!

☆......☆......☆......

فرہنگ:

باور نکنی: تو یقین نہیں کرتا، تجھے یقین نہیں آتا۔ چاک زن: پھاڑ ڈال۔ نہ: رکھ دے۔ ایاغ: پیالہ، شراب پینے کا پیالہ۔ فرو ریزم: میں نیچے گرا رہا ہوں۔ بدخشاں: افغانستان کی سرحد پر ایک شہر کا نام، جہاں لعل اور سونے کی کان ہے۔ خاتم: انگشتری، مہر، انگوٹھی، جس سے پر فرمان ختم کیا جائے۔

⑤ تو اِس کا سوز درون ہے تو اس کے خون کی حرارت ہے (کیا) تجھے یقین نہیں آتا؟ (تو پھر) اس عالم کے جسم کو پھاڑ ڈال (پھاڑ کر دیکھ لے اور یقین کر لے)

⑥ عقل تیرا چراغ ہے اسے راستے میں رکھ دے، عشق تیرا شراب پینے کا پیالہ ہے (اسے) واقف کار بندے کے ساتھ بیٹھ کر پی۔

⑦ میں آنکھ سے خون سے بھرے ہوئے دل کے ٹکڑے گرا رہا ہوں (یہ آنسو میرے بدخشاں کے موتی اپنی انگوٹھی میں ڈال لے (انہیں انگوٹھی کا نگینہ بنا لے)

صحبت با شاعرِ ہندی برتری ہری

① حوریاں را در قصور و در خیام | نالۂ من دعوتِ سوزِ تمام!
② آں یکے از خیمہ سر بیروں کشید | واں دگر از غرفہ رخ بنمود و دید!
③ ہر دلے را در بہشتِ جاوداں | دادم از درد و غم آں خاکداں!
④ زیرِ لب خندید پیرِ پاک زاد | گفت "اے جادوگرِ ہندی نژاد
⑤ آں نوا پردازِ ہندی را نگر | شبنم از فیضِ نگاہِ او گہر!

فرہنگ:

برتری ہری: قدیم دور میں ہند کا راجا تھا اِسے شاعری مصوری اور موسیقی سے دل چسپی تھی، گورکھ ناتھ کا مرید تھا۔ اس نے ہندوانہ درویشی پر کتابیں لکھیں۔ اقبال نے اس کے اشلوکوں کو غزل کی صورت میں ترجمہ کیا ہے۔ قصور: قصر کی جمع، محلات۔ خیام: خیمہ کی جمع، خیمے۔ بیروں کشید: باہر نکالا۔ غُرفہ: دریچہ، کھڑکی، بالا خانہ جو کوٹھے کے کنارے پر ہو، پانی کا ایک چلو۔ خندید: مسکرائے۔ پاک زاد: نیک اصل، نیک طینت، نیک فطرت۔ نژاد: نسب، اصل، نجیب، اصیل۔ ہندی نژاد: ہندوستان کے رہنے والے۔ نوا پرداز: شاعر، گانے والا۔

ہندی شاعر برتری ہری سے ملاقات

① محلات اور خیموں میں (موجود) حوروں کے لیے میری فریاد (غزل) مکمل سوز کی دعوت (تھی)۔

② اُس کی ایک (حور) نے خیمے سے سر باہر نکالا وہاں دوسری (حور) کا چہرہ کھڑکی سے ظاہر ہوا اور اُس نے دیکھا۔

③ ہمیشہ رہنے والی بہشت میں ہر دل کو میں نے اُس خاکداں (ہندوستاں) کا درد اور غم دے دیا۔

④ پاک فطرت رہنما (مولانا روم) زیر لب مسکرائے (اور) انہوں نے کہا "اے ہندوستان کے رہنے والے جادوگر۔"

⑤ اُس ہندی شاعری کو دیکھ، جس کی نگاہ کے فیض سے شبنم موتی بن گئی۔

⑥ نکتہ آرائے کہ نامش برتری است — فطرتِ او چوں سحابِ آذری است!

⑦ از چمن جز غنچۂ نورس نہ چید — نغمۂ تو سوئے ما او را کشید!

⑧ پادشاہے با نوائے ارجمند — ہم بہ فقر اندر مقامِ او بلند!

⑨ نقشِ خوبے بندد از فکرِ شگرف — یک جہاں معنی نہاں اندر دو حرف!

⑩ کار گاہِ زندگی را محرم است — او جم است و شعرِ او جامِ جم است!"

⑪ ما بہ تعظیمِ ہنر برخاستیم — باز بادے صحبتے آراستیم

☆-----☆-----☆

فرہنگ:

نکتہ آرا: چھپی ہوئی اور باریک باتیں کرنے والا۔ سحاب آذری: بہار کا بادل۔ غنچہ: کلی۔ نورس: تازہ۔ چید: چنا۔ ارجمند: صاحب رتبہ، صاحب قدر و منزلت، قدر و قیمت والا۔ نقش: صورت، نگار، لیاقت، سزاواری، جادو، ٹونا، منتر، افسوں وغیرہ۔ خو: خصلت، عادت، سجاؤ، سرشت۔ شگرف: نادر، عجیب، نیک، بزرگ، جوشاندہ، مسہل۔ کارگاہ: کارخانہ، دُنیا، کپڑا بننے کی کھڈی۔ جامِ جم: جمشید کا جام، جس میں ساری دُنیا نظر آتی تھی۔ برخاستیم: ہم اُٹھے۔

⑥ اُس پوشیدہ اور باریک باتیں کرنے والے کا نام برتری ہے اس کی فطرت بہار کے بادل کی طرح ہے۔

⑦ اُس نے تازہ کلیوں کے سوا باغ سے کچھ نہ چنا، تیرے نغمے نے اُسے ہماری طرف کھینچا (ہے)۔

⑧ وہ قدر و قیمت والی نوا (شاعری) کا بادشاہ ہے، فقر میں بھی بلند مقام رکھتا ہے۔

⑨ اُس نے اپنے نادر فکر سے خصلت کی صورتیں آزاد کیں، اس کی دو باتوں میں معنی کا ایک جہاں چھپا ہوا ہے۔

⑩ (وہ) زندگی کے کارخانے کا واقف کار ہے، وہ جم ہے اور اُس کا شعر جامِ جم ہے۔

⑪ ہم ہنر کی تعظیم کے لیے اُٹھے، پھر اُس کے ساتھ صحبت سجائی (اُس کے پاس بیٹھے)۔

زندہ رود

① اے کہ گفتی نکتہ ہاے دلنواز — مشرق از گفتارِ تو داناے راز!
② شعر را سوز از کجا آید بگوے — از خودی یا از خدا آید بگوے!

برتری ہری

① کس نداند در جہاں شاعر کجاست — پردۂ او از بم و زیرِ نواست!
② آں دلِ گرمے کہ دارد در کنار — پیشِ یزداں ہم نمی گیرد قرار!
③ جانِ مارا لذت اندر جستجوست — شعر را سوز از مقامِ آرزوست!
④ اے تو از تاکِ سخن مستِ مدام — گر ترا آید میسّر ایں مقام
⑤ با دو بیتے در جہانِ سنگ و خشت — می تواں بردن دل از حورِ بہشت!

فرہنگ:

کجا: کہاں، کس جگہ، ہر جگہ، جہاں کہیں، چہ، کیا، کب۔ زیر و بم: اُتار چڑھاؤ۔ گرم: جلتا ہوا، تیز رفتار، جلد، اشتاب، بہت، خفا، ناراض، بہت اختلاف رکھنے والا۔ کنار: کنارہ، کونہ، گوشہ، بغل، آغوش۔ تاک: انگور کا درخت، داکھ کی بیل۔ تاکِ سخن: مراد شاعری کی شراب۔

زندہ رود

① اے کہ آپ نے دل کو نوازنے والی پوشیدہ باتیں کہیں، آپ کی باتوں سے مشرق دانائے راز (راز جاننے والا) ہے۔

② بتائیے کہ شعر کا سوز کہاں سے آتا ہے؟ بتائیے خودی سے آتا ہے یا خدا سے آتا ہے؟

برتری ہری

① جہاں میں کسی نے نہ جانا کہ شاعر کیا ہوتا ہے، اس کا پردہ اُس کی نوا (شاعری) کا اُتار چڑھاؤ ہوتا ہے۔

② وہ جلتا ہوا دل جو وہ آغوش (پہلو) میں رکھتا ہے، (وہ دل) یزداں کے سامنے بھی قرار نہیں پاتا۔

③ ہماری جان کی لذت جستجو (تلاش) میں ہے، شعر کا سوز مقامِ آرزو سے ہے۔

④ اے کہ تُو شاعری کی شراب سے ہمیشہ مست رہتا ہے اگر تجھے یہ مقام مل جائے۔

⑤ اس پتھر اور اینٹ کے جہان میں دو شعروں سے بہشت کی حوروں کا دل لیا جاسکتا ہے۔

زندہ رود

① ہندیاں را دیدہ ام در پیچ و تاب — سرِّ حق وقت است گوئی بے حجاب!

برتری ہری

① ایں خدایانِ تنک مایہ ز سنگ اند و زخشت! — برترے ہست کہ دور است ز دیر و ز کنشت!

② سجدہ بے ذوقِ عمل خشک و بجائے نرسد — زندگانی ہمہ کردار چہ زیبا و چہ زشت!

③ فاش گویم بتو حرفے کہ نداند ہمہ کس — اے خوش آں بندہ کہ بر لوحِ دل او را بنوشت!

④ ایں جہانے کہ تو بینی اثرِ یزداں نیست — چرخہ از تست و ہم آں رشتہ کہ بر دوک تو رشت!

⑤ پیشِ آئینِ مکافاتِ عمل سجدہ گزار — زانکہ خیزد ز عمل دوزخ و اعراف و بہشت!

(ترجمہ از برتری ہری)

فرہنگ:

تنک مایہ: مفلس، کنگال۔ برتر: بہت اُونچا۔ دیر: بت خانہ، گرجا، مندر، گنبد۔ کنشت: پارسیوں کا عبادت خانہ، آتش کدہ۔ خشک: سوکھا ہوا، خالی، خالص، بخیل، بے فائدہ، دلچسپی سے خالی۔ چرخہ: سوت کاتنے کا آلہ، دور جو بمقابلہ تسلسل ہوتا ہے ایک درخت کا نام جو بہت پتلا اور خشک سا ہوتا ہے۔ رشتہ: دھاگہ، تاگہ، تار، موتیوں کی لڑی، سویاں، ایک بیماری جس سے پنڈلی وغیرہ پر زخم ہو کر اندر سے سوت کے دھاگے کی مانند تار سا نکلتا ہے، مجازاً ناطہ۔ دوک: تکلا۔ رِشت: کاتا۔

زندہ رود

① میں نے اہل ہندوستان کو پیچ وتاب میں دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا راز وقت ہے بے حجاب کہیں۔

برتری ہری

① یہ اینٹ اور پتھر سے بنے ہوئے کنگال خدا (ہیں) بہت اونچا ہے وہ کہ جو بت خانے اور آتش کدے سے دور ہے۔

② عمل کی لذت کے بغیر سجدہ بے فائدہ ہے اور کسی جگہ نہیں پہنچتا، زندگی ساری کی ساری کردار ہے کیا اچھا، کیا بُرا۔

③ میں وہ بات تجھے صاف صاف بتاتا ہوں جسے ہر کوئی نہیں جانتا، خوش (بخت) ہے وہ بندہ کہ جس نے (اپنے) دل کی تختی پر اُسے لکھا۔

④ یہ جہاں کہ تُو جسے دیکھتا ہے خدا کا اثر نہیں ہے، چرخہ تجھ سے ہے اور وہ دھاگہ بھی کہ جسے تو نے تکلے پر کاتا۔

⑤ مکافاتِ عمل کے دستور کے سامنے سجدہ کر، کیونکہ عمل سے دوزخ، اعراف اور بہشت اُٹھے (پیدا ہوئے)

حرکت بہ کاخِ سلاطینِ مشرق

نادر، ابدالی، سلطان شہید

① رفت در جانم صدائے برتری ۔ مست بودم از نوائے برتری
② گفت رومیؔ چشمِ دل بیدار بہ ۔ پابروں از حلقۂ افکار نہ
③ کردۂ بر بزمِ درویشاں گذر ۔ یک نظر کاخِ سلاطیں ہم نگر
④ خسروانِ مشرق اندر انجمن ۔ سطوتِ ایران و افغان و دکن

فرہنگ:

نادر: نادر قلی نام، ۱۶۸۷ء خراسان میں پیدا ہوا۔ جوانی میں ڈاکوؤں کا سردار تھا۔ ۱۷۳۶ء میں ایران کا بادشاہ بنا۔ ۱۷۳۹ء میں دہلی پر حملہ کیا۔ ۱۰ مئی ۱۷۴۷ء میں اسے قتل کر دیا گیا۔ ابدالی: احمد شاہ درانی ہرات کے قرب و جوار میں فرقہ ابدال کا سردار زادہ تھا۔ نادر شاہ نے اسے بچپن میں قید کر دیا تھا۔ نادر شاہ کے بعد اس نے اپنی سلطنت آہستہ آہستہ مضبوط کر لی۔ ۱۷۶۱ء میں پانی پت کے میدان میں مرہٹوں کو شکست دی۔ ۱۷۷۳ء میں وفات پائی۔ سلطان شہید: فتح علی، ٹیپو سلطان ۱۷۵۰ء میں پیدا ہوا۔ ۱۷۸۲ء میں اپنے باپ حیدر علی کی جگہ میسور کا تخت سنبھالا۔ ۱۷۹۹ء میں میسور کے دارالحکومت سرنگا پٹم کے مقام پر شہید ہوا۔ خسروان: خسرو کی جمع، سیاوش بن کیکاؤس کے بیٹے کا نام، پرویز بن ہرمز بن نوشیرواں کا نام جو شیریں کا عاشق تھا، مجازاً ہر بادشاہ کو کہتے ہیں۔

مشرق کے بادشاہوں کے محل کی طرف روانگی

نادر، ابدالی، سلطان شہید

① برتری کی آواز میری جان میں اُتر گئی، میں برتری کی نوا (مراد شاعری) سے مست ہو گیا۔

② رومی نے کہا دل کی آنکھ بیدار بہتر ہے۔ اپنا پاؤں افکار کے دائرے سے باہر رکھ۔

③ تُو درویشوں کی مجلس سے گزرا (ہے) اِک نظر سلاطین کا محل بھی دیکھ۔

④ مشرق کے بادشاہ ایران افغانستان اور دکن کا رعب و دبدبہ (تھے) (اُن) کی محفل بجی تھی۔

madlib.org

⑤ نادر آں دانائے رمزِ اتحاد | با مسلماں داد پیغامِ وداد
⑥ مرد ابدالی وجودش آیتے | داد افغاں را اساسِ ملتے
⑦ آں شہیدانِ محبت را امام | آبروئے ہند و چین و روم و شام
⑧ نامش از خورشید و مہ تابندہ تر | خاکِ قبرش از من و تو زندہ تر!
⑨ عشق رازے بود بر صحرا نہاد | تو ندانی جاں چہ مشتاقانہ داد؟
⑩ از نگاہِ خواجۂ بدر و حنین | فقر و سلطاں وارثِ جذبِ حسین
⑪ رفت سلطاں زیں سرائے ہفت روز | نوبتِ او در دکن باقی ہنوز!"

......☆......☆......☆......

⑫ حرف و صوتم خام و فکرم ناتمام | کے تواں گفتن حدیثِ آں مقام!
⑬ نوریاں از جلوہ ہائے او بصیر | زندہ و دانا و گویا و خبیر!
⑭ قصرے از فیروزہ دیوار و درش | آسمانِ نیلگوں اندر برش!

فرہنگ:

وداد: دوستی، محبت، اتحاد، اُلفت۔ دانا: جاننے والا، عقل مند۔ تابندہ تر: زیادہ روشن۔ مشتاقانہ: خواہش مندی سے۔ خواجۂ بدروحنین: بدروحنین کے سردار، مراد حضور نبی کریم ﷺ۔ سرا: گھر، مکان۔ ہفت روز: سات دن۔ نوبت: نقارہ، ڈھونسا، دمامہ، بارگاہ، بڑا خیمہ، فرصت، باری۔ ناتمام: ادھورا، ناقص، نامکمل، خام، کچا۔ نوریاں: نوری کی جمع، فرشتے۔ بصیر: دانش مند، دیکھنے والے، بینا، بغیر آنکھ کے تمام ظاہر و باطن کا دیکھنے والا، اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام۔ گویا: بولنے والے، کہنے والے، بولتے ہوئے، زبان، بظاہر غالباً۔ خبیر: واقف، جاننے والا، دانا، عارف، اللہ کا صفاتی نام، اونٹ کی پشم، کسان۔ فیروزہ: ایک نیلے اور مشہور جواہر کا نام جس کی کان نیشاپور میں ہے۔ بر: آغوش، بغل۔

⑤ نادر جو کہ رمزِ اتحاد کا جاننے والا ہے (جس نے) مسلمانوں کو محبت کا پیغام دیا۔

⑥ ابدالی وہ مرد ہے کہ جس کا وجود آیت ہے اُس نے افغانیوں کو ملت کی بنیاد دی۔

⑦ وہ (ٹیپو سلطان) محبت کے شہیدوں کا امام ہے ہند، چین، روم اور شام کی آبرو ہے۔

⑧ اِس کا نام سورج اور چاند سے زیادہ روشن ہے۔ اس کی قبر کی مٹی مجھ سے اور تجھ سے زیادہ زندہ ہے۔

⑨ عشق ایک راز تھا (جسے) اس نے صحرا میں رکھ دیا (مراد بالکل ظاہر کر دیا) تو نہیں جانتا کہ اِس نے کتنی خواہش مندی سے جان دی۔

⑩ بدر و حنین کے سردار (حضور نبی کریم ﷺ) کی نگاہ سے (ٹیپو سلطان کا) فقر اور سلطانی جذب حسین رضی اللہ عنہ کے وارث تھے۔

⑪ سلطان (ٹیپو) اس سات دنوں کے گھر سے گیا، اُس کا نقارہ ابھی تک دکن میں باقی ہے۔

⑫ میری آرزو اور الفاظ ناقص میرا فکر نامکمل ہے، میں اُس کے مقام کی بات کیسے کہہ سکتا ہوں۔

⑬ اُس کے جلوؤں سے فرشتے دیکھنے والے، زندہ، دانا، بولنے والے اور جاننے والے ہیں۔

⑭ (وہ) ایک (ایسا) محل ہے جس کے در و دیوار نیلے موتی کے ہیں (اور) نیلا آسمان اُس کی آغوش میں ہے۔

⑮ رفعتِ او برتر از چند و چگوں — می کند اندیشہ را خوار و زبوں!
⑯ آں گل و سرو و سمن آں شاخسار — از لطافت مثلِ تصویرِ بہار!
⑰ ہر زماں برگِ گل و برگِ شجر — دارد از ذوقِ نمو رنگِ دگر!
⑱ ایں قدر بادِ صبا افسوں گر است — تا مژہ برہم زنی زرد احمر است!
⑲ ہر طرف فوارہ ہا گوہر فروش — مرغکِ فردوس زاد اندر خروش!
⑳ بارگاہے اندراں کاخے بلند — ذرۂ او آفتاب اندر کمند!
㉑ سقف و دیوار و اساطین از عقیق — فرشِ او از یشم و پرچیں از عقیق!
㉒ بر یمین و بر یسارِ آں وثاق — حوریاں صف بستہ با زریں نطاق!

فرہنگ:

رفعت: بلندی، بلند مرتبہ ہونا، مرتبہ کی بلندی۔ برتر: بہت اونچا۔ چندوچگوں: کتنا اور کیونکر۔ اندیشہ: فکر، سوچ۔ سمن: چنبیلی کا پھول، برک، سکندرنامے میں ستاروں سے مراد ہے۔ شاخسار: وہ جگہ جہاں بہت سے شاخ دار درخت ہوں، بہت سی شاخوں والا درخت۔ لطافت: باریک ہونا، باریکی، ریزہ ریزہ ہونا، فارسی میں بمعنی پاکیزگی، تازگی، نرمی، مہربانی۔ نمو: بڑھنا، اُگنا، بالیدگی، زمین سے گھاس وغیرہ کا اُگنا۔ مژہ برہم زنی: تُو پلک جھپکے۔ احمر: سُرخ۔ افسوں گر: جادوگر۔ گوہرفروش: موتی بیچنے والا۔ مرغک: پرندہ۔ فردوس زاد: بہشت میں پیدا ہونے والے۔ بارگاہ: محل شاہی کچہری کی جگہ، کسی بزرگ کا مکان، دیوان خانہ، شاہی خیمہ، حاملہ جانوروں کا پیٹ، کاخ، محل۔ سقف: چھت، مکان کی چھت۔ اساطین: اسطوانہ کی جمع، ستون، تھم، کھمبے۔ عقیق: سرخ رنگ کا پتھر جو یمن سے آتا ہے، لب معشوق، شراب۔ یشم: سبزی مائل پتھر۔ پرچیں: باغ یا کھیت کی باڑ۔ پرچیں کاری: باڑ بنانا، پتھر میں پتھر کی نقاشی کرنا، خاتم بندی، محکم کرنا۔ وثاق: گھر، حرم، سرائے خانہ۔ نطاق: پٹکا، کمربند۔

⑮ اُس کے مرتبہ کی بلندی کتنا اور کیونکر سے بہت اونچی ہے (جو) سوچ کو ذلیل و رسوا کرتی ہے۔

⑯ وہ گلاب اور سرو اور چنبیلی کے پھول، وہ بہت سی شاخوں والے درخت (محل کے) جو پاکیزگی میں تصویرِ بہار کی مانند (ہیں)۔

⑰ ہر لحہ پھول کی پتیاں اور درختوں کے پتے، بڑھنے کی لذت سے دوسرے رنگ رکھتے ہیں (رنگ تبدیل کرتے ہیں)۔

⑱ بادِ صبا اِس قدر جادوگر ہے جب تک کہ تُو پلک جھپکے، زرد، سُرخ (ہو جاتا) ہے۔

⑲ ہر طرف موتی لٹاتے فوارے، شور و غل کرتے بہشت کے پرندے۔

⑳ (اُس) بلند محل میں ایک (ایسی) بارگاہ ہے (جس کے) ذرے کی کمند میں سورج ہے۔

㉑ چھت، دیواریں اور ستون سرخ پتھر کے ہیں۔ اُس کے فرش سبزی مائل پتھر کے جن میں سرخ پتھر کی باڑ (حاشیے، نقاشی) ہے۔

㉒ اُس گھر کے دائیں بائیں سنہری کمر بند باندھے حوریں قطار بنائے کھڑی ہیں۔

maablib.org

23 درمیاں بنشستہ بر اورنگِ زر　　خسروانِ جم حشم بہرام فر!
24 رومی آں آئینۂ حسنِ ادب　　باکمالِ دلبری بکشاد لب!
25 گفت "مردے شاعرے از خاوراست　　شاعرے یا ساحرے از خاور است!
26 فکرِ او باریک و جانش درد مند　　شعرِ او در خاوراں سوزے فگند!"

☆☆☆

فرہنگ

اورنگ زر: سونے کا تخت۔ خسروان: خسرو کی جمع، بادشاہ۔ جم: جمشید ایران کا بہت بڑا بادشاہ۔ حشم: رعب ودبدبہ۔ بہرام: ایران کا بادشاہ۔ فر: شان وشوکت۔

maablib.org

(23) درمیان میں سونے کے تخت پر بیٹھے تھے وہ بادشاہ (نادر، ابدالی اور سلطان ٹیپو) جن کا رعب و دبدبہ جمشید سا اور شان و شوکت بہرام جیسی تھی۔

(24) رومی جو کہ حسن ادب کا آئینہ (ہیں) انہوں نے کمالِ دلبری سے لب کھولے۔

(25) انہوں نے کہا "ایک مرد شاعر مشرق سے ہے، شاعر ہے یا جادوگر ہے (یہ) مشرق سے ہے۔

(26) اس کی سوچ لطیف ہے اور اس کی جان دردمند ہے۔ اس کے شعر نے اہلِ مشرق میں سوز ڈال دیا ہے۔

maablib.org

نادر

① خوش بیا اے نکتہ سنج خاوری اے کہ می زیبد ترا حرفِ دری

② محرمِ رازیم! با ما راز گوے آنچہ میدانی ز ایران باز گوے!

زندہ رود

① بعد مدت چشم خود بر خود کشاد لیکن اندر حلقۂ دامے فتاد

② کشتۂ نازِ بتانِ شوخ و شنگ خالقِ تہذیب و تقلیدِ فرنگ!

③ کارِ آں وارفتۂ ملک و نسب ذکرِ شاپور است و تحقیرِ عرب!

④ روزگارِ او تہی از واردات از قبورِ کہنہ می جوید حیات!

⑤ باوطن پیوست و از خود درگذشت دل بہ رستم داد و از حیدر گذشت!

⑥ نقشِ باطل می پذیرد از فرنگ سرگذشت خود بگیرد از فرنگ!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

خوش بیا: خوش آمدید۔ نکتہ سنج: دانا، خوش فہم، شاعر۔ می زیبد: زیب دیتی ہے۔ حرفِ دری: فارسی حلقہ دام: چکور پکڑنے کا گھوڑے کی دُم کے بالوں کا جال، جال کی مانند بنا ہوا روبال۔ کُشتہ: قتل کیا ہوا، مارڈالا ہوا، مجازاً عاشق، کوئی دھات یا زہریلی شے آگ میں جلا کر کھانے کے قابل بنائی ہوئی۔ شنگ وشوخ: خوب رو، خوبصورت، خوش مزاج۔ بتاں: بت کی جمع، مورت، صنم، معشوق۔ وارفتہ: تھکا ہوا، مضمحل، چور، بے خبر، کھویا ہوا۔ شاپور: قدیم ایران کا فرمانروا بادشاہ۔ تحقیر: حقیر سمجھنا، حقیر جاننا، ذلیل کرنا۔ واردات: وارد کی جمع وہ حال جو آدمی پر گزرے، واقعہ، حادثہ۔ می جوید: تلاش کرتا ہے۔ پیوست: مل گئے، ایک دوسرے میں گھس گئے۔ درگذشت: گذر گیا، مرگیا۔ می پذیرد: قبول کرتا ہے۔

نادر

① خوش آمدید اے مشرقی شاعر! تجھے فارسی (زبان) زیب دیتی ہے۔

② ہم محرم راز ہیں ہمیں راز بتا، جو کچھ تو ایران کے بارے جانتا ہے پھر بتا۔

زندہ رود

① (ایران نے) مدت بعد اپنی آنکھیں خود پر کھولیں لیکن جال میں پھنس گیا۔

② خوبصورت معشوقوں کے نازوں کا عاشق (ہے) تہذیب کا خالق ہے اور یورپ کی پیروی کرتا ہے۔

③ اُس کا کام ملک و نسب میں کھویا ہوا ہے۔ شاپور کا ذکر ہے اور عرب کو حقیر جانتا ہے۔

④ اس کا زمانہ (نئے) واقعات سے خالی ہے، پرانی قبروں سے وہ زندگی تلاش کرتا ہے۔

⑤ وطن سے مل گیا اور اپنے آپ سے گزر گیا، رستم کو دل دے دیا اور حیدر سے گزر گیا۔

⑥ یورپ سے نقشِ باطل قبول کرتا ہے، اپنی کہانی (تاریخ) یورپ سے لیتا ہے۔

⑦ پیریٔ ایراں زمانِ یزد جرد — چہرۂ او بے فروغ از خون سرد!

⑧ دین و آئین و نظامِ او کہن — شید و تارِ صبح و شام او کہن!

⑨ موج مے در شیشۂ تاکش نبود — یک شرر در تودۂ خاکش نبود!

⑩ تا ز صحرائے رسیدش محشرے — آں کہ داد او را حیاتِ دیگرے!

⑪ ایں چنیں حشر از عنایاتِ خدا است — پارس باقی! رومۃ الکبریٰ کجاست؟

⑫ آنکہ رفت از پیکرِ او جانِ پاک — بے قیامت برنمی آید ز خاک!

⑬ مردِ صحرائی بایران جاں دمید — باز سوے ریگ زار خود رمید!

⑭ کہنہ را از لوح ما بسترد و رفت — برگ و سازِ عصرِ نو آورد و رفت!

⑮ آہ احسانِ عرب نشناختند — از تشِ افرنگیاں بگداختند!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

یزدجرد: یزدگرد ایران کے بادشاہ کا نام جو بہرام گور کا باپ اور بہت ظالم تھا۔ ایران کے آخری پارسی بادشاہ کا نام جو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں عربوں سے شکست کھا کر اپنے ہی ملازموں کے ہاتھوں مارا گیا۔ شید: خورشید کا مخفف، سورج، بہت روشن، روشنی۔ تارِ صبح: صبح کا ڈورا۔ شیشہ: کانچ، آئینہ، بوتل، صراحی، آلہ مقیاس الہوا، بیرومیٹر۔ تاک: انگور کا درخت، داکھ کی بیل۔ تودہ: ڈھیر، انبار، ٹیلہ۔ شیشۂ تاک: شراب کی صراحی۔ محشر: میدان قیامت۔ چنیں: ایسی، ایسی بات۔ پارس: فارس، ایران کا ایک صوبہ، مراد ایران۔ رومۃ الکبریٰ: عظیم رومن سلطنت۔ جاں دمید: جان پھونکی۔ رمید: بھاگ گئے۔ ریگزار: ریگستان صحرا۔ بسترد: مٹایا، محو کیا، صاف کیا۔ برگ و ساز: اسباب، سامان، ساز و سامان۔

⑦ ایران کا بڑھاپا یزدگرد کا زمانہ ہے۔ سرد خون کی وجہ سے اس کا چہرہ روشن نہیں ہے۔

⑧ اُس کا دین آئین اور نظام پرانا ہے اُس کا سورج، صبح کا ڈورا، اور شام پرانی ہے۔

⑨ اس کی شراب کی صراحی میں شراب کی لہر نہیں تھی، اس کی خاک کے ڈھیر میں ایک چنگاری (بھی) نہیں تھی۔

⑩ یہاں تک کہ صحرا سے اس کی قیامت پہنچی، جس نے کہ اس کو دوسری زندگی دی (مراد اسلام پہنچا)۔

⑪ اس جیسی قیامت خدا کی مہربانیوں میں سے ہے، ایران باقی ہے، رومن سلطنت کہاں ہے؟

⑫ وہ کہ جس کے جسم سے جان پاک چلی گئی بغیر قیامت خاک سے (جان پاک) نہیں آتی (مراد خاک میں جان لانے کے لیے قیامت ضروری ہے)۔

⑬ صحرائی مردوں نے ایران میں جان پھونکی پھر اپنے صحرا کی طرف بھاگ گئے۔

⑭ ہماری محقق سے پرانی (تحریر) صاف کی اور چلے گئے، نئے زمانے کا ساز و ساماں لائے اور چلے گئے۔

⑮ افسوس انہوں (اہل ایران) نے عرب کا احسان نہ پہچانا، انگریزوں کی آگ سے خود کو پگھلا لیا۔

نمودار می شود روح ناصر خسرو علوی وغزلے مستانہ سرائیدہ غائب می شود

① "دست را چوں مرکب تیغ و قلم کردی مدار
ہیچ غم گر مرکب تن لنگ باشد یا عرن

② از سر شمشیر و از نوک قلم زاید ہنر
اے برادر ہمچو نور از نار و نار از نارون

فرہنگ:

ناصر خسرو علوی: ایران کا بہت مشہور فارسی شاعر اور ادیب ۱۰۰۳ء میں پیدا ہوا، علوم عقلیہ کا خاص ماہر اور اسماعیلی مذہب کا مبلغ تھا۔ اسماعیلی مذہب پر اس نے فلسفیانہ انداز میں ایک کتاب "زادالمسافرین" کے عنوان سے تحریر کی۔ اقبال نے اس کے ایک اخلاقی قصیدے کے چند اشعار غزل کے عنوان سے درج کیے ہیں۔ مَرکَب: سواری، سوار ہونے کی کوئی شے، جیسے اونٹ، کشتی، گھوڑا، جہاز وغیرہ۔ لِنگ: لنگڑا۔ عرن: گھوڑے کی ایک بیماری جس میں اس کے پاؤں پھٹ جاتے ہیں۔

ناصر خسرو علوی کی روح ظاہر ہوتی ہے اور ایک مستانہ غزل گا کر غائب ہو جاتی ہے

① جب تُو نے ہاتھ کو تلوار یا قلم کی سواری بنا دیا (پھر) کوئی غم نہیں اگر بدن کی سواری لنگڑی ہو جاتی ہے یا عرن کا شکار ہو جاتی ہے۔

② تلوار کی نوک اور قلم کی زبان سے ہنر پیدا ہوتا ہے، اے بھائی جیسے روشنی آگ سے اور آگ ناروَن (درخت، مراد درخت کی لکڑی) سے (پیدا ہوتی ہے)

maablib.org

③ بے ہنرداں نزدِ بے دیں ہم قلم ہم تیغ را — چوں نباشد دیں نباشد کلک و آہن را ثمن

④ دیں گرامی شد بدانا و بناداں خوار گشت — پیشِ ناداں دیں چو پیشِ گاو باشد یاسمن!

⑤ ہچو کرپاسے کہ از یک نیمہ زو الیاس را — کرتہ آید وز دگر نیمہ یہودی را کفن"

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

زایدہنر: ہنر پیدا ہوتا ہے۔ ہم چو: حرف تشبیہ، مانند، ایسا ہی جیسے۔ ناروَن: انار کا درخت، انار کی مانند ایک درخت جسے گلنار فارسی میں کہتے ہیں۔ اس کے پھول نہایت سرخ ہوتے ہیں۔ دان: تُو جان، سمجھ۔ نزد: نزدیک۔ کِلک: قلم، قلم کا نیزہ، ہر شے جو اندر سے خالی ہو۔ آہن: لوہا، تلوار، خنجر۔ ثمن: قیمت۔ گرامی بودن: باعزت ہونا۔ خوار: بے اعتبار، رسوا، ذلیل، بے قدر، تھوڑا، قلیل، آساں، سیدھا۔ گشت: شُد کا مترادف، ہوا، ہوگیا، پھیرا، پھرنا، سیر، دیکھنا، محو ہوگیا، مٹا دینا، خربوزہ۔ گاو: گائے، بیل، برج ثور، صراحی، پہلوان، تین کوس کا فاصلہ۔ یاسمن: چنبیلی کا پھول۔ کرپاس: روئی کا کپڑا۔ نیمہ: نصف، آدھا، ادھورا، جانب، طرف، برقع جو مُنہ پر ڈالا جاتا ہے۔ جامہ کوتاہ کی ایک قسم، معماروں کا آدھا گو۔ زو: (ز او) اُس سے۔

③ بے دین کے نزدیک قلم کو بھی تلوار کو بھی، بے ہنر سمجھ، جب دین نہ رہا، قلم اور تلوار کی قیمت نہ رہی۔

④ دانا سے دین کو عزت ملتی ہے اور (دین) ناداں سے بے قدر ہوا، نادوں کے سامنے دین ایسے ہے جیسے گائے کے سامنے چنبیلی کا پھول۔

⑤ روئی کے اس کپڑے کی مانند ہے کہ اس کی ایک نصف سے حضرت ادریس علیہ السلام کا کرتہ اور دوسرے نصف سے یہودی کا کفن بنتا ہے۔

maablib.org

ابدالی

① آں جواں کو سلطنت ہا آفرید باز در کوہ و قفارِ خود رمید!

② آتشے در کوہسارش بر فروخت خوش عیار آمد بروں یا پاک سوخت؟

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

آں جواں: وہ جواں، اشارہ ہے امان اللہ خاں کی طرف جو ۱۹۲۸ء سے پہلے افغانستان کا حکمران بنا پھر اسے معزول کیا گیا تھا۔ آفرید: پیدا کیں۔ قفار: چٹیل میدان، بغیر سالن کی روٹی، روکھی روٹی۔ بر فروخت: روشن کی۔ عیار: سونے چاندی کی چاشنی، سونے چاندی کا اچھا برا آزمانا، کسوٹی پر لگانا، وزن کرنے کا کانٹا۔ بروں آمد: باہر نکل آیا، سورج کا چڑھنا۔ پاک سوخت: بالکل جل گیا۔

ابدالی

① وہ جواں کہ جس نے کئی سلطنتیں پیدا کیں پھر اپنے پہاڑوں اور چٹیل میدانوں میں بھاگ گیا (چلا گیا)۔

② اُس کے پہاڑوں میں آگ روشن ہوئی (اے زندہ رود) خوب پرکھ، وہ اس (آگ سے) باہر نکل آیا یا (اس آگ میں) مکمل جل گیا۔

maablib.org

زندہ رود

① امتاں اندر اخوت گرم خیز — او برادر با برادر در ستیز

② از حیاتِ او حیاتِ خاور است — طفلکِ دہ سالہ اش لشکرگر است!

③ بے خبر خود را ز خود پرداختہ — ممکناتِ خویش را نشناختہ!

④ ہست دارائے دل و غافل ز دل — تن ز تن اندر فراق و دل ز دل!

⑤ مردِ رہرو را بمنزل راہ نیست — از مقاصد جانِ او آگاہ نیست!

⑥ خوش سرودآں شاعرِ افغاں شناس — آنکہ بیند باز گوید بے ہراس!

فرہنگ:

امتاں: اُمت کی جمع، جماعت، قوم۔ گرم خیز: تیز رو، تیز رفتار، چست و چالاک، سحر خیز، تہجد پڑھنے والا صوفی۔ طفلک دہ سالہ: دس سال کا بچہ۔ لشکر گر: لشکر یا فوج بنانے والا، لشکر کی قیادت کرنے والا۔ پرداختہ: فارغ، خالی، مشغول، معروف، ساختہ و آراستہ، دور کیا ہوا، صیقل کیا ہوا، جلا کیا ہوا۔ ممکنات: ممکن کی جمع، وہ باتیں جن کا ہونا ممکن ہے۔ نشناختہ: نہ پہچانی ہوئیں۔ سرود: گیت، راگ، نغمہ۔ سرود: شعر، نظم۔ شاعرِ افغاں شناس: افغانیوں کو جاننے والا شاعر، مراد خوشحال خاں خٹک۔ بے ہراس: بے خوف، نڈر۔

زندہ رود

① (دوسری) قومیں اخوت میں تیز چل رہی ہیں وہ (افغانی) بھائی سے لڑ رہا ہے۔

② اس کی زندگی سے مشرق کی زندگی ہے۔ اس کا دس سال کا بچہ (بھی) لشکر کی قیادت کرنے والا ہے۔

③ (اس) بے خبر نے خود کو خود سے جدا کیا ہوا ہے، اپنی ممکنات کو پہچانا نہیں ہے۔

④ وہ دل رکھتا ہے اور دل سے بے خبر ہے، جسم جسم سے جدا ہے اور دل دل سے۔

⑤ راستہ چلنے والے مرد کے پاس منزل کا راستہ نہیں ہے۔ اس کی جان مقاصد سے واقف نہیں ہے۔

⑥ افغانیوں کو جاننے والے شاعر (خوشحال خاں خٹک) کے شعر خوب (ہیں) (کیونکہ) جو کچھ اس نے دیکھا، بلا خوف کہہ دیا۔

⑦ آں حکیم ملّتِ افغانیاں آں طبیب علّتِ افغانیاں!

⑧ رازِ قومے دید و بے باکانہ گفت حرفِ حق با شوخیٔ رندانہ گفت!

⑨ "اشترے یابد اگر افغانِ حُر بایراق و ساز و با انبارِ دُر

⑩ ہمتِ دونش ازاں انبارِ دُر می شود خوشنود با زنگِ شتر!"

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

حکیم: سب علوم جاننے والا، دانا، جس کے قول و فعل اندازہ کے موافق اور برمحل ہوں۔ علت: سبب، وجہ، بیماری، مرض۔ بے باکانہ: نڈر ہوکر۔ حرف حق: سچی بات، حق بات۔ شوخی: تیزی، شرارت، رندانہ: رندوں کے انداز میں۔ اُشتر: اونٹ، شتر۔ حُر: یزید (لعین) کی فوج کے ایک سردار کا نام جو معرکہ کربلا میں سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی صداقت دیکھ کر اُن کی طرف آ گیا اور یزید (لعین) کی فوج سے لڑ کر شہید ہوا۔ حُر: خود مختار، برگزیدہ، آزاد، چنی ہوئی شے، کبوتر، ہرن یا سانپ کا بچہ، عمدہ کام، عمدہ گھوڑا، باز، چرخ۔ یراق: لڑائی کا سامان، لڑائی کے ہتھیار، سامان، اسباب۔ ساز: ستار، سامانِ سفر۔ دُر: دُرّہ کی جمع، موتی، جواہر۔ دون ہمت: کم ہمت، خسیس۔ خوشنود: راضی، خوش، رضامندی۔ زنگ شُتر: اونٹ کو بلانے کی گھنٹی۔

⑦ وہ افغانیوں کی ملت کا حکیم (ہے) وہ افغانیوں کی بیماری کا طبیب (ہے)

⑧ اُس نے قوم کا راز دیکھا اور نڈر ہو کر کہا، حق بات رندوں کی سی تیزی سے کہی۔

⑨ "لڑائی اور سفر کے سامان کے ساتھ، موتیوں کے ڈھیر کے ساتھ، آزاد افغانی کو اگر اونٹ مل جائے۔

⑩ وہ کم ہمت موتیوں کے ڈھیر سے اونٹ کو بلانے والی گھنٹی سے خوش ہو جائے گا۔"

ابدالی

① در نہادِ ما تب و تاب از دل است
خاک را بیداری و خواب از دل است!

② تن ز مرگِ دل دگرگوں می شود
در مساماتش عرق خوں می شود!

③ از فسادِ دل بدن ہیچ است ہیچ
دیدہ بر دل بند و جز بر دل مپیچ!

④ آسیا یک پیکرِ آب و گل است
ملّتِ افغاں در آں پیکر دل است

⑤ از فسادِ او فسادِ آسیا
در کشادِ او کشادِ آسیا

⑥ تا دل آزاد است آزاد است تن
ورنہ کاہے در رہِ باد است تن!

فرہنگ:

نہاد: اصل، بنیاد، خلقت، آفرینش، طینت، سرشت، باطن، عادت، رسم، طرز، دستور، نہادن کا ماضی، رکھا۔ دگرگوں: اور طرح، اور ہی طرح۔ دِگر: دوسرا، اور۔ گوں: مانند، مثل۔ مسامات: بدن کے چھوٹے سوراخ جہاں سے پسینہ نکلتا ہے۔ عرق: پسینہ۔ خوں شدن: ہلاک ہونا، ختم ہونا۔ فساد: بگاڑ، خرابی، تباہی، تباہ ہونا۔ ہیچ: تھوڑا سا، اندک، تھوڑا نا چیز، کچھ، کوئی معدوم، گم۔ آسیا: چکی، براعظم ایشیا۔ کشاد: کشادن کا ماضی، کشادہ، فراخ، کھلا، فتح، خوشی، تیر چھوڑنا۔

ابدالی

① ہماری سرشت میں حرارت اور روشنی دل سے ہے۔ خاک (جسم) کا جاگنا اور سونا دل سے ہے۔

② دل کی موت سے جسم اور طرح کا ہو جاتا ہے (جسم کی حالت بدل جاتی ہے) اس کے مساموں سے پسینہ ختم ہو جاتا ہے۔

③ دل کی تباہی سے بدن معدوم ہے (ہے) دل پر بہت توجہ دے دل کے سوا کسی چیز کے گرد گھیرا نہ ڈال۔

④ ایشیا پانی اور مٹی کا ایک جسم ہے، افغانی قوم اس جسم میں دل ہے۔

⑤ اس کی تباہی سے ایشیا کی تباہی ہے، اس کی فتح ایشیا کی فتح ہے۔

⑥ جب تک دل آزاد ہے بدن آزاد ہے، ورنہ بدن ہوا کی راہ میں پڑا ہوا تنکا ہے۔

7 ہمچو تن پابندِ آئین است دل — مردہ از کیں زندہ از دین است دل!
8 قوتِ دیں از مقامِ وحدت است — وحدت از مشہود گردد ملت است

☆☆☆

9 شرق را از خود برد تقلیدِ غرب — باید ایں اقوام را تنقیدِ غرب
10 قوتِ مغرب نہ از چنگ و رباب — نے ز رقصِ دخترانِ بے حجاب!
11 نے ز سحرِ ساحرانِ لالہ روست — نے ز عریاں ساق و نے از قطعِ موست!
12 محکمی او را نہ از لا دینی است — نے فروغش از خطِ لاطینی است!
13 قوتِ افرنگ از علم و فن است — از ہمیں آتش چراغش روشن است!
14 حکمت از قطع و بریدِ جامہ نیست — مانعِ علم و ہنر عمامہ نیست!
15 علم و فن را اے جوانِ شوخ و شنگ — مغز می باید نہ ملبوسِ فرنگ!
16 اندریں رہ جز نگہ مطلوب نیست — ایں کلہ یا آں کلہ مطلوب نیست!
17 فکرِ چالاکے اگر داری بس است — طبعِ درّاکے اگر داری بس است!

☆☆☆

فرہنگ:

کین: دشمنی، عداوت۔ **ار:** اگر۔ **مشہود:** حاضر کیا گیا موجود۔ **چنگ:** پنجہ، ساز کا نام۔ **رباب:** مشہور ساز کا نام۔ **لالہ رو:** سرخ چہرہ والا، سرخ گالوں والا۔ **ساق:** پنڈلی۔ **قطع مو:** بال کاٹنا، کٹوانا۔ **خط لاطینی:** لاطینی رسم الخط، جس میں انگریزی لکھی جاتی ہے۔ **قطع و برید:** کاٹ چھانٹ۔ **جامہ:** کپڑا، لباس، صراحی و پیالہ۔ **مانع:** منع کرنے والا، روکنے والا۔ **عمامہ:** دستار، پگڑی، صافہ۔ **شوخ و شنگ:** خوبصورت، خوش مزاج۔ **مغز:** گودا، بھیجا، دماغ۔ **مطلوب:** طلب کیا گیا، جس چیز کی خواہش ہو، وہ چیز جس پر نظر پڑے، معشوق، مقصد۔ **کلہ:** ٹوپی۔ **چالاک:** چست، تیز، خونی، چور، بلند جگہ۔ **طبع:** سرشت، فطرت۔ **درّاک:** خوب سمجھنے والا، خوب جاننے والا۔

⑦ بدن کی طرح دل بھی آئین کا پابند ہوتا ہے، دل دشمنی سے مردہ اور دین سے زندہ ہوتا ہے۔

⑧ دین کی قوت مقام وحدت سے ہے اگر وحدت (ہے) تو ملت کا وجود ہے۔

⑨ مشرق خود کو مغرب کی تقلید میں لے گیا (مغرب کی پیروی کی) ان اقوام کو چاہیے کہ مغرب کے اچھے اور بُرے میں فرق کریں۔

⑩ مغرب کی قوت چنگ ورباب (موسیقی کے سازوں) سے نہیں ہے (اور) نہ بے پردہ بیٹیوں کے رقص سے ہے۔

⑪ نہ سرخ چہرے والی جادوگرنیوں (حسین عورتیں) کے جادو سے ہے نہ ننگی پنڈلیوں سے ہے نہ بال کٹوانے سے ہے۔

⑫ اس کی مضبوطی لادینی سے نہیں ہے نہ اس کی روشنی لاطینی رسم الخط (مراد انگریزی) سے ہے۔

⑬ یورپ کی قوت علم وفن سے ہے، اسی آگ سے اس کا چراغ روشن ہے۔

⑭ حکمت (دانش) لباس کی کانٹ چھانٹ سے نہیں (لباس کی کانٹ چھانٹ سے علم نہیں آتا) پگڑی علم وہنر (سیکھنے سے) منع کرنے والی نہیں ہے۔

⑮ اے خوبصورت اور خوش مزاج نوجوان علم وفن کے لیے یورپ کا دماغ چاہیے نہ کہ لباس۔

⑯ اس رہ میں نگاہ کے سوا کسی چیز کی خواہش نہیں ہونی چاہیے اس ٹوپی یا اس ٹوپی کی خواہش نہیں ہونی چاہیے۔

⑰ اگر تُو تیز فکر رکھتا ہے، کافی ہے۔ اگر تُو خوب سمجھنے والی فطرت رکھتا ہے، کافی ہے۔

⑱ گر کسے شبہا خورد دودِ چراغ — گیرد از علم و فن و حکمت سراغ!

⑲ ملکِ معنی کس حد او را نہ بست — بے جہادِ پیہمے ناید بدست!

⑳ تُرکِ از خود رفتہ و مستِ فرنگ — زہر نوشیں خوردہ از دستِ فرنگ!

㉑ زانکہ تریاقِ عراق از دست داد — من چہ گویم جز خدایش یار باد

㉒ بندۂ افرنگ از ذوقِ نمود — می برد از غربیاں رقص و سرود!

㉓ نقدِ جانِ خویش در بازد بہ لہو — علم دشوار است می سازد بہ لہو!

㉔ از تن آسانی بگیرد سہل را — فطرت او در پذیرد سہل را!

㉕ سہل را جستن دریں دیرِ کہن — ایں دلیلِ آنکہ جاں رفت از بدن!

……☆……☆……☆……

فرہنگ:

دود: دھواں، غبار، سانس، رنج و غم، سیاہی، فوج، لشکر۔ سراغ گیرد: کھوج لگا لیا۔ خود رفتہ: بے خود، بے خبر، آپے سے باہر۔ زہر نوشیں: میٹھا زہر۔ تریاق: زہر کی دوا، ایک مشہور معجون جو زہر کے اثر کو ختم کرتی ہے۔ از دست دادن: گنوا دینا، کھو بیٹھنا، ہاتھ سے دے دینا۔ یار باد: مددگار ہو، محافظ ہو۔ نمود: ظاہری شان، علامت، ظاہر ہونا، ظاہر، خوبی، رونق، شان و شوکت۔ نقد جاں: روح، رائج سکہ۔ در بازد: ہار دی۔ لہو: کھیلنا، کھیل کود، جماع، نیکی سے باز رکھنے والا کام۔ تن آسانی: راحت پسندی، آرام پسندی۔ سہل: آسان، ہموار اور نرم زمین، ہر آسان اور نرم شے۔ پذیرد: قبول کیا، مان لیا۔ جستن: تلاش کرنا۔ دیر کہن: پرانا بت خانہ (مراد دنیا) دلیل: راہ، راہ دکھانے والا، وجہ، ثبوت۔

⑱ اگر کسی نے راتوں کو چراغ کا دھواں کھایا (چراغ کی روشنی میں مطالعہ کیا) اس نے علم وفن اور حکمت کا سراغ لگالیا۔

⑲ معنی کی سلطنت کی کسی نے حد نہیں باندھی (حد مقرر نہیں کی، پیدا نہیں کی) (معنی کی سلطنت) مسلسل کوشش کے بغیر ہاتھ نہیں آتی۔

⑳ بے خبر ترک یورپ (کی پیروی) میں مست ہیں، انہوں نے یورپ کے ہاتھ سے میٹھا زہر کھالیا ہے۔

㉑ چونکہ انہوں نے عراق کا تریاق گنوا دیا، مَیں اس کے سوا کیا کہوں کہ خدا اس کا محافظ ہو۔

㉒ یورپ کے غلام نے ظاہری شان کی لذت سے (مراد زیبائش) اہل مغرب سے ناچ اور گانے لیے۔

㉓ اپنی روح کھیل کود میں ہار دی، علم مشکل ہے (اس لیے) انہوں نے کھیل کود سے موافقت کر لی۔

㉔ آرام پسندی کی وجہ سے آسان کو لیا، اُس کی فطرت نے آسان کو قبول کیا۔

㉕ اس پرانے بت خانے (دُنیا) میں آسان کی تلاش کرنا، یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ روح بدن سے چلی گئی ہے۔

زندہ رود

① می شناسی چیست تہذیب فرنگ — در جہانِ او دو صد فردوسِ رنگ!

② جلوہ ہایش خانمانہا سوختہ — شاخ و برگ و آشیانہا سوختہ!

③ ظاہرش تابندہ و گیرندہ ایست — دل ضعیف است ونگہ را بندہ ایست!

④ چشم بیند دل بلغزد اندروں — پیشِ ایں بُت خانہ افتد سرنگوں!

⑤ کس نداند شرق را تقدیر چیست! — دل بظاہر بستہ را تدبیر چیست؟

-----☆-----☆-----☆-----

فرہنگ:

می شناسی: تو پہچانتا ہے۔ خانماں: گھر بار، گھر کا اسباب۔ خانمانہا: بہت سے گھربار۔ سوختہ: جلا ہوا۔ تابندہ: روشن، چمکنے والا، چمکیلا۔ گیرندہ: دلکش، جاذب، پکڑنے والا۔ ضعیف: کمزور، ناتواں، ناطاقت، بوڑھا۔ بندہ: غلام۔ لغزاندن: پھسلا دینا، بہلانا، پھسلانا۔ سرنگوں: اوندھے منہ، سر کے بل، افسردہ۔ دل بظاہر بستہ: ظاہر سے دل لگائے ہوئے، ظاہر کی طرف توجہ کیے ہوئے۔ تدبیر: انجام سوچنا، کسی کام کے اخیر پر غور کرنا، پیچھے پڑنا، اپنے مرنے کے بعد غلام کی آزادی کی وصیت کرنا۔

زندہ رود

① آپ پہچانتے ہیں یورپی تہذیب کیا ہے؟ اُس کے جہان میں دو سو جنتوں کے رنگ ہیں۔

② اس کے جلوؤں نے بہت سے گھر بار جلا دیے ہیں، شاخیں، پتے اور گھونسلے جلا دیے ہیں۔

③ اِس کا ظاہر روشن اور دلکش ہے، دل کمزور ہے اور نگاہ کا غلام ہے۔

④ آنکھ دیکھتی ہے دل اندروں (باطن) کو پھسلاتا ہے (اور دل) اس بت خانے (دنیا) کے سامنے اوندھے منہ گر پڑتا ہے۔

⑤ کوئی نہیں جانتا کہ مشرق کی تقدیر کیا ہے؟ ظاہر سے دل لگائے ہوئے کی تدبیر (انجام پر غور و فکر) کیا ہے؟

ابدالی

① آنچہ بر تقدیرِ مشرق قادر است — عزم و حزمِ پہلوی و نادر است
② پہلوی آں وارثِ تختِ قباد — ناخنِ او عقدۂ ایراں کشاد
③ نادر آں سرمایۂ دُرّانیاں — آں نظامِ ملّتِ افغانیاں

فرہنگ:

قادر: قدرت رکھنے والا، توانا، اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ایک نام ہے۔ عزم: قصد، ارادہ۔ حزم: دور اندیشی، عاقبت اندیشی، انجام بینی، ہوشیاری، مضبوط باندھنا، اونچی اور سخت زمین۔ پہلوی: رضا شاہ پہلوی جو اس وقت ایران کا بادشاہ تھا۔ جسے ۱۹۴۳ء میں انگریزوں نے تخت وتاج چھوڑنے پر مجبور کر دیا تھا۔ نادر: نادر شاہ، افغانستان کا بادشاہ۔ قباد: ایران قدیم کے ایک کیانی بادشاہ کا نام نیز آل ساسان کے ایک بادشاہ کا نام جو نوشیرواں عادل کا باپ تھا۔ عقدہ: گرہ۔ کشاد: کھولنے والا۔ درانیاں: درانی کی جمع، درانی قبیلے کے لوگ۔

ابدالی

① جو کچھ مشرق کی تقدیر پر قادر ہے (وہ) رضا شاہ پہلوی اور نادر شاہ کے ارادے اور دوراندیشی ہے۔

② رضا شاہ پہلوی جو قباد (قدیم ایران کا کیانی بادشاہ) کے تخت کا وارث ہے اس کا ناخن ایران کی گرہ کھولنے والا ہے (مشکل حل کرنے والا ہے)۔

③ نادر جو کہ درانی قبیلے کے لوگوں کا سرمایہ ہے، وہ افغانیوں کی ملت کا نظام ہے۔

maablib.org

④ از غمِ دین و وطن زار و زبوں — لشکرش از کوہسار آمد بروں

⑤ ہم سپاہی ہم سپہ گر ہم امیر — باعدو فولاد و با یاراں حریر!

⑥ من فدائے آنکہ خود را دیدہ است — عصرِ حاضر را نکو سنجیدہ است!

⑦ غربیاں را شیوہ ہائے ساحری است — تکیہ جز بر خویش کردن کافری است!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

زار: نالاں، خوار، ضعیف، عاجز، غم زدہ، شاہان روس کا لقب تھا۔ زبوں: بے خوف، عاجز، بے چارہ، قیدی، بدتر۔ سپہ: سپاہ کا مخفف، فوج۔ گر: بنانے والا، رکھنے والا، اگر، جو۔ سپہ گر: فوج رکھنے والا۔ امیر: سردار، رئیس، دولت مند، حکم کرنے والا۔ عدو: دشمن۔ حریر: ریشم، ریشمی کپڑا۔ نکو: اچھا، خوب، عمدہ، بہتر۔ سنجیدن: تولنا، وزن کرنا۔ شیوہ: طرز، روش، طریقہ، ہنر، کرشمہ، ناز، خودنمائی۔ تکیہ کردن: لیٹنا، آسرا لینا۔

④ دین اور وطن کے غم سے غمزدہ اور عاجز ہے، اس کا لشکر پہاڑوں سے باہر نکل آیا ہے۔

⑤ (وہ) سپاہی بھی ہے، فوج رکھنے والا بھی ہے اور سردار بھی ہے، دشمنوں کے لیے فولاد اور دوستوں کے لیے ریشم ہے۔

⑥ میں اس کے قربان کہ جس نے اپنے آپ کو دیکھا ہے، جس نے موجودہ زمانے کو خوب تولا ہے (اس زمانے کے اچھے بُرے سے واقف ہے)۔

⑦ اہل مغرب کے طریقے جادوگری ہیں، اپنے سوا کسی کا آسرا لینا کافری ہے۔

سلطان شہید

① باز گو از ہند و از ہندوستاں — آنکہ با کاہش نیرزد بوستاں!
② آنکہ اندر مسجدش ہنگامہ مُرد — آنکہ اندر دیرِ او آتش فسُرد!
③ آنکہ دل از بہرِ او خوں کردہ ایم — آنکہ یادش را بجاں پروردہ ایم
④ از غمِ ما کن غمِ او را قیاس — آہ ازاں معشوقِ عاشق ناشناس!

زندہ رود

① ہندیاں منکر ز قانونِ فرنگ — در نگیرد سحر و افسونِ فرنگ!
② روح را بارِ گراں آئینِ غیر — گرچہ آید ز آسماں آئینِ غیر!

فرہنگ:

نیرزد: قیمت نہیں رکھتا۔ بوستاں: باغ، پھلواڑی، بہت خوشبو کی جگہ، شیخ سعدی شیرازی کی نظم کی مشہور تصنیف۔ قیاس: اندازہ۔ ناشناس: جو نہ پہچانتا ہو، جو پہچانا ہوا نہ ہو۔

سلطان شہید

① (اے زندہ رود) ہند اور ہندوستان کے بارے میں پھر بتا، وہ کہ جس کے تنکے کے سامنے باغ کی کوئی قیمت نہیں ہے۔

② وہ کہ جس کی مسجد میں ہنگامے مرگئے، وہ کہ جس کے بت خانے میں آگ بجھ گئی۔

③ وہ کہ جس کے لیے ہم نے دل کا خوں کیا، وہ کہ جس کی یاد ہماری جان سے پالی ہوئی ہے۔

④ ہمارے غم سے اُس کے غم کا اندازہ کر، افسوس! اس معشوق پر جس نے (اپنے) عاشق کو نہ پہچانا۔

زندہ رود

① اہل ہندوستان یورپ کے قانون کے منکر ہیں وہ یورپ کے سحر اور جادو میں نہیں آئے۔ (اُن پر جادو نے اثر نہیں کیا)

② روح کے لیے دوسروں کا قانون بوجھ ہے اگرچہ دوسروں کا قانون آسمان سے اُترا ہو۔

سلطان شہید

① چوں بروید آدم از مشتِ گلے　　بادلے با آرزوے در دلے!

② لذتِ عصیاں چشیدن کارِ اوست　　غیرِ خود چیزے ندیدن کارِ اوست!

③ زانکہ بے عصیاں خودی ناید بدست　　تا خودی ناید بدست آید شکست!

④ زائرِ شہر و دیارم بودۂ　　چشم خود را برمزارم سودۂ

⑤ اے شناسائے حدودِ کائنات　　در دکن دیدی ز آثارِ حیات؟

......☆......☆......☆......

زندہ رود

① تخمِ اشکے ریختم اندر دکن　　لالہ ہا روید ز خاکِ آں چمن

② رودِ کاویری مدام اندر سفر　　دیدہ ام در جانِ او شورے دگر!

فرہنگ:

برويد: اُگا، پھوٹا۔ عصياں: نافرمانی۔ چشيدن: چکھنا۔ زائر: زیارت کرنے والا۔ سودن: رگڑنا، گھسنا، مَلنا۔ شناسا: آشنا، واقف، جاننے والا۔ آثار: اثر کی جمع، نشانیاں۔ ریخت: گرایا، ڈھالا، بکھیرا۔ ریختم: میں نے گرائے، میں نے ڈھالے، میں نے بکھیرے۔

سلطان شہید

① جب آدم مٹھی بھر مٹی سے ایک دل اور دل میں ایک آرزو کے ساتھ اُگا ہے (مراد پیدا ہوا ہے)۔

② نافرمانی کی لذت چکھنا اس کا کام ہے، اپنے سوا کسی اور چیز کو نہ دیکھنا اس کا کام ہے۔

③ چونکہ نافرمانی کے بغیر خودی ہاتھ نہیں آتی، جب تک خودی ہاتھ نہیں آتی شکست (ہاتھ) آتی ہے۔

④ تو میرے شہر اور ملک کی زیارت کرنے والا رہا ہے، تو نے میرے مزار پر آنکھ کو ملا ہے (مراد میرے مزار پر رویا ہے)۔

⑤ اے کائنات کی حدود کے واقف! (کیا) تو نے دکن میں زندگی کی نشانیاں دیکھیں۔

زندہ رود

① میں نے دکن میں اشکوں کے بیج بکھیرے، اس چمن کی خاک سے بہت سے لالہ کے پھول اُگے۔

② دریائے کاویری ہمیشہ سفر میں ہے، میں نے اس کی جان میں اور (نیا) شور دیکھا ہے۔

سلطانِ شہید

① اے ترا دادند حرفِ دل فروز — از تپِ اشکِ تو می سوزم ہنوز
② کاوِ کاوِ ناخنِ مردانِ راز — جوے خوں بکشاد از رگہاے ساز
③ آں نوا کز جانِ تو آید بروں — می دہد ہر سینہ را سوزِ دروں!
④ بودہ ام در حضرت مولائے کل — آنکہ بے او طے نمی گردد سُبل
⑤ گرچہ آنجا جرأت گفتار نیست — روح را کارے بجز دیدار نیست!
⑥ سوختم از گرمیٔ اشعارِ تو — بر زبانم رفت از افکارِ تو
⑦ گفت "ایں بیتے کہ برخواندی زکیست؟ — اندرو ہنگامہ ہائے زندگی است"
⑧ باہماں سوزے کہ در سازد بجاں — یک دو حرف از ما بہ کاویری رساں!
⑨ در جہاں تو زندہ رود او زندہ رود — خوشترک آید سرود اندر سرود

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

فروز: روشنی، سورج کی چمک، تابش۔ دادند: دی گئی، دیا گیا۔ تپ: بخار، بے چینی، بے قرار۔ کاوِ کاو: تلاش، تجسس، تفتیش کرنا۔ در: میں، اندر، بیچ، دروازہ، باب، وغیرہ۔ مولائے کُل: کُل کے مددگار، حضور نبی کریم ﷺ۔ حضرت: حضور درگاہ، نزدیکی، قرب۔ سُبل: سبیل کی جمع، راستہ، راہ، سڑک، وقف کی ہوئی شے وہ پانی یا شربت جو راہِ خدا میں وقف کیا جائے۔ ہماں: ہم آں، وہی۔ رساں: پہنچانے والا۔ زندہ رود: بڑی ندی، اصفہان کی ندی کا نام جس کا پانی نہایت صاف اور شیریں ہے۔ خوشترک: خوشتر، بہت خوش۔ سرود: گیت، راگ، نغمہ۔ سرود: شعر، نظم۔

سلطان شہید

① اے کہ تجھے دل کو روشن کرنے والے حرف دیے گئے، میں اب تک تیرے آنسوؤں کی بے چینی سے جلتا ہوں۔

② راز جاننے والے مردوں کے ناخنوں کے تجسس نے ساز کے رگوں سے خوں کی ندی کھولی (نکالی)۔

③ وہ آواز جو تیری جان سے باہر آئی، (وہ) ہر سینے کو سوزِ دروں (باطنی جلن) دیتی ہے۔

④ میں حضور نبی کریم ﷺ کے حضور رہا ہوں، وہ کہ جن کے بغیر راستے طے نہیں ہوتے۔

⑤ اگرچہ اُس جگہ بات کرنے کی جرأت نہیں ہے، روح کا کام دیدار کے سوا کچھ نہیں ہے۔

⑥ میں تیرے اشعار کی گرمی سے جلا، میری زباں پر تیرے افکار آ گئے۔

⑦ آپ ﷺ نے فرمایا یہ شعر جو تو نے پڑھے کس کے ہیں؟ ان کے اندر زندگی کے ہنگامے ہیں۔

⑧ وہی سوز کہ جس نے ہماری جان کے ساتھ موافقت کی، ہماری طرف سے ایک دو باتیں دریائے کاویری تک پہنچا (پہنچانے والا بن جا)۔

⑨ جہاں میں تو زندہ رود (بڑی ندی) ہے وہ (بھی) زندہ رود ہے سرود میں سرود (گیت میں گیت) بہت خوش آیند ہے۔

پیغام سلطان شہید بہ رود کاویری
(حقیقت حیات و مرگ و شہادت)

① رودِ کاویری یکے نرمک خرام   خستہ شاید کہ از سیرِ دوام!
② در کہستاں عمرہا نالیدہ   راہِ خود را با مژہ کاویدہ
③ اے مرا خوشتر ز جیحون و فرات   اے دکن را آب تو آبِ حیات
④ آہ شہرے کو در آغوشِ تو بود   حسنِ نوشیں جلوہ از نوشِ تو بود
⑤ کہنہ گردیدی شبابِ تو ہماں   پیچ و تاب و رنگ و آبِ تو ہماں!

فرہنگ:

نرمک: آہستہ۔ خرام: نزاکت کی چال، نرم چال۔ خستہ: زخمی، مجروح، گھائل، مفلس، خراب، عاشق، بیمار۔ نالیدن: نالہ کرنا، فریاد کرنا، چیخنا، شور کرنا، رونا، چلانا۔ مژہ: پلک۔ کاویدہ: تم نے کھودی۔ عمر: زندگی، زندگانی۔ جیحوں: بلخ کے ایک دریا کا نام۔ فرات: عراق کے ایک دریا کا نام۔ نوشیں: میٹھا، شیریں۔ نوش: امرت، آب حیات، میٹھا، زندگی، خوش، شہد، تریاق۔

سلطان شہید کا دریائے کاویری کو پیغام
(زندگی، موت اور شہادت کی حقیقت)

① دریائے کاویری، آہستہ اور نزاکت سے چلنے والے، شاید کہ تو ہمیشہ کی سیر سے زخمی (تھک چکا) ہے۔

② تم نے کئی عمروں تک (بہت مدت) پہاڑوں میں فریاد کی، اپنا راستہ تم نے پلکوں سے کھودا۔

③ کہ تو میری (نظروں میں) جیحوں اور فرات سے زیادہ خوش (پیارا) ہے۔ اے کہ تیرا پانی دکن کے لیے آبِ حیات ہے۔

④ افسوس وہ ایک شہر (سرنگا پٹم) جو کہ تیری آغوش میں تھا، تیرے آبِ حیات سے اس کے حسن کے جلوے شیریں تھے۔

⑤ تُو پرانا ہو گیا (مگر) تیرا شباب وہی ہے، تیرے پیچ و تاب، رنگ اور پانی وہی ہے۔

⑥ موج تو جز دانۂ گوہر نزاد   طرۂ تو تا ابد شوریدہ باد!

⑦ اے ترا سازے کہ سوزِ زندگی است   ہیچ میدانی کہ ایں پیغامِ کیست؟

⑧ آنکہ میدانی طوافِ سطوتش   بودۂ آئینہ دارِ دولتش!

⑨ آنکہ صحراہا ز تدبیرش بہشت!   آنکہ نقشِ خود بخونِ خود نوشت!

⑩ آنکہ خاکش مرجع صد آرزوست   اضطرابِ موجِ تو از خونِ اوست!

⑪ آنکہ گفتارش ہمہ کردار بود   مشرق اندر خواب و او بیدار بود

☆☆☆

⑫ اے من و تو موجے از رودِ حیات   ہر نفس دیگر شود ایں کائنات!

⑬ زندگانی انقلابِ ہر دمے ست   زانکہ او اندر سراغِ عالمے ست!

⑭ تار و پودِ ہر وجود از رفت و بود   ایں ہمہ ذوقِ نمود از رفت و بود

⑮ جادہ ہا چوں رہرواں اندر سفر   ہر کجا پنہاں سفر پیدا حضر!

⑯ کاروان و ناقہ و دشت و نخیل   ہر چہ بینی نالد از دردِ رحیل!

فرہنگ:

دانہ: بیج، دانہ، بند، عدد مثلاً سہ دانہ تربوز۔ طرہ: پیشانی کے بال، زُلف، ٹوپی کا پُھندنا، مکان کا چھجہ، ہر شے کا کنارہ۔ شوریدہ: تلخ مزہ، پریشان، آشفتہ، دیوانہ، مستانہ، عاشق۔ آئینہ دار: حجام، بادشاہوں کو آئینہ دکھانے والا، پیش خدمت۔ مرجع: جائے رجوع، لوٹنے کی جگہ، جائے بازگشت۔ اضطراب: بے قراری، گھبراہٹ۔ تاروپود: تانابانا۔ رفت: گیا، رفتار۔ بود: ہست، ہستی، وجود، موجود، بودن مصدر سے ماضی مطلق بمعنی شد۔ نمود: ظاہری شان، علامت، ظاہر ہونا، ظاہر، خوبی، شان و شوکت۔ جادہا: راستے۔ پنہاں: چھپا ہوا۔ پیدا: ظاہر، عیاں، آشکارا۔ خضر: ایک مشہور پیغمبر یا ولی کا نام جن کی نسبت مشہور ہے کہ گمراہوں کو رستہ بتاتے ہیں۔ نخیل: کھجور کا درخت۔ ہرچہ: جو کچھ۔ رحیل: کوچ۔

⑥ تیری موجوں نے ایک گوہر کے سوا کچھ نہ جنا، تیرے کنارے ابد تک دیوانے رہیں۔

⑦ اے کہ ترا ساز زندگی کا سوز ہے تو کچھ جانتا ہے کہ یہ پیغام کس کا ہے؟

⑧ تو جانتا ہے کہ وہ شخص (جس کا یہ پیغام ہے) ہے کہ تُو جس کے رعب و دبدبہ کا طواف (کرنے والا) (اور) اُس کے ملک کا آئینہ دار رہا ہے۔

⑨ وہ شخص کہ جس کی تدبیر سے صحرا بہشت ہیں، وہ شخص کہ جس نے اپنا نقش اپنے خون سے لکھا۔

⑩ وہ شخص کہ جس کی خاک سینکڑوں آرزوؤں کی جائے رجوع ہے تیری موجوں کی بے قراری اُس کے خون سے ہے۔

⑪ وہ کہ جس کی باتیں مکمل عمل تھیں (وہ جو کہتا تھا اس پر عمل کرتا تھا) مشرق سویا ہوا تھا اور وہ جاگ رہا تھا۔

⑫ اے کہ میں اور تُو زندگی کی ندی کی موج ہیں، یہ کائنات ہر لحہ اور ہو جاتی ہے (بدل جاتی ہے)۔

⑬ زندگی ہر لمحے کا انقلاب ہے چونکہ وہ ایک (نئے) عالم کی کھوج میں ہے۔

⑭ ہر وجود کا تانا بانا گیا اور ہوا (ماضی اور ماضی کے واقعات) سے ہے۔ یہ ساری ظاہر ہونے کی لذت گیا اور ہوا سے ہے۔

⑮ مسافروں کی طرح رستے بھی سفر میں ہیں ہر جگہ سفر چھپا ہوا ہے (تو) خضر (راستہ بتانے والا) ظاہر ہے۔

⑯ قافلہ، اونٹنی، بیابان اور کھجور کا درخت، جو کچھ تو نے دیکھا، کوچ کے درد سے فریاد کرتا ہے۔

17 در چمن گل میہمانِ یک نفس — رنگ و آبش امتحانِ یک نفس!
18 موسمِ گل؟ ماتم وہم نائے و نوش — غنچہ در آغوش و نعشِ گل بدوش!
19 لالہ را گفتم یکے دیگر بسوز — گفت رازِ ما نمی دانی ہنوز!
20 از خس و خاشاک تعمیرِ وجود — غیرِ حسرت چیست پاداشِ نمود؟

☆☆☆

21 در سرائے ہست و بود آئی؟ میا — از عدم سوے وجود آئی؟ میا
22 ور بیائی چوں شرار از خود مرو — در تلاشِ خرمنے آوارہ شو!
23 تاب و تب داری اگر مانندِ مہر — پا بنہ در وسعتِ آباد سپہر!
24 کوہ و مرغ و گلشن و صحرا بسوز — ماہیاں را در تہِ دریا بسوز!
25 سینۂ داری اگر در خوردِ تیر — در جہاں شاہیں بزی شاہیں بمیر!

فرہنگ:

نائے: بانسری، نے، گلا، حلق۔ نوش: امرت، آبِ حیات، شیریں، خوش مزہ، زندگی، شہد۔ نائے و نوش: مراد عیش و عشرت۔ نعش: لاش۔ دوش: کندھا۔ حسرت: افسوس، ارمان، پچھتاوا۔ پاداش: بدلہ، عوض، جزا، بدی کا بدلہ، نیکی کا بدلہ۔ نمود: ظاہر ہونا۔ سرا: گھر، مکان۔ ہست: ہے، موجود۔ بود: ہست، ہستی، وجود، موجود۔ خرمن: خر بمعنی بڑا اور من بمعنی بوجھ، بڑا بوجھ، کھلیان، ڈھیر، انبار، غلہ کا وہ تودہ جس سے بھوسہ الگ نہ کیا گیا ہو، چاند کا ہالہ۔ رو: اگ۔ خود مرو: خود سے نہ گزر۔ آوارہ شو: آوارہ رہ۔ پا بنہ: قدم رکھ۔ وسعت: فراخی، کشادگی، کھلا پن، توانائی۔ آباد: ویران کی ضد، بسا ہوا، کعبہ، آفریں، نیک، شاباش، خوب خوش، پسندیدہ، پارسیوں کے سب سے پہلے پیغمبر کا نام، سرسبز۔ سپہر: آسمان۔ درِ خورد: لائق سزاوار، درخوردِ تیر: تیر کے لائق، تیر کا سزاوار۔

⑰ چمن میں پھول ایک لمحہ کا مہمان ہے اس کا رنگ اور چمک ایک لمحہ کا امتحان ہے۔

⑱ موسم گل (کیا ہے)؟ ماتم (بھی) اور عیش و عشرت بھی، (اس کی) آغوش میں کلی اور کندھے پر پھول کی لاش ہوتی ہے۔

⑲ میں نے لالہ سے کہا تھوڑا اور جل اُس نے کہا تو ابھی تک ہمارا راز نہیں جانتا۔

⑳ خس و خاشاک سے وجود کی تعمیر ہے، ظاہر ہونے کی جزا افسوس کے سوا کیا ہے؟

㉑ (کیا) تو ہستی اور وجود کے گھر آیا؟ نہ آ، (کیا) تو عدم سے وجود کی طرف آیا؟ نہ آ۔

㉒ اگر تُو آیا (ہے تو پھر) چنگاری کی طرح خود سے نہ گزر، کسی کھلیان کی تلاش میں آوارہ رہ۔

㉓ اگر تُو سورج کی طرح حرارت اور چمک رکھتا ہے (تو پھر) آسمان کی آباد (بسی ہوئی) وسعت میں قدم رکھ۔

㉔ پہاڑ، پرندے، باغ اور صحرا جلا، مچھلیوں کو سمندر کی تہہ میں جلا دے۔

㉕ اگر تُو تیر کے لائق سینہ رکھتا ہے (تو) جہاں میں شاہین کی طرح جی اور شاہین کی طرح مر۔

maablib.org

(26) زانکہ در عرضِ حیات آمد ثبات — از خدا کم خواستم طولِ حیات!

(27) زندگی را چیست رسم و دین و کیش؟ — یک دمِ شیری بہ از صد سالِ میش!

☆......☆......☆......

(28) زندگی محکم ز تسلیم و رضاست — موت نیرنج و طلسم و سیمیاست!

(29) بندۂ حق ضیغم و آہو ست مرگ — یک مقام از صد مقام اوست مرگ!

(30) می فتد بر مرگ آں مردِ تمام — مثلِ شاہینے کہ اُفتد بر حمام!

(31) ہر زماں میرد غلام از بیمِ مرگ — زندگی او را حرام از بیمِ مرگ!

(32) بندۂ آزاد را شانے دگر — مرگ او را میدہد جانے دگر!

(33) او خود اندیش است مرگ اندیش نیست! — مرگِ آزاداں ز آنے بیش نیست!

فرہنگ:

عرض: سازوسامان، رخت ومتاع۔ ثبات: قیام، پائیداری، قرار۔ کم خواستم: میں نے نہیں چاہا۔ طول: لمبائی، درازی، لمبا ہونا۔ کیش: عادت، خو، دین، مذہب، تیردان، ترکش۔ میش: بھیڑ۔ رسم: قاعدہ، قانون، ریت۔ محکم: مضبوط، پائیدار۔ تسلیم: حکم ماننا، حکم منظور کرنا، سپرد کرنا، سلام کرنا۔ رضا: خوشنودی، تصوف کی اصطلاح میں خواہ رنج ہو یا راحت بندے کا خدا کی مرضی پر راضی رہنا۔ نیرنج: نیرنگ، جادو، طلسم، سحر، افسوں، منتر، جادوگری، فریب، مکر، حیلہ۔ سیمیا: علم طلسم، نظربندی، وہ علم جس کے ذریعے اپنی روح دوسرے کے قالب میں لے جائی جائے۔
ضیغم: ببر شیر۔ آہو: ہرن۔ می فتد: گرتا ہے، پڑتا ہے۔ تمام: کامل، پورا، کافی، ست۔ حمام: ہر وہ پرندہ جس کے گلے میں طوق ہو کبوتر، قمری، فاختہ وغیرہ۔ بیم: خوف، ڈر۔ اندیش: سوچنے والا، فکر کرنے والا۔ خوداندیش: اپنے بارے میں سوچنے والا۔ مرگ اندیش: موت کے بارے میں سوچنے والا۔ آنے: اک آن، ایک لمحہ۔ بیش: زیادہ۔

㉖ چونکہ زندگی کے ساز و سامان سے (مراد عمل اور جدو جہد سے) پائیداری آتی ہے (اس لیے) میں نے خدا سے لمبی زندگی نہیں چاہی۔

㉗ زندگی کا قاعدہ، دین اور مذہب کیا ہے؟ (یہی کہ) شیر کی طرح گزارا ہوا ایک لمحہ بھیڑ کے سو سال سے بہتر ہے۔

㉘ زندگی اللہ کا حکم ماننے اور اس کی مرضی پر راضی رہنے سے مضبوط ہوتی ہے موت جادو، طلسم اور نظر بندی ہے۔

㉙ اللہ کا بندہ ببر شیر اور موت ہرن ہے، اُس کے (اللہ کے بندے کے) سو مقاموں میں سے ایک مقام موت ہے۔

㉚ وہ کامل مرد موت پر ٹوٹ پڑتا ہے، جیسے شاہین کبوتر پر ٹوٹ پڑتا ہے۔

㉛ غلام ہر لمحہ موت کے خوف سے مرتا ہے، اُس کی زندگی موت کے خوف سے حرام ہو جاتی ہے۔

㉜ آزاد بندے کی اور شان ہوتی ہے، موت اُسے اور (نئی) جان دیتی ہے۔

㉝ وہ (مراد اللہ کا بندہ) اپنے بارے میں سوچنے والا ہوتا ہے موت کے بارے میں سوچنے والا نہیں ہوتا۔ آزاد مردوں کی موت ایک لمحے سے زیادہ نہیں ہوتی۔

34 بگذر از مرگے کہ سازد بالحد | زانکہ ایں مرگ است مرگ دام و دد!
35 مردِ مومن خواہد از یزدانِ پاک | آں دگر مرگے کہ برگیرد ز خاک!
36 آں دگر مرگ! انتہائے راہِ شوق | آخریں تکبیر در جنگاہِ شوق!
37 گرچہ ہر مرگ است بر مومن شکر! | مرگِ پورِ مرتضیٰ ؓ چیزے دگر!
38 جنگِ شاہانِ جہاں غارت گری است | جنگ مومن سنّتِ پیغمبری است!
39 جنگ مومن چیست؟ ہجرت سوے دوست! | ترکِ عالم اختیارِ کوے دوست!
40 آنکہ حرفِ شوق با اقوام گفت | جنگ را رہبانیٔ اسلام گفت!
41 کس نداند جز شہید ایں نکتہ را | کو بخونِ خود خرید ایں نکتہ را

☆ ☆ ☆

فرہنگ:

سازد بالحد: قبر سے موافقت کی۔ دام: جال، پھندا، قرض، دمڑی، نام وزن، کوئی چرندہ چہار پایہ جس کی غذا گھاس سبزہ یا درختوں کی پتیاں وغیرہ ہوں۔ دد: دانت، چوپایہ مثلاً شیر، چیتا، بھیڑیا وغیرہ۔ بر گرفتن: اٹھالینا، نوازش کرنا، پرورش کرنا، درخت اور حیوان کا بارآور ہونا۔ تکبیر: بڑائی کرنا، اللہ اکبر کہنا۔ جنگاہ: میدان جنگ، مقام جنگ۔ پور: بیٹا، فرزند۔ غارت گری: لوٹ، غارت کرنا، تباہ و برباد کرنا۔ اختیار: پسند کرنا، ایک بات کو ماننا، اپنی مرضی کے مطابق کام کرنا۔ حرف شوق: عشق کی بات۔ رہبانی: دنیا کو ترک کرنا، جائز لذات کو رضائے الٰہی کے لیے چھوڑ دینا، عیسائی عابدوں کا ترک لذات اور پرہیزگاری کرنا۔

(34) اُس موت سے گزر جس نے قبر سے موافقت کی کیونکہ یہ موت تو پرندوں اور درندوں کی ہوتی ہے۔

(35) مردِ مومن نے اللہ پاک سے وہ دوسری موت چاہی کہ جس نے (اسے) خاک سے اُٹھالیا۔

(36) وہ دوسری موت راہِ شوق کی انتہا ہے، شوق کے میدان جنگ میں آخری تکبیر ہے۔

(37) اگرچہ ہر موت مومن کے لیے شکر (کی طرح میٹھی) ہے (لیکن) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بیٹے (سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ) کی موت اور چیز ہے۔

(38) دُنیا کے بادشاہوں کی جنگ لوٹ مار ہے، مومن کی جنگ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

(39) مومن کی جنگ کیا ہے؟ دوست کی طرف ہجرت کرنا، دنیا کو چھوڑنا (اور) دوست کی گلی کو پسند کرنا۔

(40) وہ (حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کہ جنھوں نے قوموں کو عشق کی بات بتائی، جنگ کو اسلام کی رہبانیت فرمایا۔

(41) یہ پوشیدہ بات شہید کے سوا کسی نے نہ جانی (کیونکہ) اس نے یہ نکتہ (پوشیدہ بات) اپنے خون سے خریدا۔

زندہ رود رخصت می شود از فردوسِ بریں

وتقاضائے حورانِ بہشتی

① شیشۂ صبر و سکونم ریز ریز　　پیر رومی گفت در گوشم کہ خیز!
② آں حدیثِ شوق و آں جذب و یقیں　　آہ آں ایوان و آں کاخِ بریں!
③ با دلِ پُرخوں رسیدم بر درش　　یک ہجومِ حور دیدم بر درش!
④ بر لبِ شاں زندہ رود، اے زندہ رود　　زندہ رود، اے صاحبِ سوز و سرود!
⑤ شور و غوغا از یسار و از یمیں　　یک دو دم با ما نشیں با ما نشیں!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

شیشہ: کانچ، آئینہ، بوتل، صراحی، بیرومیٹر۔ ریز ریز: ریزہ ریزہ، ٹکڑے ٹکڑے۔ خیز: اٹھ۔ جذب: کشش کرنا، کھینچنا۔ ایوان: محل، شاہی محل، ہال، بڑا دالان، دیوان خانہ، کمرہ، بیٹھک، چبوترہ۔ کاخ: محل، بلند عمارت، قصر۔ بریں: اوپر، برتر، اعلیٰ، بلند، بہت اُوپر، سوراخ، رخنہ، شگاف۔ دل پُرخوں: خون ہوئے دل۔ سیدم: میں پہنچا۔ بر درش: اس کے دروازے۔ یسار و یمین: دائیں بائیں۔ نشیں: بیٹھ۔ بیٹھنے والا، قطب آسمانی۔

زندہ رود کا فردوس بریں سے رخصت ہونا اور بہشت کی حوروں کا تقاضا

① میرے صبر و سکون کی صراحی ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی (سلطان شہید کی باتیں سن کر) پیر رومی نے میرے کان میں کہا اُٹھ! (اب آگے چلیں)

② وہ عشق کی بات اور کشش اور یقین آہ! وہ کمرہ اور وہ بلند محل۔

③ میں خوں ہوئے دل کے ساتھ اُس کے دروازے پر پہنچا، میں نے اس (بہشت) کے دروازے پر حوروں کا ایک ہجوم دیکھا۔

④ اُن کے لبوں پر زندہ رود، اے زندہ رود (تھا) زندہ رود اے صاحب سوز و سرود۔

⑤ دائیں بائیں شور و غل (تھا) ہمارے ساتھ ایک دو لمحے بیٹھ، ہمارے ساتھ بیٹھ۔

maablib.org

زندہ رود

① راہرو کو داند اسرار سفر ترسد از منزل ز رہزن بیشتر
② عشق در ہجر و وصال آسودہ نیست بے جمالِ لایزال آسودہ نیست!
③ ابتدا پیشِ بتاں افتادگی انتہا از دلبراں آزادگی!
④ عشق بے پروا و ہر دم در رحیل در مکان و لامکاں ابن السبیل!
⑤ کیشِ ما مانندِ موجِ تیز گام اختیارِ جادہ و ترکِ مقام!

☆☆☆

فرہنگ:

راہرو: مسافر۔ داند: وہ جانتا ہے (یہاں معنی ہے اُس نے جانا) اسرار سفر: سفر کے راز۔ ترسد: وہ ڈرا۔ رہزن: راہ مار، لٹیرا، ڈاکو، چور، رہ میں لوٹنے والا۔ بیشتر: بہت زیادہ۔ آسودہ: آرام پایا ہوا، خوشحال، سیر۔ جمالِ لایزال: وہ حسن جسے زوال نہ ہو، حسن حقیقی۔ بتاں: بت کی جمع، صنم، معشوق۔ دلبراں: دلبر کی جمع، دل لے جانے والا، معشوق۔ افتادگی: بدحالی، عاجزی، مفلسی۔ آزادگی: آزاد ہونا۔ بے پروا: بے نیاز۔ رحیل: کوچ۔ ابن السبیل: مسافر، راہی، اصطلاحاً وہ شخص جو اپنے شہر میں ذی عزت ہو لیکن سفر میں مفلس ہو جائے۔ کیش: مذہب، دین، عادت، خو۔ تیز گام: تیز رفتار، تیز رو۔

زندہ رود

① وہ مسافر کہ جس نے سفر کے راز جانے، وہ لٹیرے کی بجائے منزل سے بہت زیادہ ڈرا۔

② عشق ہجر و وصال میں سیر نہیں ہوتا، حسن حقیقی کے بغیر سیر نہیں ہوتا۔

③ ابتدا معشوقوں کے سامنے عاجزی ہے، انتہا معشوقوں سے آزاد ہونا ہے۔

④ بے نیاز عشق ہر لحہ کوچ میں ہے، مکاں اور لامکاں میں مسافر (ہے)

⑤ ہمارا مذہب تیز رفتار موج کی طرح راستہ پسند کرنا اور مقام چھوڑ دینا ہے۔

maablib.org

حورانِ بہشت

① شیوہا داری مثالِ روزگار یک نوائے خوش دریغ از ما مدار

غزل زندہ رود

① بآدے نرسیدی خداچہ می جوئی ز خود گریختہ آشنا چہ می جوئی!

② دگر بشاخ گل آویز و آب و نم درکش پریدہ رنگ! ز بادِ صبا چہ می جوئی؟

③ دو قطرہ خونِ دل است آنچہ مشک می نامند تو اے غزالِ حرم در خطا چہ می جوئی؟

فرہنگ:

شیوہ: طرز، روش، طریقہ، ہنر، کرشمہ، ناز، خودنمائی، انداز۔ روزگار: زمانہ، وقت، مہلت، فرصت، شغل، نوکری، پیشہ۔ یک نوائے خوش: ایک خوبصورت آواز، صدا، مراد ایک اچھی غزل۔ دریغ مدار: روک کر نہ رکھ، مراد دُور نہ رکھ۔ نرسیدی: تو نہیں پہنچا۔ گریختہ ای: تو بھاگا ہوا ہے۔ آشنا: جان پہچان والا، دوست، واقف، تیراک۔ دگر: دوسرا، اور چیز، اور شخص۔ آویز: لٹک۔ درکشیدن: پینا، روکنا، محو کرنا۔ درکش: پی، روک، محو کر۔ پریدن رنگ: رنگ اڑنا، رنگ فق ہونا۔ پریدہ رنگ: اڑی ہوئی رنگت والے۔ شاخ گل: معشوق۔ مُشک: کستوری جو مشہور خوشبو ہے۔ می نامند: کہتے ہیں۔ غزال حرم: حرم کا ہرن مراد مسلمان۔ خطا: بھول چوک، غلطی، گناہ، قصور۔ خطا: ایک علاقے کا نام جو چین اور ترکستان کے درمیاں ہے۔

حورانِ بہشت

① تو وقت جیسے انداز رکھتا ہے، ایک اچھی سی غزل ہم سے دُور نہ رکھ (ہمیں سُنا)

زندہ رود کی غزل

① تو آدم تک نہیں پہنچا، خدا کو کیا ڈھونڈتا ہے؟ تو خود سے بھاگا ہوا ہے دوست کو کیا ڈھونڈتا ہے؟

② دوسری شاخِ گل (معشوق) سے لٹک اور آب و نم پی، اڑی ہوئی رنگت والے! تو بادِ صبا سے کیا ڈھونڈتا ہے؟

③ دل کا خون دو قطرے ہے جس کو کستوری کہتے ہیں تو اے حرم کے ہرن (مسلمان) (ملکِ) ختا میں کیا ڈھونڈتا ہے؟

④ عیارِ فقر ز سلطانی و جہانگیری است   سریرِ جم بطلب، بوریا چہ می جوئی؟
⑤ سراغِ او ز خیابانِ لالہ می گیرند   نوائے خوں شدۂ ما ز ما چہ می جوئی؟
⑥ نظر ز صحبتِ روشندلاں بیفزاید   ز دردِ کم بصری توتیا چہ می جوئی؟
⑦ قلندریم و کراماتِ ماجہاں بینی است   ز ما نگاہ طلب کیمیا چہ می جوئی؟

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

عیار: سونے چاندی کا اچھا بُرا آزمانا، کسوٹی پر لگانا، وزن کرنے کا کانٹا۔ جہانگیری: بادشاہت۔ سریر: تخت، بادشاہی، ملک، وسعتِ عیش، نعمت۔ جم: جمشید، ایران کا بادشاہ۔ بوریا: چٹائی۔ درد: تکلیف، دُکھ، بیماری۔ روشن دلاں: روشن دل کی جمع، روشن ضمیر۔ کم بصری: بینائی کا تھوڑا ہونا، بینائی کا نہ ہونا۔ توتیا: سنگ، سُرمہ۔ کرامات: حیران کن بات۔ جہاں بینی: دنیا کو دیکھنا، سیاحی۔

④ فقر کا اچھا برآ زمانا، سلطانی اور بادشاہت سے ہے ایران کے بادشاہ جمشید کا تخت مانگ، تو بوریا (میں) کیا ڈھونڈتا ہے؟

⑤ اس کا کھوج لالہ کے باغوں سے ملتا ہے، ہماری آواز (شاعری) کا خوں ہو گیا ہے ہم سے کیا ڈھونڈتا ہے؟

⑥ روشن ضمیروں کی صحبت سے نظر بڑھتی ہے، کم نظر آنے کی بیماری کی وجہ سے سُرمہ کیا ڈھونڈتا ہے؟

⑦ ہم قلندر ہیں ہماری کرامات جہاں بینی ہے، ہم سے نگاہ طلب کر، کیمیا (میں) کیا ڈھونڈتا ہے؟

maablib.org

حضور

① گرچہ جنت از تجلی ہائے اوست ۔۔۔ جاں نیاساید بجز دیدار دوست!
② ما ز اصل خویشتن در پردہ ایم ۔۔۔ طائریم و آشیاں گم کردہ ایم!
③ علم اگر کج فطرت و بدگوہر است ۔۔۔ پیش چشم ما حجاب اکبر است
④ علم را مقصود اگر باشد نظر ۔۔۔ می شود ہم جادہ و ہم راہبر
⑤ می نہد پیش تو از قشر وجود ۔۔۔ تا تو پرسی چیست راز ایں نمود
⑥ جادہ راہموار سازد ایں چنیں ۔۔۔ شوق را بیدار سازد ایں چنیں
⑦ درد و داغ و تاب و تب بخشد ترا ۔۔۔ گریہ ہائے نیم شب بخشد ترا
⑧ علم تفسیرِ جہانِ رنگ و بو ۔۔۔ دیدہ و دل پرورش گیرد ازو
⑨ بر مقامِ جذب و شوق آرد ترا ۔۔۔ باز چوں جبریل بگذارد ترا!!

فرہنگ:

نیاساید: آرام یا سکون نہیں پایا۔ اصل: جڑ، بیخ، نسب، بنیاد۔ کج فطرت: بُری فطرت والا۔ بدفطرت۔ بدگوہر: بدذات، بداصل، کمینہ۔ حجاب: پردہ۔ قشر: پوست، چھلکا، کھال، چھال۔ تو پرسی: تو پوچھے۔ نمود: ظاہر ہونا، ظاہر، علامت۔ گریہ: رونا۔ نیم شب: آدھی رات کا وقت۔ آرد: لایا۔ گزارد: چھوڑ دیا۔

حضور

① اگرچہ جنت اس کے جلوؤں میں سے ایک جلوہ ہے (لیکن) جاں نے دوست کے دیدار کے سوا سکون نہ پایا۔

② ہم اپنی بنیاد سے پردے میں ہیں (ہماری بنیاد ہم سے چھپی ہوئی ہے) ہم پرندے ہیں اور آشیاں کھو چکے ہیں۔

③ علم اگر بدفطرت اور بدذات ہے ہماری آنکھ کے سامنے بہت بڑا پردہ ہے۔

④ علم کا مقصد اگر نظر بنتا ہے (تو وہ) رستہ بھی بن جاتا ہے اور رہنما بھی۔

⑤ اس (علم) نے تیرے سامنے وجود کے چھلکے سے (کوئی چیز) رکھی یہاں تک کہ تو نے پوچھا یہ نمود (ظاہر ہونے) کا راز کیا ہے؟

⑥ راستے کو اس (علم) نے ایسے صاف کیا، شوق (عشق) کو اس (علم) نے ایسے بیدار کیا۔

⑦ درد اور داغ، چمک اور حرارت عطا کی، اس نے تجھے آدھی رات کا رونا عطا کیا۔

⑧ علم مٹی اور پانی کے جہاں (دنیا) کی تشریح ہے، آنکھ اور دل نے اس سے پرورش پائی۔

⑨ وہ تجھے مقام جذب وشوق پر لایا پھر اس نے (علم نے) تجھے جبریل علیہ السلام کی طرح چھوڑ دیا۔

⑩ عشق کس را کے بخلوت می برد | او ز چشمِ خویش غیرت می برد!

⑪ اوّل اُو ہم رفیق و ہم طریق | آخرِ او راہ رفتن بے رفیق!

☆......☆......☆

⑫ در گذشتم زاں ہمہ حور و قصور | زورقِ جاں باختم در بحرِ نور!

⑬ غرق بودم در تماشاے جمال | ہر زماں در انقلاب و لایزال!

⑭ گم شدم اندر ضمیرِ کائنات | چوں رباب آمد بچشم من حیات!

⑮ آنکہ ہر تارش رباب دیگرے | ہر نوا ز دیگرے خونیں ترے!

⑯ ما ہمہ یک دودمانِ نار و نور | آدم و مہر و مہ و جبریل و حور!

فرہنگ:

کے: کب، کس وقت، کیوں، بلند قدر بادشاہ، شہنشاہ، عناصر اربعہ میں سے ایک عنصر کا نام، لطیف، پاکیزہ، اصل، نجیب۔ می برد: لے جاتا ہے۔ غیرت: اشک، شرم، شرم کرنا، رشک کرنا، بیگانہ ہونا، نا آشنا ہونا، اجنبی ہونا۔ بُردن: لے جانا، حاصل کرنا، پکڑنا۔ رفیق: یارِ غار، دوستی کا حق ادا کرنے والا، باوفا۔ طریق: کٹا ہوا، مار کیا ہوا، رستہ، نادم، شرمندہ، رمل کی اصطلاح میں سولہ شکلوں میں سے ایک شکل کا نام۔ راہ رفتن: راستے میں چھوڑ دینا۔ در گذشتم: میں گزر گیا۔ زورق: کشتی۔ باختم: میں نے مقابلے میں شکست کھائی/ جوئے میں شکست کھائی۔ باختن: کھیلنا، ہارنا۔ غرق بودم: میں ڈوب گیا۔ تماشا: دیکھنا، سیر کرنا۔ انقلاب: پھرنا، منقلب ہونا، حالت کا بدلنا۔ زمانے کا اُلٹ پلٹ ہونا، ستاروں کی رجعت۔ لایزال: دائم، ہمیشہ، بے زوال، زائل نہ ہوگا، ازل۔ آمدن: آنا، سمانا، آمدنی۔ رُباب: ایک ساز کا نام۔ چشم: آنکھ، نگاہ، توقع، اُمید، قبول۔ نوا: آواز، صدا، راگ، نغمہ۔ خونیں تر: زیادہ خون آلودہ، زیادہ خون میں لتھڑا ہوا۔ دودمان: قبیلہ، کنبہ، خاندان۔

⑩ عشق کسی کو کب خلوت میں لے جاتا ہے (اور) وہ اپنی آنکھ سے غیرت حاصل کرتا ہے (یہاں وہ سے مراد عشق ہوسکتا ہے یا وہ شخص جسے عشق خلوت میں لے جائے)

⑪ پہلے وہ باوفا دوست بھی ہوتا ہے اور رستہ بھی، بعد میں دوست کے بغیر رستہ میں چھوڑ دیتا ہے۔

⑫ میں اُن ساری حوروں اور محلات سے گزر گیا، میری جان کی کشتی نور کے سمندر میں کھیلی۔

⑬ میں حسن کی سیر میں ڈوب گیا، (وہ حسن کہ جو) ہمیشہ رہنے والا ہے اور جس کی حالت ہر لحہ بدلتی ہے۔

⑭ میں ضمیرِ کائنات میں کھو گیا، زندگی میری آنکھ میں رباب کی طرف سماگئی۔

⑮ وہ (رباب) کہ جس کے ہر تار میں ایک اور رُباب تھا، ہر راگ دوسرے سے زیادہ خون آلود تھا۔

⑯ ہم سب، آدم، سورج، چاند، جبرئیل، حور، آگ اور روشنی (نور اور نار) کا خاندان ہیں۔

maablib.org

⑰ پیشِ جاں آئینۂ آویختند ... حیرتے را با یقیں آمیختند!
⑱ صبح امروزے کہ نورش ظاہر است ... در حضورش دوش و فردا حاضر است!
⑲ حق ہویدا با ہمہ اسرارِ خویش ... بانگاہِ من کند دیدارِ خویش!
⑳ دیدنش افزودنِ بے کاستن! ... دیدنش از قبرِ تن برخاستن!
㉑ عبد و مولا در کمینِ یک دگر ... ہر دو بے تاب اند از ذوقِ نظر!
㉒ زندگی ہر جا کہ باشد جستجو است! ... حل نشد ایں نکتہ من صیدم کہ اوست!

......☆......☆......☆......

㉓ عشق جان را لذتِ دیدار داد ... با زبانم جرأتِ گفتار داد
㉔ "اے دو عالم از تو با نور و نظر ... اندکے آں خاکدانے را نگر
㉕ بندۂ آزاد را ناسازگار ... بر دمد از سنبل او نیشِ خار!
㉖ غالباں غرق اند در عیش و طرب ... کارِ مغلوباں شمارِ روز و شب!
㉗ از ملوکیت جہانِ تو خراب ... تیرہ شب در آستینِ آفتاب!

فرہنگ:

آویختن: لٹکانا، لٹکنا۔ آمیختن: دو چیزوں کا آپس میں ملانا، مرکب کرنا۔ امروز: آج، آج کا دن، ان دنوں میں، آج کل، فی زمانہ۔ دوش: کندھا۔ گذشتہ رات، ماضی۔ فردا: کل، آنے والا کل، قیامت کا دن، مستقبل۔ ہویدا: واضح، ظاہر، آشکارہ۔ دیدن: دیکھنا۔ افزودن: بڑھنا، بڑھانا۔ کاستن: گھٹنا، گھٹانا۔ برخاستن: اٹھنا، طرف ہونا، دور ہونا۔ کمین: دشمن کے ساتھ لڑنے کے لیے چھپ کر بیٹھنا، گھات۔ ناسازگار: ناموافق، لائق نہیں ہے۔ سُنبل: ایک خوشبودار گھاس کا نام، جَو اور گیہوں کے بال، معشوق کی زلف۔ نیشِ خار: کانٹے کی نوک۔ غالباں: غالب کی جمع، غلبہ والا، زبردست۔ طرب: خوشی۔ مغلوباں: مغلوب کی جمع، غلبہ کیا گیا، عاجز۔ تیرہ: تاریک، دھندلا، سیاہ رنگ۔

17 جاں (روح) کے سامنے آئینہ لٹکایا گیا، حیرت کو یقین کے ساتھ ملایا گیا۔

18 آج کے دن کی صبح کہ جس کا نور ظاہر ہے اس کے سامنے گزرا ہوا اور آنے والا کل حاضر ہے۔

19 حق اپنے سارے رازوں کے ساتھ ظاہر (ہوا)، اس نے میری نگاہ سے اپنا دیدار کیا۔

20 اُس کا دیکھنا کم ہوئے بغیر بڑھنا ہے، اس کا دیکھنا بدن کی قبر سے اٹھنا ہے۔

21 بندہ اور مولا ایک دوسرے کے لیے گھات لگائے بیٹھے ہیں، دونوں نظر کی لذت سے بے تاب ہیں۔

22 زندگی جہاں کہیں بھی ہے تلاش ہے، یہ نکتہ حل نہیں ہوا کہ میں شکار ہوں یا وہ۔

23 عشق نے روح کو دیدار کی لذت دی، میری زباں کو بات کرنے کی جرأت دی۔

24 اے کہ دو عالم تیرے نور اور نظر کی وجہ سے ہیں، تھوڑا سا اس مٹی کے ڈھیر (دُنیا) کو دیکھ۔

25 آزاد بندے کے لائق نہیں ہے، اس کی سنبل (خوشبودار گھاس) سے کانٹے کی نوک اُگتی ہے (پیدا ہوتی ہے)

26 غالب عیش و طرب میں ڈوبے ہوئے ہیں (اور) مغلوبوں (عاجزوں) کا کام دن رات گننا ہے۔

27 ملوکیت سے تیرا جہاں خراب ہے، سیاہ رات (ہے اور) آفتاب آستین میں (ہے)۔

28 دانشِ افرنگیاں غارت گری   دیرہا خیبر شد از بے حیدری!
29 آنکہ گوید لا الہ بیچارہ ایست   فکرش از بے مرکزی آوارہ ایست!
30 چار مرگ اندر پئے ایں دیر میر   سود خوار و والی و مُلّا و پیر!
31 ایں چنیں عالم کجا شایانِ تست   آب و گِل داغے کہ بر دامانِ تست!

☆......☆......☆......

فرہنگ:

غارت گری: لوٹ، غارت کرنا، تباہ و برباد کرنا۔ دانش: دانائی، عقل، جاننا، علم وفضل۔ شایان: جائز، روا، لائق، سزاوار، ممکن۔

(28) انگریزوں کی دانائی تباہی و بربادی ہے، حیدری نہ ہونے کی وجہ سے بت کدے خیبر بن گئے (ناقابل تسخیر ہو گئے)۔

(29) وہ کہ جس نے لا الہ کہا بے چارہ ہے، مرکز نہ ہونے کی وجہ سے اس کی فکر آوارہ ہے۔

(30) اس سخت جاں کے واسطے چار اموات ہیں سود کھانے والے، حاکم، ملا اور پیر۔

(31) اس طرح کا عالم تیرے لائق نہیں، (یہ) دُنیا تیرے دامن پر ایک داغ ہے۔

maablib.org

ندائے جمال

① کلکِ حق از نقشہاے خوب و زشت — ہر چہ مارا سازگار آمد نوشت!
② چیست بودن دانی اے مردِ نجیب؟ — از جمالِ ذاتِ حق بردن نصیب!
③ آفریدن؟ جستجوے دلبرے! — وا نمودن خویش را بر دیگرے!
④ ایں ہمہ ہنگامہ ہاے ہست و بود — بے جمالِ ما نیاید در وجود!
⑤ زندگی ہم فانی و ہم باقی است — ایں ہمہ خلاقی و مشتاقی است!
⑥ زندہ؟ مشتاق شو خلاق شو — ہمچو ما گیرندۂ آفاق شو!

فرہنگ:

کِلک: قلم۔نوشت: لکھا۔نجیب: اصیل آدمی، بزرگ، شریف۔بودن: ہونا، رہنا۔بُردن: لینا، حاصل کرنا، نصیب، حصہ۔آفریدن: پیدا کرنا۔وانمودن: ظاہر کرنا۔بود: ہست، ہستی، وجود، موجود، بودن مصدر سے ماضی مطلق بمعنی تھا۔ہست: ہے، موجود۔نیاید در وجود: وجود میں نہیں آیا۔باقی: بچا ہوا، ہمیشہ رہنے والا، اللہ تعالیٰ کا ایک نام۔خلاق: بہت بڑا پیدا کرنے والا، اللہ تعالیٰ۔مشتاق: اشتیاق رکھنے والا، خواہش مند۔گیرندہ: پکڑنے والا، دلکش، جاذب۔آفاق: اُفق کی جمع، آسمان کے کنارے، دُنیا۔

ندائے جمال

① حق کی قلم نے جو اچھے اور بُرے نقش سے جو کچھ ہمارے لائق ہوا، لکھا۔

② اے شریف مرد تو جانتا ہے ہونا، رہنا (زندہ رہنا) کیا ہے؟ ذاتِ حق کے جمال سے حصہ حاصل کرنا ہے۔

③ پیدا کرنا (تخلیق) کیا ہے؟ ایک دلبر کی تلاش ہے، دوسروں پر خود کو ظاہر کرنا ہے۔

④ یہ سارے ہستی اور موجود کے ہنگامے، ہمارے حُسن کے بغیر وجود میں نہیں آئے۔

⑤ زندگی فانی بھی ہے اور ہمیشہ رہنے والی بھی ہے۔ یہ ساری کی ساری خلاقی (پیدائش) اور مشتاقی (خواہش مندی) ہے۔

⑥ (کیا) تو زندہ ہے؟ (یا زندہ رہنا چاہتا ہے تو) خواہش مند بن جا، پیدا کرنے والا بن جا، ہماری طرح دُنیا کو پکڑنے والا بن جا۔

⑦ در شکن آنرا کہ ناید سازگار — از ضمیر خود دگر عالم بیار!

⑧ بندۂ آزاد را آید گراں — زیستن اندر جہانِ دیگراں!

⑨ ہر کہ او را قوتِ تخلیق نیست — پیش ما جز کافر و زندیق نیست!

⑩ از جمالِ ما نصیبِ خود نبرد — از نخیلِ زندگانی بر نخورد

⑪ مردِ حق! برّندہ چوں شمشیر باش — خود جہانِ خویش را تقدیر باش!

-----☆-----☆-----☆-----

فرہنگ:

بیار: لے آ، لا، آوردن مصدر سے امر حاضر کا صیغہ۔ زندیق: بے دین، بظاہر مسلمان مگر دل میں کافر۔ نخیل: کھجور کا درخت، درخت۔ بر: پھل، بلند، اوپر، بغل۔ نخورد: نہ کھایا۔ نبرد: نہ لیا، نہ حاصل کیا۔ برّندہ: کاٹنے والا، کھانا ہضم کرنے والا پانی۔ باش: رہ، ٹھہر جا، سُن، میری طرف دھیان کر۔

⑦ جو تیرے لائق نہیں اُسے توڑ دے، اپنے ضمیر سے دوسرا جہان لے آ۔

⑧ آزاد بندے کے لیے دوسروں کے جہاں میں جینا مشکل ہوتا ہے۔

⑨ ہر وہ (شخص) کہ جس کے پاس پیدا کرنے کی قوت (قوت تخلیق) نہیں ہے ہمارے سامنے کافر اور بے دین ہونے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

⑩ جس نے ہمارے حُسن سے حصہ نہ لیا، اُس نے زندگی کے درخت سے پھل نہ کھایا۔

⑪ (اے) مردِ حق! تلوار کی طرح کاٹنے والا رہ، آپ اپنے جہان کی تقدیر رہ۔ (بن جا)۔

maablib.org

زندہ رود

① چیست آئینِ جہانِ رنگ و بو — جز کہ آبِ رفتہ می ناید بجو!
② زندگانی را سرِ تکرار نیست — فطرتِ او خوگرِ تکرار نیست!
③ زیرِ گردوں رجعت او را ناروا ست — چوں ز پا افتاد قومے برنخاست!
④ ملتے چوں مُرد کم خیزد ز قبر — چارۂ او چیست غیر از قبر و صبر!

☆......☆......☆......

فرہنگ:

آب رفتہ: گزرا ہوا پانی۔ می ناید بجو: ندی میں نہیں آتا۔ سر: سر، خیال، فکر، قوت، طاقت، سردار خالص، خلاصہ، اول، خواہش۔ سِرّ: راز، بھید، پوشیدہ۔ تکرار: دُہرانا۔ خوگر: عادی، کسی بات کی عادت والا، محبت کرنے والا، ملنسار۔ رجعت: بازگشت، پھرنا، واپسی، پھر کے وہی کام کرنا، شوہر کا اپنی طلاق دی ہوئی بیوی کی طرف ایام عدت میں رجوع کرنا۔ ناروا: جو رائج نہ ہو، ناجائز، حرام، خلاف شرع۔ اُفتاد: گرا ہوا، پڑا ہوا، بیمار، عاجز، ناتواں۔

زندہ رود

① رنگ اور خوشبو کے جہاں (مراد دنیا) کا آئین (قانون، دستور) کیا ہے، سوائے اس کے کہ گزرا ہوا پانی ندی میں (واپس) نہیں آتا۔

② زندگی کو تکرار (دُہرانے) کا خیال نہیں ہے، اس کی فطرت دُہرانے کی عادی نہیں ہے۔

③ آسماں کے نیچے اس کی واپسی حرام ہے، جس طرح قدموں سے گری قوم نہیں اُٹھتی۔

④ جب قوم مر گئی قبر سے نہیں اُٹھی، اُس کا علاج صبر اور قبر کے سوا کیا ہے؟

ندائے جمال

① زندگانی نیست تکرار نفس — اصل او از حیّ و قیوم است وبس!

② قرب جاں با آنکہ گفت اِنّی قَرِیْبٌ — از حیات جاوداں بردن نصیب!

③ فرد از توحید لاہوتی شود — ملت از توحید جبروتی شود!

④ بایزید و شبلی و بوذر ازوست — امتاں را طغرل و سنجر ازوست!

فرہنگ:

حیّ: زندہ، اللہ تعالیٰ کا نام، زندگی، چھوٹا قبیلہ، گاؤں۔ قیوم: قائم رکھنے والا، تھامنے والا، بڑا قادر، بے مثل، بے نظیر، لاثانی، بڑا حفاظت کرنے والا، اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام۔ اصل: جڑ، بیخ، نسب، بنیاد۔ لاہوت: ذات الٰہی کا عالم جس میں سالک کو مقام فنافی اللہ حاصل ہوتا ہے اس لفظ کے مقابل میں مرتبہ صفات کو جبروت اور مرتبہ اسماء کو ملکوت کہتے ہیں۔ جبروت: بزرگی، جلال، عظمت، تکبر، برتری، بلند، خدا کا مرتبہ وحدت، خدا کا جلال۔ بایزید: بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ دوسری اور تیسری صدی ہجری کے مشہور صوفی، نام طیفور بن عیسیٰ بن سروشاں ۱۳۸ھ میں بسطام میں پیدا ہوئے۔ ۲۶۱ھ میں وفات پائی۔ شبلی: ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ بھی مشہور صوفی تھے۔ ۲۴۷ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے اور ۳۳۴ھ میں بغداد میں ہی وفات پائی۔ بوذر: سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور صاحب فقر تھے۔ نام جندب بن جنادہ اور ابوذر کنیت، وفات ۳۲ ہجری۔ طغرل: سلجوقی خاندان کے پہلے بادشاہ کا نام۔ سلطان محمود غزنوی کے زمانے میں ترکستان پر قابض ہوا۔ سنجر: ایران کے مشہور شاہی خاندان سلجوقیہ کے چھٹے بادشاہ کا نام جو ملک شاہ کا بیٹا تھا اسی کو سلطان سنجر کہتے ہیں یہ بادشاہ بڑا صاحب جاہ و جلال اور علما کا قدردان تھا، شکاری پرندے کا نام، اہل وجد و سماع۔

ندائے جمال

① زندگی سانسوں کے دہرائے جانے کا نام نہیں ہے، اس کی اصل حی و قیوم سے ہے۔

② جاں کا اُس کے قریب ہونا کہ جس نے کہا "میں قریب ہوں" ہمیشہ رہنے والی زندگی سے حصہ حاصل کرتا ہے۔

③ فرد توحید سے لاہوتی ہو جاتا ہے، ملت توحید سے جبروتی ہو جاتی ہے۔

④ بایزید رحمۃ اللہ علیہ، شبلی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوذر رضی اللہ عنہ (جیسے صوفی) اس سے ہیں، قوموں کے طغرل اور سنجر (جیسے حکمران) اس سے ہیں۔

⑤ بے تجلی نیست آدم را ثبات جلوۂ ما فرد و ملت را حیات!
⑥ ہر دو از توحید می گیرد کمال زندگی ایں را جلال آں را جمال!
⑦ ایں سلیمانی است، آں سلمانی است آں سراپا فقر و ایں سلطانی است!
⑧ آں یکی را بیند ایں گردد یکی در جہاں با آں نشیں با ایں بزی!

......☆......☆......☆......

⑨ چیست ملت اے کہ گوئی لا الہ؟ با ہزاراں چشم بودن یک نگہ!
⑩ اہل حق را حجت و دعوی یکے است خیمہ ہائے ما جدا دلہا یکے است!
⑪ ذرہ ہا از یک نگاہی آفتاب یک نگہ شو تا شود حق بے حجاب!
⑫ یک نگاہی را بچشم کم مبیں از تجلی ہائے توحید است ایں!
⑬ ملتے چوں می شود توحید مست قوت و جبروت می آید بدست!

......☆......☆......☆......

⑭ روح ملت را وجود از انجمن روح ملت نیست محتاج بدن!
⑮ تا وجودش را نمود از صحبت است مُرد چوں شیرازۂ صحبت شکست!
⑯ مُردہ؟ از یک نگاہی زندہ شو بگذر از بے مرکزی پایندہ شو
⑰ وحدت افکار و کردار آفریں تا شوی اندر جہاں صاحب نگیں!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

بچشم کم: حقارت کی نظر سے۔ مبیں: مت دیکھ۔ انجمن: محفل، مجلس، فوج، گروہ۔ نمود: ظاہری شان، علامت، ظاہر ہونا، ظاہر، خوبی، رونق، شان و شوکت۔ صحبت: دوستی، یاری، پاس ہونا۔ شیرازہ: اکٹھ، کتاب کی جزو بندی کے بعد جو باندھا جاتا ہے۔ پایندہ: قائم، استوار، ہمیشہ، مثلاً بہشت، دوزخ اور عرش و کرسی وغیرہ۔

⑤ تجلی کے بغیر آدم کی پائیداری نہیں ہے، ہمارا جلوہ فرد اور ملت کی زندگی ہے۔

⑥ دونوں (فرد اور ملت) توحید سے کمال حاصل کرتے ہیں۔ اس (ملت) کی زندگی جلال ہے اُس کی (فرد کی زندگی) جمال ہے۔

⑦ یہ (ملت) سلیمانی (حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح) ہے وہ (فرد) سلمانی (حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی طرح) ہے۔ وہ (فرد) سر سے لے کر پاؤں تک فقر ہے یہ (ملت) سر سے لے کر پاؤں تک سلطانی (بادشاہت) ہے۔

⑧ اُس (فرد) نے ایک کو دیکھا یہ (ملت) ایک ہوگئی، جہاں میں اُس (ایک کو دیکھنے والے فرد) کے ساتھ بیٹھ، اس (ایک ہونے والی ملت) کے ساتھ زندگی بسر کر۔

⑨ اے لا الہ کہنے والے (تُو جانتا ہے) ملت کیا ہے؟ ہزاروں آنکھوں میں ایک نگاہ کا ہونا (ملت ہے)

⑩ اہل حق کا دعویٰ اور دلیل ایک ہے، ہمارے خیمے الگ ہیں (ہمارے) دل ایک ہیں۔

⑪ ذرے یک نگاہ ہونے سے آفتاب (ہیں) تو (بھی) یک نگاہ ہو جا تا کہ حق بے حجاب ہو جائے۔

⑫ یک نگاہ ہونے کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھ، یہ توحید کی تجلیوں میں سے ایک تجلی ہے۔

⑬ ملت جب توحید میں مست ہو جاتی ہے، قوت اور عظمت اس کے ہاتھ آ جاتی ہے۔

⑭ ملت کی روح کا وجود محفل سے ہے، ملت کی روح بدن کی محتاج نہیں ہوتی۔

⑮ یہاں تک کہ اس کے وجود کی رونق صحبت سے ہے جب صحبت کا اکٹھ ٹوٹ گیا (ملت کا وجود) مر گیا۔

⑯ تو مردہ ہے؟ یک نگاہ ہونے سے زندہ ہو جا، بے مرکزی سے گزر جا اور ہمیشہ رہنے والا بن جا۔

⑰ افکار اور کردار کی وحدت پیدا کر تا کہ تُو جہاں میں صاحب نگیں (حضرت سلیمان علیہ السلام جیسا حکمران) ہو جائے۔

زندہ رود

① من کیم؟ تو کیستی؟ عالم کجاست　　درمیانِ ما و تو دوری چراست؟
② من چرا در بندِ تقدیرم بگوے　　تو نمیری من چرا میرم بگوے!

ندائے جمال

① بودۂ اندر جہانِ چار سو　　ہر کہ گنجد اندرو میرد درو
② زندگی خواہی خودی را پیش کن　　چار سو را غرق اندر خویش کن
③ باز بینی من کیم تو کیستی!　　در جہاں چوں مردی و چوں زیستی!

......☆......☆......☆......

زندہ رود

① پوزشِ ایں مردِ ناداں در پذیر　　پردہ را از چہرۂ تقدیر گیر
② انقلاب روس و الماں دیدہ ام　　شور در جانِ مسلماں دیدہ ام
③ دیدہ ام تدبیر ہاے غرب و شرق　　وانما تقدیر ہاے غرب و شرق

فرہنگ:

کے: کب، کس وقت، کیوں۔ کیست: کون ہے۔ کجا: کہاں کس جگہ، ہر جگہ، جہاں کہیں، چہ، کہ، کب۔ چرا: چہ را: کیوں، کس لیے۔ گنجد: سما گیا، سمایا۔ درو: اس میں۔ بیش کن: روبرو کر، سامنے کر۔ پیش کردن: کسی کو کوئی چیز مفت دینا، ہدیہ یا نذرانہ پیش کرنا۔ پوزش: معذرت، عذر، عذر و معذرت کرنا۔ پذیر: قبول کر۔ پردہ گیر: پردہ اٹھا۔ الماں: جرمنی۔ شور: غوغا، غل، شہرت، نمک، عشق، جنون۔ وانما: ظاہر کر۔

زندہ رود

① میں کیوں ہوں؟ تُو کون ہے؟ عالم کہاں ہے؟ ہمارے اور تمہارے درمیان دوری کس لیے ہے؟

② میں کس لیے تقدیر کی قید میں ہوں، بتائیے آپ نہیں مرتے، میں کس لیے مرتا ہوں؛ بتائیے!

ندائے جمال

① تُو چار اطراف والے جہاں میں رہا ہے جو کوئی اس میں سما گیا، وہ اس میں مر گیا۔

② تو زندگی چاہتا ہے (تو) خودی کو رو برو کر، چار اطراف کو اپنے اندر غرق کر دے۔ (ڈبو دے)

③ پھر تو دیکھے گا میں کیوں ہوں؟ تُو کون ہے۔ جہاں میں تو کیونکر مرتا ہے؟ (اور) تُو کیونکر جیتا ہے؟

زندہ رود

① اس مرد دانا کی معذرت قبول کر، تقدیر کے چہرے سے پردہ اُٹھا۔

② میں نے روس اور جرمنی کا انقلاب دیکھا ہے، میں نے مسلماں کی جان میں جنون دیکھا ہے۔

③ میں نے مشرق اور مغرب کی تدابیر دیکھی ہیں، آپ مشرق اور مغرب کی تقدیریں ظاہر کریں۔

افتادن تجلی جلال

① ناگہاں دیدم جہانِ خویش را — آں زمین و آسمانِ خویش را
② غرق در نورِ شفق گوں دیدمش — سُرخ مانند طبر خوں دیدمش!
③ زاں تجلی ہا کہ در جانم شکست — چوں کلیم اللہ فتادم جلوہ مست!
④ نورِ او ہر پردگی را وا نمود — تابِ گفتار از زبانِ من ربود!
⑤ از ضمیرِ عالمِ بے چند و چوں — یک نوائے سوز ناک آمد بروں!

فرہنگ:

ناگہاں: یکا یک، اچانک۔ شفق: سُرخی جو صبح اور شام کے وقت آسمان کے کناروں پر ظاہر ہوتی ہے۔ سکندر نامہ میں روشنک کی ماں سے مراد ہے۔ گوں: رنگ، روش، طرز، طور، طرح، صفت۔ طبر خوں: بید سرخ، صندل سرخ، سرخ رنگ کی کڑوی لکڑی، سرخ رنگ، عناب، آتشدان۔ دیدمش: میں نے اُسے دیکھا۔ زاں: از آں، اُس سے۔ پردگی: پوشیدہ چیز، پردہ نشین عورت، دربان، حاجب۔ وانمود: ظاہر کر دیا، ظاہر ہوگئی۔ ربود: اُچک لیا، چھین لیا۔ چند: کب، تک، کتنا، کتنے۔ چوں: مانند، گر، جب، ہرگاہ، کیونکر۔ سوزناک: موثر، رقت انگیز۔

تجلی جلال کا گرانا

① اچانک میں نے اپنا جہان دیکھا وہ اپنی زمین اور آسماں (دیکھا)۔

② میں نے اُسے شفق کی طرح کے نور میں ڈوبا ہوا دیکھا، میں نے اُسے آتشدان کی طرح سُرخ دیکھا۔

③ اُن تجلیوں سے جو کہ میری جان پر گریں، میں کلیم اللہ (حضرت موسیٰ علیہ السلام) کی طرح جلوہ مست ہو گیا۔

④ اُس کے نور نے ہر چھپی چیز کو ظاہر کر دیا، میری زبان سے بات کرنے کی طاقت چھین لی۔

⑤ کتنے اور کیونکر کے بغیر (لامکاں) عالم کے ضمیر سے ایک رقت انگیز آواز باہر آئی۔

maablib.org

⑥ ''بگذر از خاور و افسونِ افرنگ شو — کہ نیرزد بجوے ایں ہمہ دیرینہ و نو

⑦ آں نگینے کہ تو با اہرمناں باختۂ — ہم بجبریل امینے نتواں کرد گرو!

⑧ زندگی انجمن آرا و نگہدارِ خود است — اے کہ در قافلہ بے ہمہ شو با ہمہ رو!

⑨ تو فروزندہ تر از مہرِ منیر آمدۂ — آنچناں زی کہ بہر ذرہ رسانی پرتو!

⑩ چوں پر کاہ کہ در رہگذر باد فتاد — رفت اسکندر و دارا و قباد و خسرو!

⑪ از تنک جامیٔ تو میکدہ رسوا گردید — شیشۂ گیر و حکیمانہ بیاشام و برو''!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

بگذر: تُو گزر جا۔ خاور: مشرق۔ نیرزد بجوئے: ایک جو کی قیمت نہیں رکھتا۔ نگین: نگینہ، نگ، قیمتی پتھر، جواہر، جواہرات۔ اہرمناں: اہرمن کی جمع، شیطان۔ باختہ: باختہ ای: تونے ہار دیا۔ گرو: رہن، مجازاً غلام۔ قید: شرط۔ انجمن آرا: محفل سجانے والی۔ نگہدار: نگاہ رکھنے والی، محافظ۔ بے ہمہ شو: سب کے بغیر رہ۔ باہمہ رو: سب کے ساتھ چل۔ فروزندہ تر: زیادہ روشن۔ مہر: آفتاب، سورج، محبت، الفت، پیار۔ مُنیر: روشنی دینے والا، روشن، تاباں۔ پرتو: روشنی، کرن، شعاع، عکس، صدمہ، آسیب۔ پرِ کاہ: حقیر شے، ذلیل شے، تنکے کے برابر، خشک گھاس کا تنکا۔ اسکندر: یونان کے بادشاہ کا نام۔ دارا، قباد، خسرو: قبل از اسلام ایران کے بادشاہوں کے نام۔ تنک جامی: کم ظرفی۔ میکدہ: شراب خانہ۔ رُسوا: ذلیل، خوار، فاش، ظاہر۔ شیشہ: کانچ، آئینہ، صراحی، بوتل، آلہ مقیاس الہوا، بیرومیٹر۔ بیاشام: تو پی جا۔ برو: تو جا، رخصت ہو جا۔

⑥ مشرق سے گزر اور یورپ کے جادو میں نہ آ، کہ یہ تمام نئے اور پرانے ایک جو کی قیمت نہیں رکھتے۔

⑦ وہ نگین جو تو نے شیطانوں کے سامنے ہار دیا، (اب اسے) جبرئیل امیں علیہ السلام کے پاس گروی (رہن) بھی نہیں رکھا جا سکتا۔

⑧ زندگی محفل سجانے والی اور اپنے آپ پر نگاہ رکھنے والی ہے، اے کہ تُو قافلہ میں سب کے بغیر رہ اور سب کے ساتھ چل۔

⑨ تُو روشن سورج سے زیادہ روشن آیا ہے، اس طرح زندگی بسر کر کہ ذرے تک تیری روشنی پہنچے۔

⑩ گھاس کے اُس خشک تنکے کی طرح جو ہوا کے راستے میں پڑا ہو، اسکندر، دارا، قباد اور خسرو گئے (اُڑ گئے)

⑪ تیری کم ظرفی سے شراب خانہ رُسوا ہو گیا، صراحی اٹھا! داناؤں کی طرح پی اور جا!

خطاب بہ جاوید

سخنے بہ نژادِ نَو

جاوید سے خطاب

نئی نسل سے چند باتیں

maablib.org

خطاب بہ جاوید
(سخنے بہ نژادِ نو)

① ایں سخن آراستن بے حاصل است　　بر نیاید آنچہ* در قعرِ دل است!
② گرچہ من صد نکتہ گفتم بے حجاب　　نکتۂ دارم کہ ناید در کتاب!
③ گر بگویم می شود پیچیدہ تر　　حرف و صوت او را کند پوشیدہ تر!
④ سوزِ او را از نگاہِ من بگیر　　یا ز آہِ صبح گاہِ من بگیر!

☆☆☆

⑤ مادرت درسِ نخستیں با تو داد　　غنچۂ تو از نسیم او کشاد!
⑥ از نسیم او ترا ایں رنگ و بوست　　اے متاعِ ما بہائے تو ازوست

فرہنگ:

سُخن: کلام، بات، شعر، گفتار۔ آراستن: سجانا، سنوارنا، سجنا، سنورنا۔ برنیاید: باہر نہیں آتا۔ قعر: کنوئیں یا دریا وغیرہ کی تہہ، گہرائی، انتہا، نہایت۔ بیے حجاب: بے پردہ، بے تکلف، بے حیا۔ کتاب: لکھنا، لکھا ہوا، حکم، نامہ، اندازہ، فرض کیا ہوا، لونڈی غلام کو روپیہ لے کر آزاد کر دینا۔ نکتہ: وہ پاکیزہ بات جو پوشیدہ ہو اور ہر ایک کی سمجھ میں نہ آسکے، کلام کی باریکی، نقطہ۔ مادرت: تیری ماں۔ درسِ نخستیں: پہلا سبق۔ نسیم: نرم ہوا، خوشبودار ہوا، ٹھنڈی ہوا۔ بہا: مول، قیمت۔

جاوید سے خطاب

(نئی نسل سے چند باتیں)

① یہ شعر سنوارنا بے حاصل ہے (کیونکہ) جو کچھ دل کی گہرائی میں ہے، باہر نہیں آتا۔

② اگرچہ میں نے سینکڑوں پوشیدہ باتیں بے پردہ کہیں (لیکن) میرے پاس ایک پوشیدہ بات ہے کہ (جو) لکھنے میں نہیں آتی (جس کا لکھنا ممکن نہیں)

③ اگر میں (وہ بات) کہوں تو زیادہ مشکل ہو جاتی ہے لفظ اور آواز اُسے اور زیادہ چھپا دیتے ہیں۔

④ اس کا سوز (جلن) میری نگاہ سے لے، یا میری صبح کے وقت کی آہ سے لے۔

⑤ تیری ماں نے تجھے پہلا سبق دیا، تیری کلی اس کی ٹھنڈی اور خوشبودار ہوا سے کھلی۔

⑥ تیرا یہ رنگ اور خوشبو اِس کی ٹھنڈی اور خوشبودار ہوا سے ہے، اے ہمارے سازوسامان! تیری قیمت اِس (تیری ماں) سے ہے۔

⑦ دولتِ جاوید ازو اندوختی — از لبِ او لا اِلٰہ آموختی

⑧ اے پسر! ذوقِ نگہ از من بگیر — سوختن در لا اِلٰہ از من بگیر!

⑨ لا الٰہ گوئی؟ بگو از روے جاں — تا ز اندامِ تو آید بوے جاں!

⑩ مہر و مہ گردد ز سوزِ لا اِلٰہ — دیدہ ام ایں سوز را در کوہ و کہ!

⑪ ایں دو حرفِ لا اِلٰہ گفتار نیست — لا اِلٰہ جز تیغِ بے زنہار نیست!

⑫ زیستن با سوزِ او قہاری است — لا اِلٰہ ضرب کاری است!

☆ ☆ ☆

⑬ مومن و پیشِ کساں بستن نطاق! — مومن و غداری و فقر و نفاق!

⑭ با پشیزے دین و ملّت را فروخت — ہم متاعِ خانہ و ہم خانہ سوخت!

⑮ لا اِلٰہ اندر نمازش بود و نیست — نازہا اندر نیازش بود و نیست!

⑯ نور در صوم و صلواتِ او نماند — جلوۂ در کائناتِ او نماند!

فرہنگ:

جاوید: دائم، ہمیشہ۔ اندوختی: تُو نے جمع کی، تم نے اکٹھی کی۔ آموختی: تم نے سیکھا۔ روئے جاں: روح کی زباں، روح کی گہرائی۔ اندام: جسم، بدن، جوڑ، عضو، باقاعدہ، گھر کا صحن۔ گفتار: گفتگو، بات چیت، کلام، تقریر۔ تیغ بے زنہار: ایسی تلوار جس سے بچا نہ جا سکے۔ قہاری: بہت قہر والا ہونا، بہت غلبہ والا ہونا، ضرب کاری: کام کرنے والی ضرب، موثر ضرب، کارگر ضرب، اثر کرنے والی ضرب۔ کساں: کس کی جمع، لوگ۔ نطاق: پٹکا، کمر بند۔ بستن: باندھنا، پیدا ہونا، پیدا کرنا، ترتیب دینا۔ فقر: فقیری، افلاس، محتاجی۔ نفاق: دوغلا پن، دشمنی۔ پشیز: پائی، دھیلا، سب سے کم قیمت سکہ۔ خانہ: گھر، مکان۔ ناز: لاڈ، پیار، فخر، بے پروائی، بے دماغی، نیا اُگا ہوا صنوبر یا سرو کا درخت۔ نیاز: احتیاج، خواہش، حاجت، حاجت مند، آرزومند محتاج، میل، رغبت، اظہار محبت، تحفۂ درویش۔ صوم: روزہ۔ نماند: نہ رہا۔

⑦ تم نے ہمیشہ رہنے والی دولت اُس سے اکٹھی کی، تم نے اُس کے لب سے لا الہ سیکھا۔

⑧ اے بیٹے! نگاہ کی لذت مجھ سے حاصل کر، لا الہ میں جلنا مجھ سے حاصل کر۔

⑨ تُو نے لا الہ کہا، روح کی زبان سے کہہ، تاکہ تیرے بدن سے روح کی خوشبو آئے۔

⑩ سورج اور چاند لا الہ کے سوز سے گردش کرتے ہیں میں نے یہ سوز پہاڑ اور گھاس کے تنکے میں دیکھا ہے۔

⑪ یہ دو حرف لا الہ کلام نہیں ہیں۔ لا الہ ایسی تلوار ہے جس سے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں۔

⑫ اس کے سوز کے ساتھ جینا بہت بڑا غلبہ والا ہوتا ہے۔ لا الہ ضرب ہے اور کام کرنے والی ضرب ہے۔

⑬ مومن اور دوسرے لوگوں کے سامنے (غلامی کا) پٹکا لپیٹے (ممکن نہیں) مومن اور غداری محتاجی اور دوغلاپن (کرے، ممکن نہیں)

⑭ پائی کے عوض دین اور ملت فروخت کر دیا۔ گھر کا سازوسامان بھی اور گھر بھی جلا دیا۔

⑮ اس کی نماز میں لا الٰہ تھا اور (اب) نہیں۔ اُس کی آرزومندی میں بے پروائیاں تھیں اور (اب) نہیں۔

⑯ اُس کی نمازوں اور روزوں میں نور نہ رہا، اس کی کائنات میں جلوہ (باری تعالیٰ) نہ رہا۔

⑰ آنکہ بود اللہ او را ساز و برگ — فتنۂ او حُبِّ مال و ترسِ مرگ!

⑱ رفت ازو آں مستی و ذوق و سرور — دینِ او اندر کتاب و او بگور!

⑲ صحبتش با عصرِ حاضر در گرفت — حرفِ دیں را از دو "پیغمبر" گرفت

⑳ آں ز ایراں بود و ایں ہندی نژاد — آں ز حج بیگانہ و ایں از جہاد!

㉑ جہاد و حج نماند از واجبات — رفت جان از پیکرِ صوم و صلوٰت

㉒ روح چوں رفت از صلوٰت و از صیام — فرد ناہموار و ملّت بے نظام!

㉓ سینہ ہا از گرمئ قرآں تہی — از چنیں مرداں چہ امیدِ بہی!

㉔ از خودی مردِ مسلماں در گذشت — اے خضر دستے کہ آب از سر گذشت!

☆☆☆

㉕ سجدۂ کزوے زمیں لرزیدہ است — بر مرادش مہر و مہ گردیدہ است

فرہنگ:

برگ و ساز: اسباب، سامان، سازوسامان۔ **فتنہ:** گمراہی، گمراہ کرنا، عذاب، دیوانگی، رسوائی، آزمائش، تعجب، حیرت۔ **ترس:** دہشت، خوف، ڈر۔ **دو پیغمبر:** دو شخص جنھوں نے پیغمبر ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ ایک ایران سے جس کا نام میرزا حسین علی بہاء اللہ ۱۸۱۷ء میں نور کے مقام پر پیدا ہوا۔ اس نے حج اور تمام شریعت محمدی منسوخ کر دی۔ اس کے پیروکار بہائی کہلاتے ہیں۔ دوسرا جھوٹا پیغمبر برصغیر کے شہر قادیان میں ۱۸۳۸ء میں پیدا ہوا۔ نام مرزا غلام احمد قادیانی اس نے جہاد کو غیر ضروری قرار دیا۔ اس کے پیروکار مرزائی کہلاتے ہیں۔ **واجبات:** واجب کی جمع، دائم، ہمیشہ، سدا، لازم، ضروری، سزاوار ہونے والا، اللہ تعالیٰ، وہ جو اپنے وجود اور بقا میں دوسرے کا محتاج نہ ہو۔ **پیکر:** شکل، جسم، بُت۔ **ناہموار:** جو برابر نہ ہو۔ بہتری، ترقی، دولت، صحت، تندرستی، ایک پھل کا نام۔ **در گذشت:** گزر گیا، مر گیا۔ **لرزیدہ است:** کانپی ہے۔ **مراد:** مطلب، مقصد۔ **گردیدہ است:** پھرے ہیں، گردش کی ہے۔

⑰ وہ کہ اللہ جس کا ساز وسامان تھا، مال کی محبت اور موت کا ڈر اُس کی آزمائش ہے۔

⑱ اُس سے دوستی، لذت اور سرور گیا، اُس کا دین کتاب (قرآن پاک) میں ہے اور وہ قبر میں (ہے)

⑲ اس کی محبت موجودہ زمانے کے ساتھ ہے، دین کی باتیں اس نے دو (جعلی) پیغمبروں سے سیکھیں۔

⑳ وہ (بہاء اللہ) ایراں سے تھا اور یہ (مرزا غلام احمد قادیانی) ہندی النسل (تھا) وہ حج سے اجنبی تھا اور یہ جہاد سے (اجنبی تھا)

㉑ یہاں تک کہ حج اور جہاد واجبات میں سے (یعنی ضروری) نہ رہے نماز اور روزے کے جسم سے جان نکل گئی۔

㉒ جب نماز اور روزوں سے روح نکل گئی، فرد نالائق اور ملت بے نظام (ہو گئی)

㉓ سینے قرآن کی گرمی سے خالی ہیں، ایسے مردوں سے بہتری کی کیا اُمید۔

㉔ مردِ مسلماں خودی سے گزر گیا (اس نے خودی کو چھوڑ دیا) اے خضر مدد کہ پانی سر سے گزر گیا۔

㉕ وہ سجدہ کہ جس سے زمیں کانپی ہے، اس کے مقصد پر چاند اور سورج نے گردش کی ہے۔

maablib.org

㉖ سنگ اگر گیرد نشانِ آں سجود — در ہوا آشفتہ گردد ہم چو دود!

㉗ ایں زماں جز سر بزیری ہیچ نیست — اندرو جز ضعفِ پیری ہیچ نیست!

㉘ آں شکوہِ ربّیَ الاعلیٰ کجاست — ایں گناہِ اوست یا تقصیرِ ماست؟

㉙ ہر کسے بر جادۂ خود تند رو — ناقۂ ما بے زمام و ہرزہ دو!

㉚ صاحبِ قرآن و بے ذوقِ طلب — العجب ثم العجب ثم العجب!

☆ ☆ ☆

㉛ گر خدا سازد ترا صاحب نظر — روزگارے را کہ می آید نگر!

㉜ عقلہا بے باک و دلہا بے گداز — چشمہا بے شرم و غرق اندر مجاز!

㉝ علم و فن، دین و سیاست، عقل و دل — زوج زوج اندر طوافِ آب و گِل!

㉞ آسیا آں مرز و بومِ آفتاب — غیر بیں از خویشتن اندر حجاب!

㉟ قلب او بے وارداتِ نَو بنَو — حاصلش را کس نگیرد با دو جو!

فرہنگ:

آشفتہ: پریشاں، خراب حال، عاشق۔ شکوہ: شان وشوکت، بزرگی، حشمت۔ تقصیر: قصور، جرم، خطا، گناہ، کمی کرنا، کام میں کوتاہی اور سستی کرنا، غصے اور درد کا جاتے رہنا۔ جادۂ خود: اپنے راستے پر۔ تندرو: تیز چلنے والا۔ زمام: اونٹ کی نکیل، مہار۔ ہرزہ دو: بیہودہ دوڑنے والی، آوارہ دوڑنے والی۔ عجب: انوکھا پن، تعجب، عجیب بات ہے۔ ثم: پھر، پس، باز۔ بے باک: بے خوف۔ زوج: جوڑا، میاں بیوی، بیوی خاوند میں سے کوئی ایک، وہ عدد جو دو پر پورا تقسیم ہو جائے جیسے چار، چھے۔ آسیا: ایشیا۔ مرز: زمین، قابل زراعت زمین، آباد زمین، کھیت، سرحد، مجامعت۔ بوم: وہ زمین جہاں ہل نہ چلا ہو، غیر آباد زمین، جگہ، مقام، منزل، خاک، سرشت، طبیعت۔ غیر بیں: غیر کو دیکھنے والی۔ واردات: وارد کی جمع، وہ حال جو آدمی پر گزرے، واقعہ، حادثہ۔ نو بنو: نئی سے نئی، تازہ بہ تازہ۔

(26) پتھر نے اگر اُن سجدوں کا نشاں لیا (تو) ہوا میں دھوئیں کی طرح پریشاں ہو گیا۔

(27) اِس زمانے میں (وہ سجدہ) سوائے سر جھکانے کے کچھ نہیں ہے اس میں بڑھاپے کی کمزوری کے سوا کچھ نہیں ہے۔

(28) وہ ربی الاعلیٰ کی شان و شوکت کہاں ہے، یہ اُس کا گناہ ہے یا ہمارا جرم ہے۔

(29) ہر کوئی اپنے راستے پر تیز چلنے والا ہے، ہماری اونٹنی بغیر نکیل کے ہے اور آوارہ دوڑنے والی ہے۔

(30) قرآن (پاس) رکھنے والے ہیں اور طلب کی لذت کے بغیر ہیں، تعجب ہے، پھر تعجب ہے، پھر تعجب ہے۔

(31) اگر خدا تجھے صاحب نظر کرے، آنے والے وقت کو دیکھ۔

(32) عقلیں بے خوف ہیں اور دل بے گداز ہیں، آنکھیں بے شرم ہیں اور مجاز میں ڈوبی ہوئی ہیں۔

(33) علم اور فن، دین اور سیاست، عقل اور دل، جوڑا جوڑا، پانی اور مٹی (مراد دُنیا یا مادیت) کے طواف میں ہیں۔

(34) ایشیا وہ سورج کی سرزمین، غیروں کو دیکھنے والی ہے، خود سے پردے میں ہے۔

(35) اِس کا دل تازہ بہ تازہ واردات کے بغیر (خالی) ہے، اس کا حاصل کوئی دو جَو کے بدلے نہیں لیتا (اِس کے حاصل کی قیمت دو جَو بھی نہیں ہے)۔

(36) روزگارش اندریں دیرینہ دیر ساکن و یخ بستہ و بے ذوق سیر!

(37) صید مُلایان و نخچیر ملوک آہوے اندیشۂ او لنگ و لوک!

(38) عقل و دین و دانش و ناموس و ننگ بستۂ فتراکِ لُردانِ فرنگ!

(39) تاختم بر عالمِ افکارِ او بر دریدم پردۂ اسرارِ او!

(40) درمیانِ سینہ دل خوں کردہ ام تا جہانش را دگرگوں کردہ ام

☆......☆......☆......

(41) من بطبعِ عصرِ خود گفتم دو حرف کردہ ام بحرین را اندر دو ظرف!

(42) حرفِ پیچا پیچ و حرفِ نیش دار تا کنم عقل و دلِ مرداں شکار!

فرہنگ:

دیر: بت خانہ۔ دیرینہ دیر: پرانا بت خانہ مراد دنیا۔ ساکن: ٹھہرا ہوا، بے حرکت، اقامت کرنے والا، باشندہ، رہنے والا۔ یخ بستہ: سخت جما ہوا۔ صید: شکار، شکار کرنا، وہ جانور جو شکار کیا جائے۔ نخچیر: جنگلی جانور جیسے ہرن وغیرہ، پہاڑی بکرا، شکار، شکار کیا ہوا جانور، شکاری، شکارگاہ۔ ملوک: مَلِک کی جمع، بادشاہ، سلاطین، شاہان۔ لنگ: لنگڑا۔ لوک: کم بالوں والا بار برداری کا اونٹ، ضعف و ناتوانی کے باعث بچوں کی طرح گھٹنوں کے بل چلنے والا آدمی، زبوں، عاجز، عشق پیچہ۔ ناموس: عفت، شرم، عصمت، حیا، نیک نامی، عزت، سیاست، تدبیر، شریعت، احکام الٰہی، آئین، قاعدہ، آواز، حضرت جبرائیل علیہ السلام، صاحب راز، مکر، حیلہ، جنگ، شکاری گھات۔ ننگ: عار، عیب، شرم، جنگ، جدل۔ فتراک: شکار بند، یعنی وہ تسمہ جو زین کے ساتھ آگے پیچھے لگا ہوتا ہے جس میں شکار باندھا جاتا ہے۔ لُردانِ فرنگ: یورپ کے لارڈ۔ تاختم: میں نے حملہ کیا۔ دریدم: میں نے پھاڑ ڈالا۔ طبع: سرشت، فطرت۔ ظروف: ظرف کی جمع، برتن۔ بحرین: دو سمندر۔ پیچا پیچ: گنجلک، پیچیدہ، حرف پیچا پیچ کتاب "تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ" بزبان انگریزی کی طرف تلمیح ہے۔

36 اِس پرانے بت خانے (دُنیا) میں اِس کا زمانہ، بے حرکت، سخت جما ہوا اور سیر کی لذت کے بغیر ہے۔

37 وہ مُلاؤں کا شکار اور بادشاہوں کی شکارگاہ ہے، اِس کی فکر کا ہرن لنگڑا اور ضعف و ناتوانی کے باعث گھٹنوں کے بل چلنے والا ہے۔

38 (اِس کی) عقل دین، دانائی، عزت، شرم یورپ کے لارڈوں کے شکار بند میں بندھے ہوئے ہیں۔

39 میں نے اس کی افکار کی دنیا پر حملہ کیا۔ میں نے اس کے رازوں کے پردے کو پھاڑ ڈالا۔

40 میں نے سینہ کے درمیان دل کو خون کیا ہے یہاں تک کہ اس کے جہاں کو بدل دیا ہے۔

41 میں نے اپنے زمانے کی فطرت سے دو باتیں کیں۔ میں نے دو سمندروں کو دو برتنوں میں بند کر دیا۔

42 (میں نے) گنجلک باتیں اور صاف باتیں (کیں) تاکہ مردوں کی عقل اور دل شکار کر سکوں۔

43 حرفِ تہ دارے باندازِ فرنگ — نالۂ مستانہ از تارِ چنگ!
44 اصلِ ایں از ذکر و اصلِ آں ز فکر — اے تو بادا وارث ایں فکر و ذکر!
45 آبجویم از دو بحر اصلِ من است — فصلِ من فصل ست و ہم وصلِ من است!
46 تا مزاجِ عصرِ من دیگر فتاد — طبعِ من ہنگامۂ دیگر نہاد!

☆ ☆ ☆

47 نوجواناں تشنہ لب خالی ایاغ — شستہ رو تاریک جاں روشن دماغ!
48 کم نگاہ و بے یقین و ناامید — چشمِ شاں اندر جہاں چیزے ندید!
49 ناکساں منکر ز خود مومن بغیر — خشت بند از خاکِ شاں معمارِ دیر!
50 مکتب از مقصودِ خویش آگاہ نیست — تا بجذبِ اندرونش راہ نیست!
51 نورِ فطرت را ز جانہا پاک شست — یک گلِ رعنا ز شاخِ او نرست!
52 خشت را معمار ماکج می نہد — خوے بط با بچۂ شاہیں دہد!

فرہنگ:

توبادا: خدا کرے تو بن جائے۔ فصل: سال کے چار موسموں میں سے ایک موسم، جدا کرنا، جدا ہونا، کتاب کا ایک حصہ، کلام کا ایک حصہ، دو اشیا کے درمیان کا پردہ، لڑکے کا دودھ چھڑانا۔ کچی بات، راست حکم، باز رکھنا، کاٹنا۔ مزاج: آمیزش، وہ کیفیت جو چند چیزوں یا اربعہ عناصر کے ملنے سے پیدا ہو، خاصیت، طبیعت، خو، عادت، سبھاؤ۔ تشنہ لب: نہایت پیاسے، بے حد مشتاق۔ ایاغ: پیالہ، شراب پینے کا پیالہ۔ شُستہ: دھلا ہوا۔ رُو: چہرہ۔ شستہ رُو: سادہ چہرہ، جس کے چہرے پر ڈاڑھی مونچھ کے بال ابھی نہ اُگے ہوں۔ ناکساں: ناکس کی جمع، نالائق، ناقص، کمینہ، فرومایہ۔ مومن: ایمان لانے والا، ماننے والا۔ مکتب: کتاب کی جمع، لکھنے کی جگہ، مدرسہ، سکول۔ پاک: صاف، مکمل، تمام، بالکل۔ شُست: دھو دیا۔ گل رعنا: دو رنگوں والا پھول۔ نرست: نہ پھوٹا نہ اُگا۔ کج: ٹیڑھا، ٹیڑھی۔ بط: بطخ، شراب کی صراحی، مینا۔

43 یورپ والوں کی طرح تہہ دار (گہری) باتیں (کیں) چنگ (ساز کا نام) کے تاروں سے مست کر دینے والی فریادیں (کیں)۔

44 اِس (گنجلک باتوں) کی اصل ذکر (عشق) سے ہے اور اُس (گہری باتوں) کی اصل فکر (عقل) سے ہے خدا کرے تو ذکر اور فکر کا مالک بنے۔

45 میں ندی ہوں میری اصل دو سمندروں (ذکر، فکر) سے ہے، میری جدائی جدائی (بھی) ہے اور میرا ملاپ بھی ہے۔

46 جب سے میرے زمانے کی عادت اور ہوئی، میری فطرت نے اور ہنگامے کیے۔

47 نوجواں نہایت پیاسے، خالی پیالوں والے ہیں (ان کے) چہرے ڈھلے ہوئے، روح تاریک اور دماغ روشن ہیں۔

48 کم نگاہ، بے یقین اور نا اُمید، اُن کی آنکھ نے جہاں میں کوئی چیز نہیں دیکھی۔

49 نالائق اپنے آپ کا انکار کرتے ہیں اور غیروں کی مانتے ہیں، بت خانے کا معمار اُن کی مٹی کی اینٹیں لگاتا ہے۔

50 مدرسہ (سکول) اپنے مقصد سے واقف نہیں ہے کیونکہ اس کی (اپنی) باطنی کشش تک پہنچ نہیں ہے۔

51 اُس (یعنی مدرسہ) نے (نوجوانوں کی) جانوں سے فطرت کا نور بالکل دھو دیا، اس کی شاخ سے ایک بھی گل رعنا (دو رنگوں والا پھول) نہ پھوٹا۔

52 ہمارے معمار (اساتذہ) ٹیڑھی اینٹ رکھتے ہیں، شاہین بچے کو بطخ کی عادت دیتے ہیں (سکھاتے ہیں)۔

53 علم تا سوزے نگیرد از حیات
دل نگیرد لذّتے از واردات!

54 علم جز شرح مقاماتِ تو نیست
علم جز تفسیرِ آیاتِ تو نیست!

55 سوختن می باید اندر نارِ حس
تا بدانی نقرۂ خود را ز مس!

56 علمِ حق اول حواس آخر حضور
آخرِ او می نگنجد در شعور!

☆ ☆ ☆

57 صد کتاب آموزی از اہلِ ہنر
خوشتر آں درسے کہ گیری از نظر

58 ہر کسے زاں مے کہ ریزد از نظر
مست میگردد باندازِ دگر!

59 از دمِ بادِ سحر میرد چراغ
لالہ زاں بادِ سحر مَے در ایاغ!

60 کم خور و کم خواب و کم گفتار باش
گردِ خود گردندہ چوں پرکار باش!

61 منکرِ حق نزدِ مُلّا کافر است
منکرِ خود نزدِ من کافر تر است!

62 آں بانکارِ وجود آمد عجول
ایں عجول وہم ظلوم وہم جہول!

63 شیوۂ اخلاص را محکم بگیر
پاک شو از خوفِ سلطان و امیر

فرہنگ:

واردات: وارد کی جمع، وہ حال جو آدمی پر گزرے، واقعہ، حادثہ۔ آیات: آیت کی جمع، آسمانی کتاب کا جملہ، علامت، نشانی۔ حس: آگاہ ہونا، دریافت کرنا، آہٹ پانا، حرکت کرنا، کسی چیز کا حواس خمسہ سے ادراک۔ نقرہ: پگھلی ہوئی چاندی، گڑھا، سفید گھوڑا۔ مس: تانبا۔ گردندہ: پھرنے والا، لوٹنے والا، ہونے والا، آسمان۔ عجول: بہت زیادہ عجلت کرنے والا، بہت زیادہ جلد باز، بہت دوڑنے والا، حیران۔ ظلوم: بڑا ظلم کرنے والا، بڑا ظالم۔ جہول: سخت بے وقوف، نہایت احمق، بہت نادان۔ اخلاص: خلوص، پاک اور خالص دوستی رکھنا، دوستی، بے ریا عبادت کرنا۔

(53) علم جب تک زندگی سے سوز (جلن) حاصل نہیں کرتا، دل واردات سے لذت حاصل نہیں کرتا۔

(54) علم تیرے مقامات کی شرح کے سوا کچھ نہیں، علم تیری نشانیوں کی تفسیر کے سوا کچھ نہیں۔

(55) آگاہ ہونے کی آگ میں جلنا چاہیے تاکہ تو تانبے سے اپنی پگھلی ہوئی چاندی جان لے (پہچان لے)۔

(56) حق کا علم (اللہ تعالیٰ کے بارے میں علم) اول حواس (حواس خمسہ کے ذریعے جاننا) ہے اور آخر حضور ہے۔ اس کا آخر (حضور) شعور میں نہیں سماتا۔

(57) تو نے اہل ہنر سے سینکڑوں کتابیں سیکھیں (پڑھیں) وہ سبق زیادہ بہتر ہیں جو تو نے نظر سے لیے۔

(58) ہر شخص اس شراب سے کہ جو نظر سے گری اور طریقے سے (مراد مختلف طریقے سے) مست ہوتا ہے۔

(59) صبح کی ہوا کے دم سے چراغ بجھ جاتا ہے۔ اسی صبح کی ہوا سے لالہ کے پیالے میں شراب ہوتی ہے۔

(60) کم کھا، کم سو، کم بات کر، پرکار کی طرح اپنے گرد پھرنے والا رہ۔

(61) ملا کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا منکر کافر ہے۔ میرے نزدیک اپنے آپ کا منکر زیادہ کافر ہے۔

(62) وہ وجود (اللہ تعالیٰ) کے انکار سے بہت جلد باز ہوتا ہے یہ (اپنے آپ کا منکر) بہت جلد باز ہوتا ہے اور بڑا ظالم بھی ہوتا ہے اور سخت بے وقوف بھی ہوتا ہے۔

(63) بے ریا عبادت کے طریقے کو مضبوطی سے پکڑ، سلطان اور امیر کا خوف نہ کھا۔

⑥④ عدل در قہر و رضا از کف مدہ	قصد در فقر و غنا از کف مدہ
⑥⑤ حکم دشوار است؟ تاویلے مجو	جز بقلبِ خویش قندیلے مجو
⑥⑥ حفظِ جاں ہا ذکر و فکر بے حساب	حفظ تن ہا ضبطِ نفس اندر شباب
⑥⑦ حاکمی در عالمِ بالا و پست	جز بحفظِ جان و تن ناید بدست
⑥⑧ لذتِ سیر است مقصودِ سفر	گرنگہ بر آشیاں داری مپر
⑥⑨ ماہ گردد تا شود صاحب مقام	سیر آدم را مقام آمد حرام!
⑦⓪ زندگی جز لذتِ پرواز نیست	آشیاں با فطرتِ او ساز نیست!
⑦① رزقِ زاغ و کرگس اندر خاکِ گور	رزقِ بازاں در سوادِ ماہ و ہور

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

قہر: زبردستی کرنا، زور کرنا، غالب ہونا، غصہ کرنا، رِضا: خوشنودی۔ قصد: ارادہ، ارادہ کرنا، سیدھی راہ پر چلنا، راہ کی سیدھ، میانہ روی اختیار کرنا، اعتدال، معتدل چیز، راستی، نیکی، نیکی کرنا۔ فقر: فقیری، افلاس، غربت، محتاجی۔ غِنا: تونگری، دولت مندی، بے نیازی، بے پروائی۔ تاویل: خواب کی تعبیر بیان کرنا، شرعی حیلہ، متکلم کی مراد معلوم کرنا، حقیقت، اصلیت، باتوں کی کل بٹھانا، کسی کلام کو ظاہری معنوں سے پھیر کر اس کے اور ہی احتمالی معنی مناسبت کے ساتھ بیان کرنا۔ قندیل: فانوس جس میں چراغ جلاتے ہیں، شیشے کا گلوب۔ حاکمی: بادشاہت۔ عالم بالا و پست: دُنیا اور آخرت۔ مَپر: نہ اُڑ، مت اُڑ۔ زاغ: کوّا، ٹیڑھا ہوا، حق سے روکش ہوا۔ کرگس: گدھ جو مردار خور پرندہ ہے، تیتر، دراج۔ سواد: سیاہی، شہر کی طرفیں، ذہین ملکہ، بڑی جماعت، نواح۔ ہُور: سورج، آفتاب، نصیب، بخت، ایک ستارے کا نام جس کا دورہ ہزار سال کا ہوتا ہے۔

64 غصے اور خوشنودی میں عدل ہاتھ سے نہ دے، غربت اور دولت مندی میں میانہ روی ہاتھ سے نہ دے۔

65 (اگر اللہ تعالیٰ کا) حکم دشوار ہے (تو اس کا) شرعی بہانہ نہ ڈھونڈ، اپنے دل کے سوا کوئی قندیل (مراد چراغ) نہ ڈھونڈ۔

66 روحوں کی حفاظت بے حساب ذکر و فکر ہے، بدنوں کی حفاظت جوانی میں ضبطِ نفس ہے۔

67 دنیا اور آخرت میں بادشاہت روح اور بدن کی حفاظت کے بغیر ہاتھ نہیں آتی۔

68 سفر کا مقصد سیر کی لذت ہے اگر تو نے آشیاں پر نظر رکھی ہے تو نہ اُڑ (سفر نہ کر)

69 چاند گردش کرتا ہے تاکہ صاحب مقام ہو جائے (مقام حاصل کرے) آدم کی سیر کے لیے مقام (ٹھہرنا) حرام ہوتا ہے۔

70 زندگی پرواز کی لذت کے سوا کچھ نہیں ہے، گھونسلہ اس کی فطرت کے لائق نہیں ہوتا۔

71 کوے اور گدھ کا رزق قبر کی مٹی میں ہے، بازوں کا رزق چاند اور سورج کے گردونواح میں ہے۔

(72) سرّ دیں صدق مقال اکلِ حلال	خلوت و جلوت تماشائے جمال!
(73) در رہِ دیں سخت چوں الماس زی	دل بحق بر بند و بے وسواس زی!
(74) سرّے از اسرار دیں بر گویمت	داستانے از مظفر گویمت
(75) اندر اخلاص عمل فردِ فرید	پادشاہے باِ مقامِ بایزید
(76) پیشِ او اسپے چو فرزنداں عزیز	سخت کش چوں صاحبِ خود در ستیز
(77) سبزہ رنگے از نجیبانِ عرب	باوفا، بے عیب، پاکِ اندر نسب
(78) مردِ مومن را عزیز اے نکتہ رس	چیست جز قرآن و شمشیر و فرس؟
(79) من چہ گویم وصفِ آں خیر الجیاد	کوہ و روئے آبہا رفتے چو باد
(80) روزِ ہیجا از نظر آمادہ تر	تند بادے طائفِ کوہ و کمر!

فرہنگ:

صِدق: سچ، سچائی، تعریف، نیک نام۔ صَدق: سچ بولنا۔ مقال: بات چیت گفتگو۔ اکل: کھانا۔ تماشا: دیکھنا، سیر کرنا۔ الماس: ہیرا۔ زی: زندگی بسر کر، جی۔ بے وسواس: بغیر وہم کے، بغیر وسوسے کے۔ گویمت: تجھے بتاتا ہوں۔ مظفر: گجرات کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ جو سلطان محمود کا بیٹا تھا ہندوستان کے مسلمان اُسے بیگرہ کہتے ہیں۔ فرد: اکیلا، تنہا، یگانہ، طاق عدد۔ فرید: یگانہ، یکتا، بے مثل، بے مانند، لاثانی، اکیلا، تنہا، عمدہ موتی۔ اسپ: اسپ، گھوڑا۔ سخت کش: سختیاں برداشت کرنے والا۔ ستیز: جنگ، لڑائی، جھگڑا۔ نجیبان: نجیب کی جمع، اصیل آدمی، بزرگ، شریف۔ عزیز: پیارا، مرغوب، کم یاب، غالب، قادر، آرزومند، ارجمند، قدیم شاہان مصر کا لقب، قدیم وزرائے مصر کا لقب۔ نکتہ رس: ذکی، تیز فہم، زیرک۔ فرس: گھوڑا، گھوڑی۔ خیرالجیاد: اصیل و نجیب گھوڑا۔ روئے آب: دریا۔ روزِ ہیجا: جنگ کے دن۔ آمادہ تر: زیادہ تیار، زیادہ مستعد، زیادہ رضامند۔ طائف: طواف کرنے والا، گشت کرنے والا، کوتوال، سپنا یعنی جو کچھ نیند میں دکھائی دے، عرب کے ایک شہر کا نام۔ کوہ و کمر: پہاڑ اور وادیاں۔

72 دین کا راز سچی گفتگو کرنے، حلال کھانے (میں ہے) تنہائی اور محفل میں حسن حقیقی کا دیدار کرنے (میں ہے)۔

73 دین کی راہ میں ہیرے کی طرح سخت (بن کر) زندگی بسر کر، حق سے دل لگا اور بغیر وہم کے زندگی بسر کر۔

74 میں تجھے دین کے رازوں میں سے ایک راز بتاتا ہوں، میں تجھے سلطان مظفر کی کہانی سناتا ہوں۔

75 وہ عمل کے اخلاص (خالص ہونے میں) میں یگانہ اور بے مثال (تھا) وہ ایک بادشاہ تھا جو حضرت بایزید بسطامی جیسا مقام رکھتا تھا۔

76 اس کے پاس ایک گھوڑا تھا جو اسے بیٹوں کی طرح عزیز تھا (وہ گھوڑا) جنگ میں اپنے مالک کی طرح سختیاں برداشت کرنے والا تھا۔

77 اصیل عربی النسل، سبز رنگ (کا گھوڑا تھا) (وہ) باوفا، بے عیب اور پاک نسب (تھا)۔

78 اے تیز فہم! مرد مومن کو قرآن، تلوار اور گھوڑے کے سوا کیا عزیز ہوتا ہے۔

79 میں اس اصیل و نجیب گھوڑے کی کیا خوبی بیان کروں (جو) پہاڑوں اور دریاؤں سے ہوا کی طرح گزر جاتا۔

80 (وہ گھوڑا) جنگ کے دن نظر سے زیادہ مستعد (ہوتا تھا) پہاڑوں اور وادیوں کے گرد چکر لگانے والی تیز ہوا (کی طرح ہوتا تھا)۔

(81) در تگِ او فتنہ ہائے رستخیز | سنگ از ضربِ سُم او ریز ریز

(82) روزے آں حیواں چو انساں ارجمند | گشت از دردِ شکم زار و نژند

(83) کرد بیطارے علاجش از شراب | اسبِ شہ را وارہاند از پیچ و تاب

(84) شاہِ حق بیں دیگر آں یکراں نخواست | شرعِ تقویٰ از طریقِ ما جداست

(85) اے ترا بخشد خدا قلب و جگر | طاعتِ مردِ مسلمانے نگر!

☆☆☆

(86) دیں سراپا سوختن اندر طلب | انتہایش عشق و آغازش ادب!

(87) آبروے گل ز رنگ و بوے اوست | بے ادب بے رنگ و بو، بے آبروست!

(88) نوجوانے را چو بینم بے ادب | روزِ من تاریک می گردد چو شب

(89) تاب و تب در سینہ افزاید مرا | یادِ عہدِ مصطفیٰ ﷺ آید مرا!

فرہنگ:

تگ: اتھاہ، تہہ، دوڑنا، ڈھنڈورا، اونچی آواز، فریاد، زمین۔ فتنہ: گمراہی، عذاب، آزمائش، حیرت، اولاد، مال۔ رُستخیز: قیامت۔ ریز ریز: ٹکڑے ٹکڑے۔ ارجمند: صاحب رتبہ، صاحب قدر و منزلت، قدر و قیمت والا۔ حیوان: زندہ، جاندار، زندہ ہونا۔ گشت: ہوا، ہوگیا، پھیرا، پھرنا، سیر، دیکھنا، محو ہوگیا، مٹا دینا، خربوزہ، اندرائن۔ زار: نالاں، خوار، ضعیف، عاجز، غم زدہ۔ نژند: پست، سرنگوں، اوندھا، سرگشتہ، غمگین، افسردہ، غضب ناک، خوار۔ بیطار: سوتری، حیوانات کا معالج، مویشیوں اور چارپائیوں کا معالج، گھوڑوں وغیرہ کا معالج۔ وارہاند: رہائی دلائی۔ یکران: عمدہ گھوڑا، اصیل گھوڑا، قیمتی گھوڑا، اشقر گھوڑا، وہ گھوڑا جس کا رنگ سرخ دُم اور ایال کے بال سفید ہوں۔ نخواست: خواہش نہ کی۔ طاعت: عبادت، بندگی، فرمانبرداری۔ سوختن: جلنا، جلانا۔ آبرو: عزت، مرتبہ، اعتبار۔

(81) اس کے دوڑنے میں قیامت کے فتنے (عذاب، آزمائشیں) تھے اس کے سُم (کُھر) کی ضرب سے پتھر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے تھے۔

(82) ایک دن وہ جاندار صاحب مرتبہ انساں کی طرح پیٹ کے درد سے عاجز اور غمگین ہو گیا۔

(83) گھوڑوں کے معالج نے شراب سے اس کا علاج کیا (اور) بادشاہ کے گھوڑے کو پیچ و تاب سے رہائی دلائی۔

(84) حق دیکھنے والے بادشاہ نے دوبارہ (اُس) عمدہ گھوڑے کی خواہش نہ کی، شرعِ تقویٰ ہمارے طریق سے جدا ہوتی ہے۔

(85) اے کہ خدا تجھے دل اور جگر عطا کرے، ایک مسلمان مرد کی بندگی دیکھ۔

(86) دین سر سے لے کر پاؤں تک طلب میں جلنا ہے، اس کی انتہا عشق ہے اور اس کا آغاز ادب ہے۔

(87) پھول کی عزت اُس کے رنگ اور خوشبو سے ہوتی ہے۔ بے ادب بے رنگ اور بے خوشبو ہوتا ہے (اسی لیے) بے عزت ہوتا ہے۔

(88) جب میں کسی نوجوان کو بے ادب دیکھتا ہوں میرا دن رات کی طرح تاریک ہو جاتا ہے۔

(89) میرے سینے کی چمک اور حرارت بڑھ جاتی ہے مجھے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا زمانہ یاد آ جاتا ہے۔

(90) از زمانِ خود پشیماں می شوم — در قرونِ رفتہ پنہاں می شوم!

(91) سترِ زن یا زوج یا خاکِ لحد — سترِ مرداں حفظِ خویش از یارِ بد

(92) حرفِ بد را بر لب آوردن خطاست — کافر و مومن ہمہ خلقِ خداست!

(93) آدمیت احترامِ آدمی — باخبر شو از مقامِ آدمی!

(94) آدمی از ربط و ضبطِ تن بہ تن — بر طریقِ دوستی گامے بزن!

(95) بندۂ عشق از خدا گیرد طریق — می شود بر کافر و مومن شفیق!

(96) کفر و دیں را گیر در پہنائے دل — دل اگر بگریزد از دل، وائے دل!

(97) گرچہ دل زندانیٔ آب و گل است — ایں ہمہ آفاق آفاقِ دل است!

......☆......☆......☆......

(98) گرچہ باشی از خداوندانِ دہ — فقر را از کف مدہ، از کف مدہ

(99) سوزِ او خوابیدہ در جانِ تو ہست — ایں کہن مے از نیاگانِ تو ہست!

(100) در جہاں جز دردِ دل ساماں مخواہ — نعمت از حق خواہ و از سلطاں مخواہ!

فرہنگ:

پشیمان: نادم، شرمندہ، پچھتانے والا، متاسف۔ پنہاں: پوشیدہ، چھپا ہوا، مخفی۔ ستر: چھپانا، ڈھانکنا، ستر: پردہ۔ زوج: خاوند۔ خاک لحد: قبر کی مٹی۔ ربط: لگاؤ، علاقہ، دل بستگی، باندھنا، تعلق۔ ضبط: انتظام، ہر چیز کا اُس کی حد پر نگاہ رکھنا، نگرانی، نظام۔ گام زن: قدم رکھ۔ گیرد: پکڑا، لیا، تسخیر کیا، تسلیم کیا، اٹھا لیا۔ پنہائے دل: دل کی وسعتیں، دل کی فراخی۔ گریزد: بھاگے۔ زندانی: قیدی۔ آفاق: اُفق کی جمع، آسمان کے کنارے، دُنیا۔ خداوندانِ دہ: جاگیردار۔ نیاگان: خلافِ قیاس نیا کی جمع، ماں یا باپ کی طرف کے بزرگ، دادے، نانے وغیرہ۔

(۹۰) میں اپنے زمانے سے شرمندہ ہو جاتا ہوں، میں گزرے ہوئے زمانوں میں چھپ جاتا ہوں۔

(۹۱) عورت کا پردہ یا خاوند یا خاک کی مٹی ہے، مرد کا پردہ بُرے دوست سے اپنی حفاظت ہے۔

(۹۲) بُری بات لب پر لانا گناہ ہے، کافر اور مومن سب خدا کی مخلوق ہیں۔

(۹۳) آدمیت آدمی کا احترام ہے، تُو آدمی کے مقام سے واقف ہو جا۔

(۹۴) آدمی تن کے ساتھ تعلق اور نظام سے ہے، تو دوستی کے راستے پر قدم رکھ۔

(۹۵) عشق کا بندہ اللہ سے رستہ لیتا ہے (مراد اللہ سے رہنمائی لیتا ہے) کافر اور مومن (دونوں) پر مہربان ہوتا ہے۔

(۹۶) کفر اور دین دل کی وسعتیں تسخیر کرتے ہیں، دل اگر دل سے بھاگے (تو اُس) دل پر افسوس ہے۔

(۹۷) دل اگرچہ پانی اور مٹی کا قیدی ہے، یہ ساری دُنیا دل کی دنیا ہے۔

(۹۸) اگرچہ تو جاگیرداروں میں سے ایک (جاگیردار) بن جائے، فقر کو ہاتھ سے نہ دے، فقر کو ہاتھ سے نہ دے۔

(۹۹) اُس کا (فقر کا) سوز تیری روح میں سویا ہوا ہے، یہ پرانی شراب تیرے بزرگوں کی طرف سے ہے۔

(۱۰۰) جہاں میں دردِ دل کے سوا کسی ساماں کی خواہش نہ کر، اللہ تعالیٰ سے نعمت کی خواہش کر، سلطاں سے خواہش نہ کر۔

101 اے بسا مردِ حق اندیش و بصیر — می شود از کثرتِ نعمت ضریر!
102 کثرتِ نعمت گداز از دل برد — ناز می آرد نیاز از دل برد!
103 سالہا اندر جہاں گردیدہ ام — نم بچشم منعماں کم دیدہ ام!
104 من فدائے آنکہ درویشانہ زیست! — وائے آں کو از خدا بیگانہ زیست!

☆......☆......☆......

105 در مسلماناں مجو آں ذوق و شوق — آں یقیں آں رنگ و بو آں ذوق و شوق!
106 عالماں از علم قرآں بے نیاز — صوفیاں درّندہ گرگ و مو دراز!
107 گرچہ اندر خانقاہاں ہائے و ہوست — کو جوانمردے کہ صہبا در کدوست!
108 ہم مسلمانانِ افرنگی مآب — چشمۂ کوثر بجویند از سراب!
109 بے خبر از سرِّ دین اند ایں ہمہ — اہل کین اند اہل کین اند ایں ہمہ!

فرہنگ:

بسا: اکثر، بہت۔ حق اندیش: حق کے بارے میں سوچنے والے، حق کی فکر کرنے والے۔ بصیر: دانا، دانش مند، بغیر آنکھ کے تمام ظاہر و باطن کا دیکھنے والا، اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام۔ نعمت: مال و دولت، روزی، عیش، آسودگی، آسائش، خوشی، ناز۔ ضریر: نابینا، اندھا، دُبلا، بیمار، لاغری، بدحالی، نقصان رسید۔ ناز: لاڈ، پیار، فخر، بے پروائی، بے دماغی۔ نیاز: احتیاج، خواہش، حاجت، حاجت مندی۔ منعماں: منعم کی جمع، نعمت دینے والا، مالدار، دولت مند۔ بے نیاز: بے پروا۔ درندہ: پھاڑنے والا۔ گرگ: بھیڑیا۔ مُودراز: لمبے بالوں والے۔ ہائے وہو: شور و غل۔ کہ: کون، کہاں، کیونکر، جو۔ صہبا: سفید انگوروں کی شراب۔ کدو: گھیا جو مشہور ترکاری ہے۔ کاسۂ سر: شراب کا کوزہ، پیالہ۔ مآب: صدائے بازگشت، لوٹنے کی جگہ، ٹھکانہ، مرجع، قرارگاہ، آرام گاہ۔ کوثر: بہت زیادہ، بڑائی، بہشت کی ایک نہر کا نام۔ جویندہ: تلاش کرنے والا۔ اہلِ کیں: دشمنی رکھنے والے۔

101 اے کہ اکثر حق کے بارے میں سوچنے والا، بغیر آنکھ کے ظاہر و باطن کو دیکھنے والا مرد، مال و دولت کی کثرت سے اندھا ہو جاتا ہے۔

102 مال و دولت کی کثرت دل سے گداز لے جاتی ہے، فخر لے آتی ہے اور حاجت، خواہش دل سے لے جاتی ہے۔

103 میں کئی سال جہاں میں پھرا ہوں، میں نے دولت مندوں کی آنکھ میں نمی نہیں دیکھی ہے۔

104 میں اُس پر قربان کہ جس نے درویشانہ زندگی گزاری، افسوس اس پر کہ جس نے خدا سے بیگانہ زندگی گزاری۔

105 مسلمانوں میں وہ ذوق و شوق نہ ڈھونڈ، وہ یقیں، وہ رنگ اور خوشبو، وہ ذوق و شوق (نہ ڈھونڈ)۔

106 عالم قرآن کے علم سے بے پروا ہیں، صوفی پھاڑ کھانے والے اور لمبے بالوں والے بھیڑیے ہیں۔

107 اگرچہ خانقاہوں میں شور و غل ہے مگر وہ جوانمرد کہاں کہ جس کے پیالے میں سفید انگوروں کی شراب ہے۔

108 یورپی ٹھکانوں والے مسلمان بھی سراب میں چشمہ کوثر تلاش کرتے ہیں۔

109 یہ سب دین کے راز سے بے خبر ہیں، یہ سب دشمنی رکھنے والے ہیں، دشمنی رکھنے والے ہیں۔

۱۱۰ خیر و خوبی بر خواص آمد حرام	دیدہ ام صدق و صفا را در عوام!
۱۱۱ اہل دیں را بازداں از اہل کیں	ہم نشیں حق بجو با اونشیں
۱۱۲ کرگساں را رسم و آئیں دیگر است	سطوتِ پروازِ شاہیں دیگر است!

☆.....☆.....☆

۱۱۳ مردِ حق از آسماں افتد چو برق	ہیزمِ او شہر و دشتِ غرب و شرق
۱۱۴ ماہنوز از اندر ظلامِ کائنات	او شریکِ اہتمامِ کائنات
۱۱۵ او کلیم علیہ السلام او مسیح علیہ السلام او خلیل علیہ السلام	او محمد صلی اللہ علیہ وسلم او کتاب او جبرئیل علیہ السلام!
۱۱۶ آفتابِ کائناتِ اہلِ دل	از شعاعِ او حیاتِ اہلِ دل

فرہنگ:

خواص: خاص کی جمع، عوام کی ضد، خاص۔ خیر: بھلائی، نیکی، مال و دولت۔ خوبی: عمدگی، بہتری، بھلائی، حسن، خوبصورتی، بڑائی، شرف، فوقیت، گُن، جوہر۔ صدق: سچ، سچائی، تعریف، نیک نام۔ صفا: صفائی، پاکیزگی، دوستی، خانہ کعبے کے پاس ایک پہاڑی کا نام، خالص پاک صاف، بے کدورت۔ باز: دہرانا، کشادہ، نشیب، تمیز، تفرقہ، طرف، جانب، سمت، گزرگاہ، جدا، محصول، خراج، باج برگشتہ ہونا، وقت، عکس، ہنگام، اُلٹ، کھولا ہوا، ایک شکاری پرندے کا نام، باختن مصدر سے امر کا صیغہ بازیدن: مصدر سے امر کا صیغہ۔ دان: دانستن مصدر سے امر کا صیغہ، تُو جان، تو سمجھ، جاننے والا۔ رسم: قاعدہ، قانون، نشان، ریت، وظیفہ، مشاہرہ، داغ، نقش کرنا، لکھنا۔ آئین: آرائش، سجاوٹ، زیب، زینت، قانون، قاعدہ، مذہب، رسم، عادت، طرز، روش، دستور۔ سطوت: دبدبہ، قہر، سختی کرنا، حملہ کرنا۔ ہیزم: جلانے کی سوکھی لکڑی، ایندھن۔ ظلام: اول شب کا اندھیرا۔ ظلام: ظلمت کی جمع، تاریکیاں۔ اہتمام: انتظام، بندوبست، سعی، کوشش، غم خواری کرنا، غمگین ہونا، تحفہ بھیجنا۔

110 نیکی اور بھلائی خواص پر حرام ہو گئی ہے، میں نے سچائی اور پاکیزگی عوام میں دیکھی ہے۔

111 اہل دیں کو اہل کین (دشمنی رکھنے والوں) سے الگ سمجھ، حق کی صحبت اختیار کرنے والے کو ڈھونڈ اور اس کی صحبت اختیار کر (اس کے پاس بیٹھ)۔

112 گدھوں کی عادتیں اور دستور اور ہیں، شاہین کی پرواز کا دبدبہ اور ہے۔

113 مردِ حق آسمان سے بجلی کی طرح گرتا ہے، مشرق اور مغرب کے شہر اور بیابان اس کا ایندھن ہیں۔

114 ہم ابھی تک کائنات کے اوّل شب کے اندھیرے میں ہیں، وہ کائنات کے انتظام میں شریک ہے۔

115 وہ کلیم علیہ السلام ہے وہ مسیح علیہ السلام ہے وہ خلیل علیہ السلام ہے، وہ (حضرت) محمد (مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں، وہ کتاب ہے، وہ جبرئیل علیہ السلام ہے۔

116 اہلِ دل کی کائنات کا سورج ہے، اس کی شعاع سے اہل دل کی زندگی ہے۔

۱۱۷ اوّل اندر نارِ خود سوزد ترا — باز سلطانی بیاموزد ترا

۱۱۸ ما ہمہ یا سوز او صاحب دلیم — ورنہ نقشِ باطلِ آب و گلیم

۱۱۹ ترسم ایں عصرے کہ تو زادی دراں — در بدن غرق است و کم داند ز جاں!

۱۲۰ چوں بدن از قحطِ جاں ارزاں شود — مردِ حق در خویشتن پنہاں شود!

۱۲۱ در نیابد جستجو آں مرد را — گرچہ بیند رو برو آں مرد را!

۱۲۲ تو مگر ذوقِ طلب از کف مدہ — گرچہ در کارِ تو افتد صد گرہ!

۱۲۳ گر نیابی صحبتِ مردِ خبیر — از اب وجد آنچہ من دارم بگیر!

۱۲۴ پیرِ رومی را رفیقِ راہ ساز — تا خدا بخشد ترا سوز و گداز

۱۲۵ زانکہ رومی مغز را داند ز پوست — پائے او محکم فتد در کوئے دوست!

۱۲۶ شرح او کردند و او را کس ندید — معنیٔ او چوں غزال از ما رمید

۱۲۷ رقصِ تن از حرفِ او آموختند — چشم را از رقصِ جاں بردوختند!

۱۲۸ رقصِ تن در گردش آرد خاک را — رقصِ جاں برہم زند افلاک را!

۱۲۹ علم و حکم از رقصِ جاں آید بدست — ہم زمیں ہم آسماں آید بدست!

فرہنگ:

گرہ: گانٹھ، عقدہ، مشکل۔ خبیر: واقف، جاننے والا، دانا، عارف، اللہ تعالیٰ کا نام، اونٹ کی پشم، کسان۔ اب وجد: باپ دادا، بزرگ، اسلاف۔ رفیق: یارِ غار، دوستی کا حق ادا کرنے والا، باوفا۔ مغز: گودا، بھیجا، دماغ۔ پوست: چھلکا، چمڑا، بدگوئی، غیبت۔ کوئے دوست: دوست کی گلی۔ غزال: ہرن۔ رمید: بھاگ گئے۔ آموختند: انہوں نے سیکھا۔ چشم بردوختند: انہوں نے آنکھیں بند کر لیں، انہوں نے آنکھیں سی لیں۔ برہم زند: اُلٹ پلٹ کرتا ہے، بگاڑ دیتا ہے۔ حُکم: فرمان، پروانہ، حکم کرنا، حکمت، دانائی۔

117 پہلے تجھے اپنی آگ میں جلاتا ہے، پھر تجھے سلطانی سکھاتا ہے۔

118 ہم سب اسی کے سوز سے صاحب دل ہیں ورنہ ہم پانی اور مٹی کے جھوٹے نقش ہیں۔

119 میں اس زمانے سے ڈرتا ہوں کہ جس میں تُو پیدا ہوا (یہ زمانہ) بدن میں ڈوبا ہوا ہے اور جان کے بارے میں نہیں جانتا۔

120 جب بدن جاں کے قحط سے سستا ہو جاتا ہے، مردِ حق اپنے آپ میں چھپ جاتا ہے۔

121 جستجو اُس مرد کو نہیں پاتی، اگرچہ اس مرد کو سامنے دیکھتی ہے۔

122 مگر تُو طلب کی لذت ہاتھ سے نہ دے، اگرچہ تیرے کام میں سینکڑوں مشکلیں آ جائیں۔

123 اگر تجھے عارف مرد کی صحبت نہیں ملتی، باپ دادا سے جو کچھ میرے پاس ہے (وہ) لے لے۔

124 پیرِ رومی کو راستہ کا رفیق بنا، تاکہ خدا تجھے سوز و گداز عطا کرے۔

125 کیونکہ رومی چھلکے سے گودے کو پہچانتا ہے اُس کا پاؤں دوست کی گلی میں مضبوط پڑتا ہے۔

126 (سب نے) اُس کی (مثنوی کی) شرح کی اور اُسے کسی نے نہ دیکھا، اُس کے معنی ہرن کی طرح ہم سے بھاگ گئے۔

127 انہوں نے اُس کی باتوں سے بدن کا رقص سیکھا۔ انہوں نے رقصِ جاں سے آنکھیں بند کر لیں۔

128 بدن کا رقص مٹی کو گردش میں لاتا ہے، جاں کا رقص افلاک کو اُلٹ پلٹ کر دیتا ہے۔

129 رقصِ جاں سے علم و حکم ہاتھ آتے ہیں، زمیں بھی آسماں بھی ہاتھ آتے ہیں۔

130 فرد از وے صاحبِ جذبِ کلیم! ملّت از وے وارثِ ملکِ عظیم

131 رقصِ جاں آموختن کارے بود غیرِ حق را سوختن کارے بود

132 تا ز نارِ حرص و غم سوزد جگر جاں برقص اندر نیاید اے پسر

133 ضعفِ ایمان است و دلگیری است غم نوجوانا! نیمۂ پیری است غم

134 می شناسی؟ حرص فقرِ حاضر است من غلام آنکہ بر خود قاہر است

135 اے مرا تسکینِ جانِ ناشکیب تو اگر از رقصِ جاں گیری نصیب

136 سرِّ دینِ مصطفیٰ ﷺ گویم ترا ہم بقبر اندر دعا گویم ترا!

......☆......☆......☆......

فرہنگ:

دلگیری: رنج، دکھ۔ نیمہ پیری: آدھا بڑھاپا، تلمیح بحدیث: اللّٰھم نصف الھرام. فقرحاضر: موجود محتاجی، تلمیح بحدیث ایاکم والطمع فانہٗ الفقر الحاضر۔ قاہر: قہر کرنے والا، زور کرنے والا، زبردست، غالب، اللہ کا ایک نام۔ تسکین: تسلی، ڈھارس، آرام، تسلی دینا، ڈھارس بندھانا۔ ناشکیب: بےصبر، بے قرار۔ نصیب: قسمت، حصہ، تقدیر۔

maablib.org

(130) فرد اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی (جیسی) کشش کا مالک بنتا ہے، ملت اس سے مُلکِ عظیم کی وارث بنتی ہے۔

(131) رقصِ جاں سیکھنا بڑا کام ہوتا ہے، غیر حق کو جلانا بڑا کام ہوتا ہے۔

(132) جب تک جگر غم اور لالچ کی آگ میں جلتا ہے، اے بیٹے! جان رقص میں نہیں آتی۔

(133) غم ایمان کی کمزوری اور دلگیری ہے، اے نوجوان غم آدھا بڑھاپا ہے۔

(134) (کیا) تو جانتا ہے؟ لالچ موجودہ محتاجی ہے، میں اُس کا غلام ہوں جو خود پر غالب ہے۔

(135) اے میری بے قرار جان کی تسلی اگر تُو رقصِ جاں سے حصہ لے لے۔

(136) دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راز ہم نے تجھے بتا دیا، قبر کے اندر بھی ہم نے تیرے لیے دُعا کی۔

نایاب تاریخی تصاویر کے ساتھ

عظیم مسلم شخصیات کی زندگی پر مستند کتابیں

ان کتابوں کے بغیر آپ کی لائبریری نامکمل ہے!

حیات محمد ﷺ	محمد حسین ہیکل
حیات حضرت ابراہیم علیہ السلام	محمد رضی الاسلام ندوی
حیات حضرت خضر علیہ السلام	حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت ذوالقرنین علیہ السلام (مع قصہ یاجوج ماجوج)	نوید احمد ربانی
حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام	کامران اعظم سوہدروی
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	محمد حسین ہیکل
حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ	محمد حسین ہیکل
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	محمد حسین ہیکل
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	ڈاکٹر طہٰ حسین
سیرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا	حافظ ناصر محمود
حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ	حافظ ناصر محمود
حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا	حافظ ناصر محمود
حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ	کامران اعظم سوہدروی
حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ	کامران اعظم سوہدروی
حضرت عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ	راجہ طارق محمود نعمانی
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	راجہ طارق محمود نعمانی
حضرت شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ مع دیوانِ شمس تبریز	راجہ طارق محمود نعمانی
سوانح مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ	علامہ شبلی نعمانی
حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ	مولانا عبدالسلام ندوی

نفیس طباعت، اعلیٰ کاغذ، خوبصورت سرورق اور مضبوط بائنڈنگ

ناشران: بک کارنر شوروم بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم پاکستان

نایاب تاریخی تصاویر کے ساتھ

عظیم تاریخی شخصیات | شاہکار سوانح عمریاں

ان کتابوں کو اپنی لائبریری کی زینت بنائیے!

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ	(فاتح مصر)	ڈاکٹر حسن ابراہیم حسن
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ	(اللہ کی تلوار)	صادق حسین صدیقی سردھنوی
محمد بن قاسم	(فاتح سندھ)	صادق حسین صدیقی سردھنوی
طارق بن زیاد	(فاتح اندلس)	صادق حسین صدیقی سردھنوی
سلطان محمود غزنوی	(بت شکن)	صادق حسین صدیقی سردھنوی
عماد الدین زنگی	(عظیم فاتح)	صادق حسین صدیقی سردھنوی
غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ	(عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم)	عبدالرشید عراقی
صلاح الدین ایوبی	(فاتح بیت المقدس)	ہیرلڈلیم / مترجم: محمد یوسف عباسی
امیر تیمور	(جس نے دنیا ہلا ڈالی)	ہیرلڈلیم / مترجم: محمد عنایت اللہ
چنگیز خان	(وحشت اور جنون کا نشان)	ہیرلڈلیم / مترجم: سید ذیشان نظامی
سقراط	(عظیم فلسفی)	کورامیسن / مترجم: آنسہ صبیحہ حسن
سکندر اعظم	(عظیم فاتح)	انجم سلطان شہباز
شیر شاہ سوری	(شیر دل بادشاہ)	انجم سلطان شہباز
سلطان محمد فاتح	(فاتح قسطنطنیہ)	ڈاکٹر محمد مصطفےٰ صفوت
حیدر علی	(سلطنت خداداد کا بانی)	نریندر کرشن سنہا
خلیفہ ہارون الرشید	(پانچویں عباسی خلیفہ)	راجہ طارق محمود نعمانی
اورنگ زیب عالمگیر	(شہنشاہ مغلیہ سلطنت)	رئیس احمد جعفری
ابن خلدون	(مورخ، فقیہ، فلسفی اور سیاستدان)	ڈاکٹر طٰہٰ حسین
عمر خیام	(فارسی شاعر اور فلسفی)	سید سلیمان ندوی
امیر خسرو	(فارسی و ہندی شاعر، ماہر موسیقی)	سید صباح الدین عبدالرحمٰن

نفیس طباعت، اعلیٰ کاغذ، خوبصورت سرورق اور مضبوط بائنڈنگ

ناشران: بک کارنر شوروم بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم پاکستان

اقبالیات کے موضوع پر

خوبصورت اور معیاری کتابیں

- کلیات اقبال ﴿بانگ درا۔ بال جبریل۔ ضرب کلیم﴾ (پہلی مرتبہ علامہ اقبال کے نایاب تصویری البم کے ساتھ)
- کلیات اقبال (آرٹ پیپر، ڈیلکس ایڈیشن) (پہلی مرتبہ علامہ اقبال کے نایاب تصویری البم کے ساتھ)
- بانگ درا — ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ
- بال جبریل — ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ
- ضرب کلیم — ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ
- شکوہ جواب شکوہ (فرہنگ کے ساتھ) — ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ
- شرح شکوہ جواب شکوہ — فرہنگ و شرح: حافظ حامد محمود
- فلسفۂ عجم (The Development of Metaphysics in Persia) کا سلیس اردو ترجمہ — تصنیف: ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ، مترجم: میر حسن الدین بی اے ایل ایل بی (عثمانیہ)
- خطبات اقبال (ڈیلکس کوالٹی) — علامہ محمد اقبال / ترجمہ و تلخیص: ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم
- فکر اقبال — ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم
- حافظ اور اقبال (حافظ شیرازی اور علامہ اقبال میں مماثلت) — ڈاکٹر یوسف حسین خان
- اقبال کا نظریہ خودی — پروفیسر عبدالمغنی
- تذکرۂ اقبال (نایاب تاریخی تصاویر کے ساتھ) — پروفیسر سعید راشد علیگ
- مکالمات اقبال (اقبال کی زندگی کے سنہرے واقعات) — پروفیسر سعید راشد علیگ
- خورشید اقبال (1152 صفحات پر مشتمل انسائیکلوپیڈیا اقبالیات) — ڈاکٹر ہارون الرشید تبسم
- ڈاکٹر وزیر آغا بطور اقبال شناس — ڈاکٹر ہارون الرشید تبسم

ناشران: بک کارنر شوروم بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم پاکستان

maablib.org

خوبصورت اور معیاری کتابیں

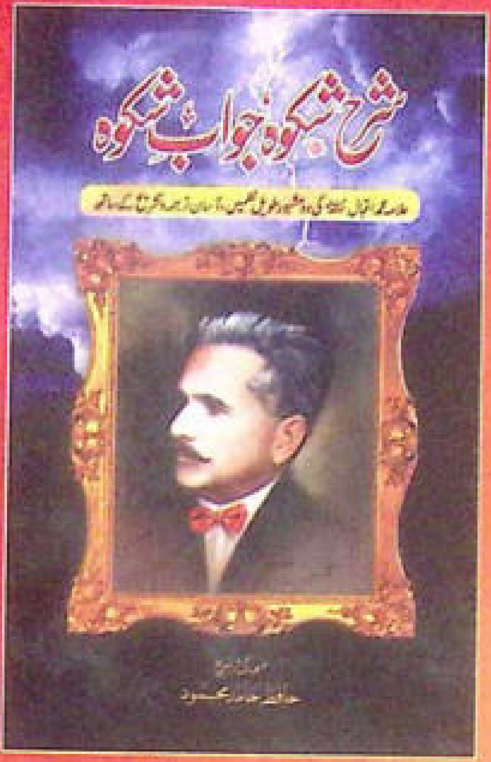

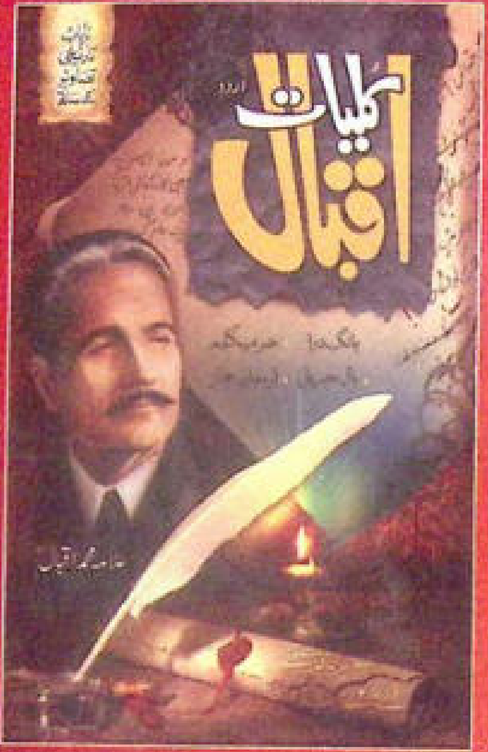

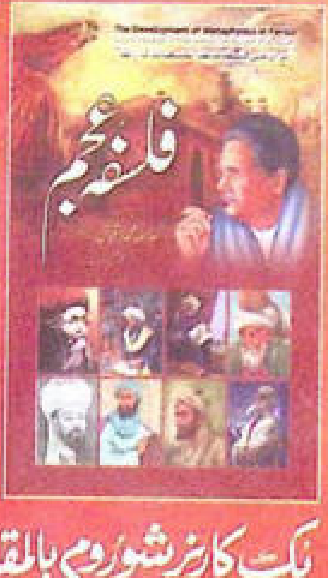

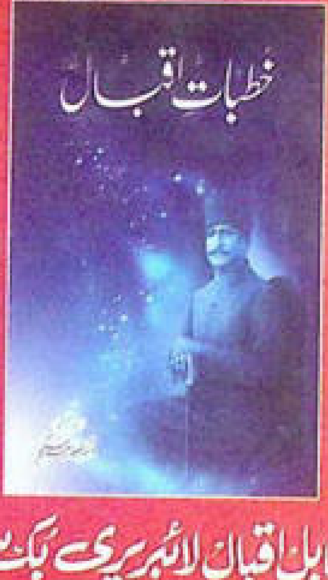

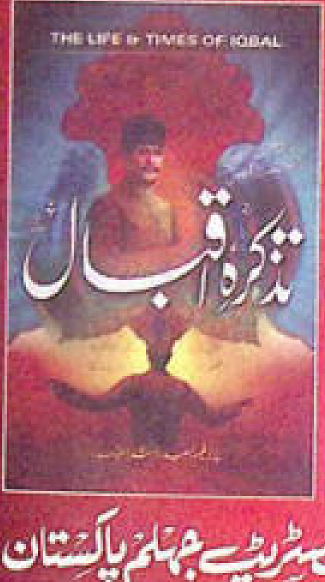

بک کارنر شوروم بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم پاکستان

فون نمبر 621953، 0544-614977 موبائل 0323-5777931، 0321-5440882

facebook
book corner showroom

website
www.bookcorner.com.pk

email
bookcornershowroom@gmail.com

ISBN: 978-969-9396-92-2

Rs. 600.00